اِنسانیت اور دانش

رانا احتشام ربّانی

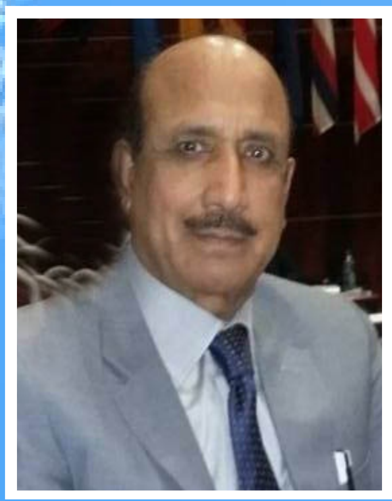

انسانیت کی صحت سلامتی، تحفظ، قانون کی حکمرانی،
انصاف، امن و امان، بہتری بھلائی، تعمیر و ترقی اور
مستقبل کے منصوبہ جات کیلئے خود مختار اجتماعی دانش پر
اعتماد اور بھروسہ کرنا لازم ہے۔

انسانیت اور دانش

رانا احتشام ربانی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : انسانیت اور دانش

مصنف : رانا احتشام ربانی

اشاعت اول : ستمبر 2024

مطبع : الرحمٰن کمپیوٹرز

قیمت : ۱۰۰۰ روپے

کمپوزنگ : الرحمٰن کمپیوٹرز (سعید احمد)

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی کسی شکل میں دوبارہ اشاعت کی اجازت نہیں ہے۔
باقاعدہ قانونی معاہدے کے تحت جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ملنے کا پتہ

159/2-W, DHA, Lahore

انتساب

انسانیت کو صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے والے
دنیا بھر کے عظیم صفائی ورکرز کے نام

دیباچہ

میں اپنی تمام تحریروں کے لیے کمپیوٹر آپریٹر جناب سعید احمد صاحب کا مشکور وممنون ہوں جنہوں نے ہمیشہ میری معاونت فرمائی، اور میری تحریروں کو کتابی شکل دی۔ اپنی تحریروں کی کمپوزنگ کرواتے وقت میرے ذہن میں کوئی فقرہ نہیں آتا تھا تو تحریر کی روح کے مطابق فقرہ مکمل کر دیتے تھے۔ رب تعالیٰ اِن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

میری کتاب ''انسانیت اور دانش'' پر تبصرہ فرمانے والے کرامت صاحب ایک پرائیویٹ کلب میں ہاؤس بیرہ کا کام کرتے ہیں۔ ان کی تحریر سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ ایک باشعور شخصیت ہیں لیکن معاشرتی حالات اور طبقاتی نظام نے انہیں صرف چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی۔ پھر وہ والدین کے ساتھ روزگار میں ہاتھ بٹانے پر مجبور ہوگئے۔ میری یہ تحریر لکھنے کا مقصد انسانیت کے علم میں لانا ہے کہ بے شمار انمول انسان جو ہم ضائع کر دیتے ہیں اگر ان کو تعلیم سے آراستہ کیا جائے اور اُن سے مستفید ہوں تو جن معاشی معاشرتی مشکلات وحالات سے انسان کی مجموعی آبادی دوچار ہے اور مسائل کا شکار ہے تو وہ مسائل نہ ہوں اور مجموعی آبادی کی مشکلات کم ہوں۔

دنیا سب انسانوں کی ہے۔ سب برابر ہیں۔ دنیا کے ذرائع استعمال کرنے کا حق برابری کی بنیاد پر سب انسانوں کا حق ہے۔

نہ کوئی آقا نہ کوئی غلام......مل جل کر رہیں سب انسان۔

خیر اندیش

رانا احتشام ربانی

انتساب کے خصوصی خیال کا مقصد عزت کے لحاظ سے
تمام انسان برابر ہیں، عملی زندگی کا شعبہ کوئی بھی ہو۔

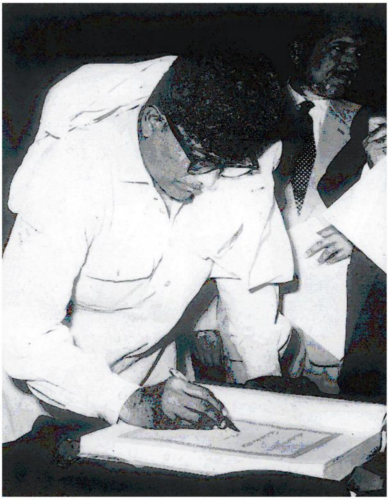

رانا غلام صابر خاں (مرحوم) بطور رکن قومی اسمبلی 1962ء
حلف نامے کے رجسٹر پر دستخط کرتے ہوئے

اس سلسلے میں اپنے والد رانا غلام صابر خاں مرحوم ایم ایل اے، ایم این اے اوکاڑہ (1962 تا 1969) کے ایک واقعے کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ مکمل ایک سادگی پسند عوام کے نمائندہ، انسان دوست تھے۔ خاکی کھدر کا لباس ہوتا تھا، پاؤں میں پشاوری چپل اور سر پر جناح کیپ، کندھے پر چادر ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میرے ایک ہم عمر نے سکول سے واپس گاؤں جاتے ہوئے دیکھا کہ میرے والد مرحوم صفائی ورکروں کے رہائشی ایریا میں اُن کے ساتھ زمین پر بیٹھے چھکڑی (لڈو کی ایک قسم) کھیل رہے تھے۔ اس نے گھر واپس جا کر اپنے والد نمبردار صاحب کو کہا ''رانا راجپوت تو صفائی ورکروں کے ساتھ چھکڑی کھیل رہے ہیں'' اس کے والد صاحب نے کہا۔ تیرا تایا آئے گا تو خود ہی پوچھ لینا۔ میرے والد عوامی آدمی تھے کوئی سواری نہیں ہوتی تھی۔ گاؤں گاؤں پیدل جایا کرتے تھے۔ رات گذار کر اگلے دن دوسرے گاؤں کے لوگوں سے ملتے تھے۔ اسی میرے دوست نے میرے والد صاحب سے اپنا سوال دہرایا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بھی راجپوت ہیں بس اِن کا کام دوسرا ہے۔ ان کا مطلب تھا کہ ہم سب انسان ہیں بس کام کی ذمہ داریاں الگ الگ ہیں۔

اپنی اولاد کی تربیت بھی اسی انداز میں کی۔ اسی طرح کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ میں رب تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے ایسے والدین کی تربیت حاصل ہوئی اور کوشش بھی کہ اس بات کا اندازہ میری تحریروں سے ہوسکتا ہے۔

والد صاحب کی ایک نصیحت: **کسی کا بھلا کر سکو تو ضرور کرنا، کسی کیلئے نہ بُرا سوچنا نہ کسی کا بُرا کرنا**

دعاؤں کا طالب
رانا احتشام ربانی

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	خاتون......ماں	28
2	عمل کے بغیر خیر کی اُمید	28
3	کیا مسلمان انسانیت کے لحاظ سے ذہنی طور پر نابالغ ہے	28
4	نظر آنے والے جِن ......مقامی اور عالمی سطح	30
5	ایمان کے کمزور لوگ	31
6	سلامتی......ایک لفظ	32
7	کرپشن زدہ ملک اور نظام	32
8	اکیسیویں صدی میں انسان کو غلام بنائے رکھنے کی سوچ	32
9	برائی اور بے حسی ساتھ ساتھ	33
10	فتنہ فساد جھگڑا منافقت......رب کو سخت ناپسند	33
11	اسلام روشن ہوتا ہے	34
12	ملک کا نام	36
13	آزاد اور آزادی پر ایک نظر	36
14	چھوٹی سی بات	37
15	انسانی دماغ کی صفائی	37
16	انسانیت اور محرومیت	38
17	رب کائنات...... پوری کائنات کا ربّ	38
18	سلامتی کا ایک پیغام	39
19	نفرت کی خیالی دیواریں	40
20	محرومیت کے یتیم اور نظام چلانے کے ذمہ دار	40
21	سورج کی روشنی اور معاشرے میں اچھائی کی روشنی	41
22	مختلف قسم کے سلام	41
23	انسان......ایک ہی سب	42
24	تعصب اور نفرت کی پرورش	43
25	ایک انسان......مثبت کردار	43
26	لفظ ''نفرت''	44
27	فیروی اے لوکی رُلدے کیوں نیں	44
28	کوئی ہوتا ہے میرے ساتھ......میرا ربّ	45

29	کرداراور شخصیت	46
30	انسان کے ہر عمل میں انصاف	47
31	مثبت عمل رحمت ہے......منفی عمل آفت ہے	47
32	منفی سوچ اور منفی اقدام	47
33	طاقت کا استعمال......مثبت یا منفی	48
34	نیک نیتی...... بدنیتی	49
35	یقین نہیں آتا	50
36	قانون......ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے	51
37	شیطانیت کا کھیل	51
38	دوسرے انسان کو کم تر سمجھنا، ذہنی نفسیاتی بیماری ہے	52
39	بااثر افراد ایک منفی سوچ، معاشرے کی بربادی کا ایک زاویہ	53
40	شعور کے گھٹیا پست درجہ کے لوگ	53
41	لفظ ''مقدس اور تقدس''	54
42	ذلت کی ایک تعریف	54
43	ہر نئی نسل......امن کا آغاز	55
44	خوشی اور غم فطری طور پر انسانی جذبات کا اظہار ہیں	55
45	نام......شناخت کرداراور شخصیت	56
46	باپ زندہ...... بچے یتیم	56
47	عدالت انصاف گھر......ایک رحمت	57
48	گمنام بااختیار لوگوں کے خلاف قرارداد مذمت	58
49	ملکی نظام کا ابنارمل طریقے سے چلنا	58
50	حکمرانوں کے ایمان کی کمزوری......عوام کی خواری	59
51	ترقی پذیر ممالک کا ترقی نہ کرنے کا المیہ	59
52	آبادی میں اضافے کی رفتار اور مستقبل......ایک خیال	63
53	رب پر یقین رکھنے والے اور قتل و غارت	64
54	بچے بڑے ہو کر بادشاہ کب بنتے ہیں؟	65
55	انسانی رشتے انمول ہوتے ہیں	65
56	ملکوں کا نظام اور دماغ میں بگاڑ	66
57	بدقسمت لوگ......سوالیہ نشان	66
58	عدالتیں اور اُن کا وجود	66
59	خلجان......دماغ میں خلل	67

60	خاص......خصوصی اور خصیص	68
61	معاشرتی تاریخ	68
62	انسان اپنی خوشی کیلئے دوسرے کو دُکھ دینے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا	70
63	دہشت گردی......ذہنی بیماری	71
64	وطن سے محبت	71
65	دہشت گردی......عالمی طاقتیں اور اقوام متحدہ	72
66	زندگی کے راستے اور انسان	72
67	قوم اور ملک کی تعمیر نو	73
68	عشق......اِک پتلی لکیر	78
69	اے پیارے مرد	79
70	دماغی سوچ ہی خراب ہو تو عوام کی خوشحالی کیسے؟	80
71	نئے ملک کا وجود میں آنا	81
72	کردار ایک توجہ اور نام ایک کیوں نہیں	82
73	عسکری طاقت اور چھوٹے چھوٹے عسکری ونگ	82
74	سوچ و فکر کا مقام	83
75	عملی طور پر انسانیت کی دو اقسام	83
76	چھوٹی سی بات	83
77	انسان کون ہے؟	84
78	عشق	85
79	جھوٹ سننے کی عادت	85
80	مصلحت	85
81	زندگی ایک حسابی فارمولا	86
82	زندگی......رب کا تحفہ	86
83	انسان کون تھے؟	87
84	کیا یہ سب بچے نہیں لگتے......سوالیہ نشان	87
85	مرد کی پہچان	88
86	عوامی نمائندہ......ایک ذمہ داری	89
87	دہشت گرد، مشتبہ افراد اور سابق انتظامیہ کے لوگ	90
88	رب کی لعنت ہو	90
89	ظلم ناانصافی......محرومیوں کی شکار انسانیت	90
90	عورت	91

91	انسان اپنا مسیحا خود	91
92	جج یا کریمنل......ایک خیال	92
93	کرپشن زدہ معاشرے میں نارمل اور ابنارمل	92
94	کھوکھلا درخت......کھوکھلا معاشرہ	94
95	جناتی مخلوق اور معاشرہ	94
96	یہ بھی عبادت ہے	94
97	حکومت اور انصاف کے عمل کا طریقہ کار	95
98	صاف گوئی......بھروسہ اور اعتماد	96
99	نا اُمیدی اور انصاف کیلیئے لمبی تاریخ	97
100	مسلمان اُمہ کیلیئے انفرادی اور اجتماعی دعا	97
101	معاشرتی غداری......ملکی معاشرے کے غدار	98
102	رب نے زمین تے بندہ......بھیجیا	99
103	نہ وہ اندھے تھے نہ بدحواس تھے	100
104	انسانیت کا سفر اور خوف کا جال	101
105	جھوٹ اور سچ میں کوئی فرق نہیں رہتا......کب؟	102
106	انسان کی پہچان	103
107	انسانیت کا درد اور عورت	103
108	مرد نے اپنی پہچان بگاڑ لی	103
109	جھوٹ کا دریا......کرپٹ معاشرہ	104
110	وہ بھی کہتا ہے......میں انسان ہوں	105
111	دوست......یار......دوستی	106
112	رب نے بلند کیے بعض کے درجے اور روزی کی کشادگی	106
113	تھوڑا سچ......زیادہ سچ	107
114	پولیٹیکل سائنس......عوام کو بیوقوف کیسے بنایا جائے	108
115	طاقت میں دانش نہیں ہوتی	109
116	مہنگائی کی ایک وجہ	109
117	پنجابی کی ایک کہاوت......باندر نہ بن بندے دا پُتر بن	110
118	اپنے اندر کے سچ پر ظلم نہ کیجئے	110
119	انسانیت......ماں کا درجہ رکھتی ہے	111
120	سڑک ٹوٹی ہوئی......نام پاک سرزمین	112
121	دیانت داری اور بددیانتی	113

122	انسان رونے کیلئے پیدا نہیں ہوا	113
123	دو نمبری......معاشرتی بگاڑ	114
124	نظریہ ضرورت کے بُرے اثرات	115
125	لفظ ''ہوس''	115
126	احساس......غیر احساس اور ملکی نظام	116
127	دہشت گردی کے متعلق چند سوالات	117
128	انسان......میڈیا اور سائنس	118
129	انسان......خیر کا نام	119
130	29 نومبر 2015ء......چند خبریں اور تبصرہ	119
131	میں کچھ بھول جاتا ہوں	120
132	انسان پیدا ہوا......خیر کیلئے	121
133	انسان، مرد یا عورت......ایک خوشی کا نام	122
134	انسان کی حیثیت......درجہ......پنجابی کا ایک لفظ ''اوکات''	122
135	کیفیت......احساس یا (Mood)	124
136	ایک جھوٹا......دوسرے جھوٹے کا ساتھی نہیں ہوسکتا	124
137	مذاہب عقیدے اور سچ	125
138	انسانی شعور اور کردار	125
139	خطرے میں کون......کیوں اور کیسے؟	126
140	ایسی خوشیاں......کیسی خوشیاں	126
141	ایک دعا	128
142	یہ کیسے VIP لوگ	128
143	کوئی مجھ سے جھوٹ نہ بولے......ایک انسان	128
144	جھوٹ کا نقصان	129
145	ہوتے سب انسان ہی ہیں	129
146	سوال اور ایجادات	130
147	بڑے آرام سے مرد کہہ دیتا ہے......عورت کی سمجھ نہیں آتی	131
148	کیا مرد کو اپنی سمجھ ہے؟ کہ وہ خود کیا ہے؟	131
149	جھوٹ اور جھوٹ کے بچے	132
150	محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے	132
151	برباد معاشرہ کی اصلاح	133
152	برائی......پردہ پوشی یا سرپرستی	133

153	جھوٹ اور دماغی صحت	134
154	عورت کی عظمت کی بات	135
155	بس ٹُر داجا	136
156	گناہوں کی معافی کیلئے اہلیت......نیک اعمال	136
157	نیک عمل رب پر یقین رکھنے کا ایک پیمانہ ہے	137
158	انسانوں کا باہمی رشتہ	137
159	رہنما قسم کے لوگ......سب جانتے ہیں......سمجھتے ہیں	138
160	عوام کے نمائندے کی ایک پہچان......قانون کی پابندی	139
161	فرائض کی انجام اور دیانتداری	139
162	دہشت گردی نہیں......اچھے اعمال رب کی پسند	140
163	مذاہب......الہامی کتابیں......نافرمانی	140
164	انسان کی ایک پہچان......صاف گوئی	141
165	الفاظ ''چوری کرنا......چور'' وسیع معنی رکھتے ہیں	141
166	انصاف اور انسان	142
167	رب......اتفاق کو پسند اور فرقہ بندی کو سخت ناپسند کرتا ہے	142
168	سوچاں دے جاگیردار	143
169	انسانی معاشرے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں	144
170	مثبت تبدیلی یا مقصد کیلئے پُرامن جدوجہد	145
171	صبر اور بے صبری	146
172	دفتروں میں عوام کی حق رسی کیلئے ایک تجویز	146
173	پاؤں کی حفاظت کرنے والا جوتا	147
174	انسان پابندی سے گھبراتا ہے لیکن اچھا انسان بننے اور......	148
175	دنیا میں پھیلی بربادیوں کی ایک وجہ	149
176	نیک عمل معاشرے کی روشنی......بُرا عمل اندھیرا	150
177	غلامی، جسمانی، معاشی، نفسیاتی اور شعوری	151
178	سب انسان رب کی مخلوق	152
179	جرائم کو روکنے کے ذمہ دار......اہلکار	153
180	رشتوں کی بے حرمتی......رب سے دھوکہ کی کوشش	153
181	احتجاج......توڑ پھوڑ......نقصان اور دانش مندی	155
182	دوسروں کی عزت کرنے سے اپنی عزت ہوتی ہے	156
183	چھوٹے چھوٹے خیالی بت......ماننے والے پوجا کرنے والے	156

184 پائیدار امن اور ترقی کے لیے مثبت سوچ وطریقے لازم ہیں 157
185 سنگین غیر اخلاقی......سماجی معاشرتی مرض 158
186 انسان کی ایک قسم......ڈھیٹ 159
187 سچ کا مسافر 159
188 مسلمان کی ایک تعریف 160
189 میرا وطن، پاکستان......اسلحہ ہتھیار سے پاک محفوظ معاشرہ 160
190 معصوم شہریوں کی حفاظت......کس کی ذمہ داری 161
191 قانون کا نظام......کائنات اور انسانی معاشرہ 161
192 احتجاجی توڑ پھوڑ کے نقصانات اور مداوا 162
193 غلطی پر معافی کی قبولیت 162
194 بدشگونی کی علامت 163
195 شیطان 163
196 انسانیت ایک تحفہ ہے لیکن اسے جبری بیہوش رکھا جاتا ہے 163
197 ہر انسان باعزت......کچھ اپنی بے عزتی خود کرتے ہیں 164
198 شک سے بھی زیادہ پراگندہ کردار 165
199 مصلحت اور قانون کا نظام 166
200 خوشیاں دے بھرے میلے 167
201 دنیا دے نظام تے اونہاں دے رولے 168
202 بیبے پُتر 169
203 کجھ گلاں......رب جی دے نال 169
204 انسانوں کے درمیان نفرت اور تعصب کے اثرات 171
205 ظالم......نیم پاگل(Semi insane) 172
206 انسان یا کوئی اور مخلوق 173
207 انسانی معاشرے کو چلانے کے ذمہ دار...... 173
208 طاقت اور معاشرہ 174
209 عقل مند......ذمہ دار لوگ......سوالیہ نشان 175
210 دعا اور کاروبار 175
211 انسان کی پیدائش 176
212 ذہنی طور پر نابالغ انسان 177
213 پروٹوکول......عوامی نمائندے اور افسران (پبلک سرونٹ) 177
214 غلط فیصلوں کا اثر آئندہ نسلوں پر پڑتا ہے 178

215	حکومت کی عزت میں کمی	179
216	عوامی نمائندے اور معاشرتی مسائل	180
217	عزت اور اُس کے تقاضے	180
218	دنیا کا احمق اور بیوقوف ترین شخص......ایک خیال	181
219	عورت کے دماغ کا ارتقائی سفر	181
220	وفا......بے وفا	181
221	دماغ کا فتور......نارمل دماغ	162
222	بڑی وڈی گل اے	183
223	کسی کا بُرا سوچنے یا کرنے والا......خود بھی بُرے حالات کی اُمید رکھے	184
224	رب سے دعا......انسان پر ایک احسان اور فرما	185
225	انسان کا انسان کو جان سے مارنا	186
226	رب کا اختیار......انسان کے پاس کیوں؟	186
227	تعلیم،شعور اور اُس کا مثبت اور منفی استعمال	187
228	شعور میں اضافہ	188
229	جنت کے مسفر انسان	188
230	بچیوں کی عزت واحترام اور دفاعی صلاحیت	189
231	بھلائی......صرف مثبت انسانی عقل وشعور سے	190
232	دنیا کے شیطان	191
233	انسان کا دشمن ایک......انسانوں کا ہمدرد بھی ایک	191
234	ملکی نظام......سرکاری ملازمین کی تنخواہ......ذمہ دار حکمران	192
235	انسان اپنا دشمن......خود	193
236	مظلوم کا دُکھ......ہوا،فضا میں شامل ہوجاتا ہے	193
237	اقوام متحدہ کی ذمہ داری اور امن	194
238	ذمہ دار لوگ......قابلیت میں کمی یا میل ملاپ	194
239	سمجھ،سمجھ داری اور ناسمجھی	195
240	نااہلی،غفلت،کوتاہی بھی کرپشن ہے،ذہنی کرپٹ لوگ	195
241	لیڈروں کا کردار	196
242	غربت کی گلی کی طرف سے دعوت	196
243	طاقت کے متوالو...... یہ بچے بھی تمہارے ہیں	196
244	انسان کی عقل اور سمجھ کی منزل	197
245	دنیا میں منفی سوچ رکھنے والے انسانوں کیلئے	197

246	اے نسل انسانی	198
247	عقل، سمجھ اور بد عقلی کی جنگ	198
248	عقل اپنا راستہ خود بنا لیتی ہے	199
249	مسکراہٹ انسانوں کی اپنائیت کے رشتے میں جوڑ دیتی ہے	200
250	بات نیت کی ہے......خلوص کی ہے	200
251	میری کم عقل......ایک دیہاتی	201
252	انسان کی ذہنی ابنارمل حالت	202
253	انسان کی نارمل حالت	202
254	انسان کا دماغ......ایک فیکٹری......ایک انڈسٹری	202
255	دنیا کا مذہب، عقیدہ......خیر	203
256	ذمہ داری......اختیار کی فروخت	204
257	انسانوں......کا ملک ہو تو ایسا ہو!	204
258	اکیسیویں صدی میں انسانیت کا دشمن نمبر ایک......لالچ	205
259	بد کردار رہنما......صاحب کردار لوگ......اور عوام	206
260	ذمہ داروں کا مشکوک کردار......اور قانون فطرت	206
261	انسانی خون......قدر و قیمت	207
262	پارہ 27 سورۃ الرحمٰن 60	207
263	مثبت اور منفی......دو عناصر......دو طاقتیں	208
264	زندگی کے مختلف شعبے...... پیشے	208
265	قوم اور صفائی	210
266	عقل و دانش کی ناکامی کا عکس	210
267	عورت	211
268	حلال و حرام	211
269	شر پسندوں، دہشت گردوں، بھتہ خوروں کے سرپرستوں پر لعنت	212
270	ذہنی نفسیاتی سیارے	213
271	معاشرتی بیماریاں اور علاج	214
272	نئی نسل اور جدید معاشرہ	215
273	قوم اور قانون	215
274	ذمہ داروں کے موج میلے......قصور قوم کا	216
275	علم کی حیثیت......صفر سے بھی نیچے	217
276	انسانوں کا آپس میں تعلق، رشتہ، ایک ہی ہے	218

277	بے رنگ خاکہ......رنگ خود بھریئے اپنی سوچ وعمل سے	218
278	قانون کی غیر حاضری اور انسانوں کے درمیانی لڑائی......وجہ......	218
279	رب......خیر ہی خیر	219
280	قوم کا خزانہ......قوم کی محنت کا خون	220
281	کیا دنیا میں شیطانیت کی حکمرانی ہے......سوالیہ نشان	220
282	قانون کی عملداری	221
283	نفرت کے پودے	221
284	عزت واحترام	222
285	فیصلے......انسانیت اور دانش	222
286	معاشرتی نفاق...... جنگ کیلئے نفرت کا جزبہ ابھارا جاتا ہے	223
287	عوام کے اپنے سکھ چین کی بربادی، اپنا ہی خرچہ اپنی ہی دولت	224
288	نفرت......سب سے بڑی بیماری	224
289	انسانی عقل	225
290	کیا ریاست کا تصور ناکام ہوگیا ہے یا ہو چکا ہے	226
291	دنیا میں نظام زندگی......امن یا شر	226
292	چھوٹی سی بات	227
293	آٹھ ارب انسان......اور ملکوں کا تصور	228
294	ملک/معاشرے کی بربادی کے آغاز کا ایک مختلف پہلو	228
295	دماغ پر تحقیق......انسانی اعمالوں کی قلم	229
296	نفرت کے منصوبے بنانے والوں کیلئے نفرت کی واپسی ہوگی	230
297	وجہ کوئی بھی ہو......!	231
298	محبّ وطن اور ملک	231
299	خیال اور نظام زندگی	232
300	رب کے آگے سر جھکانا	233
301	دنیا کا نظام زندگی......سلامتی انسان	233
302	بچوں کی پرورش	234
303	شکل وشباہت کی خوبصورتی......کردار کی خوبصورتی	235
304	نسل انسانی......رحمت (خوشی) یا زحمت (دُکھ)	236
305	خوف زدہ...... بے بس، بیچارہ انسان	236
306	شکر ہے رب نے چھوٹا ہی رکھا	237
307	بولی جانے والی زبان	237

308	جعلی عزت سے غیرت	238
309	شیطانی سوچ کا مالک جسم......زمین پر ایک بوجھ	238
310	دنیا کا نظام زندگی......سلامتی انسان	239
311	بچوں کی ذہنی پرورش	240
312	دماغی فساد	240
313	صدیوں سے جاری تکبر،تعصب،نفرت	241
314	انسان......آدھا انسان......مکمل انسان	241
315	انسان کی اپنی پہچان کا فخر	242
316	زمین......گول روٹی O	243
317	عشق اور مسلمان اُمہ	244
318	ایک انسان......دوسرا بھی انسان	245
319	انسان کا ایک المیہ ......ایک مشکل	245
320	انسان کی سمجھ کی پہل......اخیر	246
321	نفرت نہ کیجئے	246
322	عالمی طاقتیں......مقابلہ جاری	247
323	انسانیت......انسان اور نفرت	248
324	انسان کا غصہ......اندرونی ناپسندیدگی اور ناگواری کا نفرت کے ذریعے اظہار	249
325	انسان......انسانیت......ایک قوم......ایک خاندان	249
326	خیر خواہ......انسان	250
327	نفرتوں کے لباس	251
328	اخلاق،سلوک اور برتاؤ کے ذریعے طبقاتی نفرت دور کیجئے	251
329	کمزور عوام کا طاقتور حکمرانوں کو ’’مائی باپ‘‘ کہنا	252
330	کرپشن کے جانور چڑیا گھر......Zoo	252
331	انسان کی محدود سوچ ہو جاتی ہے	253
332	محاورہ جن جپھا......دماغی فتور (Mindset)	253
333	مرد کی حاکمیت اور عمل	254
334	دل کا ٹوٹ جانا	254
335	عورت یا مرد......انسانیت کا جاری رہنا	255
336	دماغی سوچ......مثبت یا منفی	255
337	مذاہب کا خیر......بعض فسادی عناصر	256
338	طاقتور ملک ادارے......منفی سوچ......بُرا نتیجہ	257

339	چند معاشرتی سوال	257
340	اتنی تو سمجھ رکھتے ہو گے؟	258
341	انسان کی عزت نہ کرنا......نفسیاتی مسئلہ ہے	258
342	انسان کی حقیقت	259
343	ناجائز کو جائز سمجھنے والوں کا قبیلہ	259
344	غیر ملکی خوش ہوا...... پاکستان محتاج رہے گا	260
345	تکبر اور نفرت جڑوان احساسات	260
346	چند لوگ اور ملکی نظام	261
347	دنیا میں ہتھیاروں کی طاقت پر یقین رکھنے والی سوچ جلد ہی عقل......	261
348	برائی کی سوچ جاری رہے تو	262
349	انسان......ادارہ، ملک اور عزت احترام	262
350	عام شہریوں کی ہوئی فائرنگ اور سانحات	263
351	لفظ ''رہنما'' کی توہین......لفظوں کی روح کی توہین	263
352	سب ایک ہیں	264
353	انسان تو انسان ہے	264
354	رب......کائنات کا مالک	265
355	ایک نئی لہر	265
356	اتنی تو سمجھ رکھتے ہوں گے	266
357	غیرت، عزت، ہمت کے جذبے اور ملک	267
358	صبر شکر......صرف غریب کیلئے	267
359	کسی ملک کے اچھے برے حالات کا ذمہ دار کون؟	268
360	دو نمبری......ایک ذہنی حالت بیماری کا علاج	268
361	مجموعی عقل و دانش اور غلط اقدام	270
362	ہتھیاروں کا استعمال......فائدہ یا نقصان	270
363	عورت کی عزت کرنا......مرد کی اپنی عزت ہے	271
364	مرد اپنے انسان ہونے کے درجے کو پہچانے	271
365	اداروں کی موجودگی میں غیر قانونی عمل	272
366	میرا وطن......ساری دنیا	273
367	عقل کا تقاضا......خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو	274
368	دنیا میں بھوکا کون؟	274
369	چھوٹے بڑے انسانی دماغ کی پہچان کا ایک پیمانہ	275

370	جمہوری استحکام	276
371	دنیا کی سکرین پر چلنے والی فلم	276
372	نیک عمل سے عشق	276
373	انسانیت کے سفر میں رکاوٹ......نتیجہ ذہنی پسماندگی	277
374	رب......انسان بشمول تمام مخلوقات کا خالق	277
375	اہل اقتدار طبقہ اور عقل ودانش	278
376	اقتدار کے طبقات	279
377	سڑکیں اور شاہراہیں بند ہونا	279
378	ریاست کی اچھی شہرت یا بدنامی	280
379	شریک جرم ایسے بھی ہو سکتے ہیں......معصوم یا ڈھیٹ	280
380	نہ چاند چاہیے......نہ مریخ چاہیے	281
381	ریاست......اعلیٰ معاشرتی تصور......ایک معاہدہ	282
382	دنیا میں امن کیلئے تجاویز	283
383	محروم شہری کی ایک خوشی	284
384	انسان اور انسانیت کا دائرہ	284
385	قانون کی پابندی نیک عمل ہے	284
386	وقت کی پابندی......نیک عمل	285
387	زندگی ایک مقدس شے ہے	285
388	نفرت......دماغی خوف کا مرض	286
389	اونچی آواز کا شور انسانی صحت پر اثر	287
390	مذاہب دنیا کے غریبوں کیلئے ہوتے ہیں	288
391	حقیقی لیڈرشپ......گڈا (کھلونا) لیڈرشپ	288
392	انسانی دماغ میں سوچ وفکر کے خلیے خانے	289
393	ملکی نظام اور انسانی جسم	289
394	انسان کو انسان کی قدر کا احساس نہیں ہو سکا	290
395	صدر امن اور انسانیت فاؤنڈیشن رانا احتشام ربانی کا دورہ ستمبر اکتوبر 2019	291
396	جرم......ریاست اور معاشرہ	292
397	بچے اور نفرت کا پہلا سبق	292
398	انسانیت یقین نہ کرے......ملک ایسے بھی ہوتے ہیں	293
399	لفظ حکومت، ماضی کی نشانی	295
400	حلف اور قسم اٹھانا	295

401	ملکی نظام چلانے والے	295
402	برصغیر میں صفائی کا المیہ	295
403	پرانے فرسودہ خیالات کے ایجنٹ اور نئی نسل کا شعور......سب برابر	296
404	حقیقی والدین......معاشرتی والدین	297
405	مستقبل میں دنیا میں جھوٹ بولنے میں کمی واقع ہو گی	298
406	معاشرے میں مثبت اور خوشگوار ماحول کیلئے تجاویز	298
407	سرکاری عملداری مشکوک ہو جاتی ہے	298
408	جنگی تیاریوں کا خرچہ اور غربت کے مارے عوام	299
409	امن وخوشحالی کا تعلق	299
410	عبادت گاہوں میں جا کر دعا مانگتے ہیں	299
411	دنیا میں معاشرتی نظام کی بھلائی	300
412	پرانا ویلا تے اَج داویلا	300
413	معاشرتی نظام کی بنیاد آقا اور غلام، ظلم و جبر کے منفی اصول	301
414	معاشرتی نظام میں انصاف، خوشحالی پر ایک نظر	302
415	عقیدہ......خیر کی امید	302
416	حکومت کا نظام......شہریوں کے ٹیکس	302
417	چھوٹی چھوٹی باتیں	303
418	مستقبل میں ریاست کا ک نظام اور شفافیت پر ایک نظر	304
419	قسمت کا سرٹیفکیٹ	305
420	انسانیت کا سفر......ناسمجھی سے سمجھ تک	306
421	تبصرہ	307
422	اکیسویں صدی میں دنیا بھر میں طاقت کی دھونس دھاندلی	308
423	ملکی ریاست کا نظام اور شہریوں کی سلامتی	308
424	مستقبل میں سیاسی حکومتی نظام، شفافیت کے ساتھ	309
425	نارمل یا ابنارمل کردار......شخصیت کا اظہار	309
426	ملکی مفاد کے نام پر بے گناہ انسان کا قتل؟	310
427	عوام اور ریاست	310
428	طاقت کا منفی استعمال	311
429	ظلم اور عقل کا مکالمہ	311
430	زمین اور انسان......تقسیم اور تفریق	312
431	طاقت کو عقل کا نام	313

432	جعلی دوائیاں اور نظام حکومت	313
433	اجتماعی دانش اور نظام حکومت	314
434	عوام کے ٹیکس......بندوق کی گولی کی نذر	315
435	انسانیت آباد رہے خوشیوں کے ساتھ	315
436	قسمت کے عجیب چکر......عجیب قسمت کرپشن کے خوش قسمت کرپٹ لوگ	316
437	کرپشن کے بدقسمت لوگ	316
438	معاشرے کے بدترین دشمن	316
439	معاشرے میں فسادی......اور حکومت کی ذمہ داریی	317
440	یتیم معاشرے	318
441	مخلوق خوش تو خالق خوش	319
442	بادشاہت اور انسانیت	320
443	لفظ ''کمینہ'' کی ایک تعریف	320
444	قانون فطرت...... برے عمل کی آخرت بُری	321
445	انسانی عقل وشعور کا سفر اور مستقبل	321
446	جعلساز......عوام کا نمائندہ کیسے؟	322
448	جرائم کی سرپرستی......معاشرتی بربادی	322
449	المیہ سے بھرا انسانی فلسفہ یا ذہنی بیماری	323
450	جانور انسان اور عقل کا استعمال	323
451	انسانیت کا مقصد عظیم اور منزل	324
452	انسان......جانور اور درندہ	324
453	ملکوں کے قومی ترانے......اقوام اور انسان	325
454	کوئی چھوٹا سا واقعہ......کوئی کھیل	326
455	انسانیت کا ترانہ	326
456	انا پرستی کی ضد	327
457	منفی عمل ٹیڑھی سوچ......نسلوں کا نقصان	328
458	مہنگائی کے زمانے میں غصہ اور طیش پر قابو رکھیے	328
459	بے قابو مہنگائی اور جیب کُترے	328
460	قانون، سزا......رشوت خور......جرائم پیشہ	329
461	جمہوری نظام کا استحکام	329
462	پانی متاع زندگی ہے	330
463	مذہب عقیدہ نظریہ نظام......عملی کردار	330

464	حکمران طبقات اور اداروں کے لوگوں کا کردار	331
465	انسانیت کا عظیم مقصد اور منزل......انسانیت کی خیر اور بھلائی	331
466	مثبت رائے انسانوں کے لیے فائدہ مند	332
467	سرکاری ملازم کی تنخواہ......حکومت وقت کی اہم ذمہ داری	332
468	ایسے انسانوں، شہریوں کی قسمت اچھی	332
469	چھوٹی سی بات	333
470	دعا	334
471	اعلیٰ ترین مخلوق	334
472	انسان کا بنیادی حق اور ذمہ داری......ساتھ ساتھ	334
473	ارتقائی عمل...... پروٹوکول...... نئے تقاضے	335
474	طاقت اور تکبر کا دماغی بخار اور اقتدار اعلیٰ	336
475	انسانیت کو آباؤاجداد کے اعمالوں پر فخر کرنا چاہیے	336
476	ملک کے ہر شہری کی عزت واحترام......اندرون و بیرون ملک	336
477	قانون کی خلاف ورزی......حماقت	337
478	سوالیہ نشان......؟	337
479	قانون کی خلاف ورزی...... بیمار دماغ کی علامت	337
480	کرپشن ۔ دماغی عارضہ	377
481	ریاست......تمام شہریوں کی محافظ	338
482	معاشرتی نظام کی بنیادیں ۔ جڑیں، روٹس	338
483	انسانی المیہ انتشار کا آغاز	339
484	معاشرتی نظام کی سمجھ کیلئے بہترین درسگاہ	339
485	جرم......جرائم پیشہ اور معاشرتی نظام، ترقی تنزلی	340
486	ترقی یا تنزلی	340
487	جمہوریت کی بے چارگی	341
488	عقیدہ......عاقبت سنوارنا	341
489	نفرت کی لڑائی......نفرت سے	342
500	دنیا میں انسانوں کے صرف دو گروپس سرگرم عمل ہیں	343
501	پلی بارگین	343
502	جدید دور میں شخصیت پرستی......اجتماعی دانش کی نفی ہے	344
503	عوام کے بنیادی ضروریات کے مسائل کا حل	345
504	معاشرے کے بدترین سوداگر	345

505	فطرت کاایک اصول	346
506	بل بجلی......عام شہری اور حکمران طبقہ	346
507	عقل ودانش اورانسانی معاشرہ	347
508	ملکی نظام کا شفافیت کےساتھ چلنا	347
509	اجتماعی عقل ودانش کونظرانداز کرنا فطرت کےعمل کےخلاف ہے	348
510	درندوں کی چھوٹی سی کہانی	348
511	دنیا کی 60 فیصد آبادی کم آمدن والےغریب	349
512	نئ نسل کیلئے شعوری تعلیم	350
513	نفرت پھیلانے والےخودنفرت کا شکار ہوجاتے ہیں	351
514	معاشرہ ناجائزاوربغیرلائسنس کےہتھیاروں سے پاک ہونا	351
515	اسمبلیوں میں عوام کےنمائندوں کے کرداراوررویے	352
516	کہیں ایسا تو نہیں	352
517	قدرتی آفات کےعلاوہ انسانوں کی محرومیاں	352
518	نہ خرابی ملکی نظام میں......نہ خرابی عوام میں	353
519	دانش اورجمہوریت	353
520	ذہنی سزا	354
521	چھوٹی سی ایک بات	354
522	عوامی نمائندہ......ایک لیڈر قانون کی حکمرانی	355
523	ملکی سرحدات،حدود کی حفاظت اورغفلت	355
524	کیا حملہ آور ملک میں رہنے والےسب انسان،چور ڈاکو بدمعاش	356
525	لیڈرسربراہ......عقل کے کس درجے کے لوگ	356
526	سسٹم کے بڑوں کی لڑائی	357
527	قومی خدمت	358
528	انسانی پیدائش......تحفہ یا جرم	359
529	قومی خدمت کا نام لے کراخلاقیات کی انوکھی قسم	359
530	ریاست کے حکومتی نظام کا ہر رکن بیک وقت ایک مددگار،رہنما	360
531	انسانیت کیلئے ایک سوال	360
532	دنیا میں ملکوں کے نظام شہریوں کی اجتماعی دانش کی رہنمائی میں نہیں چلتے	360
533	آئین اورقانون سے کھلواڑ کا نتیجہ	361
534	پاکستان میں جمہوری تاریخ یا جمہوری واقعات	361
535	کرپشن کی آفت سے آزادی	361

536	دانش کے دشمن بد معاش	362
537	ریاست کی ذمہ داری اور ناکامی	362
538	دنیا میں گڈا......معاشرتی سسٹم	363
539	دنیا کے معاشرتی نظام اور جھوٹ جانچنے کا ٹیسٹ	364
540	اپنی ذات کی نفی کرنے والے لوگ	364
541	اجتماعی دانش	365
542	دانش اور کنٹرول	366
543	اخوت، بھائی چارہ کی بے توقیری	366
554	طاقت کا نشہ، دولت کا نشہ	367
555	قرضے اور ملک	367
556	ایسا وقت بھی آ سکتا ہے	368
557	اے سب کے رب	368
558	تسلط، کنٹرول......دوسروں پر	368
559	لفظ ''ہم'' کی تعریف	369
560	انا پرستی کی جنگ سے انسانوں کا نقصان	369
561	سیاسی اور معاشی عدم استحکام سے ملک کے دشمن خوش ہوتے ہیں	371
562	سیاسی ماحول میں خوشگوار فضا قائم رکھنے کیلئے	371
563	ذات کے عام بندے اور ذات کے جاگیردار	372
564	اسٹیبلشمنٹ	372
565	انسانیت کا عالمی نظام	373
566	اختیارات/ طاقت کے اندھے	373
567	قدرت کے اصولوں کی خلاف ورزی	373
568	ڈنگ ٹپاؤ اور دُوررس نتائج......فیصلے	374
569	انسانیت کی عدالت	374
570	سیاست نوں کھوہ وچ پاؤ	375
571	انسانی رشتے اور حسن سلوک	375
572	معاشرتی نظام میں تنزلی کی ایک سوچ	376
573	لیڈر، رہنما......قوم سے معافی مانگیں	376
574	نفرت کے درخت سے محبت کے پھل کی امید رکھنا احمقانہ ہے	376
575	سیاسی اور غیر سیاسی لیڈروں کے نام	377
576	دنیا کے دولت مند......غریبوں کی معافی	377

577	دنیا کا سماج معاشرتی نظام تیزی سے بدل رہا ہے	378
578	عزت، شہرت کو محفوظ رکھنے کے لیے......ایک سبق	378
579	دنیا میں ایک بھی انسان کا بھوکا سونا پوری انسانیت کیلئے توہین	378
580	انسانی شعور اور شیطانی فتور میں فرق	379
581	سادہ اور معصوم عوام کرپشن کا نظام	379
582	وطن کے پرائے بچے	379
583	کسی بھی ملک کا جمہوری عمل......ایک سنجیدہ عمل	380
584	رب ہی جانے......کون بشر ہے	380
585	انسانوں کی فتح کی دعا...... برتری کی خاطر	381
586	سب کی خیر......اپنی خیر	382
587	سیاسی وابستگی کی وجہ سے......جذباتی استحصال سے بچیں	382
588	خودفریبی سوشل سسٹم	382
589	خاموش انقلاب	383
590	نام بہادر......خوف عوام کی رائے سے	383
591	ملک جمہوریت اور عوام کی بہتری	383
592	کیا دنیا کے سارے لیڈر سچ بولتے ہیں؟	384
593	سیاست کے بچے کو جوان ہونے دیا جائے	385
594	وہ کیسا ملک اور معاشرہ ہوگا	385
595	کیا کوئی ایسا لیڈر گرزا جو قانون کی پابندی کی بات کرے	386
596	حقیقی دانش اور مصنوعی دانش	386
597	قدرت تمام انسانوں کو پیدا کرتی ہے لیکن؟	386
598	جمہوری عمل میں رکاوٹ آنے کے سیاست پر بُرے اثرات	387
599	غربت آسمان سے نازل نہیں ہوتی	387
600	زمین خوراک سے بھری پلیٹ	387
601	قانون کا مذاق اور ٹریفک کا نظام	388
602	چھوٹے دماغ کے مالک لیڈر	388
603	سکندر اعظم کانفرنس......غریب اعظم کانفرنس	389
604	عقل سمجھ کے درجے......اعلیٰ ترین یا گھٹیا ترین	389
605	بیروزگاروں کا سردار یا دولت سے مالا مال......لیڈر	390
606	انسانی شان اور فخر کے پیمانے کے انوکھے انداز	390
607	جلد اور گھر کی دہلیز پر انصاف	390

608	نفرت کی آگ......ایک دماغی مرض	391
609	تکالیف ومحرومیات کا سبب......موٹے دماغ کے مالک لوگ	392
610	عقلاں دے بلاوے	393
611	وطن کے سوہنے پترو!	393
612	اے نادان انسان...... پیدائش تیرے اختیار میں نہیں	394
613	عقل کے اندھوں کا سیمینار	394
614	اقوام متحدہ متوجہ ہو	395
615	ہنگامی صورتحال میں خون قبول......ویسے نفرت	396
616	یونیورسٹی آف انسانیت کی ڈگریاں	397
617	ماضی یا حال......وطن کے ایسے سیانوں کو سلام	397
618	ڈکٹیٹر شپ نظام کا نافذ ہونا	398
619	شیطان انڈسٹری کی مصنوعات (برانڈ)	398
620	عام شہری کا احترام کرنے کا کوئی سکول، کالج یا اکیڈمی	398
621	خادمانِ عوام کے گورے پروٹوکول	399
622	کیا مستقبل میں نئی قسم کے ٹیکسوں کا امکان ہوسکتا ہے؟	399
623	بُرا عمل کر کے قدرت کو چیلنج نہ کیجئے	399
624	1958 میں لگایا جانے والا ایک درخت	400
625	اپنی ہی ذات کے دشمن لوگ......معاشرے کے دشمن لوگ	400
626	کردار کے غدار	401
627	عزت......انسان، ادارے یا ملک کے کردار سے مشروط ہے	401
628	سمجھ کے سانچے اپنے اپنے......شعبے کے لحاظ سے	401
629	لوکل یا عالمی سطح پر	402
630	منفی عمل سے مثبت نتائج	402
631	ایک نکی جئی منظوم کہانی	403
632	حکومتی نظام، سرکاری، گورنمنٹ......عوام کے دشمن	403
633	عوام کے نمائندے......اجتماعی دانش کا عکس	404
634	طاقت جب حد سے زیادہ اندھی ہو جائے	404
635	اپنی ذات سے مخلص لوگ	405
636	انسان کی تو ذات ہی ایک ہے......انسان (عورت/مرد)	405
637	قدرت کے تحفے......قدرت کی سزا	406
638	ایٹم بم کی تباہی اور انسانوں کی سمجھ	406

639	دنیا کے ہر بچے کو تعلیم کی برابر کی سہولتیں فراہم کی جائیں	406
640	انسانیت کا درجہ اپنے عمل سے ثابت	407
641	کوئی بھی ایسا سائنسدان، موجد، پروفیسر	407
642	غریب انسان کی عزت کرنا سیکھیں	408
643	انسانوں کی عقل کا مجموعہ	409
644	انسان اور دوسری مخلوقات	409
645	ہوا، پانی، خوراک کی عزت کیجئے	410
646	عورت کو عزت نہ دینے سے انسان اپنی پیدائش کی توہین کرتا ہے	410
647	مرد کی مردانگی کی تکبرانہ برتری	410
648	دنیا میں ہر انسان اپنا سُکھ چاہتا ہے	411
649	کیا ایسا کبھی ممکن ہے؟	411
650	میڈیکل سائنس کب ایسی ویکسین ایجاد کرے گی	411
651	بہت دُکھ اور ذہنی تکلیف ہوتی ہے	411
652	عقل کا مثبت استعمال	412
653	شہریوں کے مسائل اور ملکی ریاست کا نظام	412
654	نامکمل انسان...... مکمل انسان	413
655	اصل قیامت کا علم نہیں کب آئے گی	413
656	اقوام متحدہ سے امن کی امید رکھنے والوں کیلئے ایک معلومات	413
657	دنیا میں کوئی انسان خوراک کے بغیر بھوکا نہ سوئے	413
658	نفرت کا کیڑا	414
659	کرپشن کا طوفان...... کرپٹ ورلڈ	414
660	نفرت منفی سوچ کی سب سے بُری علامت ہے	415
661	انسان...... سلامتی کا نام	415
662	بم، میزائل، گولی، بلٹ انسان دشمن	416
663	انسان کا سب سے پیار	417
664	اے انسان!	418
665	عوام کو ایڈوانس مبارک...... الیکشن	418
666	گھر کے چور گھر اچھا کیسا ہو؟	419
667	رہنما، لیڈر کا مطلب کسی کا نقصان نہ کرے	419
668	اجتماعی سچ...... انسانیت کا اصول	420
669	عوام کی دانش سے کھیلنا	420

670	اسلحہ کی نمائش	420
671	اسمبلیوں کا ماحول	420
672	انسانی نظام زندگی کے دو پہلو	421
673	دانش میں ملاوٹ	421
674	انسان......رب کا تحفہ	422
675	انسانیت کا سیدھا راستہ اور مفادات کے موڑ	422
676	نظام کی بگڑی شکل	422
677	ذرائع سے مالا مال تک	423
678	ریاست کی بے بسی یا کوئی اور وجہ	423
679	شیطان کو خبیث بھی کہا جاتا ہے	424
680	سوچوں کے دائرے اور اس کے قیدی	424
681	ریاست کی ذمہ داری	424
682	اسلحہ سے پاک معاشرہ	425
683	دنیا کے ہر انسان کی مثبت رائے کی عزت کی جائے	425
684	زندگی اور درندگی	426
685	کچھ لوگ اپنی بے عزتی آپ ہوتے ہیں	426
686	معاشرے دا چلنا	427
687	ملک پیارا ہے......ملک سے پیار کیجئے	427
688	مردہ ذہنوں کو جگانے کی ضرورت ہے	427
689	کم عقلی اور نا سمجھی ایک نفسیاتی مرض ہے	428
690	مزدور کی عظمت کو سلام کہنے والے اہل اقتدار اور اختیار	429
691	متفرق عنوانات	429-461

خاتون......ماں

روز مرہ گفتگو اور تحریروں میں عام انسان، عام آدمی کو صرف انسانوں کی جنس (مرد) تک محدود کر دیا گیا ہے۔ جس سے خیال ابھرتا ہے کہ مرد ہی انسان ہے۔ اور اس کے برعکس عورت کو انسان ہی نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ سب مردوں کی ماں عورت یعنی خاتون ہے۔ حیرت ہے ماں کو دنیا میں سب سے زیادہ عزت تو دیتے ہیں لیکن بلحاظ عورت اُس کو انسان نہیں سمجھتے۔ اُس کو کمتر سمجھا جاتا ہے۔ کسی جگہ کام کرنے والی خاتون کو ایک ہی جیسے فرائض سرانجام دیتے ہوئے مرد کے مقابلے میں کم تنخواہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح حقوق کے لحاظ سے بے شمار قسم کی تمیز برتی جاتی ہے۔ (عقل کا عجب استعمال)

☆☆☆

عمل کے بغیر خیر کی اُمید

ایسے بھی مسلمان ہیں جو اچھے عمل کے بغیر خیر کی امید رکھتے ہیں

ربّ سے خیر کی دعا مانگتے ہیں

لیکن!

ربّ کے فرمان کے مطابق اچھے عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں

اچھے عمل کے بغیر خیر کی زندگی گزارنے کی امید

ایک سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

کیا مسلمان انسانیت کے لحاظ سے ذہنی طور پر نابالغ ہے؟

عید الفطر ایک خوشی کا دن ہے۔ مسلمان بطور اُمہ اپنی خوشی کو ایک مخصوص دن کے لحاظ سے نہیں مناتے۔ فرقہ واریت کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ جدید سائنس کی مدد سے پوری دنیا کے لیے ایک کیلنڈر بنایا جا سکتا ہے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک دن کے آغاز سے غروب تک ایک ہی سب کے لیے ایک ہی دن مخصوص ہو۔

مسلمان عبادت کے سچے...... عمل کے کچے

قرآن کی عزت، تکریم، احترام میں...... بلندی

قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے میں...... پستی

ایک عقیدہ یا فرقہ کے لوگ اپنے آپ کو سچا...... دوسروں کو انسان سمجھنے سے انکاری

نفرت، فساد، قتل و غارت کا بازار گرم...... اخوت، محبت، بھائی چارہ کا نشان غائب

علمائے کرام بظاہر محبت کا درس...... درونِ خانہ منافقت کا سبق

قرآن کی حرمت کیلئے جوش و جذبہ

قرآن کی سمجھ کے لیے ہوش و ہمت...... ندارد

قرآن کائنات کا راز

عقل و دانش، انسانیت کی بہتری بھلائی، خوشی خوشحالی، امن سلامتی، کا سیدھا راستہ

مسلمان صرف عبادت پر زور

مسلمان کا مسلمان کو جان سے مار کر جنت میں جانے کا فریبی خواب

مسلمان کا مسلمان کی جان بچانے میں مکمل ناکام

مسلمان بطور اُمہ 2014ء انسانیت کے لحاظ سے نابالغیت

مسلمانوں کا رب ایک، نبیؐ ایک، دین ایک

مسلمان بالغ ہونگے جب عقیدہ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے تعصب اور نفرت کرنا چھوڑ دیں گے۔ جب ایک دوسرے کو جان سے مارنا چھوڑ دیں گے۔ جب ایک گروپ یا ملک اپنے مخالف عقیدے کے گروپ یا ملک کے خلاف لڑنے والوں کی مالی، معاشی یا اسلحہ کے ذریعے معاونت/ مدد کرنا چھوڑ دیں گے۔ جب ایک مسلمان دوسرے کو اپنا جیسا ہی ایک مسلمان انسان سمجھنا شروع کردے گا۔

جب مسلمان عید الفطر کی نماز ادا کرنا شروع کر دیں گے۔ جب مختلف عقیدوں کے لوگ یکجہتی اور اتفاق کے ساتھ اذان اور نماز ایک ہی وقت ادا کرنا شروع کر دیں گے جب دوسرے مذاہب عقیدوں کو انسانیت کے جذبے کے ساتھ عزت و احترام کا جذبہ دیں گے

جب آفات کی صورت میں انسانیت کی مدد کرنا شروع کردیں گے۔ جب مساجد میں VIP اور عام مسلمان کی تمیز رکھے بغیر سب ایک برابر تصور کیے جائیں گے۔ بادشاہ، حکمران، رہنما مسجد میں داخل ہونے کے بعد جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں گے۔سربراہ اور عام انسان ایک ہی صف میں کھڑا ہوگا۔ جب تعصب، فتنہ فساد پر مبنی تحریریں اور تقاریر غصب ہوجائیں گی۔

☆☆☆

نظر آنے والے جن ......مقامی اور عالمی سطح

مذہبی کتابوں میں جنات کا ذکر کیا گیا ہے یہ ایک الگ مخلوق ہے۔ پرانے زمانے میں بچوں کو جن وبھوت، پریت کی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ آج بھی کسی ذہنی طور پر مفلوج انسان کو کہا جاتا ہے کہ اس کو جن چمٹ گیا ہے اس میں کوئی حقیقت بھی ہوسکتی ہے۔عملی زندگی میں حقیقی جن یا بھوت نظر نہیں آتے۔ لیکن مشاہدے میں آتا ہے کہ انسانوں کی شکل میں مختلف انسان، گروپ یا ممالک دنیا کے معاشرتی نظام کو جن کی طرح چمٹے نظر آتے ہیں۔ انہی کے کارندے بھوت پریت کی طرح معصوم انسانوں کو قتل وغارت، دہشت گردی کے ذریعے ڈراتے رہتے ہیں۔

بگڑے ہوئے انسانی معاشرتی نظام میں مختلف قسم کے جن نظر آتے ہیں۔

1- ناانصافی کے جن 2- رشوت خور جن 3- جرم اور جرائم کی سرپرستی کرنے والے جن 4- نفرت، تعصب، فتنہ فساد پھیلانے والے سیاسی اور غیر سیاسی جن 5- آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے بڑے اور چھوٹے جن 6- خوراک اور ادویات میں ملاوٹ کرنے والے جن 7- دھوکہ دہی فراڈ اور جعل سازی کرنے والے جن 8- ظلم تشدد قتل وغارت کرنے والے جن 9- خواتین کی عزت وحرمت کو پامال کرنے والے جن 10- عوام کے خزانے کو کھانے والے جن، جنوں کے ایجنٹ دلال جن ۔بعض ملکوں کے صدر، وزیر اعظم، وزرائے کرام، افسران بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ زندگی کے تمام شعبوں میں منفی سوچ رکھنے والے جن۔

ان معاشرتی ظالم جنّوں سے حقیقی جنات بھی پناہ مانگتے ہونگے۔

☆☆☆

ایمان کے کمزور لوگ

ربّ کائنات تمام انسانوں کو اولاد کی نعمت سے سرفراز کرتا ہے۔ چاہے وہ ربّ کے ماننے والوں میں سے ہوں یا نہ ہوں۔ محدود عقل اور منفی سوچ سمجھ کے مالک مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ انسانوں میں نفرت، فتنہ، فساد، قتل و غارت کا سبب بنتے ہیں۔ اس طرح رب کے پیدائشی عمل اور اُس کے پیغام ''سلامتی'' کی نفی کرتے ہیں۔ اُن کا ایسا عمل کہ ربّ کائنات پر اُن کے کمزور یقین کو ظاہر کرتا ہے اور اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے انسانوں کا یقین بھی کمزور کر دیا جائے۔ کھلے ذہن عقل و مثبت سوچ کے مالک ایک دوسرے کو اپنے جیسا ہی انسان سمجھنے کی سوچ رکھنے والے لوگ زندگی گزارنے کیلئے ایک دوسرے سے محبت احترام، رواداری، برداشت، رحم دلی، ہمدردی اور برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نفرت، تعصب، فتنہ، فساد، لڑائی جھگڑے ایک انسان کا دوسرے کو اپنا جیسا ہی ایک انسان نہ سمجھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسانوں کے درمیان لڑائی بالادستی کی لالچ عقل اور محدود سمجھ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تمام مذاہب عقیدے انسانیت کے اصولوں پر زندگی گزارنے کیلئے اچھائی بھلائی کا پیغام دیتے ہیں۔ اچھائی بھلائی پر یقین رکھنے والے آپس میں کبھی لڑائی یا جنگ نہیں کرتے۔ دنیا میں دو بڑی عالمگیر جنگیں یورپ کے ممالک کے درمیان لڑی گئیں۔ معاشی بدحالی تباہ کاری کروڑوں انسانی ہلاکت خیزی کے واقعات سے سبق سیکھ کر انھوں نے آپس میں معاہدے کیے۔ آج یورپ کے 27 ملکوں کی سرحدیں تو قائم ہیں لیکن ان ممالک کے شہریوں کو ایک دوسرے کے ملک آنے جانے کے لیے کوئی ویزہ نہیں لینا پڑتا جس کا مطلب کہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں کرنا اگر چھوٹا موٹا اختلاف پیدا ہو جائے تو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے۔

ترقی پذیر ممالک کے لوگ ابھی تک پرانی روش چکر سے باہر نکلنے کی سکت سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے ان ممالک کے شہری مختلف قسم کی بنیادی سہولیات سے محرومی کا شکار ہیں۔

معاشرتی امن......خوشحالی کا ضامن...... انسانوں کی عقل سمجھ اپنی اپنی

☆☆☆

کرپشن زدہ ملک اور نظام

دنیا کے کرپشن زدہ ملکوں میں معاشرتی نظام کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اس نظام کو چلانے والا کوئی نہیں بلکہ خود ہی چل رہا ہے۔ اوپر کی سطح سے لے کر نچلی سطح تک افراد اپنے اپنے لالچ یا مفاد کی خاطر فرائض کی انجام دہی ادا کرتے ہیں۔ جب ہر جگہ لالچ کی امید پر کام کیا جائے انسانوں کی بھلائی کے خیال کا وجود آہستہ آہستہ غائب ہو جاتا ہے۔ سب ایک دوسرے کو لالچ کی نظروں سے دیکھنا شروع کر دیتے ہیں اور ایک دوسرے پر شک کرنے کا رجحان عام ہو جاتا ہے۔ کسی ملک کے نظام کو آئین، قانون دیانتداری کی بجائے لالچ کی بنیاد پر چلائے جانے سے اس کے شہری بھوک ننگ افلاس، ناانصافی، دھوکہ، فریب دہی، اندھیرے اور مہنگائی کے عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نفسانفسی، لاقانونیت کی وجہ سے انارکی پھیلنے سے معاشرہ ختم ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس کے ذمہ دار نظام کے چلانے والے ہوتے ہیں۔

کوئی بھی معاشرہ لالچ کی فضا میں پروان نہیں چڑھ سکتا۔

☆☆☆

اکیسویں صدی میں انسان کو غلام بنائے رکھنے کی سوچ

انسان اپنے جسم کے اعضاء کو کنٹرول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ انسان جب کسی دوسرے انسان کی مدد کرتا ہے تو خوشی محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب کسی دوسرے انسان کو خوشحال دیکھتا ہے تو حسد کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔ انسان کی فطرت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ دوسرے انسان یا انسانوں کو اپنے کنٹرول میں رکھ کر ذہنی تسکین حاصل کرتا ہے۔ ساری خرابی اس نقطے سے شروع ہوتی ہے۔ ایسی منفی سوچ رکھنے والے انسان اپنی سوچ جیسے دوسرے انسانوں کو ساتھ ملا کر دیگر انسانوں پر ظلم جبر تشدد کرتا ہے اور انہیں اپنے ماتحت رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو غلامی کی ایک صورت ہے۔

چھوٹی سطح پر یا عالمی سطح پر اسی سوچ کا غلبہ ہے۔

ایسی سوچ انسان کے غرور تکبر، تعصب، نفرت، حسد، لالچ، ہوس کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے۔ وہ دھونس دھاندلی، جگا گیری یا مالی طور پر جکڑنے کی سازش کرتا ہے، جال پھیلاتا ہے اور اس طرح دوسرے

انسانوں کو اپنے کنٹرول میں رکھ کر ذہنی تسکین حاصل کرتا ہے۔

سب انسان ایک جیسے......پھر یہ منفی سوچ کیوں؟

☆☆☆

برائی اور بے حسی ساتھ ساتھ

جس معاشرے میں قانون کی حکمرانی کے کمزور ہونے پر برائی پھیلنی شروع ہوجائے وہاں انسانوں میں بے حسی بھی پھیلنی شروع ہوجاتی ہے۔ برائی کی مختلف اقسام ہیں اخلاقی، سماجی، معاشی، معاشرتی وغیرہ۔اس میں ظلم جبر تشدد، قتل وغارت، رشوت خوری، ملاوٹ خوری، دھوکہ دہی، جعل سازی، نا انصافی، فتنہ فساد، تعصب، نفرت، لالچ، ہوس، غرور، تکبر جیسی چیزیں شامل ہیں۔جس معاشرے میں قانون کی گرفت کمزور ہوجائے وہ معاشرے زوال پذیر اور بے حس ہوجایا کرتے ہیں۔ وقت پر برائی کو کنٹرول نہ کرنے پر زندگی کے ہر شعبے میں کرپشن کے خودرو پودے اُگ آتے ہیں جو معاشرے کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

فتنہ فساد جھگڑا منافقت......رب کو سخت ناپسند

رب کے احکامات کے مطابق مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مذاہب کی جن جن باتوں پر اختلاف کیا جاتا ہے اس کا فیصلہ قیامت کے روز کر دیا جائے گا۔اور آپس میں جھگڑنے سے منع فرمایا ہے۔

سورۃ کا نام	پارہ نمبر	آیات	سورۃ کا نام	پارہ نمبر	آیات
البقرہ	1-2	213،113	آل عمران	3	55،19
الانعام	7	165	الاعراف	8	87
یونس	11	93	النمل	19	124
الحج	17	69،68،66،17	السجدہ	21	25،24،23
الزمر	23	46،31،3	حٰم السجدہ	24	45
الشوریٰ	25	10	الجاثیہ	25	17

رب کے نزدیک فتنہ انگیزی قتل سے بڑا گناہ ہے۔فتنہ فساد منافقت

سورۃ کا نام	پارہ نمبر	آیات	سورۃ کا نام	پارہ نمبر	آیات
البقرہ	1-2	220،217،205	آل عمران	3	63
المائدہ	6	33،32	الاعراف	8	86
الانفال	10	49	التوبہ	10	68،67،49،10
یونس	11	81،9	بنی اسرائیل	15	31
الشعرا	19	152،151	القصص	20	4
الاحزاب	22	48	الحدید	27	16،13،12
الحشر	28	5، 19	المنافقون	28	پوری سورۃ

ان احکامات کا اطلاق ایک مذہب میں مختلف فرقوں کے بارے میں بھی لاگو ہوتا ہے۔

نوٹ: تمام مسلمان بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اپنی زندگی کی رہنمائی کیلئے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ترجمہ بھی پڑھا کریں۔خصوصی طور پر نوجوان طلبہ/ طالبات سے گذارش ہے کہ درج بالا آیات پر ضرور توجہ فرمائیں۔

عقیدے سے متعلقہ انسان کے دماغی خلیے بہت حساس اور جذباتی ہوتے ہیں لہٰذا گفتگو یا تحریر میں ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں جس سے کسی کی دل آزاری ہو یا تلخی کا باعث بنے۔احتیاط کیجئے امن سلامتی کیلیئے......اسلام......سلامتی،امن،خوشی،خوشحالی کا پیغام

☆☆☆

اسلام روشن ہوتا ہے

اسلام روشن ہوتا ہے......روشنی پھیلتی ہے

جہاں سچ ہو......جہاں انصاف ہو

جہاں دیانت ہو......جہاں سب کیلیئے برابری کا درجہ ہو

جہاں انسان (عورت،مرد، بچے،بچیوں) کی عزت محبت احترام ہو

جہاں رحم، ہمدردی، برداشت، رواداری ہو

جہاں زندگی کے معاملات میں مثبت سوچ اور مثبت عمل ہو

کوئی مذہب عقیدہ یا مقام ہو......کوئی ادارہ یا کاروبار ہو

☆☆☆

شیطان جھلکتا ہے......شیطانیت ٹپکتی ہے

جہاں جھوٹ ہو...... جہاں ناانصافی ہو

جہاں بددیانتی ہو......اونچ نیچ کا نظام ہو

انسان (مرد، عورت، بچے، بچیوں) پر پرظلم جبر تشدد ہو

منافقت، فتنہ فساد، قتل و غارت، دھوکہ فراڈ، ملاوٹ خوری، بم دھماکے، تخریب کاری، ہر قسم کی کرپشن، منفی سوچ اور منفی عمل ہو۔

اسلام سلامت ہے...... جب تک کائنات سلامت ہے۔

انسان کو اپنی ہی قدر و قیمت کا احساس نہیں

کسی دوسرے انسان (بچے، بچی، عورت، مرد) کو جان سے مار دینے والے کو اپنے بچے بچی، بہن بھائی، ماں باپ اور خود اپنی زندگی کی قدر و قیمت کا احساس نہیں ہوتا۔ دوسرے انسان کو مار دینے کے خیال آنے سے ہی انسان ہونے کے درجے سے خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے اور عمل کرنے سے انسان جیسے مرتبے سے خارج ہو جاتا ہے۔

ایسی سوچ رکھنے والے، منصوبے بنانے والے، مدد دینے اور مدد کرنے والے، پناہ دینے والے، سرپرستی کرنے والے، چھوٹے بڑے سب لوگ

انسان، گروہ، ادارے یا ملک......انسانیت سے خارج

انسانی جان ربّ کا عظیم تحفہ ہے

اس کی قدر کیجئے......رب کا شکر ادا کیجئے

☆☆☆

ملک کا نام

دنیا تقریباً 200 ممالک میں تقسیم ہے۔سب کسی نہ کسی نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یہ صرف ایک پہچان ہے۔

حقیقت میں کسی ملک کا نام

سب کو ملے روٹی......سب کو ملے صاف پانی

سب کو ملے انصاف......سب کو ملے تعلیم

سب کو ملے روزگار......سب کو ملے علاج معالجہ کی سہولت

سب کو ملے بلا کسی تمیز برابری کا درجہ......سب کو مستقبل کیلئے برابری کے مواقع

سب کے لیے میرٹ کا نظام...... سب کی جان کا تحفظ اور سلامتی

سب کے لیے قانون ایک جیسا......قانون کی حکمرانی اور عملداری

اگر لوگ درج بالا چیزوں سے محروم ہوں تو ملک کا کوئی بھی نام ہو یا نظام ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ محرومیت کے مارے لوگوں کے حصہ میں جذباتی جوشیلے ہوائی نعروں کے ساتھ خوف کی فضا میں صرف حب الوطنی اور قربانی ہی آتی ہے۔

☆☆☆

آزاد اور آزادی پر ایک نظر

دنیا میں ایسے معاشرے بھی نظر آتے ہیں جہاں

دفتری نظام اوقات کی پابندی میں سرکاری اہلکار آزاد

کاروباری نظام اوقات کی پابندی میں کاروباری آزاد

جہاں ناجائز فروشی، حرام خوری آزاد ......رشوت خوری بھی آزاد

ظالم بھی آزاد...... بھتہ خوری بھی آزاد

جابر بھی آزاد ......ناانصافی بھی آزاد

ملاوٹ خوری، جعل سازی، بلیک مارکیٹنگ آزاد
آئین وقانون کی خلاف ورزی بھی آزاد
ہر شے میں بلاخوف وخطر مہنگائی کی شرح بھی آزاد
روٹی، رہائش، کپڑا، تعلیم، دوائی، علاج، پانی، سفر حتیٰ کہ میرٹ سے مذاق بھی آزاد
عام شہری آزاد اور آزادی کی تعریف و مطلب سمجھنے کے چکر میں
عام شہری صرف سانس لینے اور خواب دیکھنے میں آزاد
روٹی تعلیم، روزگار، علاج، انصاف، برابری کا خواب، جیوے
جیوے جیوے آزادی کا خواب

☆☆☆

چھوٹی سی بات

جب تک کسی ملک میں اشخاص یا ادارے بالادستی کے ذریعے اقتدار پر قبضہ رکھنے والوں کے دماغ میں ایک مخصوص خلیہ میں بالادستی کی سوچ ختم نہ ہوگی۔ وہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتا۔ البتہ مختلف قسم کی کرپشن کے طوفان میں غرق ہوسکتا ہے۔

☆☆☆

انسانی دماغ کی صفائی

جو انسان اپنے گھر دفتر کے اردگرد کے ماحول میں ذات پات کی تمیز رعونت کے زیر اثر زمین پر گری ہوئی کوئی شے نہیں اٹھا سکتا اس کے دماغ میں تکبر، غرور کا خلیہ سرگرم ہوتا ہے۔ جو اُس کی شخصیت میں ایک منفی پہلو کی صورت میں رہائش پذیر رہتا ہے جو اس کے معاملات زندگی میں کوئی بھی عمل کرتے ہوئے اثر انداز ہوتا ہے۔

ایسے انسانی معاشرے پر ایک منفی سایہ چھایا رہتا ہے۔
انسانی دماغ و عقل سے رعونت کی صفائی ضروری ہے۔

عام انسان، کارکن، اہلکار، افسر، رہنما، حکمران

☆☆☆

انسانیت اور محرومیت

انسانیت کا لفظ اپنی روح اور معنی کو کھو بیٹھتا ہے

1- جب دنیا...... یا معاشرے میں کوئی ایک انسان بھی بھوکا رہتا ہے۔

2- جب...... تعلیم سے محروم رہتا ہے...... میرٹ سے محروم رہتا ہے

3- جب...... بیماری کی صورت میں علاج سے محروم رہتا ہے

4- جب...... انصاف سے محروم رہتا ہے

5- جب...... ظلم وتشدد، جبر، قتل وغارت، جبر، غلامی کا شکار ہوتا ہے

6- جب...... فرقہ وارانہ تعصب، نفرت کا شکار ہوتا ہے

7- جب...... عورت یا بچی بے حرمتی کا شکار ہوتی ہے۔

8- جب...... بزرگ، مرد یا عورت عدم توجہ کا شکار ہوتی ہے

9- جب...... کوئی بھی شہری جان کی سلامتی کے عدم تحفظ کا شکار ہوتا ہے

10- جب ...... انسانیت کے تحفظ کے دعوے محض رسم اور دکھاوے کے لیے استعمال ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

انسانیت کا لفظ اپنی روح اور مطلب کے لیے سوالیہ نشان بن جاتا ہے

بلا تمیز قانون کی حکمرانی رائج ہونے سے محرومیت سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے

☆☆☆

ربِ کائنات...... پوری کائنات کا ربّ

انسانوں کو اولاد جیسی نعمت سے نوازتا ہے جس سے نسل انسانی کے تسلسل کا عمل جاری رہتا ہے۔

انسان عقیدے...... رب پر براہ راست یا بالواسطہ یا کسی نہ کسی انداز میں رب پر یقین رکھتا ہے۔ ہر انسان

کی مشکل میں بیماری سے صحت یابی یا اپنی بھلائی اور خیر کے لیے دعا ضرور مانگتا ہے جو اس کے رب پر یقین ہونے کا ثبوت ہے۔

جب کوئی انسان کسی دوسرے بے گناہ انسان کو جان سے مارتا ہے تو وہ ایسے عمل سے ''رب'' پر اپنے یقین کو شک میں ڈال دیتا ہے جس سے اُس کے عقیدے کی نفی بھی ہوتی ہے۔

بے گناہ انسان کا تعلق کسی بھی مذہب، فرقے، عقیدے سے ہو۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ رب سے دعا کرے کہ اس کے عقیدے کے ماننے کے علاوہ کسی دوسرے کو اولاد ہی نہ دے تاکہ قتل جیسے گھناؤنے جرم سے بچا رہے۔ کیا ایسی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرسکتی ہے۔

سب انسان رب کی عطا ہیں۔ سب انسانوں کو زندہ رہنے کا پیدائشی حق ہے۔ روح رب کی اجازت سے دنیا میں آتی ہے۔ روح کی مرضی نہیں ہوتی کہ وہ دنیا میں کس جگہ یا کس گھر میں پیدا ہو۔ اگر ایسا ہو تو دولت والے گھر کو ترجیح ملے۔ انسان کی پیدائش صرف اور صرف رب کا عمل ہے۔ سب انسان بہن بھائی جیسے انمول رشتے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

عقیدے، بھلائی کیلئے ہوتے ہیں...... بھلائی کا پیغام دیتے ہیں

بھلائی کی بھلائی سے لڑائی نہیں ہوسکتی...... اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ عقیدے میں ناپختگی کا ثبوت ہے

☆☆☆

سلامتی کا ایک پیغام

ربّ...... ایک ہی ربّ...... سب کا ربّ

اُس نے پیدا کیا سب کو...... وہ آپ کا...... وہ سب کا

اسلام کا مطلب سلامتی آپ اپنی جان کی سلامتی چاہو

سب جان کی سلامتی چاہیں

سب خیال رکھیں...... یقین رکھیں...... سب کوشش کریں

سلامتی جان کی...... اپنی اور سب کی

انسان...... انسانوں کا رب ایک...... وہی ایک

آپ سلامت رہیں......ہم سلامت رہیں......سب انسان سلامت رہیں

سلامتیٔ جان......اسلام کا پیغام

انسان اور انسانوں کے نام جو ایک دوسروں کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھیں

☆☆☆

نفرت کی خیالی دیواریں

انسان کا دماغ سوچتا ہے، خیال آتا ہے۔ خیال انسانی رویے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات انسان دولت، طاقت، ذات، پیشہ، علاقہ، عقیدہ، مذہب کی وجہ سے خیال کر لیتا ہے کہ وہ دوسرے انسان یا انسانوں سے برتر ہے۔ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسے ماحول میں نفرت اور حقارت کا رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ ایسا محض ایک خیال کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ منفی اور نفرت بھری سوچ کے مالک لوگ آپس میں مل کر نفرت کی ایک خیالی دیوار بنا لیتے ہیں اور فتنہ فساد، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت کے بازار گرم کرتے ہیں۔ حقیقت میں سب انسان برابر اور ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ انسان وہ جو خود غرور، تکبر، نفرت، حقارت جیسی آلائشوں سے پاک ہو اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھے۔ انسانیت کی معراج۔

☆☆☆

محرومیت کے یتیم اور نظام چلانے کے ذمہ دار

کسی بچے/ بچی کا والد یعنی اُس کی پرورش نشو و نما کی سر پرستی کرنے والا کسی وجہ سے وفات پا جائے تو اس کے بچوں کو 'یتیم' کہتے ہیں۔

انسانی معاشرے میں عوام اپنے ادا شدہ ٹیکسوں (جو ہر شے پر لاگو ہوتا ہے) کے ذریعے معاشرے یا ملکی نظام کو چلانے کے لیے تنخواہ دار اہلکار رکھے جاتے ہیں۔ ووٹ کے استعمال کے ذریعے نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں جن کی ذمہ داری نظام چلانے والوں کی نگرانی اور رہنمائی کرنا ہوتی ہے۔ اگر کسی معاشرے کے لوگ خوراک، تعلیم، صحت کے علاج، انصاف، میرٹ سے محروم ہوں تو نظام چلانے

والے اور نمائندے منتخب ہونے والے حقیقت میں چلتے پھرتے مُردے کے مترادف ہونگے۔ جن میں جان تو ہوتی ہے لیکن احساس سے عاری ہوتے ہیں۔ عوام کو درپیش مسائل کا حل نہ ہونا ہی اس بات کا بین ثبوت ہوتا ہے۔ نہ جانے زندہ باد کے نعرے...... جیوے جیوے کے نعرے...... آوے آوے کے نعرے کس کے لیے لگائے جاتے ہیں۔

☆☆☆

سورج کی روشنی اور معاشرے میں اچھائی کی روشنی

دنیا میں جہاں سورج کی روشنی نہ ہو وہاں اندھیرا ہوتا ہے۔ اندھیرے میں دیکھنے کے لیے کسی مصنوعی روشنی کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ جس کے لیے انسانی کوشش درکار ہوتی ہے۔ انسانی زندگی میں برائی یعنی برا عمل اندھیرے کی صورت ہے۔ اس اندھیرے کو دُور کرنے اور اچھائی کی روشنی کیلئے انسانی کوشش درکار ہوتی ہے۔

انسانی زندگی کے نظام کو روشن رکھنے کیلئے معاشرتی نظام قائم کیے جاتے ہیں۔ نظم وضبط برقرار رکھنے کیلئے قوانین بنائے جاتے ہیں اور اُن پر عمل کیلئے ادارے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ اداروں میں کام کرنے کے لیے افراد کی برتری اور تعیناتی کی جاتی ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام نہ دیں تو معاشرے میں اندھیرا پھیل جاتا ہے۔ عوام اگر قانون کی پابندی نہ کریں تو بھی اندھیرے کی صورت ہوتی ہے۔

انسانوں کا اچھا عمل معاشرے کیلئے سورج کی روشنی کی طرح اہم ہے۔

☆☆☆

مختلف قسم کے سلام

سلام عقیدت...... سلامِ محبت...... سلامِ ادب...... سلامِ احترام

سلام ذمہ داری...... اخوت کا سلام...... مقصدی سلام...... کرسی کو سلام

کھاتہ داری سلام (مستقبل میں واسطہ پڑ سکتا ہے)

خوشامدی سلام......چاپلوسی سلام......سلامِ مجبوری

ان سب اقسام کا انداز الگ الگ ہوتا ہے۔ ترقی پذیر مما لک میں ان تمام اقسام میں سلام مجبوری سب سے زیادہ رائج ہے۔انسانی معاشروں میں ذمہ داروں کی اپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں بد دیانتی،غفلت،کوتاہی، ناانصافی،ظلم و جبر کی وجہ سے عوام کو بے بس اور مجبور رکھا جاتا ہے۔ان کو اپنے بنیادی حقوق کے حصول کیلئے دفتروں، سیاستدانوں،نمائندوں کے دفاتر، ڈیروں پر سلام کے لیے حاضر ہونا پڑتا ہے۔بااختیار لوگوں کے مسائل کے حل میں جان بوجھ کر تساہل برتتے ہیں تاکہ لوگ اُن کے مرہون منت اور محتاج رہیں اور سلامِ مجبوری وصول کرتے رہیں۔

آج کل کوئی اجنبی کسی کو سلام کہہ دے تو لوگ حیران ہوجاتے ہیں۔سوچ میں پڑ جاتا ہے۔اس اجنبی نے مجھے کیوں سلام کیوں کیا۔اس کا کوئی مقصد یا مفاد ہوگا اور اسی فکر میں پریشانی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

اسلام میں انسان کا بنیادی اخلاقی فریضہ عائد ہے کہ جب بھی کسی دوسرے کو ملو تو اُس کو السلام علیکم کہو(آپ پر سلامتی ہو) اُس کے جواب میں دوسراانسان وعلیکم السلام (آپ پر بھی سلامتی ہو) کہتا ہے۔ لیکن عملی طور پر بااختیار لوگ اپنی ذہنی تسکین کیلئے دوسرے انسانوں کو مجبوراور بے بس رکھتے ہیں۔ایسا سب خام خیالی کی وجہ سے ہے۔ ایک قسم کی نابالغیت کا ثبوت ہے۔

☆☆☆

انسان......ایک ہی سب

انسان کی تشکیل مختلف قسم کے اجزا سے ہوئی ہے۔معدنیات،نمکیات اور کیمیکل۔تمام (مرد عورت) انسانوں کا جسم بھی تقریباً ایک جیسا ہے۔معاشرتی ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے انسان درج ذیل میں تقسیم ہوگئے۔قبلہ، ذات، پیشہ،قومیت، علاقہ،عقیدہ،فرقہ، مذاہب، مذہبی گروہ، سیاست، سیاسی جماعت،ادارے،امیر،غریب، کسان، ملازم پیشہ، کاروباری مفاد پرست لوگ اپنے مفاد کیلئے انسان کے حسد،تعصب،نفرت،غرور،تکبر کے دماغی خلیوں کو جذباتی طور پر بڑھکا کر اختلافات کو ہوا دے کر فتنہ فساد، لڑائی جھگڑے،قتل و غارت کے ہیجان میں مبتلا کر دیتے ہیں۔جس سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اکیسویں صدی کے شعوری دور میں انسانوں کا اپنے آپ کو ایک ''انسانیت'' کے طور پر شناخت کرنے کا

آغاز ہو چکا ہے۔امید کی جاسکتی ہے کہ اس سے دنیا میں اخوت، بھائی چارہ، ہمدردی، رحم دلی، برداشت کی فضا قائم ہوکر مستقبل میں دنیا میں امن، سلامتی اور خوشحالی کا دور شروع ہوگا۔

☆☆☆

تعصب اور نفرت کی پرورش

بچے کی زندگی میں والدین کی تربیت کے دوران بچے کو بتایا جاتا ہے کہ وہ کسی قوم، قبیلہ، ذات پات، علاقہ، عقیدہ، فرقہ، مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔اس طرح اُسے دوسروں سے الگ رہنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔اس طریقۂ پرورش سے بچے کے ذہن میں فرقہ بندی، علاقائی، لسانی، تعصب جیسے دماغی خلیوں کی پرورش ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ جو عمر میں اضافے کے ساتھ ساتھ ذہن میں مضبوط و پختہ رنگ اختیار کر جاتے ہیں۔ بالآخر انسانی رویے سلوک، برتاؤ کے ذریعے اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ غرور، تکبر اور بالاتر ہونے کی سوچ نفرت، حقارت کے رویوں کو پیدا کرتی ہے۔اسی وجہ سے لڑائی جھگڑے، فتنہ فساد کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

اخوت، بھائی چارے، ہمدردی، رحمدلی، برداشت جیسے رویے معاشرتی فضا کو خوشگوار رکھتے ہیں جو انسانیت کی بقا اور سلامتی کیلئے لازم ہیں۔

☆☆☆

ایک انسان......مثبت کردار

اے انسان......اپنے آپ کو یا اپنی ذات، قوم، قبیلہ، رنگ نسل، گلی، محلّہ، گاؤں، صوبہ، شہر، ملک، علاقہ، عقیدہ، مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو ہی انسان نہ سمجھو بلکہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھو۔اسی میں سب کی مشترکہ طور پر خیر اور بھلائی ہے۔ جیسے رنگت کی تمیز ختم ہوئی۔وقت کے ساتھ باقی تمیزات بھی ختم ہوجائیں گی۔

خون کے ترکیبی اجزا سب کے ایک جیسے، معدنیات، نمکیات، کیمیکلز وغیرہ
نزلہ زکام، کھانسی، درد، بخار......سب کے لیے

علاج کیلئے میڈیکل طبی پیمانے......ایک جیسے

دوائی ایک جیسی......سب کے لیے بغیر تمیز اور فرق کے

تو پھر انسان اور انسان میں فرق کیوں؟

عام یا خواص کی تمیز کیوں

برتری کا خیال سوچ یا خواب......سب بیکار

برتری کا معیار......مثبت سوچ، مثبت عمل، نیک عمل، نیک کردار

☆☆☆

لفظ ''نفرت''

انسانی معاشرتی زندگی میں لفظ نفرت کا استعمال کسی انسان کے کسی بھی لحاظ سے ذہنی جسمانی، معاشی، اخلاقی نقصان پہنچانے والے بُرے عمل پر کیا جاتا ہے۔ کرپشن ایک برا عمل ہے۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ کرپٹ معاشروں میں اخلاقی قدروں کی گراوٹ کی وجہ سے کرپشن کے غلاظت زدہ لوگوں کو رہنما کا درجہ دیا جاتا ہے ہے اور بڑے عہدوں پر فائز کرپٹ لوگوں کو عزت دی جاتی ہے۔ ناجائز کمائی والا بھی عزت چاہتا ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ لوگ انہی سے اپنی اچھائی، بھلائی اور خیر کی اُمید رکھتے ہیں۔

☆☆☆

فیروی اے لوکی رُلدے کیوں نیں؟ روندے کیوں نیں؟

ایہہ سارے معصوم لوکی......خریدن والی ہر شے وچ شامل ٹیکس وی دیندے نیں

کھان پین، پہناوے، ٹرن پھرن دی سواری تے وی ٹیکس دیندے نیں

وَکھو وَکھ محکمیاں دیاں بلڈنگاں وی نیں......اُنہاں وچ بیٹھے افسر تے سرکاراں وی نیں

فیروی لوکی رُلدے کیوں نیں؟

ہسپتالاں وچ دوائی لئی......تھانیاں وچ اپنی جان مال عزت دی حفاظت لئی

عدالتاں وچ چھیتی انصاف لئی......سکولاں وچ سستی پڑھائی لئی
بجلی سے گیس دے بلاں لئی...... ہر شے تے مہنگائی دی چکّی وچ پِسدے کیوں نیں
ملک دے مستقبل نوں سنوارن والے نوجوان بچے تے بچیاں
روزگار دی تلاش لئی......تھاں تھاں روزگار لئی رُلدے کیوں نیں؟
اپنے نمائندیاں......وزیراں......اونہاں اُتے وزیراعلیٰ، وزیراعظم، صدر دے ہُندے سُندے
ججاں، افسراں، اہلکاراں دے ہُندے سُندے......ایناں ساریاں دیاں وڈیاں وڈیاں تنخواہواں تے
آرام تے سہولتاں لئی (کار، کوٹھی، پٹرول، بجلی، روٹی پانی) دیندے دیندے
فیر وی ایہہ سارے لوکی بیچارے......رُلدے کیوں نیں؟......روندے کیوں نیں؟ کُرلاندے کیوں نیں؟
نعرے کیہ...... تے کم کیہ......دکھاوا کیہ تے اصل کیہ؟
سپیرے دی بین کیہ تے سَپ کیہ......دُودھ وی پیوے ڈنگ وی مارے
اِک جاوے تے دوجا آوے......عوام دی حالت نہ بدلے
فیر وی نعرے......جیوے جیوے......آوے آوے
دھکے کھاون عوام بیچارے......رُلدے، روندے، کُرلاندے
صبر دی گولی کھا کے......سو جاندے نیں......کیہ کرن لوکی وچارے

☆☆☆

کوئی ہوتا ہے میرے ساتھ......میرا ربّ

کوئی ہوتا ہے میرے ساتھ......میرا رب
روح جسم میں......پھر ایک انسان
جب اکیلا ہوتا ہوں میں
کوئی ہوتا ہے میرے ساتھ......میرا ربّ

اپنی مخلوق کو دیکھے
عقل وشعور کی عطائیگی......اچھائی برائی کی رہنمائی کے ساتھ
فرشتے موجود
میرے عمل کے انتظار میں......عمل اچھا یا برا
لکھنے کے انتظار میں
جب اکیلا ہوتا ہوں میں
کوئی ہوتا ہے میرے ساتھ......میرا ربّ

☆☆☆

کرداراور شخصیت

انسان کی سلامتی، تحفظ اور معاشرے کو نظم وضبط کے دائرے میں رکھنے کے لیے دنیا میں قانون بنائے جاتے ہیں۔ مذاہب کی الہامی کتابوں میں بھی اصولوں اور قانون کے تحت زندگی گزارنے کیلئے انسانیت کی رہنمائی فرمائی گئی ہے۔

کسی بھی قانون کی کوئی بھی خلاف ورزی کرنے پر انسان کے شخصی کردار میں ذہنی، اخلاقی، سماجی طور پر تنزلی اور گراوٹ شروع ہوجاتی ہے۔ ایسا عمل انفرادی اوراجتماعی طور پر پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ چیز انسان کے دماغ میں غیر شعوری طور پر سما جاتی ہے۔

زندگی میں انسان کسی بھی بڑے عہدے، رتبہ پر فائز ہوجائے تب بھی اس کے عمل میں برائی کی جھلک نظر آجاتی ہے۔ معاشرتی بربادی اسی سوچ وعمل کا نمونہ ہوتی ہے۔ گھر، سکول، کالج اور اردگرد کے ماحول میں نظم وضبط، ڈسپلن پر سختی سے پابندی کے ذریعے شخصی کردار کی تربیت اور مضبوطی ہوتی ہے۔ چھوٹے بچے سے لے کر نوجوان بڑے بوڑھے تک سب کی ذمہ داری۔ معاشرہ خوشحال

☆☆☆

انسان کے ہر عمل میں انصاف

حکمران، رہنما، نمائندہ، استاد، جج، افسر، اہلکار، ملازم پیشہ، کاروباری غرضیکہ ہر طبقہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والا ہر انسان اگر اپنے فرائض انجام دیتے وقت انصاف سے کام نہ لے تو وہ اپنی ہی قوم کے دشمن ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ انصاف نہ ہونے سے معاشرہ میں بے ترتیبی بد نظمی پھیلتی ہے اور معاشرہ بدحالی کا شکار ہوجاتا ہے۔

بددیانتی، مفاد پرستی، اقربا پروری، رشوت ستانی، ملاوٹ خوری، جعل سازی، ناجائز فروشی، ناجائز منافع خوری، ظلم، جبر، چوری، اغوا، ڈاکہ ایسے سب اعمال معاشرے کی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔

☆☆☆

مثبت عمل رحمت ہے......منفی عمل آفت ہے

منفی عمل کسی بھی سطح پر ایک آفت کی مانند ہے۔ جو زندگی میں فوری طور پر کچھ دیر بعد یا اگلی نسل پر انفرادی یا اجتماعی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ منفی عمل ایسا عمل جس سے کسی دوسرے کو ذہنی جسمانی معاشی، اخلاقی، سماجی نقصان پہنچے۔ آئین اور قانون کی خلاف ورزی اس کی ایک واضح مثال ہے۔

مثبت عمل کسی بھی سطح پر ایک رحمت ہے جس کا اجر زندگی بھر اور اگلی نسلوں تک جاری رہتا ہے۔

☆☆☆

منفی سوچ اور منفی اقدام

ایک انسان یا گروہ جماعت ادارہ یا ملک جب کسی دوسرے انسان، گروہ، جماعت، ادارہ یا ملک کا نقصان کرنے کا کوئی قدم اٹھاتا ہے تو پھر اُس کو نقصان اُٹھانے والے لوگوں سے خوف آنا شروع ہوجاتا ہے۔ اسے اپنے منفی اقدام کے ردِعمل کے طور پر اپنے تحفظ سلامتی کی خاطر مختلف قسم کے حفاظتی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔ گن مین، گارڈ، آہنی باڑیں، بلند دیواریں، ناکے، اسلحہ، ہتھیار اور اِن سب پر بے تحاشا خرچ کرنا پڑتا ہے۔

نقصان کا عمل ذہنی، جسمانی، معاشی، اخلاقی، سماجی کسی بھی انداز سے ہوسکتا ہے۔

بلا کسی تمیز، مذہب، ملت، نسل، ذات، برادری، علاقہ

دنیا میں رہنے والے انسانوں کی اکثریت بھوک، ننگ، افلاس اور مختلف قسم کی محرومیت کا شکار انہی منفی سوچ اور منفی اقدام کی بدولت ہے۔

چندلوگوں کی منفی سوچ، منفی اقدام......خرچہ بے تحاشا...... برباد ہونے والے بے شمار انسان

مثبت سوچ مثبت اقدام......امن سلامتی خوشحالی کا راز

☆☆☆

طاقت کا استعمال......مثبت یا منفی

قدرت کی بنائی ہوئی......ایک مخلوق......انسان......مٹی سے بنا ہوا ایک ذرہ

مٹی میں شامل کیمیکل، معدنیات، نمکیات یہ سب چیزیں پانی کے ساتھ مل کر انسان کی ہڈیاں جسم، خون اور اعضاء بناتی ہیں۔ جسم کا نظام روح کی طاقت کے ذریعے عمل کرتا ہے۔ روح ہوا کی مانند ہے۔ روح کی اصل حقیقت صرف رب کو معلوم ہے۔ انسان کوشش کے باوجود اس کا راز نہ پا سکا۔ نہ ہی کوئی امکان ہے۔ روح کی طاقت کو انسانی جسم میں دماغ کے ذریعے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ دماغ میں ہر کام اور عمل کے لیے علیحدہ علیحدہ خلیے مخصوص ہوتے ہیں۔ سب کی مشترکہ کوشش سے انسان حرکت کرتا ہے۔ زندگی میں ہر انسان اپنی سلامتی، تحفظ کو سب سے زیادہ مقدم جانتا ہے۔

انسان زندہ ہے تو سب کچھ ہے۔ زندہ رہنے کے لیے ہوا، خوراک، پانی بنیاد اور لازم ضروریات ہیں۔ رب نے انسان کی ضروریات کیلئے زمین میں بے شمار چیزیں مہیا کر رکھی ہیں۔ جن کے استعمال سے انسان زندہ رہتے ہیں۔ دنیا میں تمام لڑائیاں، جنگیں ان چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے، قبضہ رکھنے کیلئے کی جاتی رہیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لڑائی اور جنگ میں جسمانی طاقت کے ساتھ ہتھیاروں کی طاقت ایک اہم جزو ہے۔ جس گروہ کے پاس زیادہ مہلک جان لیوا ہلاکت خیزی کے ہتھیار رہوں وہ زمینی وسائل پر قبضہ کرنے کو اپنا حق سمجھتا ہے اور اپنے گروہ کے افراد کو ساتھ ملا کر مختلف علاقوں پر زبردستی قبضہ کرتا ہے۔ ایسا سب کچھ دماغ میں طاقت کے ذریعے بالا دستی، غرور، تکبر کے خیالات پیدا ہو جانے پر کیا جاتا ہے۔ یہ صرف اور صرف ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ انسان کی زندگی کے صرف دو رُخ ہیں مثبت اور منفی۔

مثبت......ایسا عمل یا چیز جو ایک انسان یا انسانوں کیلئے سلامتی تحفظ کیلئے فائدہ مند ہو اور وہ صحت مندی کے ساتھ خوشی خوشحالی، امن سکون کی زندگی گزار سکے۔

منفی......ایسا عمل یا چیز جو کسی ایک انسان یا انسانوں کیلئے نقصان دہ ہو، جس سے ذہنی جسمانی، اخلاقی، معاشی، جسمانی طور دُکھ تکلیف محرومیت کے عذاب میں مبتلا ہو۔

عملی زندگی میں جسمانی طاقت رکھنے والوں کے دماغ میں یہ خیال آجاتا ہے کہ وہ دوسرے انسانوں سے برتر اور بالاتر ہیں۔اُن کے عقیدے کے مطابق ''طاقت کو عمل'' سمجھا جاتا ہے۔درحقیقت ایسا انسان جو عقل کو انسانوں کی بہتری، بھلائی اور مثبت مقصد کیلئے مثبت طریقے سے استعمال کرے وہ عقلمند کہلانے کا حقدار ہے۔دوسری طرف منفی یعنی صرف اپنی ذات، گروہ، ادارے، ملک کے لیے طاقت استعمال کی جانے والی عقل کو ''بیوقوف'' کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔دنیا میں زمین سب کی مشترکہ، اُس کے وسائل پر سب کا حق، ان وسائل کو سب انسانوں کو فراہم کرنے کے لیے چھوٹی سطح سے لے کر عالمی سطح تک ایک باعمل نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کا ہر بچہ/بچی، عورت، مرد، جوان، بوڑھا بلا کسی تمیز کے زندگی کی بنیادی ضروریات برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنے کا احساس رکھ سکے۔

مثبت طریقے سے طاقت کے استعمال کرنے والے عقلمند اور طاقت کو منفی طریقے سے استعمال کرنے والے احمق اور بیوقوف کہلائے جائیں گے۔

☆☆☆

نیک نیتی......بدنیتی

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر انسان قدرت کی عطا کردہ انمول خصوصیات کا مجموعہ ہوتا ہے۔تمام انسان معصومیت کے دور سے گزرتے ہیں جنہیں بچپن کا دور کہا جاتا ہے۔جوان ہو کر عملی زندگی میں شامل ہونے والا ہر انسان نیک نیت ہوتا ہے۔اس کے دماغ میں اپنی اچھائی بھلائی اور خیر کے ساتھ دوسروں کی بھی خیر کا خیال رہتا ہے۔

لیکن! زمانے میں جاری نظام کی مجبوریاں اُس کو نیک نیت سے بدنیت کی طرف لے جاتی ہیں۔ کرہ ارض یعنی زمین کو مختلف بنیادوں پر تقریباً دوسو ممالک میں تقسیم کیا جاچکا ہے۔ہر ملک کے آئین میں

تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات مہیا کرنے کی ضمانت دی گئی ہے لیکن پھر بھی دنیا میں انسانوں کی اکثریت مختلف قسم کی محرومیوں کا شکار ہے۔ اگر ہر ملک میں قائم نظام کو چلانے والے نیک نیت ہوں تو پھر شہری کسی بھی قسم یعنی خوراک، انصاف، تعلیم، صحت کے علاج، روزگار، برابری کے احساس سے محروم نہیں ہو سکتے۔ دوسری صورت میں نظام چلانے والے تمام ذمہ دار لوگ، حکمران، رہنما، جج، افسر، اہلکار، مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک بدنیت تصور کیے جا سکتے ہیں۔

حیرت ہے کہ شہری اپنے ادا کردہ ٹیکسوں کے ذریعے ان تمام ذمہ داروں کو زندگی کی ہر قسم کی سہولت مہیا اور فراہم کرتے ہیں اور خود محرومی کا شکار رہتے ہیں۔

انسان کا عمل اُس کی نیت کو ظاہر کرتا ہے

نیک نیت کون......اور...... بدنیت کون؟

☆☆☆

یقین نہیں آتا

دنیا کا مذہب ......اسلام

اسلام کا مطلب......سلامتی

جس مذہب کا نام ہی سلامتی ہے اُس کے کچھ ماننے والے ایک دوسرے کو جان سے مار دینے والا فعل کریں تو ایسے عمل سے اپنے یقین و ایمان سے رُوگردانی کرتے ہیں

شاید ایسے لوگ ہوش اور جوش میں فرق...... عقل اور نادانی میں فرق سے ناواقف ہوتے ہیں۔

مذہب کا نام کیا......اور اُس کے کچھ ماننے والوں کا عمل کیا؟

دنیا کا ہر مذہب مختلف فرقے اور عقیدوں میں تقسیم ہے لیکن صرف اسلام کے ماننے والوں کے درمیان ہلاکت خیزی کا بازار گرم ہے......ایسا کیوں؟

☆☆☆

قانون......ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے

انسانی معاشرہ کو نظم وضبط میں رکھنے کے لیے ضرورت کے مطابق انسانوں کی ایک دوسرے سے مشاورت سے قانون وضع کیے جاتے ہیں۔ جیسے ایک خاندان پر مشتمل گھریلو معاشرہ میں والدین گھر کے ماحول کو اچھا رکھنے کے لیے بچوں کو کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، لباس پہننے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے کے اوقات اور طور طریقوں کے اصول بتاتے ہیں۔ان پر عملدرآمد کراتے ہیں۔ یہی اصول، طریقے گھر سے باہر ماحول کو اچھا، خوشگوار، سلامتی، تحفظ کیلئے قانون کی صورت میں لاگو کیے جاتے ہیں۔

جس معاشرے میں قانون کی حکمرانی، بالادستی ہو اُس معاشرے کے لوگ امن سلامتی خوشی خوشحالی کی فضا میں رہتے ہیں۔

قانون ایک حکمران کے علاوہ ایک استاد، ایک ٹیچر کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔جس معاشرے میں قانون پر سختی سے عملدرآمد کروایا جاتا ہو، پابندی کی جاتی ہو، خلاف ورزی کرنے پر، انصاف کے تقاضے پورے کیے جاتے ہوں......اُس معاشرے کی نئی نسلوں کی خود بخود تربیت ہوجاتی ہے۔اس طرح شعوری اور غیر شعوری طور پر''قانون'' ایک استاد کا کردار بن جاتا ہے۔ بشرطیکہ قانون بنانے والے، اس پر عملدرآمد کروانے والے ذمہ داروں یا انصاف کے تقاضے پورے کرنے والوں، قانون کی تشریح کرنے والوں کے ذہن نیک نیت اور دیانتداری سے مالا مال ہوں اور وہ کسی بھی قسم کی لالچ، ذاتی مفاد، بدنیتی، بددیانتی اور برائی کے فتور سے پاک ہوں۔

معاشرے میں قانون ایک استاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆☆☆

شیطانیت کا کھیل

کسی انسان کا دوسرے انسان کو ذہنی، جسمانی، معاشی، اخلاقی، سماجی یا کسی بھی لحاظ سے نقصان پہنچانا ایک بُرا عمل ہے۔ برائی ہے۔منفی سوچ وعمل ہے۔شیطانیت ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ دنیا میں ذات پات، پیشہ، قوم، نسل، رنگ، لسانیت، علاقہ، مذہب کی آڑ میں

انسان کا انسان کو نقصان پہنچانے کا بھیانک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس کھیل میں ہر نسل، قوم، رنگ، عقیدہ، ملک کے ذمہ دار لوگ بطور کھلاڑی شامل ہیں اور معصوم انسان گیند کا درجہ رکھتے ہیں۔ انسانوں میں تعصب، نفرت کی فضا پیدا کر کے زمینی وسائل کو نا منصفانہ طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے سات ارب انسانوں کی اکثریت مختلف قسم کی محرومیت کا شکار ہے۔ اس محرومیت کے خاندان میں بلا تمیز ہر ذات پات، پیشہ، قوم، رنگ، نسل، لسانیت، علاقہ، عقیدہ، مذہب کے لوگ شامل ہیں۔

شیطانیت کے اس کھیل کو صرف مثبت سوچ و عمل سے ختم کیا جا سکتا ہے

☆☆☆

دوسرے انسان کو کم تر سمجھنا، ذہنی نفسیاتی بیماری ہے

تمام انسانوں کے جسمانی اعضاء تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں (دل، دماغ، ہڈیاں) جسم میں موجود خون بھی یکساں ترکیبی اجزا کا مجموعہ ہوتا ہے۔ پیدائش کا طریقہ بھی ایک ہے۔ معاشرتی طور پر زندگی گزارنے کے لیے مختلف علاقوں میں مختلف نظام زندگی کے طریقہ کار اپنائے گئے۔ رسم و رواج کا انداز بھی الگ الگ ہے۔ مختلف وجوہات کی بنا پر انسانوں میں تمیز اور تفریق کی جانے لگی۔ آقا اور غلام کے درجات بنتے گئے۔ ذمہ داری تقسیم کی گئی۔ طاقتوری کا احساس ہونے پر دماغ میں برتری کے خلیے پیدا ہوئے اور کمزور انسانوں پر ظلم، جبر، تشدد، قتل و غارت کے ذریعے برتری کا احساس کا اظہار ہونے لگا۔ مجبور و بے کس بے چارے کمزور اپنے آپ کو کم تر سمجھنے پر مجبور ہو گئے۔ آج بھی جس کے پاس جسمانی، اسلحہ ہتھیار کی زیادتی، دولت و جائیداد کی فراوانی آ جائے تو وہ دوسروں کو اپنے سے کم تر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ زمانے کے طاقتور لوگ کمزور ہو ہو جاتے ہیں اور پھر اُن کا شمار برتر سے کم تر طبقے میں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک خیالی سوچ اور عملی طور پر نفسیاتی بیماری کی صورت ہے؟

کچھ عرصہ پہلے سمندری طوفان آنے کی وجہ سے ایک جزیرے کا مالک سب کچھ غرق ہونے پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے آنے والی خوراک کے ایک تھیلے کی خاطر اپنی سابقہ رعایا، غلاموں کے ساتھ بھاگتا رہا۔ عورت مرد بچے/ بچیاں بلا تمیز غریب امیر افسر، اہلکار، مزدور، ملازم یا کاروبار کا مالک، ذات پات، عقیدہ، علاقہ، ہر انسان کی عزت ادب احترام کا درجہ یکساں ہے۔

اس پر کچھ خرچ نہیں آتا۔ انسانوں کے درمیان محبت ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوتی ہے جو امن وسلامتی کا ضامن بنتی ہے۔

☆☆☆

بااثر افراد ایک منفی سوچ، معاشرے کی بربادی کا ایک زاویہ

دنیا کا ہر معاشرہ، جان و مال کی سلامتی، خوراک، عدل وانصاف کی فراہمی، حقوق کے تحفظ کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ بعض معاشروں میں نظام چلانے والوں کے اختیارات پر مناسب کنٹرول اور جواب دہی نہ ہونے پر اعلیٰ سطح سے نچلی سطح تک زہر آلود کانٹے دار جڑی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جنہیں عرف عام میں بااثر افراد کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ نام نہاد لوگ اپنے آپ کو قانون کی گرفت سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ کسی بھی ناجائز غیر قانونی کام کو اپنا حق جانتے ہیں۔ ایسا سب کچھ اداروں کے چند اہلکار، افسر، جج صاحبان کی ملی بھگت کے ذریعے عمل پذیر ہوتا ہے۔

ایسا منفی عمل غیر محسوس انداز میں معاشرے کی تباہی بربادی کا باعث بنتا ہے۔ وہ کیسا بااثر جو قانون پر عمل نہ کرے۔ ناانصافی میں ملوث ہو۔ جن معاشرے میں بلاتمیز ہر سطح پر قانون کی عملداری نہ ہو۔ وہ معاشرہ اپنا مذاق خود بن جاتا ہے۔ قانون کے مطابق عمل وفعل کا مالک معاشرے کا ہر فرد ایک بااثر شہری ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ معاشرے کی بہتری بھلائی خیر وبرکت میں اپنا مثبت کردار ادا کرتا ہے۔

شعور کے گھٹیا پست درجہ کے لوگ

دنیا کے معاشروں میں ایسے حکمران اور رہنما قسم کے لوگ جو قانون کی خلاف ورزی کرنے اور کسی بھی قسم کی اخلاقی معاشرتی کرپشن میں ملوث ہوتے ہیں۔ وہ عقل کے مالک تو ہوتے ہیں لیکن شعوری طور پر نہایت پست اور گھٹیا درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی بداعمالیوں کا اثر پورے ملکی نظام اور معاشرے پر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی دیکھا دیکھی اور پیروی کرتے ہوئے ان کے باعث لوگ بھی ویسی ہی بری حرکات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ نچلی ترین سطح پر کام کرنے والے بھی ایسی ہی بری عادت کو اپنانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی سب بداعمالیاں مل کر معاشرتی، سماجی بربادی کا سبب بن جاتی ہیں۔ دنیا کے

معاشروں میں بے ترتیبی، بدنظمی، رہنے سہنے میں نا ہمواری، عدل و انصاف میں ملاوٹ، ظلم و تشدد، بربریت، مہنگائی کے عذاب اور عزت حرمت کے واقعات ایسے لوگوں کی وجہ سے برپا ہیں۔

حکمران یا رہنما (منتخب یا غیر منتخب) ایک پاکیزہ درجے کا نام ہے۔ غرور، خودغرضی، لالچ، ہوس، تکبر سے پاک عوام کی بے لوث دیانت دارانہ جذبے سے عوام کی خدمت کرنے کا نام ہے۔

☆☆☆

لفظ "مقدس اور تقدس"

رب پر یقین اور ایمان رکھنے والوں کیلئے......

اس کائنات میں موجود ہر شے سارے، چرند پرند انسان، تمام مخلوقات کا خالق رب ذوالجلال ہے۔ رب کو اپنا خالق ماننے والے اُس کی عبادت کرنے والے، رب کے فرمانوں کو "مقدس" سمجھتے ہیں۔ پاک صاف جسم کے ساتھ انسانی زندگی کے لیے اتاری گئی الہامی کتاب کو ہاتھ لگاتے اور پڑھتے ہیں۔ تلاوت کرتے ہیں۔ دل و دماغ کا سکون حاصل کرتے ہیں۔ اسی الہامی کتاب میں انسانیت کے لیے زندگی کو اچھے اور بہتر طریقے سے گذارنے کے لیے ہدایات اور احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ مذاہب کے ماننے والے رب کو مقدس ترین ہستی جانتے ہیں/ احترام کرتے ہیں۔ لیکن عمل نہ کرنے سے رب کی طرف سے ہدایات اور احکامات کے تقدس کو پامال کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

سچ، دیانتداری، انصاف، عزت، محبت، احترام، ہمدردی، برداشت، عفوو درگزر، برابری جیسے اصول تقدس کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے معاشرے میں امن وسلامتی، بہتری بھلائی، خوشحالی اور خیر کی فضا قائم ہوتی ہے۔

☆☆☆

ذلت کی ایک تعریف

انسانیت کے لحاظ سے کوئی بھی ایسا عمل یا حرکت جس سے ایک انسان یا انسانوں کو ذہنی جسمانی معاشی نقصان یا بے گناہ انسانوں کی ہلاکت خیزی وقوع پذیر ہو کبھی بھی باعث فخر نہیں ہوسکتا۔

ایسا عمل ذلت کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ ایک انسان، انسانوں کا گروہ، جماعت، ادارہ، ملک یا ممالک گروہ سب ایک ہی صف میں تصور ہوں گے۔

☆☆☆

ہر نئی نسل......امن کا آغاز

اکیسویں صدی میں میڈیا کی روز بروز بڑھتی اہمیت اور انسانیت کے اصولوں کی آگہی انسانوں کے آپس میں رابطوں کی وجہ سے مختلف تعصب، نفرت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑوں، لڑائیوں، ہلاکت خیزی، تباہی بربادی کے نتیجے میں بدحال زندگی گزارنے والے انسان اپنے بچوں کو ان برائیوں سے بچ کر زندگی گزارنے کی خصوصی تربیت پر زور دیں گے۔ ایسے بچے بچپن سے ہی تعصب نفرت سے پاک ماحول میں تربیت حاصل کرسکیں گے۔

شعور کی آگہی کے دور میں ہر پیدا ہونے والے بچے/ بچی کے دماغ میں دنیا میں امن قائم کرنے، امن کو قائم رکھنے کے خلیوں کی بھی نشو ونما ہوگی۔

انسانوں کے بچوں کی اس انداز سے نشو ونما ہونے پر روز بروز دنیا میں امن قائم کرنے کا شعور اجاگر ہوتا چلا جائے گا جس کی وجہ سے مستقبل میں پائیدار امن کا دور شروع ہوگا۔

☆☆☆

خوشی اور غم فطری طور پر انسانی جذبات کا اظہار ہیں۔شرک نہیں

خوشی کے لمحات، جذبات قدرت کی عنایت ہے۔غم کے آنسو بھی فطری امر ہیں۔خوشی اور غم کے احساسات قدرت کی طرف دماغ میں موجود خلیوں کی وجہ سے ابھرتے ہیں۔انسانیت کا تقاضا ہے۔غم اور خوشی کے لمحات میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں۔خوشیاں سانجھی ہوں اور غم میں ساتھ ہوں۔

ایک تجویز ...... ایک رائے ...... بلا کسی تمیز وتفریق کے، ذات پات، قوم، قبیلہ، رنگ، نسل، مذہب، عقیدہ، فرقہ، علاقہ، مذاہب کے خوشیوں بھرے تہوار کے موقعوں پر بچوں کو خوش لباسی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کھیلنے کی اجازت ہونی چاہیے۔جس سے انسانی برادری میں بھائی چارے

کے جذبوں کی پرورش ہوگی۔تعصب،نفرت میں کمی ہوگی۔امن سلامتی کی فضا پیدا ہوگی۔ جو سب انسانوں کے لیےخوشحالی کا باعث ہوگی۔

ایک خیال......ایک پیغام

☆☆☆

نام......شناخت کردار اور شخصیت

دنیا میں پیدا ہونے والے ہر بچے/ بچی کی شناخت کے لیے ایک نام رکھا جاتا ہے۔بچپن کے بعد عملی زندگی میں اس کے روزمرہ اعمالوں کی وجہ سے ایک کردار بن جاتا ہے جو اس کی شخصیت کا عکس ہوتا ہے۔دنیا کے مختلف علاقوں میں قوم قبیلوں کے نام بھی رائج ہوتے ہیں۔بعض لوگوں کو انسانیت کی بہتری بھلائی یا ملک کے لیے کوئی بھی کارنامہ سرانجام دینے پر ایک تعریفی نام یا ٹائٹل بھی دیا جاتا ہے۔

نام یا ٹائٹل کوئی بھی ہو۔انسان کی اصل پہچان اُس کے اعمالوں سے بننے والے کردار سے ہوتی ہے۔اگر کردار اچھا ہے تو شخصیت باعزت بن جاتی ہے۔اگر کردار اچھا نہیں برے اعمال بری عادات والے لوگ عزت کے حق دار نہیں ہوسکتے۔دولت،امارت،عقیدہ بے معنی ہوجاتے ہیں۔

یہی اصول،قوم قبیلہ اور ملک پر لاگو ہوتا ہے۔

مثبت سوچ مثبت عمل......انسان باعزت

☆☆☆

باپ زندہ......بچے یتیم

ایک شخص کی شادی ہوئی۔بیوی کے بطن سے صرف بچیاں پیدا ہوئیں۔بیٹے کی خواہش یا کسی بھی وجہ سے دوسری شادی کرلی۔اس سے بیٹا اور دیگر بچیوں کی پیدائش ہوئی۔دوسری بیگم نے پہلی بیوی کو بچیوں سمیت گھر سے نکال دیا۔اس خاتون نے بطور ٹیچر ملازمت اختیار کی اور بچیوں کی پرورش کرنے لگی۔شوہر نامدار کبھی اُس کے پاس بھی چکر لگا جاتا تھا۔وقت گزرنے کے ساتھ شوہر انتقال کرگیا تو پہلی بیوی اپنی بیٹیوں کے ساتھ تدفین کے موقع پر گئی۔اس موقع پر دوسری بیوی کی چھوٹی بیٹی نے اپنی سوتیلی

بڑی بہن سے کہا کہ اب ہم کیا کریں گی۔تو پہلی بیگم سے پیدا ہونے والی بڑی بہن نے جواب دیا......جو ہم ساری عمر کرتی رہیں......صبر اور برداشت کے ساتھ گزارہ کرنے اور باپ کے زندہ ہونے کے باوجود اُس کے نظرانداز کرنے اور شفقت سے محرومی کا اپنا سارا دکھ اس ایک فقرے میں بیان کر دیا۔

اسی لیے اسلام میں رب کا فرمان ہے کہ دوسری شادی کی اجازت صرف اس کے لیے جو انصاف کر سکے۔انصاف میں صرف مالی ضرورت نہیں بلکہ بچوں پر شفقت اور محبت کا سایہ بھی شامل ہے۔درج بالا واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ اولاد کو سرپرستی اور شفقت سے محروم رکھنے والا شخص زندہ ہو کر بھی مردہ تصور ہوتا ہے۔اولاد سے محبت کرنے اور شفقت بھرے رویے کا مالک شخص ہی حقیقی انسان ہوتا ہے۔

نوٹ: طلاق کے خواہشمند شوہر یا بیوی ناچاقی کے مرض میں مبتلا جوڑے انسانیت کے اس پہلو پر بھی غور کریں۔

☆☆☆

عدالت انصاف گھر......ایک رحمت
انصاف میں تاخیر ایک زحمت......عذاب گھر

انسانی معاشروں کو نظم وضبط کا پابند رکھنے کے لیے قانون بنائے گئے اور انسانوں کے درمیان اختلافات پر انصاف کی فراہمی کے لیے مختلف سطح پر عدالتی ادارے قائم کیے گئے۔دنیا کے جن ممالک میں کرپشن پھیل جائے وہاں عدالتی ادارے بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔مختلف وجوہات کی بنا پر انسان کی فراہمی میں تاخیر ہو جاتی ہے مختلف حیلے حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ایسے عمل سے عدالت یعنی انصاف فراہم کرنے والا ادارہ عدالت یا انصاف گھر رحمت کی بجائے انسانوں کے لیے زحمت تکلیف و دکھ درد کا باعث بن جاتا ہے۔بعض اوقات یہ سلسلہ مسلسل عذاب کی صورت میں نسل در نسل چلتا ہے۔

انصاف کی فراہمی میں تاخیر رکاوٹ کا باعث بننے والوں کے لیے کوئی سزا کا قانون بھی رائج ہونا چاہیے۔اس فہرست میں تمام متعلقہ افراد کا نام شامل ہونا چاہیے۔

گمنام بااختیارلوگوں کےخلاف قراردادمذمت

دنیاکےتمام مما لک کی پارلیمنٹ میں تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے تمام گمنام بااختیار لوگوں کے خلاف قرارداد مذمت پاس کریں۔جن کے فیصلوں کے نتیجے میں زمین پر رہنے والے بےقصور بے گناہ انسان سماجی معاشی دہشت گردی، بربادی، ہلاکت خیزی اور جان و مال کی سلامتی کے خوف کا شکار ہوتے ہیں۔ایسے گمنام لوگ کسی بھی قسم کی گرفت میں نہیں آسکتے۔کم ازکم ان کی مذمت تو کی جاسکتی ہے۔

مقتول،مجبور بےکس بے چارے معصوم بچے بچیوں نو جوان بوڑھے مرد وخواتین کی آخری خواہش بھوک ننگ،افلاس،ظلم وتشدد،بربریت اورناانصافی کے شکارانسانوں کی اپیل۔

ایک دعا......ایسے گمنام بااختیارلوگوں کی مثبت سوچ،فکروعمل کے ساتھ مثبت راستے پر چلنے کی ہمت وتوفیق عطافرما تا کہ ساری انسانیت امن سلامتی،تحفظ جان و مال،خوراک،صحت عامہ،تعلیم روزگار، خوشی خوشحالی کی فضامیں زندگی گزارسکے۔آمین کسی نیوروسائنسدان کوانسان کے منفی خیالات کو پیدا ہونے سے روکنے کی ویکسین ایجاد کرنے کی توفیق دے۔آمین

☆☆☆

ملکی نظام کاابنارمل طریقے سے چلنا......ذمہ دار چلانے والے؟

نارمل/ابنارمل

کسی ملک کے نظام میں آئین قانون نظم وضبط، انصاف کی فراہمی اورانتظامی امور میں بے ترتیبی، بےضبطی، ناانصافی، لاقانونیت اورکرپشن ہو......تو اُسے ابنارمل نظام حکومت کہا جائے گا۔ جس ملک کے حالات ایسے ہوں وہاں کے نظام چلانے والے والوں کونارمل کیسے کہا جاسکتا ہے؟

اس بات کا اندازہ کسی ایک ملک کے نظام سے کیا جاسکتا ہے جہاں آئین وقانون پرعملداری، جلدانصاف کی فراہمی،ٹریفک کا نظام،صحت عامہ کا مناسب خیال،تعلیم کی فراہمی، جان و مال کے تحفظ جیسی سہولیات کےساتھ نظم وضبط کےانداز میں چلایا جارہاہو۔

امن سلامتی،خوشحالی میں رہنے والے عوام اور دکھ درد عذاب میں مبتلاعوام کا فرق ہی نارمل اور

ابنارمل کو ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح قوم کے خزانے کو عوام کی بہتری بھلائی کیلئے خرچ کرنے والے نارمل انسان اورعوام کے خزانے کو ناجائز استعمال اورلوٹنے والوں کو ابنارمل کہا جائے گا۔

نارمل......نفسیاتی لحاظ سے صحت مکمل

ابنارمل......نفسیاتی سے لحاظ سے بیماری کا شکار

☆☆☆

حکمرانوں کے ایمان کی کمزوری......عوام کی خواری

جب کسی ملک کے حکومتی نظام کی نگرانی کرنے اور چلانے والے اداروں کے لوگ (پارلیمنٹ، صدر، وزیر اعظم، کابینہ، نمائندے، افسران، جج صاحبان) غیر قانونی، غیر آئینی عمل کرنے اور اُس کی سرپرستی کرنے کی وجہ سے اُن کے دماغوں میں ربّ کا خوف اُٹھ جاتا ہے تو اِن کے ایمان میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے۔ جس کا اثر عوام کے ایمان پر بھی پڑتا ہے۔ عوام اپنے جائز کام کے لیے سفارش اور رشوت دینے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ مظلوم عوام انصاف کے حصول کے لیے در بدر ٹھوکروں کا سامنا کرتے ہیں۔

حکمرانوں، افسروں، اہلکاروں کے ایمان کی کمزوری......عوام کی خواری

☆☆☆

ترقی پذیر ممالک کا ترقی نہ کرنے کا المیہ

انسانیت کی تاریخ لاکھوں سالوں پر محیط ہے۔ انسان تسلسل کے ساتھ ایک ذہنی ارتقائی سفر سے گذرتا رہا اور یہ ایک جاری عمل ہے۔ تہذیب وتمدن کی زندگی گزارنے کے لیے انسان نے معاشرتی نظام کا ڈھانچہ پیغمبرانِ دین کے لائے ہوئے مذاہب میں بیان کردہ اور اپنے تجربات کی روشنی میں وضع کردہ سچ، علم، انصاف، دیانتداری، عزت محبت، احترام، ہمدردی، رحم دلی، عفوودرگزر، برداشت اور برابری جیسے بنیادی اصولوں پر استوار کیا۔ اس ریاستی نظام کا مقصد معاشرہ میں قانون کی عملداری کے ذریعے نظم وضبط کے ساتھ امن وامان، عوام کی جان ومال کا تحفظ، سلامتی، خوراک وصحت عامہ کا خیال رکھنا

تھا۔ آغاز میں انسان نے اپنی رہائش کے لیے خوراک کے وسائل سے بھرپور زمین اور دریاؤں کے کنارے منتخب کیے۔ پھر قحط کی صورت میں یا آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت اختیار کی۔ جہاں پہلے سے آباد لوگوں کے ساتھ اُن کی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں۔ فاتح آقا بن گئے اور مفتوح کو رعایا اور غلام بنالیا گیا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قبیلے ملکوں میں تبدیل ہو گئے۔

پندرہویں صدی کے وسط میں یورپ کے ایک ملک جرمنی میں پرنٹنگ مشین ایجاد ہوئی۔ اس کے ساتھ مارٹن لوتھر کی ''تحریک اصلاحات'' نے لوگوں میں انسانوں کے شعور میں تبدیلی پیدا کی جس کے نتیجے میں لوگوں میں فکر وسوچ کی آزادی کے دروازے کھل گئے۔ کتابوں کی طباعت، اشاعت اور مطالعے کے پھیلاؤ کے ذریعے علم کی روشنی پھیلنے لگی۔ نت نئی ایجادات ہوئیں جن میں سے ایک پہلو جدید اسلحہ کی تیاری تھی۔ بندوق، پستول، ٹینک، جیپ، ٹرک نے تلوار، تیر، خنجر اور گھوڑوں کی جگہ لے لی۔ یورپ کے ملکوں نے دنیا کے دوسروں ملکوں پر یلغار کر کے اُن کو اپنی نو آبادیاں قائم کرلیں۔ مقامی لوگوں نے اطاعت قبول کرلی۔

نو آبادیوں کے آقاؤں نے اپنے اپنے ملک کی زبان رائج کی جس کے لیے تعلیمی ادارے بنائے جن کے تعلیم یافتہ مقامی لوگوں کو مختلف شعبہ جات مثلاً نوکر شاہی، فوج، پولیس، صحت عامہ میں نوکریاں دی گئیں۔ ریلوے جیسے انفراسٹرکچر قائم کیے گئے۔ اپنے ملک سے مختلف قانونی نظام نافذ کیا گیا۔ لوگوں کے حقوق بھی محدود رکھے گئے۔ اس سارے نظام کے قائم کرنے کا واحد مقصد مقامی لوگوں پر سختی سے کنٹرول رکھنا اور معدنیات وزرعی خام مال کی اپنے ملک میں پہنچانے کا بندوبست کرنا تھا۔

دوسری جنگ عظیم کے باعث یورپی ممالک اندرونی طور پر خلفشار کا شکار ہو کر کمزور ہو گئے۔ ملکی نظام میں خرابیاں پیدا ہونے لگیں۔ جس کی وجہ سے نو آبادیوں کو آزاد کرنا ان کی مجبوری بن گئی اور یکے بعد دیگرے غلام ملک آزاد ہونے لگے۔

نئے آزاد ملکوں میں ما سوائے چند ایک کے باقی تمام کو کاروبارِ مملکت چلانے کے لیے نئے آقاؤں، نوکر شاہی اور فوج نے جگہ لے لی جو اپنے رویوں اور سلوک سے پرانے آقاؤں سے بھی بدتر ثابت ہوئے۔ خود پبلک سرونٹ یعنی عوام کے ٹیکسوں سے جمع کردہ خزانے سے تنخواہ وصول کرنے والے

عوام پر حکومت کرنے لگے جس کی بنیادی وجہ نو آبادی نظام میں کنٹرولڈ قسم کی جمہوریت میں عوام کے نمائندے صرف جاگیردار ہی ہوا کرتے تھے۔ جو عملی زندگی میں نوکر شاہی کے ماتحت رہے اور شعوری طور پر عوام کے مسائل سے بہرہ ور ہونے کی بجائے انہیں محروم رکھنے کے عادی تھے۔

نئے آزاد ملک معاشی طور پر کمزور تھے۔ لہٰذا انہیں پرانے آقاؤں کی طرف رجوع کرنا پڑا جنہوں نے مختلف مالی تنظیموں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف اور سخت شرائط پر قرضوں کی فراہمی کے طریقوں سے دوبارہ معاشی غلام میں جکڑ لیا۔ ترقی پذیر ممالک ایک دفعہ پھر نئی معاشی غلامی کے جال میں پھنس کر عالمی طاقتوں کے ہاتھوں کٹھ پتلیاں بن کر رہ گئے جوان ممالک کی غیر ضروری مداخلت سے معاشی عدم استحکام، علاقائی جھگڑوں کا شکار ہو گئے۔ ایسے تمام واقعات و معاملات ترقی پذیر ملکوں میں ہی کیوں وقوع پذیر ہوتے ہیں؟ زندگی کے ہر شعبے میں عدم استحکام ان ملکوں کا مقدر بن چکا ہے۔ ایسا سب کچھ مقامی رہنماؤں کی ملی بھگت کے ساتھ ہوتا ہے۔ سیاسی طور پر ماسوائے چند ایک ملک کے دوسرے تمام ممالک میں ڈکٹیٹر شپ یا کنٹرولڈ جمہوریت کا راج رہا۔ جس سے سیاستدانوں اور عوام کی شعوری تربیت نہ ہو سکی۔ سیاستدانوں نے بدعنوانی کا بازار گرم کیا جنہوں نے کرپشن سے کمائی گئی دولت غیر ملکوں کے بنکوں میں رکھی جس پر سود کی بجائے الٹا رقم محفوظ رکھنے کے لیے ماہانہ فیس ادا کرنا پڑتی ہے۔ اس طرح تقریباً سات ٹریلین ڈالر منی لانڈرنگ کے ذریعے سوئس بینکوں میں پڑے ہیں۔ کِک بیکس اور کمیشنوں کے ذریعے ایسی رقم جو عوام کی بھلائی کے لیے کبھی استعمال بھی نہیں کی گئی اس قرض دینے والے ادارے کو بمعہ سود روزانہ کی بنیاد پر واپس کرنا پڑتی ہے۔ ایک طالب علم کو تعلیم کے بنک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے مختلف کاغذات کا بندوبست کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ لیڈروں افسر شاہی کے کارندوں کو متعلقہ بنک افسر اکاؤنٹ کھولنے پر کھانے کے ساتھ ہر سہولت بھی مہیا کرتا ہے۔

کرپٹ سیاستدانوں کو ترقی یافتہ ممالک کے لوگ ''چور'' کہتے ہیں۔ اس کے برعکس یہی کرپٹ سیاستدان اپنے عوام کے نجات دہندہ اور محبوب رہنما کہلاتے ہیں۔ شعوری نابالغیت کی ایک واضح مثال ہے۔ چوری کا مال رکھنے والوں کا جرم ترقی یافتہ ممالک اپنے فائدے کے لیے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ چور اور چوری کا مال رکھنے والوں کا جرم ایک برابر ہوتا ہے۔ دنیا میں منی لانڈرنگ روکنے کے لیے مختلف

ایجنسیاں بھی قائم ہیں لیکن اُن کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اقوام متحدہ کا ادارہ بھی اس میں قابل ذکر کردار ادا سکتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں تعلیمی درسگاہیں تو قائم ہیں لیکن ان سے فارغ ہونے والے طالب علموں کو مزید تعلیم کے حصول کے لیے ترقی یافتہ ملکوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ پرانے آقاؤں نے انتظامی نظام کی طرح تعلیمی نظام کو بھی اپنے ملکوں کے شعوری سٹینڈرڈ سے کم رکھا۔ اسی لیے ترقی پذیر ممالک کے باشعور اچھی سوچ وفکر رکھنے والے طالب علم نئی نئی ایجادات قائم کرنے کی سہولیات سے محروم ہیں۔ 1945ء کے بعد ایسا لگتا ہے کہ اُن ممالک میں عقل و دانش کی پیدائش ہی رک گئی جبکہ حقیقتاً اور فطری طور پر ایسا ہو نہیں سکتا۔

ترقی پذیر ممالک میں مہنگے تعلیمی نظام کے باعث بے شمار غریب بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں جو کہ انسانیت کا نقصان ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بلا کسی تمیز کے دنیا کے تمام بچوں کو پہلی جماعت سے لے کر تعلیم کے بلند ترین درجے تک مفت تعلیم مہیا کی جائے۔ کوئی نہیں جانتا کہ رب نے کس بچے/ بچی میں کیا صلاحیت پوشیدہ رکھی ہے۔ جس کو تعلیمی شعور مل جانے کے بعد وہ انسانیت کی بہتری بھلائی کے لیے کیا خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں مختلف وجوہات کی بنا پر خواتین کو بھی زندگی کی دوڑ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس امر پر بھی خصوصی توجہ دی جائے تاکہ عورت کی دانش، صلاحیت، قابلیت اور مثبت سوچ کو انسانیت کی فلاح کے لیے بروئے کار لایا جاسکے۔ دنیا میں بھوک ننگ افلاس، جھگڑے جنگیں، ہلاکت خیزی کے واقعات مرد حضرات کی عقل ودانش کی نابالغیت کا بین ثبوت ہے۔

دنیا میں ترقی پذیر ممالک کی آبادی 88% ہے۔ ترقی یافتہ ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں ایڈوانس چ وفکر کے باعث ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ شراکت داری کے اصول پر عمل کر کے اپنی بالغیت کا ثبوت دیں۔ ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے 1945 کے بعد اپنے گرد ویزوں کا ایک حصار کھینچ رکھا ہے۔ صرف اپنی ضروریات کے مطابق لیبر کلاس کو ویزے دیتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کے ہونہار قابل طالب علموں کو سکالرشپ کی آفر کے لیے دنیا کے بہترین دماغوں کو اپنے ملک

میں لے جاتے ہیں۔ باقی تمام طبقات کو ویزے کے لیے تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جو بعض اوقات تضحیک اور تحقیر آمیز بھی ہوتا ہے۔ بے شمار نوجوان اپنے بہتر مستقبل کی خاطر ترقی یافتہ ملکوں میں جانے کے لیے غیر قانونی ذرائع استعمال کرتے ہیں جن میں کنٹینرز، لانچ، شپ میں سفر کے عذاب سے گزرنا پڑتا ہے اور پکڑے جانے پر قید و بند اور سفر میں بیماری اور بھوک کی وجہ سے ہلاک بھی ہوجاتے ہیں۔

دنیا بالغیت کے سفر میں ابھی رنگ کی تمیز کے تعصب سے آزاد ہوئی ہے۔ پچاس سال پہلے عظیم لیڈر نیلسن منڈیلا اقوام متحدہ جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس کی وفات پر تمام بڑے ممالک کے سربراہان پہنچے جو شعور کی تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ بھی دیگر تعصّبات اور نفرت کی دیواریں گرنا باقی ہیں جو کہ تیزی کے ساتھ انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے شعور میں تبدیلی آنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ گر جائیں گی۔ تمام دنیا میں زندگی کا نظام ایک ساتھ برابری کے درجے پر قائم ہوجائے گا۔

انسانیت ایک
زمین سب کی
اس کے پھل بڑے دل کے ساتھ
علم اور وسائل کی شراکت
محبت، احترام اور برابری کے درجے کے ساتھ
سب مل کر کھائیں

یہ مقالہ انسٹی ٹیوٹ فار کلچر ڈپلومیسی برلن کے زیر اہتمام انٹرنیشنل اکنامک کانفرنس میں مورخہ 4 مارچ تا 7 مارچ 2015 برلن جرمنی میں پڑھا گیا۔

☆☆☆

آبادی میں اضافے کی رفتار اور مستقبل......ایک خیال

دنیا کی آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اُس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں ذات، قبیلوں، علاقوں، ملکوں کی پہچان نہیں رہے گی اور نام کی بجائے انسان کے جسم میں آبادی نمبر کی

chip (پرچی) ہی کسی انسان کی پہچان ہوگی۔

نہ کسی شخص، ادارے یا ملک کا تکبر ہوگا نہ کوئی غرور کر سکے

نہ سرحدیں ہونگی نہ سرحدوں کی حفاظت کیلئے فوجی اخراجات ہونگے

نہ دھوکہ دینے والے رہنما ہونگے نہ نعرے لگانے والے جوشیلے متوالے ہونگے

نہ لٹیرے ہونگے ...... نہ غنڈے ہونگے ...... نہ عورت کی بے حرمتی کرنے والے ہونگے

نہ ظلم وتشدد اور جبر کرنے والے انسان نما جانور ہونگے

نہ کوئی امیر ہوگا نہ کوئی کسی کو غریب سمجھے گا ...... نہ آقا ہوگا نہ کوئی غلام ہوگا

نہ تعصب، نہ نفرت ...... نہ لالچ نہ ہوس ...... نہ رقابت نہ غصہ

سب انسان برابر ہونگے ...... سب ایک جیسے ...... سب کی عزت ہوگی

نہ کوئی بھوک سے مرے گا ...... نہ کوئی بھیک منگا ہوگا۔

سب اپنے ذہنی جسمانی اہلیت اور درجے کے مطابق مل کر کام کریں گے

انسان کی بہتری بھلائی کی خاطر

ایسا تب ہوگا جب سب انسان مثبت سوچ اور مثبت عمل کے مالک ہونگے۔

امن وسلامتی کا دور دورہ ہوگا۔

☆☆☆

رب پر یقین رکھنے والے اور قتل وغارت

شاید رب پر یقین رکھنے والے بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ رب کی ذات ایک انسان ہے۔ وہ کسی تخت پر بیٹھا اُن کے اس عمل کو دیکھ رہا ہے کہ وہ بے گناہ انسانوں کو مار ڈالنے سے خوش ہو رہا ہے۔ وہ تو رب کائنات ہے۔ کائنات کی تخلیق اُسی کی ہے۔ تمام مخلوقات کی پیدائش اُسی کی ہے۔ وہ سب انسانوں کو اولاد دیتا ہے۔ یقین رکھنے والوں اور یقین نہ رکھنے والوں کو بھی۔ کیا وہ انسان کو اس لیے پیدا کرتا ہے کہ انسانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ کے انسانوں کو جان سے مار ڈالے۔ شاید وہ اپنے چھوٹے سے تنگ ذہن کے لحاظ سے رب کی ذات کو کوئی جنگجو قبیلے کا سردار سمجھتے ہیں۔

رب نے قرآن میں بارہ مرتبہ حکم دیا ہے کہ ''تم عقیدے کے اختلافات کے بارے میں مت جھگڑا کرو۔ قیامت کے روز رب اُس کا فیصلہ کرے گا''

کیا رب کی تخلیق کے عمل کو چھوٹے دماغ والے خیال کرتے ہیں کہ دوسرے انسان کا عقیدہ اُن کے عقیدے سے اختلاف رکھتا ہے اس لیے وہ واجب القتل ہیں۔ کیا رب کی طرف سے دوسرے عقیدے والوں کو ایسا حکم نہیں ہوسکتا۔ اگر قتل و غارت عام ہو جائے تو اس دنیا میں انسانیت کیسے قائم رہے گی؟ اگر آج ایسا عمل کرنے والے لوگ ہوتے تو ہمارے بزرگ ہی نہ ہوتے۔

انسان کو جان سے مار دینا رب کے تخلیقی عمل یعنی پیدائشِ انسان کے عمل سے انکار کرنے کے مترادف ہے۔

رب کی نافرمانی......دنیا کا قبیح ترین جرم

☆☆☆

بچے بڑے ہو کر بادشاہ کب بنتے ہیں؟

جب انسان کسی عہدے پر فائز ہوتا ہے اور اُس کے پروٹوکول کیلئے دروازے کھلتے ہیں۔ صاحب کو سلام پڑتے ہیں۔ دفتر میں داخل ہونے کے لیے نائب قاصد سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ گھنٹی بجانے پر چائے حاضر ہو جاتی ہے۔ دوسرے انسان اپنے مسائل کے حل کیلئے صاحب کو سلام کرتے ہیں۔ صاحب کا دماغ سات آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح یہ بچے بڑے ہو کر اپنے آپ کو بادشاہ تصور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ملکوں کا نظام چلتا ہے۔ ایک طاقت والا دوسروں کو اپنا محکوم بنا لیتا ہے۔

مفادات کی جنگ انسانوں کی ذہنی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

انسانی رشتے انمول ہوتے ہیں

انسانی رشتے خوشی کی علامت ہیں۔

ایک خاندان بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، والدین پر مشتمل ہوتا ہے۔

عزیز رشتے دار......دوست عزیز و اقارب

ان رشتوں میں اگر مفاد پرستی کا عنصر داخل ہو جائے تو ایک انسان دوسرے انسانوں کے دماغ میں اپنی قدر و منزلت کھو بیٹھتا ہے۔ ''مفاد'' اہم ہو جاتا ہے۔

پھر مفاد کی دلدل میں انسان پھنستا چلا جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشی کی خاطر غم اور پریشانی کو بھی اپنی خوشی سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور حقیقی خوشی کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

انسانی رشتے انمول ہوتے ہیں۔

☆☆☆

ملکوں کا نظام اور دماغ میں بگاڑ

ملک کے حکمرانوں، رہنماؤں، اداروں کے افسران، جج صاحبان کے دماغ میں ذاتی لالچ، مفاد، ہوس، غرور، تکبر کے خلیے پیدا ہو جائے تو اُس میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ملکوں کا نظام میں خرابی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ ان سب صاحبان کے حلف کی عبارت، ان کے اختیارات کے حدود کا قانون پڑھ لیں اور ان کے ظاہری عمل کو دیکھ لیں سب سامنے آجاتا ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

بدقسمت لوگ......سوالیہ نشان

ایسا زمانہ جس میں

1- انصاف کی خرید و فروخت ہو۔

2- انسانوں کے جان و مال کے تحفظ و سلامتی کو ہر وقت خوف لاحق ہو۔

3- بچوں کو تعلیم کے حصول میں مہنگائی اور ناکافی سہولتوں کا فقدان ہو۔

4- عورت کو بے حرمتی کا خوف رہے۔

5- غریب کو عزت اور برابری کا درجہ نہ ملے۔

6- بیماری کی صورت میں جعلی ادویات، مہنگائی اور سہولتوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے علاج نہ ہو سکے

7- خوراک مہنگی ہو۔

8- چوری ڈکیتی کا خوف رہے۔راہ چلتے لٹ جانے کا خوف رہے۔

9- قانون کی خلاف ورزی کھلے عام ہو اور پکڑ نہ ہو۔

10- اختیارات سے تجاوز کرنے پر احتساب نہ ہو۔ ......وغیرہ وغیرہ

کیا وہ لوگ جو کرپٹ حکمرانوں، اعلیٰ عہدیداروں، افسران، اہلکاران، عوامی نمائندگان کے دور میں پیدا ہوتے ہیں اور زندگی گزارتے ہیں۔ بدقسمت تصور کیے جائیں گے اور جن ملکوں میں نظام چلانے والے ایسے سب لوگ دیانتداری، انصاف پسندی اور برابری کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کرتے ہیں اور سب لوگوں کی جان و مال کی سلامتی، تحفظ، صحت عامہ، روزگار، انصاف کی فراہمی، خالص خوراک مہیا ہو وہ لوگ خوش قسمت تصور کیے جائیں گے۔

دنیا میں صرف 12 فیصد لوگ بشمول ملائشیا، سنگاپور، ساؤتھ کوریا ترقی یافتہ ملکوں میں اور باقی 88 فیصد لوگ ترقی پذیر ملکوں میں رہتے ہیں۔

12 فیصد خوش قسمت......88 فیصد بدقسمت

نظام چلانے والوں کی بدنیتی، غفلت، کوتاہی......انسانوں کو اپنے آپ کو بدقسمت کہنے کی عادت ڈال دیتی ہے۔

زمین سب کی......سب انسان برابر

بھوک، ننگ، افلاس، مصائب، مشکلات، مہنگائی، بیروزگاری کے قصوروار

ملکی انسانی نظام چلانے والے۔

☆☆☆

عدالتیں اور اُن کا وجود

کیا دنیا کے ممالک میں بشمول انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے چند فیصد فیصلوں میں انصاف کے تقاضے پورے کر دیتی ہیں۔ باقی تمام فیصلے بعض مصلحتوں کے شکار ہو جاتے ہیں......سوالیہ نشان

اگر مدعی کو قانون کے تقاضوں کے مطابق انصاف مل جائے اور جھوٹے مدعی اور حقیقی ملزم کو سزا مل جائے تو قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کی بلا تمیز (سربراہ یا عام شہری) فوری پکڑ ہو جائے تو دنیا کے معاشرے کی حالت سدھر جائے۔ یہ دنیا جنت نظیر بن جائے۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

خلجان......دماغ میں خلل

انسانیت کے سفر میں نسل در نسل چلتے ہوئے جب بھی کسی نے نئی سوچ نیا انداز پیش کیا تو پہلے طریقے پر چلتے ہوئے لوگوں نے ناپسند کیا۔ کیونکہ وہ اپنے دماغ پر نئی سوچ کو تسلیم کرنے پر دباؤ محسوس کرتے تھے۔ یہ دباؤ دماغ کے خلیوں کے درمیان آپس کے رابطے میں نئی بات ہوتی ہے جس سے دماغ میں ہلچل پیدا ہوتی ہے اور وہ پریشان ہو جاتے تھے۔ لہٰذا ان کو پہلا ہی طریقہ آسان لگتا۔

ہر نئی ایجاد کو آغاز میں اسی انداز میں لیا گیا، دیکھا گیا۔ حتیٰ کہ پرنٹنگ مشین کے ایجاد ہونے پر مذہبی طبقات نے مقدس مذہبی کتابوں کے متعلق بھی یہی کہا کہ مذہبی کتاب صرف ہاتھ سے تحریر کی جا سکتی ہے اور آج..................؟

صدیوں سے پستے ہوئے لوگوں کے دماغوں کی صورتحال بھی ایسی ہی ہوتی ہے اُن کے حقوق کے متعلق بیان کیا جائے تو وہ ظالم سماج کے رویے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور نئی سوچ اپنانے سے گریز کرتے ہیں لیکن......نئی نسل تعلیم کی روشنی سے نئی سوچ و فکر کے شعور سے آگاہ ہو رہے ہیں اور جلد ہی دنیا میں تبدیلی کا آغاز ہوگا۔ جس سے سب انسانوں کو برابری کے حقوق حاصل ہونگے۔ انصاف کا بول بالا ہوگا۔ امن سلامتی کے دور کا آغاز ہوگا۔

☆☆☆

خاص......خصوصی اور خصیص

خاص کا مطلب......کوئی چیز یا انسان کو کسی اچھی خوبی کی وجہ سے اہمیت حاصل ہو یا کسی کے لیے

خلوص کے ساتھ کوئی تحفہ لائے تو اُس شے کو اہمیت دی جاتی ہے اُسے ''خاص'' کہا جاتا ہے۔

خصوصی......لفظ ''خاص'' کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی ایک انسان کو اُس کے عہدے مرتبے کی وجہ سے کسی فنکشن میں مہمان خصوصی کے طور پر درجہ دیا جاتا ہے۔

خصیص......بری عادات اور عمل کے مالک انسان کو ''خصیص'' تصور کیا جاتا ہے۔

کسی معاشرے میں رہنے والے یہ فرق جان سکتے ہیں کہ کون مہمان خصوصی اور کون خصیص ہے۔

نوٹ: اچھے اعمال اور نیک عادات والے انسان کو بھی ''خصوصی'' کہا جاتا ہے۔ ایسے تمام انسان خواہ وہ کسی دنیاوی عہدے یا مرتبے پر فائز نہ بھی ہو تو اُنہیں خصوصی یعنی اچھی خاصیتوں والے انسان شمار کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

معاشرتی تاریخ

18 لاکھ سال پہلے......آگ اور کھانا پکانا

50 ہزار سال پہلے......گھر کی چھت

400 ہزار سال پہلے......Pigment رنگ، زیبائش

400 ہزار سال پہلے......لکڑی کا تیر، برچھی بنی Spears

200 ہزار سال پہلے......گوندھ، Glue......اٹلی

160 ہزار سال پہلے......دفنانے کا عمل

110 ہزار سال پہلے......جوتی......اسرائیل

77 ہزار سال پہلے......سونے کیلئے بستر......ساؤتھ افریقہ

64 ہزار سال پہلے......کونے دار تیر Arrows head......ساؤتھ افریقہ

61 ہزار سال پہلے......کپڑا بُننے کی سوئی......ساؤتھ افریقہ

60 ہزار سال پہلے......BOW کمان

36 ہزار سال پہلے......کپڑا بُننے کا طریقہ Flex Fibre

35ہزار سال پہلے......بانسری......جرمنی جارجیا

28ہزار سال پہلے......رسی کا بانٹنا Twisting

16ہزار سال پہلے......کراکری برتن......چین

6000 BC پہلے......اینٹیں پکانے کا کام......میسو پوٹامیہ

5000 BC......Lacquer پینٹ......چین

4500 BC......Rowing Oars......چین

3600 BC......Seri Culture......چین

3500 BC......Wheel......پہیہ

3000 BC......Cuniform......میسو پوٹامیہ

3000 BC......Bronze......Micro Potamia

3000 BC......Payyrus......مصر Egypt

☆☆☆

انسان اپنی خوشی کیلئے دوسروں کو دُکھ دینے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا

تاریخ گواہ ہے جب سے مرد حضرات کے دماغ میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا خلیہ پیدا ہوا ،تب سے معاشرتی نظام طاقتور اور کمزور یعنی آقا اور غلام میں تبدیل ہو گیا۔ایک گروہ دوسرے گروہ کو مطیع، فرمانبردار اور غلام بنانے کے لیے طاقت کا استعمال کرتا رہا۔آج بھی دنیا کا یہی حال ہے۔بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری، مہنگائی سے ''انسانیت'' مجموعی طور پر پریشانی کے عالم میں گرفتار ہے۔

اسلحہ ساز فیکٹریاں دن رات اسلحہ تیار کرتی ہیں اور اس کی کھپت کے علاقائی اور عقیدوں کے اختلافات کو ہوا دے کر ہلاکت خیزی، معذوریوں اور بربادیوں کی جنگ کروائی جاتی ہے۔ہتھیار بنانے والے فائدہ اٹھاتے ہیں اور استعمال کرنے والے تباہ و برباد ہوتے ہیں۔اس کھیل میں عقل و دانش کو خوف آنے لگتا ہے اور وہ خاموش ہو جاتی ہے اور مرد حضرات کے نزدیک آنے سے ڈرتی ہے۔

ایسے وقت میں کیوں نہ خواتین کی عقل و دانش پر بھروسہ کیا جائے شاید انسانوں کے مصائب و

آلائم میں کمی واقع ہو جائے۔ وگرنہ مرد اپنی طاقت کی بین بجا کر نشے میں آ کر انسانیت کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں۔کیمیکل، بم، ہائیڈروجن بم، آئٹم بم جیسے مہلک ہتھیار تباہی کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ طاقت کے نشے میں کوئی بھی کسی وقت اس کا بٹن دبا سکتا ہے۔

انسان اپنی خوشی کیلئے دوسروں کو دُکھ دینے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ انسانوں کی خوشی وسلامتی سائنس ٹیکنالوجی کے علم اور وسائل و ذرائع کی شراکت داری میں پنہاں ہے

☆☆☆

دہشت گردی......ذہنی بیماری

مذہب عقیدے کی بنا پر دہشت گردی انسان کی روحانی غذا میں ملاوٹ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی عقیدے سے وابستہ معصوم انسان کے خیالات کو جو خالص روحانی غذا یعنی انسان کی اچھائی بھلائی کیلئے اور امید کا سہارا ''عقیدہ'' جو انسان کا ان دیکھی طاقت یعنی رب سے تعلق کا وسیلہ ہوتا ہے۔ان خیالات میں بعض نام نہاد مذہبی مفاد پرست عقیدوں کے رہنماؤں کے ذریعے دوسرے عقیدے سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو جان سے مار دینے منفی خیالی غذا کھلا دی جاتی ہے۔جو دماغ میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔ایسے انسان اپنے ساتھ دوسرے بے گناہ انسانوں کو بھی جان سے مار دیتے ہیں۔اس کا علاج یا موت ہے یا اس بیماری میں مبتلا انسان کو دوسرے انسانوں سے الگ رکھ کر آہستہ آہستہ اس کے دماغ میں مثبت باتوں کے ذریعے منفی خیالات نکالنے پڑتے ہیں۔

دہشت گردی ایک ذہنی بیماری ہے......کوئی بھی کرے۔

☆☆☆

وطن سے محبت

دنیا میں تقریباً 200 ممالک ہیں۔ ہر ملک کے شہری کو اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے اور حکومت کی طرف سے بھی اس کو وطن کی محبت کے سبق دیئے جاتے ہیں۔ترانے اور گیت گائے جاتے ہیں۔جن سے بچپن سے ہی وطن کی محبت ذہن میں سما جاتی ہے۔

دنیا کی آبادی سات ارب انسانوں پر مشتمل ہے۔ سب انسان ہیں۔سب انسان برابر ہیں۔ عقیدے، مذاہب مختلف ہو سکتے ہیں۔لیکن بنیادی ضروریات زندگی سب کے لیے اہم ہیں۔مثلاً خوراک پانی،صحت عامہ کا خیال لباس اور رہائش

انسانیت سے چند سوال:

کیا ایک ملک کے شہری کو دوسرے ملک کے معصوم انسان کو جان سے مار دینے کا عمل جائز ہے؟

☆☆☆

دہشت گردی......عالمی طاقتیں اور اقوام متحدہ

گذشتہ کئی دہائیوں سے دنیا کے مختلف حصے دہشت گردی کا شکار ہیں۔ لاکھوں معصوم انسانی جانیں اس کی نذر ہو چکی ہیں۔مشاہدے میں ہے کہ دہشت گردی کی مذمت تو کی جاتی ہے لیکن کوئی سخت اقدام نہیں اٹھائے جاتے۔

مثال کے طور پر کسی ملک کے ایٹمی ہتھیار بنانے کے لیے کوشش کرنے پر سخت معاشی پابندیاں لگا دی جاتی ہیں۔ دوسرے ممالک اس کا سوشل بائیکاٹ بھی کرتے ہیں۔ایسا ملک معاشی تنگی کی وجہ سے مذاکرات کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

حیرت ہے......دہشت گرد تنظیموں کو ہتھیاروں کی سپلائی جاری رہتی ہے۔ان کو جدید کمیونیکیشن کی سہولیات بھی حاصل ہوتی ہیں۔ٹرانسپورٹ اور اس کے ایندھن یعنی تیل کی فراہمی بھی جاری رہتی ہے۔ خوراک بھی ملتی ہے اور ہر طرح کی معاشی مدد بھی ہوتی ہے۔ایسے حالات میں عالمی طاقتیں بشمول اقوام متحدہ خاموش بت کا مجسمہ معلوم ہوتی ہیں۔اگر دہشت گردوں کو کسی بھی قسم کی مدد، ہتھیاروں کی سپلائی اور سرپرستی کرنے والوں کی نشاندہی اور اُن کو کوئی سزا مل جائے تو شاید دہشت گردی دنیا سے ختم ہو جائے۔

☆☆☆

زندگی کے راستے اور انسان

راستے صرف دو ہوتے ہیں......ایک سیدھا راستہ......ایک ٹیڑھا

درمیانی راستہ کوئی نہیں ہوتا

جس طرح مثبت اور منفی میں فرق ہوتا ہے......درمیانی کوئی چیز نہیں ہوتی

ریاضی کی اصطلاح جمع تفریق میں بھی آدھی تفریق یا آدھی جمع کوئی شے نہیں ہوتی

انسان کے فیصلے بھی اسی طرح ہوتے ہیں

صحیح فیصلہ یا غلط فیصلہ......حتمی نتائج فرق ظاہر کرتے ہیں

فیصلہ صحیح تھا یا غلط

صحیح فیصلہ......مثبت سوچ اور مثبت طریقے سے زندگی گزارنا

غلط فیصلہ......منفی سوچ اور منفی طریقے سے زندگی گزارنا

دنیا کے حکمران، رہنماؤں اور سپہ سالاروں کا طریقۂ کار

مثبت اور منفی طریقے کی ملاوٹ کرنے سے زندگی گزارنا

گزارتے چلے آئے ہیں گزار رہے ہیں

نتائج......مجموعی طور پر انسانوں کی محرومیاں اور دنیا کے حالات......بتلائیں

خود کو دھوکہ......میڈیا کے ذریعے انسانوں کو دھوکہ

درمیانی راستہ اور طریقہ......گم شدہ راستہ......منزل نامعلوم

خراب نظام کو کون ٹھیک کرے......نامعلوم

مثبت سوچ اور مثبت طریقہ......رہنمائی کرے

خراب نظام کو ٹھیک کرنے کا ایک ہی طریقہ

☆☆☆

قوم اور ملک کی تعمیر نو

جس گھر، خاندان، قوم، ملک کے تمام افراد، اداروں کے درمیان باہمی عزت احترام، اتفاق، یکجہتی، ہم آہنگی کا رشتہ نہ ہو وہ کبھی بھی کامیابی کی منزل نہیں پا سکتا۔ دنیا کے ہر ملک میں خارجی تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فریم ورک بنایا جاتا ہے۔ اس سے باہر جانے کی اجازت صدر، وزیر اعظم سمیت

کسی کونہیں ہوتی۔ Collective will ترقی کی ضمانت۔

آئین اور قانون کی پابندی ہر حال میں لازم ہے۔کائنات سمیت کوئی نظام اصولوں کے بغیر نہیں چل سکتا۔گھر کا سربراہ جو کرے گا بچے وہی سیکھیں گے۔اپنائیں گے۔کرپٹ معاشرہ کا مستقبل لاقانونیت ،انتشار، تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ بلاتخصیص، بلاتمیز ہر سطح پر داخلی یا خارجی منصوبہ سازی میں منفی رویوں کو ختم کر کے مثبت رویے اپنائے جائیں۔منفی سوچ وعمل کبھی مثبت نتائج نہیں دے سکتے۔منفی منصوبہ سازی پر سوچنا،عمل کرنا، ایک نقصان دہ بات ہے۔ ہر منفی بات کی حوصلہ شکنی اور مثبت بات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔مصلحتوں کے تحت کیے گئے فیصلے عارضی فائدہ منداور اصولوں کے تحت ہونے والے فیصلے دائمی فائدہ مند ہوتے ہیں۔

1- ملک کیلئے جمہوری نظام کا مسلسل جاری رہنا بہت ضروری ہے۔الیکشن جماعتی بنیادوں پر ہونے چاہئیں۔عوامی نمائندوں کی اکیڈمی الیکشن ہوتے ہیں جس میں سے عوام پہلے سے منتخب کردہ لوگوں کے کردار کا احتساب کرتے ہیں اوراس طرح نئے اور باکردار لوگ سامنے آجاتے ہیں۔ یہ ایک ارتقائی عمل ہے۔غیر جمہوری نظام اور غیر جماعتی نظام، اداروں کی کارکردگی پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ انتظامیہ کسی کو جوابدہ نہیں ہوتی۔مسائل کی بجائے شخصیات پر توجہ ہوتی ہے۔ دیہاتوں،شہروں میں ذات برادری قبیلے کی بنیاد پر الیکشن لڑے جاتے ہیں۔ پرانے زمانے کے عزت غیرت تعصّبانہ ماحول میں قید رہتے ہیں۔عوام کی سیاسی طور پر سوچ نابالغ رہ جاتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے اندر بھی الیکشن شفاف ہونے چاہئیں۔

2- ذات، برادری،قبیلہ کے تعصب کو ختم کیا جائے۔ میڈیا پر اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ میڈیا کو خبروں کو سنسنی انداز میں پیش کرنے کی روش کنٹرول کی جائے۔

3- الیکشن میں کسی کی مرضی کے نتائج حاصل کرنے کے لیے کوئی عمل نہ کیا جائے۔لوگوں کو آزادانہ نمائندے منتخب کرنے کی اجازت ہو۔اس کے بعد سب کو طے شدہ فریم ورک میں چلنا ہوتا ہے۔سب کی عزت اسی میں پوشیدہ ہے۔

4- انسانیت کے جاری سفر میں شامل کرنے کے لیے مذہبی درسگاہوں کے سلیبس کو جدید علم کی

بنیاد پر ترتیب دیا جائے۔

5- اداروں کی کارکردگی میں Transparency شفافیت لاگو کی جائے۔

6- سرکاری سہولتوں کا ناجائز استعمال کرنے والوں کے احتساب کا سلسلہ شروع کیا جائے اور مناسب سزا دی جائے۔

7- غیر ملکی دورے کم از کم ہوں گے۔ سرکاری ملازمین کے نام نہاد دوروں کا احتساب کیا جائے۔

8- قومی اسمبلی کی کاروائی کے دوران حاضری کے مطابق الاؤنس اور تنخواہ دیئے جائیں۔ کاروائی میں حصہ نہ لینے والوں کو نااہل قرار دیئے جانے کا قانون بنایا جائے۔

9- مذہبی فرقہ بندی، پبلسٹی، لٹریچر کے عام پھیلانے کے سلسلے کو ختم کیا جائے۔

10- مذہبی منافرت کے مضامین حذف کیے جائیں۔

11- صوبائی اور علاقائی تعصب اور نفرت کو ختم کیا جائے۔ احساس محرومی کا ازالہ کیا جائے۔

12- اداروں کی ایک دوسرے سے متعلق نفرت انگیزی کے رجحان کو ختم کیا جائے۔

13- سیاسی نفرت انگیزی، کردار کشی کو ختم کیا جائے۔ سیاست صرف عوامی مسائل کے حل کیلئے کی جائے۔

14- انتظامیہ میں سیاسی یا کسی اور قسم کی مداخلت بند کی جائے۔

15- نچلی سطح پر پولیس میں جھوٹے پرچے کا رجحان ختم کیا جائے۔ حوصلہ شکنی کی جائے۔ تھانہ کچہری میں انصاف نہ ملنے کی وجہ سے عوام بدعنوان قسم کے لوگوں کو منتخب کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ موجودہ صورتحال میں کسی غریب کی عزت لُٹ جائے وہ خرچہ بھی کرتا ہے۔ عزت بھی پیسے بھی گئے لیکن انصاف ندارد۔

16- ہر سطح پر جرائم کی سرپرستی ختم کی جائے۔ مثال کے طور پر عوامی نمائندے اپنی مرضی کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کی تقرری کرواتے ہیں اور اُن کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کرواتے ہیں۔ غنڈوں کی سرپرستی بھی اسی میں شامل ہوتی ہے۔

17- کسی بھی دفتر کا آفس انچارج اُس دفتر کے معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ماتحت کی غلطی چیک

کرنے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔کسی محکمے، کسی دفتر میں غفلت، بد دیانتی کا ذمہ دار آفس انچارج ٹھہرایا جائے۔اس سلسلے میں قانون بنایا جائے اور ملازمت سے برخواستگی بمعہ قید کا قانون بنایا جائے۔حالیہ صورتحال میں انتظامیہ کے اداروں میں ترقی کے معیار کو دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملک میں عوام کو کوئی مسئلہ درپیش نہیں

18- ہر سطح پر مقدمات کے فیصلوں کی مدت مقرر کی جائے اس میں تاخیر کے ذمے دار عدالت کے ریڈر، وکیل، جج کو سزا دی جائے۔

19- اسلحہ سے پاک معاشرہ قائم کیا جائے۔اسلحہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے پاس ہونا چاہیے۔ناجائز اسلحہ کی سپلائی لائن ختم کی جائے۔

20- کسی بھی علاقے میں دو نمبر کام کا جاری رہنا اُس علاقے کے SHO کی نا اہلی ہوتی ہے۔اس کا ذمہ دار SHO کو ٹھہرایا جائے۔ قانون میں تبدیلی لاکر ملازمت سے برخاستگی اور سزا مقرر کی جائے۔

21- خوراک میں ملاوٹ اور جعلی ادویات کی تیاری وفروخت کے ذمہ دار محکمہ کے اہلکاران ہوتے ہیں۔قانون بنایا جائے،اُن کی برخواستگی اور سزا یقینی بنائی جائے۔

22- وقت کی پابندی ہر جگہ نافذ کی جائے۔کسی ادارے کے ملازم کے لیٹ آنے پر اُس کا ریکارڈ اُس کی ترقی کے وقت سامنے رکھا جائے۔اس سلسلے میں قانون بنایا جائے۔

23- تعلیم کے سلسلے میں ہر بچے کو تعلیم کا حصول یقینی بنایا جائے۔ میرٹ کو ہر جگہ یقینی بنایا جائے ٹیوشن سنٹر ختم کیے جائیں۔نظام تعلیم سب کے لیے ایک جیسا ہونا چاہیے۔

24- اساتذہ کرام کی حاضری اور اُن کی تربیت کا خیال رکھا جائے۔

25- کاروبار کا وقت صبح 9-10 سے لے کر شام 6-5 بجے تک ہونا چاہیے۔پوری دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔قرآن میں بھی حکم ہے دن کام کیلئے رات آرام کیلئے۔

26- اذان اور نماز کا وقت پورے ملک میں علاقے کے ٹائم زون کے مطابق ایک ہی وقت مقرر ہونا چاہیے۔

27- کسی بھی قسم کے احتجاج کے لیے کوئی مخصوص جگہ مقرر کی جائے کیونکہ چھوٹے یا بڑے احتجاجی جلوسوں کی وجہ سے ٹریفک میں خلل اندازی ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے عوام پریشان ہوتے ہیں۔سکولوں سے واپسی کے وقت بچے اور اُن کے والدین سخت اذیت سے دوچار ہوتے ہیں۔

28- روز بروز ہڑتالوں کے سلسلے کو ختم کیا جائے۔بظاہر محسوس نہیں ہوتا لیکن ملکی معیشت پر نہایت برا اثر پڑتا ہے۔جن کے گزارا دیہاڑی کی کمائی پر ہوتی ہے وہ اور بچے بیچارے ہڑتال والے دن بعض اوقات بھوکے سوتے ہیں۔ایسا ہو چکا ہے۔

29- سیاسی مذہبی جماعتوں کے جلوس نکالنے پر پابندی عائد کی جائے۔اس کا اعلان کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

30- عید کے سلسلے میں سائنس سے مدد لی جائے اور آنے والے 25 سال تک اُس کا وقت اور دن پہلے بتایا جائے۔

دنیا میں سورج اور چاند گرہن کا وقت اور کس جگہ نظر آئے گا پہلے بتا دیا جاتا ہے۔

31- ٹریفک کے قوانین کی پابندی ہر حالت میں کی جائے۔کسی سرکاری گاڑی کو استثنیٰ نہیں ہونا چاہیے۔

32- ملک میں کسی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا ملنا لازم ہے چاہے وہ ملک کا صدر ہے یا عام شہری۔

33- ہر قسم کے پروٹوکول کو ختم کیا جائے اور انگریزوں کے زمانے سے جاری دفتروں میں آقا اور غلام کا نظام ختم کیا جائے۔

34- ٹیکس دینے والا شہری ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اور ٹیکسوں سے تنخواہ لینے والے ملازم آقا بن کر کام کرتے ہیں۔اپنا رویہ حاکمانہ رکھتے ہیں۔ VIP ترجیحات ختم کی جائیں

35- پورے ملک میں موبائل،خواتین کے پرس چھیننے کی عام وارداتیں ہوتی ہیں۔اس سلسلے میں جگہ جگہ CCTV کیمرے لگائے جائیں اور مجرمان کو سخت سزا دی جائے

36- لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر سختی کی جائے۔دنیا کے کسی اور ملک میں لاؤڈ سپیکر کے عام استعمال کی

اجازت نہیں ہوتی۔

37- چیکنگ ناکوں پر ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے بے شمار پٹرول ضائع ہوتا ہے۔ ہائی ویز پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے پٹرول ضائع ہوتا ہے۔اس سلسلے میں ٹریفک فلو کو جاری رکھنے کے لیےمناسب اقدامات کیے جائیں۔

38- کسی VIP کی موومنٹ کے موقع پر ڈسٹرکٹ انتظامیہ پورا ایک ہفتہ میٹنگ میں مصروف رہتی ہے۔عوام پریشان رہتے ہیں۔جلسہ گاہ کو بھرنے کیلیئے بسوں کو پکڑ لیا جاتا ہے۔حتیٰ کہ بچوں کے سکولوں کی بسوں کو بھی تھانوں میں بند کر لیا جاتا ہے۔ بچے بیچارے پیدل چلنے پر مجبور ہوتے ہیں۔لوکل انتظامیہ کی اس روش کو ختم کیا جائے۔

39- کسی بھی چھوٹے یا بڑے پروجیکٹ کا سنگ بنیاد یا افتتاح اُس پر کام کرنے والے کسی مزدور سے کروایا جائے۔سادگی کو اپنایا جائے۔

40- سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق مقرر ہونی چاہیے۔

41- کسانوں کو سستی زرعی ادویات اور دیگر سہولتوں کی فراہمی ہونی چاہیے۔فصلوں کی پیداوار منصوبہ بندی کے ساتھ کی جائے۔کسان کو پیداوار کی قیمت فوری ادا کی جائے۔شوگر ملز مالکان کسان سے فقیروں کا سلوک کرتے ہیں۔

42- مزدور اور پرائیویٹ دفتروں کے ملازمین کا استحصالی سلسلہ ختم کیا جائے۔

43- پورے ملک میں عدم سلامتی کے تحفظ کے خوف کو دور کرنے کیلیئے اور خوشیوں کو پھیلانے کیلیئے دیہاتوں شہروں میں ثقافتی سرگرمیوں کا آغاز کیا جائے۔

☆☆☆

عشق......اِک پتلی لکیر

عشق دی راہ بڑی ای اوکھی
اِک پتلی لکیر وانگوں
جنہاں کہنا سوکھا......اونہاں عشق کرنا اوکھا

عشق دے امتحان

دماغ دیاں چُولاں ہلا دیندے

کدی اوہدا شک...... تے کدی اپنا شک

کدی اوہدا رنج ہونا

کدی اپنا منہ سُجا لینا

جیہڑا اک واری عشق دی پوڑھی چڑھیا

فیر اونہیں پچھے مڑ نہ ویکھیا

بوہتے خوار ہوندے......تھوڑے ای منزل پاؤندے

عشق دی کوئی ذات نہیں......رنگ رنگ دے عشق

کوئی اپنے نال کوئی دوجے نال......کوئی اِک دوجے نال

سب تو چنگا عشق......رب دی ذات نال

خوش بخت او......جیہڑا اے منزل پا جاوے

☆☆☆

اے پیارے مرد

تم ابھی ایک مکمل شخصیت نہیں ہو

لاکھوں سال گزر گئے......صرف ایک خوبی کی پہچان ہوئی

کالے گورے کی تمیز ختم ہوئی...... ابھی ذات پات امیر غریب جیسی تمیزات ختم ہونی ہیں

اور خوبیاں اُجاگر ہونی ہیں

آہستہ آہستہ مرد کی شخصیت مکمل ہونی ہے

تم نے ظلم، تشدد، جبر ختم کرنا ہے......تعصب نفرت، منافقت ختم کرنا سیکھنا ہے

تم نے جعل سازی، ملاوٹ خوری و دیگر برائیاں/ جرائم ختم کرنا ہیں

تم نے ابھی مکمل شخصیت بننا ہے......مرد بننا ہے

تم نے دوسرے انسانوں کی عزت کرنا سیکھنا ہے

بچے بچیوں پر شفقت رحم ہمدردی کرنا سیکھنا ہے

برابری کا درجہ دینا سیکھنا ہے......تم نے غریب کو انسان سمجھنا سیکھنا ہے

تم نے سب کو خوراک، تعلیم انصاف روزگار کے مواقع فراہم کرنا سیکھنا ہے

تم نے علم، سائنس، ٹیکنالوجی میں اپنے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا سیکھنا ہے

تم نے دنیا میں بلا جواز ہتھیاروں کی تیاری ختم کرنا سیکھنا ہے

سب کیلئے نیوکلیئر بم سے پاک دنیا بنانا سیکھنا ہے

تم نے امن سلامتی تحفظ اور خوشحالی کا معاشرہ بنانا سیکھنا ہے

اے میرے پیارے مرد......اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر عورت کو موقع دو

شاید دنیا میں امن سلامتی، خوشحالی، سکھ، چین کا نظام قائم ہو جائے۔

☆☆☆

دماغی سوچ ہی خراب ہو تو عوام کی خوشحالی کیسے؟

شیطان کا انسانوں کو بہکانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ کسی ملک کے نظام حکومت چلانے والوں، نمائندوں کے دماغ کے خلیوں میں لالچ، ہوس، دھوکہ فریب، ذاتی گروہی مفاد کی منفی سوچ پیدا کر دے۔ جب نظام چلانے والوں ہی کرپٹ ہوں گے۔ تو عوام کی بہتری بھلائی کا کون سوچے گا۔

عوام ہی بہتر جانتے ہیں ان کے سامنے کردار کا کون اچھا۔

اگر اہلکار کرپٹ ہو......افسر کیسے اچھا

اس کا اپنے ماتحت کو چیک کرنے کا کردار کیسا؟

اگر افسر کرپٹ ہے تو اہلکار تو کرپشن کرے گا۔

☆☆☆

نئے ملک کا وجود میں آنا

ملک کیوں بنتے ہیں	ایک گروپ ایک طبقہ کے حقوق کی محرومیت کی وجہ سے
ملکوں کے درمیان جھگڑے کس بات پر ہوتے ہیں	سرحدوں کی حدود، دریاؤں کا پانی معدنی دولت
جھگڑے حل کیسے ہوسکتے ہیں؟	مذاکرات کے ذریعے یا جنگ کے ذریعے
جھگڑے حل کیوں نہیں ہوتے؟	بعض اندرونی بیرونی عناصر کے مفادات کی وجہ سے اور رہنماؤں کی عقل و دانش میں نا بالغیت (Immutirty) کی وجہ سے
آج کل نئے ملک بنائے جاتے ہیں	اسلحہ کا کاروبار چلانے کے لیے۔ نئے ملک میں سب سے پہلے ملک کے دفاع کیلئے اسلحہ خریدا جاتا ہے پھر کاروبار شروع ہوتا ہے
جھگڑے کروائے جاتے ہیں	اسلحہ کی کھپت کیلئے، ملکوں کے اندر، ایجنٹ بنائے جاتے ہیں۔ جو جھگڑوں کو جذباتیت کا شکار بناتے ہیں
مسائل حل ہوتے ہیں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں	ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ پس پردہ فریقین کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے

اس میں شعوری اور غیر شعوری طور پر بڑے بڑے ذمہ دار لوگ شامل ہوتے ہیں

جانے انجانے میں سازش میں شریک ہوتے ہیں۔

دنیا میں 1945 تک تقریباً 70 کے قریب ملک تھے۔ آج 2015ء میں 200 مما لک ہیں۔ لیکن 88 فیصد انسانیت (ترقی پذیر مما لک) مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں۔ ناانصافی، تعلیم کی کمی، بیروزگاری، صحت عامہ کے خیال کی محرومی وغیرہ۔

12 فیصد ترقی یافتہ مما لک کے شہری سہولتوں سے مستفید ہیں۔

انسانیت میں اتنا فرق کیوں اور کیسے......؟

عالمی سطح پر اجارہ داری، معاشی کنٹرول، اقوام متحدہ کی بے بسی۔

☆☆☆

کردار ایک تو جگہ اور نام ایک کیوں نہیں

مختلف قسم کے جرائم میں ملوث خطرناک افراد کو گرفتاری کے بعد سلاخوں کے پیچھے ایک جگہ رکھا جاتا ہے۔ جسے جیل خانہ کا نام دیا جاتا ہے۔اس طرح خطرناک جانوروں کو بھی سلاخوں کے پیچھے ایک جگہ رکھا جاتا ہے۔ جسے Zoo یا چڑیا گھر کا نام دیا جاتا ہے۔

کردار ایک جیسا......انسانوں کو نقصان پہنچانا

تو ان کو ایک ہی جگہ پر کیوں نہیں رکھا جاتا۔

سلاخی پنجرے الگ الگ بنائے جائیں۔

اس جگہ کا نام ایک ہی رکھا جائے۔

کچھ حصہ عبرت کیلئے......کچھ حصہ معلومات کیلئے

☆☆☆

عسکری طاقت اور چھوٹے چھوٹے عسکری ونگ

کسی بھی ملک میں (فوج، نیوی، ائیر فورس) پر مشتمل ایک ہی عسکری طاقت ہوتی ہے۔اس طاقت کو عام طور پر ''فوج'' کا نام دیا جاتا ہے۔

حیرت ہے دنیا میں کچھ ایسے بھی مما لک ہیں جہاں سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں کھلے عام عسکری ونگ قائم ہو جاتے ہیں۔

ایک بھر پور عسکری طاقت کے ہوتے ہوئے چھوٹے چھوٹے عسکری ونگ بڑی عسکری طاقت کی توہین کے مترادف ہے۔

سوچ وفکر کا مقام

نوٹ: چھوٹے چھوٹے گینگ وار بھی پائے جاتے ہیں۔لنگڑا، کانا گینگ وغیرہ

عملی طور پر انسانیت کی دو اقسام

دنیا کی آبادی تقریباً سات ارب ہے۔اس مجموعہ کو انسانیت کا نظام دیا جاتا ہے، پکارا جاتا ہے۔ تحریروں تقریروں میں انسانیت Humanity کا لفظ عام استعمال کیا جاتا ہے۔ ملی طور پر اس کی دو اقسام ہیں۔

ایک قسم ...... عام شہریوں پر مشتمل ہے۔ دوسری قسم ...... ملک کے نظام چلانے والے، پالیسیاں بنانے والے ملکی فیصلے کرنے والے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ ملک میں عوام کیلئے امن وامان، سلامتی وتحفظ جان، عام ضروریات زندگی کو فراہم کرنے کی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ہتھیاروں کی تیاری، جنگ کے فیصلے بھی انسانیت کی یہی قسم کرتی ہے۔ یہ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں لیکن ان کے اچھے برے فیصلوں کے اثرات لوگوں کی زندگی پر پڑتے ہیں۔

دوسری قسم کی انسانیت کے لوگوں کے اچھے کردار اور فیصلے

عوام کی حالت خوشحال ...... جان ومال کی سلامتی اور تحفظ

دوسری قسم کی انسانیت کے لوگوں کے برے کردار اور فیصلے

بدحالی، بدامنی، لاقانونیت، مہنگائی، اغوا، ڈاکے، دہشت گردی

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اچھا کیا ہے......خراب کیا ہے

اچھی زندگی کیا ہے......خراب زندگی کیا ہے

اچھا کون ہوتا ہے......خراب کون ہوتا ہے

اچھا اچھا کیسے ہوتا ہے......خراب خراب کیسے ہوتا ہے

ایسا سب کچھ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

حکمران، رہنما، عدلیہ، انتظامیہ، پارلیمنٹ، افسران، اہلکاران، کاروباری یا والدین

☆☆☆

انسان کون ہے؟

-1 ضروریات زندگی کی ہر شے پر ٹیکس دینے والے شہری......انسان ہیں۔

یا

ٹیکسوں سے تنخواہ وصول کرنے والے عوام کی خدمت پر مامور اہلکار، افسر، جج انسان ہیں

-2 ووٹ دینے والے شہری......انسان ہیں

یا

ووٹوں سے منتخب ہونے والے نمائندے، وزیر، مشیر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم انسان ہیں

☆☆☆

کیا انسان کو معلوم ہے کہ وہ انسان ہے

بڑے محل میں رہنے والا......انسان ہے

فرش پر سونے والا......انسان ہے

وہ محل میں کیوں رہتا ہے......اور یہ فرش پر کیوں سوتا ہے......کون انسان؟

صرف ایک جسم......کچھ خوراک......کیا یہی انسان ہے

☆☆☆

یہ سب کیا ہوتے ہیں؟

خاندان، قبیلہ، نسل، سیاسی، مذہبی گروہ، ملک...... یہ سب اپنے آپ کو ''ہم'' کہتے ہیں۔

کیا یہی انسان ہیں تو پھر

باقی دوسرے لوگ کیا ہوتے ہیں؟

☆☆☆

عشق

اُردو میں ایک لفظ ''عشق'' ہے۔ عشق کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہے۔ عشق حقیقی، عشق مجازی۔ ایک اور لفظ ''عِشک'' (عِ شک) بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ یہ عام طور پر انسان کے تعلق کی بنا پر ہوتا ہے۔ اس میں ہر وقت ''شک'' کا پہلو سرگرم رہتا ہے۔

جھوٹ سننے کی عادت

جھوٹ سننے کی عادت اتنی ہوگئی ایسے میں
کوئی سچ بولنے کی ضد کرے، کوئی سچ بولے تو عجیب لگتا ہے
یہ سچ اُس انسان کے اندر سے نکلتا ہے جس کی سوچ و عمل نیک ہوتو......'سچ' خود بخود نظر آ جاتا ہے
سچ کی ضد کرنے سے سچ نہیں بولا جا سکتا ہے
صرف کردار ہی ایک طاقت ہے جو سچ بلائے، سچ ظاہر کرے۔

☆☆☆

کسی بری عادت کو سوچ سے اور ارادے سے بدلا جا سکتا ہے...... باتوں سے نہیں
بڑی بڑی باتیں دعوے......ٹی وی ٹاک شو......رہنماؤں کی تقریریں......وعدے
نتیجہ عوام کے سامنے۔

☆☆☆

مصلحت

مصلحتوں کے تحت فیصلے وقتی طور پر ملک وقوم کے لیے فائدہ مند تو ثابت ہو سکتے ہیں لیکن دوررس طور پر نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اصولوں کی بنیاد پر کیے گئے فیصلے......دائمی طور پر ملک وقوم کی بہتری بھلائی اور ترقی کا باعث بنتے ہیں

☆☆☆

زندگی کا ایک حسابی فارمولا

جمع کے ساتھ تفریق شامل ہو جائے تو نتیجہ نقصان نکلتا ہے

مثبت کے ساتھ منفی شامل ہو جائے تو نتیجہ نقصان نکلتا ہے۔

منفی سوچ اور مثبت سوچ کی ملاوٹ ہو جائے تو عوام کا نقصان ہوتا ہے۔

منفی عمل کے ساتھ مثبت عمل ملایا جائے تو ردعمل نقصان کی صورت میں نکلتا ہے

قانون کی خلاف ورزی بھی کی جائے اور تھوڑی سی قانون کی پابندی بھی کی جائے تو نتیجہ معاشرے میں انتشار کی صورت میں نکلتا ہے۔

کیا منفی سوچ و عمل سے مثبت نتائج حاصل ہو سکتے ہیں؟

کسی کی ذات کو وقتی فائدہ ہوسکتا ہے لیکن دائمی طور پر نقصان ہے

منفی سوچ و عمل اور قانون کی خلاف ورزی کرنے سے تباہی بربادی کے نتائج ہی حاصل ہو سکتے ہیں ،خوشی خوشحالی کے نہیں۔

عام انسانوں یا رہنماؤں حکمرانوں کیلئے ......ایک فکر کا مقام

☆☆☆

زندگی......رب کا تحفہ

زندگی......رب کا تحفہ

جو ملے صرف ایک بار

زندگی کیلئے ......خوراک ،روزی کمانا لازم

کام ،پیشہ......الگ الگ......اپنا اپنا

عزت سب کی ایک جیسی ......بطور انسان

جو نہ سمجھے دوسرے کو......اپنے جیسا ایک انسان

وہ کیسا انسان

عزت کرے سب کی بطور انسان

وہ ایک اچھا انسان......کامیاب انسان

نہ کوئی آ قا نہ کوئی غلام

سب انسان......سب انسان

کام پیشہ اپنا......اچھے عمل اچھا انسان

انسان کون تھے؟

دوسری جنگ عظیم سے پہلے جرمنی میں نازیوں نے لاکھوں، یہودیوں کو مختلف طریقوں سے ہلاک کیا۔ ریکارڈ کے مطابق جنگ کے بعد اتحادوں نے ایک منصوبہ کے تحت ''Other Loses'' دوسرے نقصانات تقریباً ستر لاکھ جرمن شہریوں، بچے نوجوان عورت مرد، بوڑھے انسانوں کو خوراک، علاج ودیگر بنیادوں سہولتوں سے محروم رکھ کر ہلاک کر دیا۔

ان دونوں فریقین میں ''انسان'' کون تھے؟

یہی تاریخ آج اسلامی ممالک میں دہرائی جارہی ہے۔ گذشتہ تین دہائیوں میں تقریباً ساٹھ لاکھ مسلمان ہلاک ہو چکے ہیں۔ مارنے والوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اسلام پسند ہیں۔ اگر انسان ایسے ہیں تو......

شیطان کون......؟

ایک بے گناہ انسان کی ہلاکت پوری انسانیت کی ہلاکت ہے۔

اگر کوئی اپنے آپ کو''انسان''تو سمجھے

☆☆☆

کیا یہ سب بچے نہیں لگتے......سوالیہ نشان

کسی بین الاقوامی کانفرنس میں ملکوں کے سربراہ، صدور، وزیراعظم اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اپنے ملک کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں۔ خوشحال یا بدحال عوام کی صورتحال سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔ کانفرنس کی ملاقاتوں کے بعد کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

کیا عوام کی حالت بہتر ہو جاتی ہے؟
ملکوں کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں؟
جھگڑے کیا ہیں؟ سرحد کی لکیروں کے...... پانی کی تقسیم کے......خوراک کے بندوبست کے......
اگر یہ بڑے بڑے لوگ مسائل حل نہیں کر سکتے تو پھر ان کو چھوٹے بچے ہی کہنا مناسب ہوگا۔
اچھے اچھے کپڑے پہن کر ایک دوسرے کو گل مل کر......اچھے کھانے کے بعد
اپنے اپنے ملک کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔

☆☆☆

مرد کی پہچان

انسان ایک......اصناف دو......ایک مرد......ایک عورت
نئی نسل بچوں کی صورت میں
قدرت کی طرف سے عطا کردہ جسمانی طاقت کی وجہ سے
مرد نے......عورت اور کمزور حضرات پر تشدد کے ذریعے اپنا رعب جمایا
اب مرد اپنی تعریف خود ہی کرتا ہے کہ وہ طاقتور ہے......زورآور ہے عقل مند ہے
انسانی درجہ میں بلند ہے اور عورت کمتر
طاقتور اور عقلمند سے ایک کمزور کے سوال
اگر تم طاقتور ہو تو اپنی طاقت کا استعمال کس پر کرتا ہے؟
اگر تم زورآور ہو تو اپنی زورآوری کا استعمال کہاں کرتا ہے؟
اگر تم عقلمند ہو تو اپنی عقل کا استعمال کہاں کرتا ہے؟
تمہاری صلاحیتیں قبول
اگر دنیا میں بھوک، ننگ، افلاس، غربت، تشدد، قتل و غارت، دہشت گردی، ہلاکت خیزی، اغوا،
ڈاکے، لوٹ مار، دھوکے، فریب، جعل سازی، ملاوٹ خوری، عورتوں، بچوں کا ریپ نہ ہو۔
وگرنہ عقلمندی زیرو

تم مرد کیسے......یا کچھ اور مخلوق......سوالیہ نشان

انصاف، دیانت، عزت، احترام، ادب، رحم، ہمدردی، برداشت، مدد کرنا، برابری

مرد کی پہچان

☆☆☆

عوامی نمائندہ......ایک ذمہ داری

لوکل باڈیز نظام......کونسلر

صوبائی اسمبلی......رکن اسمبلی(MPA)

قومی اسمبلی......رکن اسمبلی (MNA)

یہ تمام صاحبان اپنے حلقے کی مختلف سطح پر نمائندگی کرتے ہیں۔ اپنے حلقے کی ترقی، بہتری بھلائی کے پروگرام کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

کیا ان کے حلقوں میں کسی بھی قسم کے ہونے والے دونمبر کام کی نشاندہی کرنا ذمہ داری میں شامل نہیں اور سدباب کرنے والے متعلقہ محکموں کی کارکردگی کے ذمہ دار نہیں؟

بنیادی طور پر ایک حلقہ کا کونسلر اپنے علاقے کے ہر گھر کے افراد کی تعداد جانتا ہے۔ کتنے ووٹر ہیں اور کتنے بچے ہیں۔ اس طرح اُس کے حلقے نئے آنے والے کرایہ دار لوگوں کا بھی علم ہوجاتا ہے۔ ان نمائندگان کی ذمہ داری میں یہ کام بھی شامل ہونا لازم ہونا چاہیے اور کسی مشکوک شخص کی آمد کی بروقت اطلاع پولیس کو دیں اور اگر اُس پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی تو اُس سے بڑے افسر کو دیں۔ عمل نہ ہونے پر اسمبلی کے ذریعے احتساب کیا جائے۔

یہ اُن کی ذمہ داری میں شامل ہونا چاہیے......اگر پھر بھی غلط کام ہوتے ہیں، جرائم جاری رہتے ہیں تو تو متعلقہ محکموں کے افسران کو برخاست اور کونسلر، ایم پی اے، ایم این اے کو جرائم و دیگر برائیوں کے ختم نہ ہونے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے اُن سے استعفیٰ لیا جائے۔

یہ ایک قومی فریضہ ہے۔

ضرورت کے تحت نیا قانون بنایا جائے

دہشت گرد، مشتبہ افراد اور سابق انتظامیہ کے لوگ

آج کل (2015) ارض پاکستان میں امن وامان، زندگی کی سلامتی اور تحفظ کیلئے انسداد کرپشن، دہشت گردی کے خلاف کامیاب مہم جاری ہے جو نہایت مثبت نتائج دے رہی ہے۔ اس مہم کو پایہ تکمیل پہنچانے کے لیے محبِّ وطن اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر رہے ہیں۔

ان سب کو خراج تحسین۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان جانثاروں کو اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ کیوں دینا پڑا؟

سینکڑوں دہشت گردوں کا ہلاک ہونا، بے شمار اسلحہ کی برآمدگی اور ہزاروں مشتبہ افراد کا گرفتار ہونا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ سابق انتظامیہ کے لوگ اپنی ذمہ داری میں غفلت کوتاہی برتتے تھے یا بددیانتی کرتے تھے۔ کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی یا کی جائے گی؟

تاکہ مستقبل میں کوئی اپنے منصب سے غداری نہ کر سکے اور اپنی ذمہ داری بخوبی سرانجام دے سکے۔ پارلیمنٹ یا عوامی سطح پر کم از کم ایک مذمتی قرارداد تو منظور کی جا سکتی ہے۔ یہ تحریر بھی ایک قرارداد مذمت کی صورت ہے۔

☆☆☆

رب کی لعنت ہو

اُن سب پر جنہوں نے کسی بھی وقت کسی بھی لحاظ سے ملک پاکستان کو کسی بھی انداز سے نقصان پہنچایا یا پہنچانے کی کوشش کی۔

☆☆☆

ظلم ناانصافی......محرومیوں کی شکار انسانیت

ظلم ناانصافی، محرومیوں، مصائب، مشکلات سے دوچار دنیا کیلئے

☆☆☆

عورت

امن سلامتی، خوشحالی کی علامت

اس سلسلے میں ایک مذاکرہ کا انعقاد ہو رہا ہے

مقررین کے علاوہ کوئی بھی خاتون تحریری طور پر، مضمون کی صورت میں شامل ہوسکتی ہے۔ ان مضامین کو کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔صرف طالبات/خواتین کو شرکت کی دعوت ہے

برتری کا دعویٰ رکھنے والے مرد حضرات کی حکمرانی

انسانوں کی مجموعی اکثریت مختلف ناانصافیوں، محرومیوں، مسائل، مشکلات دور کرنے میں ناکام کیوں......؟

اس سلسلے میں ایک مذاکرہ کا انعقاد ہو رہا ہے

مقررین کے علاوہ کوئی بھی مرد تحریری مضمون کے ذریعے شامل ہوسکتا ہے۔ان مضامین کو کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ دعوت عام ہے۔

☆☆☆

انسان اپنا مسیحا خود

انسان کو دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔سب سے پہلے مسئلہ خوراک کی دستیابی، پھر تعلیم روزگار، بیماری کی صورت میں علاج، جان و مال کی سلامتی، تحفظ، انصاف کی فراہمی، برابری کا درجہ و دیگر سہولیات۔

مشترکہ رہن سہن کو معاشرے کا نام دے دیا گیا۔کرہ ارض کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ملکوں کے نام رکھ دیئے گئے۔ان ممالک میں زندگی کا نظام چلانے کیلئے حکومتی ادارے قائم کر دیئے گئے۔اُن کی نگرانی کیلئے عوامی نمائندوں پر مشتمل پارلیمنٹ تشکیل دی جاتی ہے۔

حقیقت حال سے واضح ہوتا ہے کہ معاشرے میں رہنے والے عام انسان/شہری مختلف سہولتوں سے محرومیت کا شکار رہتے ہیں۔مسائل کے حل کیلئے پریشان حال عوام اپنے لیے کسی مسیحا کا انتظام کرتے

ہیں، دعائیں کرتے ہیں۔ آج کل کے دور میں کوئی ایک شخصیت مسیحا نہیں بن سکتی۔ اجتماعی دانش ہی اصل مسیحا کا دوسرا نام ہے۔ وہی مسائل کا حل ہے۔ عوامی نمائندوں اور سرکاری اہلکاران کا ہر عمل صاف اور شفاف نظر آئے گا تو درپیش مسائل حل ہوں گے۔ حکومتی نظام کی شفافیت میں ہی عوام کی امن سلامتی، تحفظ، خوشحالی کا راز پوشیدہ ہے۔

انسانوں کے مسیحا خود انسان ......اجتماعی دانش

وگرنہ آج کے نظام چلانے والے...... بلاتبصرہ

☆☆☆

جج یا کریمنل......ایک خیال

جب کسی مقدمے میں فیصلہ کرنے والا جج کسی سفارش، طاقت یا لالچ کے دباؤ میں آ کر ناانصافی پر مبنی فیصلہ کرتا ہے تو خود اس کی ذات اس جرم میں شریک ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس کا کردار محترم باعزت جج کی بجائے ایک کریمنل کی حیثیت ہو جاتی ہے۔

صرف انصاف کرنے والی شخصیت ہی جج کہلانے کے لائق ہوتی ہے۔

ایک خیال۔

☆☆☆

کرپشن زدہ معاشرے میں نارمل اور ابنارمل

انسانی جسم میں حرارت کا درجہ تقریباً 98.5 ہوتا ہے۔ اس کو نارمل کہا جاتا ہے۔ اگر جسم کا درجہ حرارت بڑھ جائے تو اُسے بخار کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ابنارمل صورتحال ہوتی ہے۔

انسانی معاشرے میں اگر نظام زندگی آئین قانون اور انسانیت کے اصولوں پر چلایا جائے تو وہ نارمل کہلاتا ہے۔ وگرنہ ابنارمل کی تعریف میں آجاتا ہے۔

کرپشن زدہ معاشرے میں انسانی احساسات کے ختم ہو جانے کی وجہ سے چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک کسی برائی یا جرم کو نارمل ہی تصور کیا جاتا ہے۔

1- آئین کی خلاف وزی کرنے پر عدالتوں کا اُس کو صحیح قرار دینا۔

2- قانون کی خلاف ورزی کرنے پر رشوت دے کر انصاف کی چھتری حاصل کرنا۔

3- میرٹ کی بجائے رشوت دے کر نوکری حاصل کر لینا۔جعلی ڈگری پر نوکری، عہدے حاصل کرنا۔

4- ملاوٹ خوری، جعلی ادویات بنانا اور کسی کا رشوت لے کر چیک نہ کرنا۔

5- ٹریفک قوانین کی کھلے کام خلاف ورزی کرنا، تیزی رفتاری ون وے کی خلاف ورزی کرنا

6- کاروبار زندگی کے کوئی اوقات کار نہ ہونا۔صبح شام رات جب دل چاہے۔

7- سرکاری ملازمین کا وقت پر دفتر نہ آنا۔سہولتوں کا ناجائز استعمال کرنا۔

8- ہوائی جہاز ٹرینوں کا وقت پر نہ آنا نہ جانا۔

9- امتحانوں میں پرچوں کا آؤٹ ہونا۔کتاب سامنے رکھ کر پرچے حل کرنا۔

10- عدالتوں کا جلد انصاف فراہم نہ کرنا۔

11- احتجاجوں، ہڑتالوں اور دھرنوں کا سلسلہ عام ہونا۔ٹریفک جام ہونے پر بچوں اور والدین کا پریشان ہونا۔ایمبولینس کو راستہ نہ ملنے پر مریض کا جاں بحق ہونا۔

12- اشیائے ضروریات کی قیمتوں میں بغیر کسی کنٹرول کے اضافہ ہو جانا۔

13- کسانوں کو اُن کی پیداواری فصل کی قیمت وقت پر نہ ملنا۔

14- حکمرانوں، رہنماؤں کا ملک وغیر ملک میں بڑی جائیدادوں اور کاروبار کا مالک بن جانا۔

15- خوشی کا تہوار الگ الگ منانا۔اور دنیا کو برا بھلا کہنا

16- سرکاری ملازم کا خود کو قانون سے ماورا سمجھنا۔

ایسا سب کچھ نارمل سمجھنا......انسانی احساسات کا بے حس ہو جانا

معاشرے کو نارمل سطح پر رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ

قانون کی عملداری...... قانون سب کیلئے ایک جیسا......صدر یا عام شہری

☆☆☆

کھوکھلا درخت......کھوکھلا معاشرہ

اگر کسی درخت کو دیمک لگ جائے تو وہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ بظاہر زمین پر کھڑا نظر آتا ہے۔

اسی طرح کسی معاشرہ میں کرپشن عام ہو جائے تو وہ بھی بظاہر چلتا نظر آتا ہے لیکن اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے۔

رشوت، کمیشن، اسمگلنگ، کرپشن، ملاوٹ خوری، جعل سازی، اغوا، چوری، ڈاکے، ڈاکو ناکے، بچے بچیوں پر ظلم و زیادتی، خواتین کی بے حرمتی، ناانصافی عام ہو جائے تو معاشرہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

کھوکھلے معاشروں میں مثبت انسانی جذبوں کا فقدان ہو جاتا ہے۔ معاشرہ تباہی کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ بربادی اُس کی منزل ہوتی ہے۔

☆☆☆

جناتی مخلوق اور معاشرہ

کسی معاشرے میں نظام کو چلانے کے لیے ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ اداروں میں کام کرنے والے لوگوں کی کارکردگی پر اُن کی ترقی کا دارومدار ہوتا ہے۔

عوامی مسائل کے حل کیلئے قائم کیے گئے مختلف شعبہ جات میں سرکاری اہلکاران اور افسروں کی ترقیاں ہوتی رہتی ہیں۔ دوسری طرف معاشرے میں ہر قسم کے جرائم جاری رہتے ہیں۔

ہر قسم کے جرائم میں اضافہ ہو تو ملازمت میں ترقی کا معیار کیسا......ایک سوالیہ نشان؟

جس معاشرے میں کسی کا کوئی احتساب نہیں، کسی سے کوئی پوچھ گچھ نہیں۔ نہ کوئی روکنے والا نہ کوئی ٹوکنے والا ہو تو۔

ایسا لگتا ہے ایسے نظام کو چلانے والے کوئی جناتی مخلوق ہیں۔

☆☆☆

یہ بھی عبادت ہے

اپنی ذات کے ساتھ دوسروں کی صحت کا بھی خیال رکھنا......عبادت ہے

گھر اور ارد گرد ماحول کی صفائی رکھنا اور صحت کا خیال رکھنا ......عبادت ہے

ملازمت، کاروبار زندگی میں دیانتداری کرنا......عبادت ہے

زندگی کے معاملات میں انصاف کرنا......عبادت ہے

لوگوں کے اختلافات اور جھگڑوں میں دیانتداری سے انصاف کرنا......عبادت ہے

علم اور تعلیم حاصل کرنا وقت کی پابندی کرنا......عبادت ہے

محبت کے جذبے کے تحت عزت، ادب، احترام کرنا، میرٹ کا خیال رکھنا......عبادت ہے

رواداری، بھائی چارے اور اتفاق سے رہنا......عبادت ہے

رحمدلی اور ہمدردی کے ساتھ زندگی گزارنا ......عبادت ہے

خالص خوراک و اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنانا......عبادت ہے

بلاکسی تمیز ہر انسان کو برابری کا درجہ دینا......عبادت ہے

عورت کا احترام کرنا، بچوں کے ساتھ شفقت کرنا......عبادت ہے

قانون کی پابندی کرنا......عبادت ہے

قانون کی خلاف ورزی پر سزا دینا، جرائم کی سرپرستی نہ کرنا......عبادت ہے

سچائی کے ساتھ زندگی گزارنا......عبادت ہے

ادارہ جات، شعبہ جات کے عائد کردہ فرائض کا دیانتداری سے سرانجام دینا......عبادت ہے

دنیا کے معاشرے جو ایسی عبادات پر کاربند ہوتے ہیں وہ بہتر طریقے سے خوشی خوشحالی، امن، تحفظ، سلامتی کی زندگی گزارتے ہیں۔

☆☆☆

حکومت اور انصاف کے عمل کا طریقہ کار

کرپٹ نظام حکومت میں عدالتی عمل میں پیچیدگیوں کی وجہ سے انصاف میں جلد فراہمی میں ناکامی پر مجبوراً بعض حکومتی اداروں کو بھی جرائم پیشہ افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے قانون سے ماورئی اقدام کرنے پڑتے ہیں۔ایسے واقعات کو قانونی شکل دے دی جاتی ہے۔

حیرت ہے حکومت کے اپنے بنائے گئے انصاف کے ادارے اور عدالتی عمل کے طریقہ کار پر حکومت کو اعتماد نہیں......تو عام عوام کا کیا حال ہوگا؟

حکومت کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ انصاف کی جلد فراہمی کیلئے عدالتی عمل کے طریقہ کار میں ہر قسم کی کی رکاوٹیں دور کرے اور جلد انصاف مہیا کرنے کا بندوبست کرے تاکہ ملک میں امن وامان اور جلد انصاف کی فضا قائم ہو سکے اور عوام کو سُکھ کی زندگی گزارنا نصیب ہو سکے۔

حکومت کا اپنے ہی اداروں پر عدم اعتماد......اُس کی نااہلی کا عکس

☆☆☆

صاف گوئی......بھروسہ (Trust) اور اعتماد (Confidence)

مل جل کر زندگی گزارنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔ یہ سلسلہ ایک خاندان سے شروع ہوتا ہے اور قوم قبیلہ اور معاشرہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ایک خاندان والدین اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بچوں میں کوئی بھی دو افراد ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ دوست ہوتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہ اپنے معاملات پر صاف گوئی سے کام لیتے ہیں۔ اسی بنیاد پر مشورے کرتے ہیں۔ خاندان کے بعد ہمسائے یا محلے میں رہنے والے دو افراد دوست بن جاتے ہیں۔ سکول میں اکٹھے پڑھنے والے دوست بن جاتے ہیں۔ ایسی دوستی کا رشتہ زندگی بھر قائم رہتا ہے۔ یہ تعلق دوستوں کے درمیان صاف گوئی کی وجہ سے بنتا ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے دوستوں میں ایک فرد صاف گوئی سے کام نہ لے تو اعتماد اور بھروسہ کی دیواریں کمزور ہو جاتی ہیں۔ آخر کار دوستی ختم ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں نفرت انتقام میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس کی نوعیت کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ شرارتی اور حاسد لوگ اچھے دوستوں کو غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اس سے خصوصی طور پر بچنے کی ضرورت ہے تاکہ دوستی میں فرق نہ آئے۔ صاف گوئی کے بغیر دنیا داری کے رشتوں میں شکوک وشبہات پیدا ہونا لازمی بات ہے۔

اچھی دوستی، صاف گوئی، اعتماد اور بھروسے جیسے اصولوں پر قائم ودائم رہتی ہے۔

بد نیتی، مفاد، لالچ کی دوستی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کس طرح دوسرے سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اچھے دوست آپس میں ملیں نہ ملیں،

ذہن میں دوست کا خیال آنے سے ہی خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ ایک خوشی کے پیغام کی مانند ہوتا ہے۔

رب کی ایک نعمت

صاف گوئی......سچائی کے ساتھ دوستی......خوشی سے مالا مال زندگی

☆☆☆

نا اُمیدی اور انصاف کیلئے لمبی تاریخ

کرپٹ معاشروں میں مظلوم محروم بے بس بالخصوص غریب لوگ اپنے حق و انصاف کے حصول کیلئے مختلف حکومتی اداروں بشمول عدلیہ کے دفتروں کے چکر لگا کر تھک جاتے ہیں اور صرف ایک ہی فقرہ ادا کرتے ہیں۔ اگر اس دنیا میں انصاف نہیں ملا تو رب کی عدالت میں تو انصاف مل جائے گا۔ جو قیامت کے روز حساب کتاب کرے گا۔

درحقیقت وہ ذاتی طور پر انصاف کیلئے ایک لمبی تاریخ دے دیتا ہے۔ ایسا فقرہ ملک کے تمام انتظامی ڈھانچے پر ایک شدید طنز رکھتا ہے۔ جن کی ذمہ داری ہی عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا اور جلد انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر بیشتر ملکوں کا نظام زندگی چلانے والے اپنے فرائض نہایت دیانتداری اور محنت سے ادا کرتے ہیں جہاں پر لوگوں کا جلد انصاف مہیا ہو جاتا ہے۔ وہاں پر کوئی شہری ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ انصاف کی فراہمی میں دیر ہو گی لہٰذا کوئی انسان نا اُمیدی کا فقرہ نہیں ادا کرتا۔

کسی اسلامی ملک میں ایسے فقرے کا ادا کرنا اُس ملک کے سربراہ اور دیگر تمام ذمہ داروں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیا وہ عملی طور پر مسلمان بھی ہیں؟

☆☆☆

مسلمان اُمہ کیلئے انفرادی اور اجتماعی دعا

تمام مسلمان رب سے اپنی صحت مندی اچھی مالی حالت، مصائب اور مشکلات کو دور کرنے، رحم اور معافی کی دعائیں مانگتے ہیں۔

لیکن رب کی طرف سے لگائی گئی ذمہ داری کو سرانجام دینے سے غفلت کرتے ہیں۔

اے ہمارے رب ہمیں ہمت دے کہ
ہم صاف گوئی اور سچائی کے ساتھ زندگی گزاریں
ہم زندگی کے معاملات میں لوگوں سے انصاف کریں
ہم اپنا کاروبار دیانتداری سے کیا کریں
ہم اپنی ملازمت کے فرائض دیانتداری سے سرانجام دیا کریں
ہم وقت کی پابندی اور قانون کی پاسداری کیا کریں
ہم محبت کے جذبے کے ساتھ لوگوں کی عزت ادب احترام کیا کریں، اتفاق سے رہا کریں
ہم خواتین کا احترام اور بچوں پر شفقت کیا کریں
ہم اپنے عمل میں دوسرے انسانوں کو بھی اپنا جیسا انسان سمجھا کریں اور برابری کا درجہ دیا کریں
ہم دو نمبر مال فروخت کرنا یا دو نمبر کام نہ کیا کریں
ہم کسی بھی قسم کی چوری نہ کیا کریں
ہم کسی بھی قسم کے جرائم کی سرپرستی نہ کریں۔
قانون کے مطابق مجرمان کو سزا دینے میں کوئی غفلت کوتاہی نہ کرسکیں۔
ہم خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ اور جعلی ادویات فروخت نہ کرسکیں۔
ہم میرٹ کی خلاف ورزی نہ کیا کریں
اے ہمارے رب ہمیں ہمت دے کہ ہماری کسی بات، تحریر، تقریر یا عمل سے معاشرے میں تعصب، نفرت انگیزی، فتنہ فساد اور تفرقہ بازی نہ پھیلے۔
ہم ایک دوسرے کو عقیدے کے اختلاف پر نہ ہلاک کریں بلکہ بھائی چارے کی زندگی گزاریں
اے ہمارے رب ہمیں ہمت دے
ہم سے کسی دوسرے انسان کو ذہنی، مالی، جسمانی نقصان نہ ہو
حج کے موقع پر امام کعبہ اور مساجد کے امام صاحبان اجتماعی طور پر یہ دعا کروا سکتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرتی غداری......ملکی معاشرے کے غدار

قانون کی پابندی نہ کرنا، قانون کی خلاف ورزی کرنا، قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا نہ دینا معاشرے سے غداری ہے۔ نچلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک جرائم کی سرپرستی کرنا سب سے بڑی معاشرتی غداری ہے۔ ایسے سب لوگ اچھا معاشرہ قائم کرنے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔

پارلیمنٹ، انتظامیہ کے تمام ادارے، عدلیہ ان سب برائیوں کو کنٹرول کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان کی غفلت، کوتاہی، بددیانتی بھی بڑی سطح پر ملک کی معاشرتی غداری میں شامل ہو جاتی ہے۔

معاشرتی غداری......ملکی معاشرے کے غدار

جب کسی ملک کا معاشرتی نظام کمزور ہوگا تو وہ ملک ہر پہلو اور ہر لحاظ سے کمزور ہو جائے گا۔ مذاہب کی الہامی کتابوں میں معاشرے کو نظم وضبط میں رکھنے کے لیے انسانیت کے اصولوں کے ساتھ قوانین بھی بیان کیے گئے ہیں۔ قانون لاگو ہونے کے بغیر انسانیت کے اصول صرف عبادت کے طور پر رہ جاتے ہیں۔

اگر معاشرے میں قانون کی عملداری اور حکمرانی نہ ہو تو اُس کی حالت ویسی ہی ہو جائے گی جیسے کسی چوک پر ٹریفک کو کنٹرول کرنے والا کوئی نہ ہو۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

رب نے زمین تے بندہ......بھیجیا

کیہڑے کم بھیجیا سی......تے اے سارے کردے کیہ نیں

ایناں نوں ہر شے دتی......زمین تے خزانے دتے......کھان نوں سب کجھ دتا

ہدایت وی بھیجی......کہ رل کے رہوو......ونڈ کے کھاؤ

سچائی نال رہوو......تے انصاف کریا کرو

وڈیاں دی عزت......عورتاں دا احترام تے بچے بچیاں تے شفقت کریا کرو......خیال رکھیا کرو

اونہاں نوں پڑھنے پایا کرو

سب نوں اپنے جیا سمجھیا کرو...... برابری دے نال رہیا کرو

پراے تے پُٹھی لائن تے لگ گئے نیں

جیہڑا تھوڑی جئی طاقت پھڑ دا......اوہنوں لالچ دا مرض لگ جاندا

دوجیاں تے رعب پان لگ پیندا......لُٹن تے کھون لگ پیندا

چوری ڈاکے ظلم جبر اور برے کم کرن لگ پیندا...... جان توں وی مارن لگ پیندا

ایہو جیاں نوں ویکھ کے جانوروی کہن لگ پیندے

ایہہ تے وچوں ساڈی نسل دے لگدے نیں

ماڑا بندہ آسماناں نوں تکن لگ پیندا......اپنا فیصلہ قیامت دے دیہاڑے رب تے چھڈ دیندا

اے وقت دے زورآوروں ...... کجھ خیال کرو

ماڑیاں دی مدد کریا کرو......طاقت دا استعمال ساریاں دی بہتری لئی کریا کرو

ماڑے وی تہاڈے ورگے نیں......سدھی راہ تے چلیا کرو

آن والی نسل دا خیال کریا کرو...... تے بندے بن کے رہیا کرو

تسی دنیا توں ٹُر جانا...... کسے نے کجھ نال نئیں لے جانا

رل کے رہوو......وَنڈ کے کھاؤ...... دماغ تے طاقت، دولت دا غرور نہ بھریا کرو

نہ وہ اندھے تھے نہ بدحواس تھے

کسی ملک میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہلکاران، افسران، ذمہ داران چھوٹی سطح یا بڑی سطح

نہ وہ اندھے تھے نہ وہ بدحواس تھے......ہوش وحواس میں قائم تھے

پھر بھی اُن کی ذمہ داری میں شامل علاقوں میں چائے کی جعلی پتی کا کاروبار،

خراب گدھوں مرداروں کے گوشت کا کاروبار

جعلی ادویات بنانے کے کارخانے

خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے کا کاروبار
سب چل رہا تھا
نہ وہ اندھے تھے......نہ وہ بدحواس تھے
اُن کو چیک کرنے والے بھی ذمہ دار لوگ ایسے ہی تھے
بڑے بڑے عہدے اور نام
دفتروں، محکموں، صوبوں اور ملک کے سربراہ کیا سب ایسے ہی تھے؟
نہ وہ اندھے تھے نہ وہ بدحواس تھے

☆☆☆

انسانیت کا سفر اور خوف کا جال

جب سے انسانیت کا آغاز ہوا، خوراک کے ذرائع کی تلاش اور پھر ان پر قبضہ کی جدوجہد جاری رہی۔ اس سلسلہ میں لڑائیاں اور جنگیں بھی ہوتی رہیں۔ طاقتور نے بالادستی حاصل کر لی جو ابھی تک جاری ہے۔ بالادست اپنا قبضہ جمانے کے لیے مختلف طریقوں سے زبردست طبقہ پر اپنا رعب جمانے کے لیے ایک خوف کی فضا پیدا کرتا رہا تاکہ اس طبقہ کے لوگ اُس سے ڈرتے ہوئے زندگی گزاریں اور اپنے حقوق کی بازیابی کیلئے کہیں بغاوت جیسی صورتحال پیدا نہ کر دیں۔ گذشتہ چند صدیوں میں نوآبادیات کا زمانہ رہا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد بظاہر بے شمار ملک آزاد ہوئے۔ لیکن ان میں رہنے والی عام عوام کو خوف کے ماحول میں ہی رکھا گیا۔ دفتروں میں سرکاری افسروں کا حاکمانہ رویہ، پروٹوکول کی لعنت کا سلسلہ جاری ہے۔ کسی VIP کی سواری گزرنی ہو یا دورہ ہو وہی پرانا نوآبادیات کا فرسودہ نظام اپنایا جاتا ہے۔

دیہاتوں، شہروں میں، جاگیرداروں، نودولتیوں نے بھی اسی طرح کا وطیرہ بنا لیا ہے۔ گن مین، گاڑیوں کے جلوس، خوف کی فضا پیدا کی جاتی ہے۔ مختلف قسم کے ڈراوے میں رکھا جاتا ہے۔ ظلم و ناانصافی کی صورت میں دادرسی بھی نہیں ہوتی۔

ترقی یافتہ ملکوں میں بھی عوام کو کسی جانے انجانے خوف میں رکھا جاتا ہے۔ یہ سارے خوف بالادست طبقے کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ترقی پذیر ملکوں میں کوئی نہ کوئی سازش کر کے

دہشت گردی کی فضا پیدا کی جاتی ہے۔ مقامی لڑائی جھگڑے میں دونوں فریقین کی مدد کر کے پوری انسانیت کو مصنوعی خوف کے سائے میں رکھا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال چند مفاد پرست لالچی، ہوس کے مارے افراد کی وجہ سے ہے۔ اُن پر ایک خوف طاری ہے کہ اگر انسانوں میں محبت، رواداری، بھائی چارے کے جذبے پیدا ہو گئے تو اُن کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔

خوف ایک منفی بلا ہے۔ جان بوجھ کر بچوں اور عوام کو خوف کی فضا میں رکھنے والے رہنما، عہدیداران یا کاروباری حضرات اپنے وطن اور قوم سے مخلص نہیں ہوتے۔

دنیا سب کی......وسائل سب کے مشترکہ......ان کا استعمال مل جل کرنا......سب راضی

انسانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

☆☆☆

جھوٹ اور سچ میں کوئی فرق نہیں رہتا......کب؟

کرپٹ معاشرہ میں سیاسی اور غیر سیاسی رہنما عوام سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر میڈیا کے ذریعے کو استعمال کرتے ہوئے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے ماحول میں والدین بھی اپنے بچوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بچے بیچارے اسی کو سچ سمجھتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ایسے ماحول میں جھوٹ اتنا رچ بس جاتا ہے کہ جھوٹ اور سچ میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ نہ ہی اس میں کوئی فرق کر سکتا ہے۔ ڈھٹائی کی انتہا

اگر کوئی سچ کی راہ اپنانے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے بھی مجبور کیا جاتا ہے تو وہ بھی جھوٹ بولے اور جھوٹ ہی کو سچ مانے۔ وہ بیچارہ معصوم بالآخر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور خاموشی سے اپنے سچ کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر الگ تھلگ رہنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتا ہے۔

ایسے معاشرے کی بنیادی کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ تباہی بربادی کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح کسی بڑے حادثے سے ٹکراؤ ہونا لازم ہے اور اُس کا قائم رہنا ایک معجزہ کی صورت بن جاتا ہے۔

نوجوان نسل کو اپنی بقا کے لیے کوشش کرنا ہوگی۔ کرپشن سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ کرپشن کا آغاز گھر، خاندان، ملک کے سربراہ سے شروع ہوتا ہے۔ اگر وہ کنٹرول نہ کر سکے تو بھی اُس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

انسان کی پہچان

انسان کی پہچان اُس کے تعلق، واسطے اور رابطوں سے ہوتی ہے۔ جتنے خوبصورت تعلق دار اور رابطے ویسا ہی خوبصورت انسان۔

دوسرے لحاظ سے صورتحال اس کے برعکس ہو جاتی ہے۔

اچھے دوست، تعلق دار اور رابطے......اچھے انسان کی پہچان

☆☆☆

انسانیت کا درد اور عورت

انسان کی نئی نسل عورت کے بطن سے وجود میں آتی ہے۔ مرد اُس کا ذریعہ ضرور بنتا ہے۔ چونکہ مرد نے انسان کو جنم نہیں دیا ہوتا اس لیے اُس کے دل میں انسانیت کے درد کا جذبہ مفقود ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش اُس کی نشوونما، اُس کی بیماری کی صورت میں فکرمندی اور علاج اُس کے کھانے پینے کا خیال ایسا سب کچھ ایک عورت کرتی ہے۔ اُس کے دل میں بچے سے محبت اور اُس کی حفاظت کا خیال سب سے اہم ہوتا ہے۔ دنیا کے حالات، انسانوں کی بھوک، ننگ، افلاس، غربت، ناانصافی، ظلم اور دیگر قسم کی محرومیت دیکھتے ہوئے ایسا بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انسانیت کی پائیدار بہتری کا خیال صرف اور صرف ایک عورت ہی کر سکتی ہے۔ اگر عورت کو مکمل اجازت کے ساتھ زندگی کے معاملات میں شامل کیا جائے تو دنیا میں امن سلامتی خوشی، خوشحالی، عزت، محبت، احترام کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

مرد نے اپنی پہچان بگاڑ لی

انسان کی پیدائش ہوتی ہے......بچہ یا بچی

دونوں کو خوراک کی ضرورت ہوتی ہے

ہوش سنبھلتی ہے، عادات کھلتی ہیں......جسم بڑھتے ہیں

بچہ ذرات سخت جان...... بچی نازک اندام

ذہنی طور پر دونوں باصلاحیت......دونوں دماغ کے مالک

بچہ خوف کم کھائے......بچی جلد ڈر جائے

دونوں ایک دوسرے کی باہمی ضرورت

مرد نے جسمانی طاقت کی وجہ سے ظلم،تشدد، جبر، ناانصافی کا آغاز کیا

عورت بیچاری کو مظلوم بنادیا

طاقت کے غلط استعمال سے......مرد نے اپنی پہچان بگاڑلی......ڈراؤنا کردار بن گیا

جس کی وجہ سے انسانوں کی اکثریت مختلف محرومیت کی شکار ہوئی اور چلی آرہی ہے

کوئی پُرسان حال نہیں

مرد کی پہچان......امن،سلامتی،عزت،محبت،احترام،انصاف، دیانتداری، برابری کے ساتھ

مرد اپنی پہچان کرائے......اپنے مثبت اعمال سے......نہ کہ شیطانی جال سے

☆☆☆

جھوٹ کا دریا......کرپٹ معاشرہ

انسانیت کے مسلمہ اصولوں میں سے ''سچ'' کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔پیغمبران دین نے بھی اس پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔پیغمبر اسلام نے عملی طور پر سچ بولنے اور اُس پر قائم رہنے کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔

حیرت ہوتی ہے جب مسلمان سچ جیسے سنہری اصول اور سنت نبویؐ پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔جس معاشرے میں اعلیٰ سطح سے لے کر نچلی سطح تک کرپشن کا نظام رائج ہوجائے تو وہاں پر عام شہری بھی اخلاقیات کے پابند نہیں رہتے۔معاشرے میں اگر کسی برائی کو برائی نہ سمجھا جائے برائی پر سزا نہ دی جائے تو ایسا معاشرہ جھوٹ کا دریا نظر آتا ہے۔ ایسی صورتحال میں کوئی اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر اُسے ماننے سے انکار کردیتا ہے کہ اُس نے تو ایسا کہا ہی نہیں، کچھ کیا ہی نہیں۔آہستہ آہستہ ڈھٹائی کی انتہا میں سب شامل ہونا شروع ہوجاتے ہیں ایک دوسرے پر اعتماد اٹھ جاتا ہے۔معاشرہ تباہی کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔

ایسی صورتحال میں لوگ انسانی رشتوں، تعلق داری کو بھی مفاد کا کھیل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے مفاد کی تکمیل کیلئے اخلاقی معاشرتی اصولوں کو پامال کرنے میں کوئی شرم یا عار محسوس نہیں کرتے۔

انسان اور معاشرے کی بہتری، بھلائی اور عزت سچ بولنے اور اس پر قائم رہنے میں ہے

☆☆☆

وہ بھی کہتا ہے......میں انسان ہوں

جو کسی دوسرے عقیدے مذہب کے ماننے والے کو جان سے مارنے کا حکم دیتا ہے یا مار دیتا ہے۔

وہ بھی کہتا ہے کہ......میں انسان ہوں

جو کسی دوسرے نظریہ حیات پر یقین رکھنے والے کو جان سے مارنے کا حکم دیتا ہے یا مار دیتا ہے۔

وہ بھی کہتا ہے کہ......میں انسان ہوں

جو اپنے ملک کے مفاد کی خاطر کسی دوسرے ملک کے شہری کو جان سے مارنے کا حکم دیتا ہے اور اُس شہری کے اپنے ملک کا بندہ یا بندے مل کر کسی ذاتی لالچ کی خاطر اُس کو جان سے مار دیتے ہیں۔

وہ بھی کہتے ہیں کہ......وہ انسان ہیں

ایسے حکمران اور اداروں کے سربراہ جو دوسرے انسانوں کی ہلاکت خیزی کے منصوبے بناتے اور اُن پر عملدرآمد کرواتے ہیں۔

وہ بھی کہتے ہیں کہ......وہ انسان ہیں

اسلحہ تیار کرنے والے کارخانے کے مالک یا ممالک جو اسلحہ کے کاروبار سے اپنا ملک خوشحال بناتے ہیں۔ جس کے استعمال سے بے گناہ انسان موت کا شکار ہوتے ہیں۔

اُس ملک کے شہری بھی کہتے ہیں کہ......وہ انسان ہیں۔

انسانی ہلاکت خیزی کے واقعات میں بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ......وہ انسان ہیں۔

اگر یہ سب انسان ہیں

تو انسانیت اور مذاہب کے اصولوں پر یقین رکھنے والے اور عمل کرنے والے کیا ہیں......؟

کون ہیں......اور وہ کہاں ہیں......؟

☆☆☆

دوست......یار......دوستی

یار......اِک خوشی داناں

خوشی دی کوئی جنس نئیں ہوندی

نہ مرد......نہ عورت

ایدے وچ ذات دا......کوئی دخل نئیں ہوندا......ذات دی کوئی پہچان نئیں ہوندی

یار ای محبوب ہوندا......یار ای معشوق ہوندا

کسے دا کوئی یار تے ہووے

ایسا یار......ایسی خوشی

جیدا خیال آندیاں نال ای

خوشی دی اِک لہر اُٹھے......تے بندہ خوش ہو جاوے

بندے نوں ہور کیہ چائی دا

جیڑا خوش ہووے یار دے خیال نال

اونہوں ہور کیہ چائی دا

جیدی یاری ہووے رب دے نال......اُودھا کیہ کم

او دُکھیارا ہووے......یا دُکھیاری ہووے

اُو......دنیا دے دُکھاں توں پاک......خوشی دا پیغام......امن دا نشان

جیدی رب نال یاری ہووے

☆☆☆

رب نے بلند کیے بعض کے درجے اور روزی کی کشادگی

رب نے انسان کی بھلائی کیلئے

رب نے رہنمائی فرمائی

الہامی کتابوں اور پیغمبرانِ دین کے ذریعے

دین......زندگی کے طور طریقے

انسانیت کے اصولوں اور رائج قوانین کے مطابق

علم، سچ، انصاف، دیانتداری، میرٹ، عزت، ادب، احترام، شفقت، رحمدلی، ہمدردی، رواداری، برداشت، درگزر، بھائی چارہ، اتفاق، برابری کے ساتھ

ایسی روزی......ایسی دولت

ایسا منصب......ایسا عہدہ

جو اصولوں اور قوانین کی خلاف ورزی کر کے کسی دوسرے سے زیادتی اور استحصال کر کے منفی طریقے سے حاصل کیا جائے اس کو رب کا فضل نہیں کہا جا سکتا۔ شیطانی عمل ضرور ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ صدر، وزیر اعظم یا دولت مند کھرب پتی ہی کیوں نہ ہو۔

بلند درجہ اور کشادہ روزی وہی جو مثبت طریقوں، ذریعوں، اصولوں کے تحت اور قوانین کے مطابق نیک عمل کے ذریعے حاصل کی جائے۔

☆☆☆

تھوڑا سچ......زیادہ سچ

دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کیلئے احسن طریقہ سچائی پر قائم رہنے کا ہے۔ طاقت کے زور پر زندگی کا نظام چلانے والے سچائی پر قائم نہیں رہ سکتے۔

تھوڑا سچ......زیادہ سچ کے ساتھ نہیں چل سکتا۔

تھوڑا سچ اپنی مجبوریاں بیان کرتا رہتا ہے۔

زیادہ سچ میں اصولوں کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔

دنیا کے ایسے معاشرے جہاں انسان امن سلامتی، بہتری بھلائی اور خوشحالی کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہاں زیادہ سچ رائج ہوتا ہے۔ قانون کی پابندی اور عملداری جزا و سزا کے تحت معاشرے میں سچ قائم رہتا ہے۔ تھوڑے سچ والے معاشرے میں انسان پریشانیوں، تکلیفوں، دُکھوں اور بے شمار

قسم کی محرومیت کے شکار رہتے ہیں۔ سچ زیادہ ہو یا تھوڑا......ذمہ داری ملکی نظام چلانے والے سربراہوں ،ہر قسم کے اداروں کے لوگوں اور رہنماؤں کے کردار پر ہوتی ہے۔

جیسا کردار......ویسا سچ کا نظام

☆☆☆

پولیٹیکل سائنس......عوام کو بیوقوف کیسے بنایا جائے

کالج، یونیورسٹی کے تدریسی شعبوں میں ایک شعبہ ایک پولیٹیکل سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے۔جس میں سیاسیات کی سائنس کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔اس مضمون میں مختلف ادوار کے مفکروں کے پیش کردہ نظریات پڑھائے جاتے ہیں۔کچھ نظریات پر عمل بھی کیا گیا ہے۔ملکوں میں رائج آئین (دستور) بھی پڑھائے جاتے ہیں۔صدارتی اور پارلیمانی نظام کا موازنہ بھی کیا جاتا ہے تاکہ مستقبل میں عوام کیلئے کوئی اچھا ملکی نظام وضع کیا جائے۔

جب طالب علم تعلیم سے فارغ التحصیل ہو کر عملی زندگی میں شامل ہوتا ہے تو ایک نئی حقیقت سامنے آنے لگتی ہے۔ابھی تک جو مشاہدہ اور تجربہ ہوا ہے وہ یہی ہے کہ سیاست ایک سائنس ہے جس میں انسانوں کو درپیش مسائل کے حل کا نعرہ اور وعدہ کر کے بیوقوف کیسے بنایا جاسکتا ہے۔اس میں اشتہار بازی، میڈیا کا استعمال، پراپیگنڈہ پر بہت زور دیا جاتا ہے۔انسانوں کے کچھ مسائل حل کر کے باقی اگلے مرحلے اور دور کیلئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں تاکہ عوام رہنماؤں کی گاڑیوں کے پیچھے بھاگتے رہیں۔اُن پر پھول نچھاور اور کرسیاں بچھاتے رہے۔خود دھوکے کی زندگی بسر کرتے رہیں۔

سیاست میں ایک جاتا ہے تو پھر دوسرا اُس کی جگہ لے کر وہی امیدوں بھرے نعرے لگاتے ہیں۔ اُن کا عملی انداز وہی رہتا ہے کہ حکومت میں کیسے آنا ہے۔امیدواروں کی سلیکشن سے لے کر دھاندلی کے نت نئے طریقے اختیار کرتا ہے۔اگر کوئی خلوص کے ساتھ عوام کی بہتری بھلائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو طاقت کا ہاتھ اُسے ختم کر دیتا ہے۔طاقت کا ہاتھ چاہتا ہے کہ نظام چاہے ملکی ہو دنیا کا......اُس کے تابع رہ کر ہی کام کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

طاقت میں دانش نہیں ہوتی

اسی لیے دنیا میں انسان مجموعی طور پر بے شمار قسم کی محرومیت کا شکار رہتے ہیں ۔صرف طاقت والے اور ناجائز دولت کمانے والے خوشحالی کی زندگی گزارتے ہیں۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے

☆☆☆

مہنگائی کی ایک وجہ

دنیا کے ترقی پذیر ممالک اپنے معاشی پہیے کو جاری رکھنے کیلئے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے قرض لیتے ہیں۔قرض دار ملک کو اصل رقم سود کے ساتھ واپس ادائیگی روزانہ کی بنیاد پر کرنا ہوتی ہے۔ قرضے کو استعمال کرنے کے لیے بیوروکریسی منصوبے بناتی ہے۔ بنک قرضے دیتے ہیں۔ایسے سب معاملات میں بڑے ذمہ دار لوگ اپنا کمیشن وصول کرتے ہیں جو سوئٹرزلینڈ کے بنکوں میں جمع ہو جاتے ہیں ۔کچھ لوگ مختلف کارخانے/ملز لگانے کیلئے قرضہ لیتے ہیں جو بعد میں اکثر میل ملاپ کے ذریعے معاف کرا لیتے ہیں ......لیکن! ملک کو ان قرضوں کو واپس ادائیگی لازماً کرنا ہوتی ہے۔ جو مہنگائی کے ذریعے مختلف ٹیکسوں کے ذریعے عام عوام سود کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔اس میں سوئٹرزلینڈ میں جمع کمیشن کی رقم بھی شامل ہوتی ہے جو عوام کی بہتری بھلائی کیلئے کبھی خرچ نہیں ہوتی۔ایسی لوٹ مار اور تمام قرضوں کی رقم کی واپسی عوام کو کرنا پڑتی ہے۔

ستم ظریفی یہ کہ قرضے لینے والے اور کمیشن کھانے والے شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔اُن کے بچے غیر ملکی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔تقریباً ہر سال سیر و تفریح کیلئے غیر ملک جاتے ہیں۔

اس کے برعکس عام عوام مختلف قسم کی پریشانیوں ، عذاب اور مہنگائی کے چکر میں جکڑے رہتے ہیں۔ روز بروز مہنگائی میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

عوام کی آگاہی کیلئے ایک پیغام

☆☆☆

پنجابی کی ایک کہاوت...... باندرنہ بن بندے داپُتر بن

(بندرنہ بنو بندے کا بیٹا بنو)

پرانے زمانے میں کسی شرارتی بچے کوشرارت سے باز رکھنے کیلئے اُس کے والدین یا بزرگ کہہ دیا کرتے تھے کہ ''باندرنہ بن بندے داپُتر بن''......ڈارون نامی ایک مفکر نے انسان کوشاید اُس کی شرارتوں اورحرکتوں جیسی خصلت کو دیکھ کر بندر کی ارتقائی شکل کہہ دیا تھا۔آج کل کے مجموعی طور پر انسانی معاشروں کے اعمال وحرکات کو دیکھ کر یہ شک مضبوطی پکڑتا ہے۔

''انسان''رب کی اعلیٰ ترین مخلوق ہے۔قدرت کی طرف سے عطا کردہ دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے دوسری تمام مخلوقات سے برتر ہے۔عقل کے اچھے استعمال کیلئے انسانیت کے اصولوں اورقوانین کے ذریعے رہنمائی فرمائی گئی جو معاشرے ان اصولوں اورقوانین کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ اچھی زندگی گزارتے ہیں۔بے اصول لاقانونیت والے معاشرے اسی کہاوت کے لائق رہتے ہیں۔

''باندرنہ بنو......بندے دے پُتر بنو''

شاید سرکاری، غیرسرکاری یا کاروباری معاشرے کا نظام چلانے والے مفاد پرست اورکرپشن میں ملوث ذمہ دارلوگوں کی سمجھ میں کچھ آجائے۔

☆☆☆

اپنے اندر کے سچ پرظلم نہ کیجئے

قدرت کی طرف سے انسان کو بے پناہ صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں۔ بنیادی طور پر ہر انسان اچھائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔جس میں سچ جیسی انمول اچھائی کی قوت بھی شامل ہوتی ہے۔لیکن اگرانسان کسی لالچ یا مفاد کی خاطر جھوٹ بولنا شروع کر دے تو ایسے عمل سے وہ اپنے ہی اندر کے سچ پرظلم کرنا شروع کر دیتا ہے۔ہرقسم کی برائی،انسان کی اچھائی اورنیکی کے جذبے کو دبا دیتی ہے۔دنیا میں پھیلی ہوئی انسان کی محرومیاں بھوک ننگ افلاس، جرائم ،قتل وغارت،لوٹ مار،اغوا،ڈاکے صرف سچ کو چھپانے اوردبانے کے ظلم کی وجہ سے ہے۔اگرایک اکیلا انسان جھوٹ بولنا شروع کر دیتا ہے تو انسانی معاشرہ مجموعی طور پر

جھوٹ بولنا شروع کر دیتا ہے۔ایک نیا ہتھیار میڈیا ہے جو خبروں سے باخبر رکھنے کے علاوہ کچھ غیر ذمہ دار لوگ انسانوں کے دماغوں میں جھوٹ اس حد تک بھر دیتے ہیں کہ سننے والے اُس کو سچ سمجھ کر یقین کر لیتے ہیں۔

انسان کو اپنی اچھائی......اپنے اندر کے سچ کی عزت کرنے کی توفیق دے۔
سچ میں ہی سب انسانوں کی بہتری بھلائی، امن سلامتی اور خوشحالی ہے۔
کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

انسانیت......ماں کا درجہ رکھتی ہے

سب انسان ہی پیدا ہوتے ہیں......ایک جیسے ہی ہوتے ہیں
نہ کوئی غریب نہ امیر
ماں کے پیٹ سے خوراک کا رابطہ ٹوٹنے سے......سب روتے ہیں
خوراک کیلئے سب روتے ہیں......بھوک سے سب روتے ہیں
بچہ ہو یا بچی......سب انسان ہی تو ہوتے ہیں
دنیا کے نظام میں نابرابری......معاشی نظام میں اونچ نیچ ناہمواری
کوئی کم سہولتوں کے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں
کوئی زیادہ سہولتوں کے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں
یہ ناہمواریاں نابرابریاں......انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے کھیل ہیں
طاقت کی وجہ سے......لالچ کی وجہ سے......تکبر آ جانے کی وجہ
تعصب نفرت کی سوچ کی وجہ سے......دماغ کی منفی سوچ کی وجہ سے
اکیسویں صدی میں انسانوں میں شعور کی بیداری ہونے سے
تعلیم کی آگاہی ہونے سے......رابطوں میں اضافہ ہونے سے
انسان اس بات کو سمجھ رہا ہے......سب انسان ایک جیسے ہی ہوتے ہیں

ضرورتیں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں......سب کو مل کر رہنا ہے......ایک ہو کر رہنا ہے
سلامتی خوشی، خوشحالی کی خاطر۔
ماں خوراک دیتی ہے......سلامتی دیتی ہے۔
انسانیت ماں کا درجہ رکھتی ہے۔

☆☆☆

سڑک ٹوٹی ہوئی......نام پاک سرزمین

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں سفر کرنے والے راستوں کا کوئی نام رکھ دیا جاتا تھا۔شاہراہِ فلاں فلاں............!

ارتقائی عمل سے کچی شاہراہ، پختہ سڑک میں تبدیل ہوگئی۔نو آبادیات کے دور میں انگریزوں نے سڑکیں بنائیں اور اپنے مشاہیر کے نام رکھ دیئے۔

پاکستان میں ملکی نظام کی حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسا کسی ٹوٹی ہوئی سڑک کا نام ''اسلامی جمہوریہ'' رکھ دیا گیا ہے۔جس میں نہ جمہوریت ہے، نہ نظام کی اچھی جھلک نظر آتی ہے۔

اداروں کی حالت......امن وامان، تحفظ، سلامتی کا حال، انصاف کی دگرگوں تصویر
سڑک ٹوٹی ہوئی......نام پاک سرزمین
ٹوٹی ہوئی سڑک پر سفر کرنے والے اس بات کو بخوبی جانتے ہیں

☆☆☆

دیانت داری اور بددیانتی

انسانیت کے بنیادی اصولوں میں ایک اصول دیانتداری ہے۔دیانتداری کا مطلب لین دین، میل ملاپ، دوستی، ہر قسم کے رشتے سرکاری، غیر سرکاری یا کاروباری نظام میں انسانیت کے اصولوں اور قوانین کے تقاضوں کے مطابق یعنی انسانیت کے اچھائی کے پہلو اور شفافیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان اپنی ذمہ داری نبھائے۔

جب انسان اپنے عمل میں بددیانت ہوجاتا ہے تو پھر اس کے نزدیک معاشرتی قدروں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی ۔ مذہب عقیدوں کی حدوں کو بھی پار کر جاتا ہے۔شرم وحیا جیسے الفاظ بے معنی رہ جاتے ہیں۔جلد یا بدیر پریشانی اُس کا مقدر بن جاتی ہے۔یہی حال کسی بددیانت معاشرے کا ہوتا ہے۔

انسانی خوشیوں کیلئے دیانتداری کا اصول ایک انمول تحفہ ہے۔

☆☆☆

انسان رونے کیلئے پیدا نہیں ہوا

انسان...... پیدا ہوتا ہے......زندگی گزارنے کیلئے

زندگی کیسے گذرے......اُس کو خوراک چاہیے

بیماری کی صورت میں صحت کا علاج چاہیے

اپنی جان کی حفاظت چاہے

اُس کو قدرت کی طرف سے عطا کردہ عقل کے مثبت استعمال کیلئے تعلیم چاہیے

زندگی گزارنے کیلئے روزگار کے مواقع چاہئیں

اُس کو (مرد/عورت) زندگی گزارنے کیلئے ساتھ چاہیے

معاشرتی زندگی اچھے طریقے سے گزارنے کیلئے اصول وقوانین چاہئیں

اُس کے اعمالوں پر کنٹرول رکھنے کیلئے اصول وقوانین پر انصاف پسند، دیانتدار،عملدرآمد کراونے والے چاہئیں۔

انسان کو انسانوں سے محبت، ہمدردی، ایک دوسرے کی برداشت، رواداری، بھائی چارے کا سلوک چاہیے۔ بچے بچیوں کو شفقت چاہیے،مثبت رہنمائی چاہیے۔

انسان حسرتوں کیلئے پیدا نہیں ہوتا

انسان زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محرومیوں کا سامنا کرنے کیلئے پیدا نہیں ہوتا

انسان ظلم،تشدد، ناانصافی، ہلاکت خیزی کا شکاری ہونے کیلئے پیدا نہیں ہوتا

انسان تعصب،نفرت، حسد، دھوکہ،فریب، منافقت، فتنہ بازی اور دیگر جرائم کا ارتکاب کرنے

کیلئے پیدا نہیں ہوتا۔

سماجی، معاشی، ناہمواری، نابرابری کیلئے پیدا نہیں ہوتا

اچھا یا برا اور زندگی کا نظام ترتیب...... تشکیل دینے اور اس کو چلانے والوں کی سوچ و عمل پر منحصر

انسان رونے کیلئے پیدا نہیں ہوتا...... انسان کی منفی سوچ انسانوں کو رلاتی ہے

☆☆☆

دو نمبری عمل...... معاشرتی بگاڑ

پہلا سبب: کسی ملک کے معاشرے میں بگاڑ اور دو نمبری ہونے کا پہلا سبب اس کے صدر، وزیر اعظم یا اعلیٰ عہدیدار کا آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ وجہ کچھ بھی بیان ہو۔

دوسرا سبب: عدالتی جج کا مقدمے میں دو نمبری فیصلہ کرنا۔

تیسرا سبب: دو نمبری عمل اور دو نمبری فیصلے کی سپورٹ کرنا۔ (زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ)

پھر دو نمبری ہر سطح پر پھیل جاتی ہے۔ کار، موٹر سائیکل بغیر لائسنس کے چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جعلی شناختی کارڈ، ڈگری اور دیگر کاغذات بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ جعلی دوائی، خوراک حتیٰ کہ جعلی دودھ بننا شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ دو نمبری سے اپنی بھلائی کی امید رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اُسے تسلیم کرتے ہیں، منتخب کرتے ہیں۔ دو نمبری بھی اپنے آپ کو لوگوں کا محسن سمجھنے لگتا ہے۔ اُن میں سے کچھ ایسا بھی خیال کرتے ہیں کہ رب کی مرضی سے ایسا ہوا ہے...... قانون کی خلاف ورزی کرنا شیطان کی شرارت تو ہو سکتی ہے رب کی رحمت نہیں۔

عزت کردار سے ہوتی ہے۔ جب حکمران، رہنما، جج، افسران دو نمبری کریں گے۔ جواب میں عزت بھی جعلی ہوگی، مفادی ہوگی، میل ملاپ بھی جعلی ہوگا، علیک سلیک بھی جعلی، جلوس بھی جعلی، جلسہ بھی جعلی (لوگ جلسے سے کرسیاں اٹھا کر لے جاتے ہیں)

دو نمبری کی عزت بھی دو نمبری ہوگی۔ آہستہ آہستہ یہ سفر زیرو کی طرف بڑھتا جائے گا۔

دو نمبری عمل ہوگا تو نتیجہ ایک نمبری کیسے نکلے گا؟

ایسا معاشرہ......کیسا معاشرہ ہوگا

ایک نمبری عمل......ایک نمبری معاشرہ

امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کا راستہ

☆☆☆

نظریہ ضرورت کے بُرے اثرات

ماضی میں بعض عدالتی فیصلے ''نظریہ ٔضرورت'' کی بنیاد پر کیے گئے۔ اُس وقت کے معروضی حالات کیا ہونگے؟ لیکن آج کل یہ نظریہ ''نظریہ رشوت'' میں تبدیل ہوگیا ہے۔ اس طرح یہ نام نہاد اصول دو نمبری شکل اختیار کر گیا۔

ہر سطح پر ہر بے اصولی غیر قانونی فیصلہ عمل یا قدم برائی کے پھیلنے میں اضافہ کرتا ہے۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے

☆☆☆

لفظ ''ہوس''

عملی طور پر انسانی زندگی کھانے پینے چلنے پھرنے اور ملنے جلنے کا نام ہے۔ ان سارے اعمال میں انسان کی عادات کا بہت دخل ہوتا ہے۔ پیدائش کے بعد والدین کی تربیت، ہمسائیگی کا ماحول، پھر اگر کسی تعلیمی ادارے میں جاتا ہے تو وہاں کے اساتذہ کرام اور پڑھائی کا ماحول اُس کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

زندگی کے دو پہلو ہیں......مثبت اور منفی

مثبت کا مطلب......

اپنی ذات کیلئے اچھائی، بہتری، بھلائی اور اُس کے ساتھ دوسروں کو بھی فلاح و بہبود ہو۔

منفی کا مطلب......

اپنی ذات کو نقصان پہنچے یا اُس کے عمل گفتگو کی وجہ سے کسی دوسرے کو نقصان پہنچے۔

ارتقائی عمل کے ذریعے انسانی معاشرے نے اچھی اور مثبت منفی اور یعنی بری عادات کے لیے لفظ ایجاد کیے ہیں۔ پہلے بنیادی اصول وضع ہوئے پھر ان کی تفصیل کیلئے دوسرے الفاظ استعمال کیے جانے لگے۔

مثبت الفاظ ...... سچ، انصاف، دیانتداری، عزت، محبت، احترام، مدد کرنا، رحم دلی، برداشت کرنا، برابری کا درجہ دینا، خالص، جائز وغیرہ

منفی الفاظ ...... حسد، تعصب، نفرت کرنا، غرور، تکبر، بغض، منافقت، فتنہ فساد پھیلانا، لالچ، ہوس، غصہ، ظلم، تشدد، قتل، زبردستی، محرومیت، رشوت، ناجائز، ملاوٹ خوری، استحصال، دونمبری

ان میں ایک لفظ ہوس ہے۔ ''مال و دولت کی ہوس''

اگر اس پر کوئی کنٹرول نہ ہو تو یہ لامحدودیت کے راستے پر چل پڑتی ہے۔ کسی قدرتی آفات یا مرنے کی صورت میں ہی ختم ہوتی ہے۔ اب تک اس کو کنٹرول کا بہترین علاج صرف ایک ہی معلوم ہوا ہے اور وہ بلا کسی تمیز کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کرنا ہے۔

جس معاشرے میں قانون کی عملداری دیانتداری سے ہو وہاں انسانوں کے منفی رجحانات کم ہو جاتے ہیں۔ صرف ڈھیٹ انسان ہی اس اُلٹے راستے کے مسافر بنتے ہیں۔ کسی ملک کے نظام چلانے والوں کی انہی منفی عادات پر مبنی اعمال کی وجہ سے دنیا کے انسان مختلف قسم کی محرومیات کا شکار ہیں۔

صرف مثبت سوچ اور عمل ہی انسانیت کی محرومیوں کو دور کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

احساس...... غیر احساس اور ملکی نظام

آئین اور قانون کے تحت کسی ملک کے شہریوں کے لیے امن و سلامتی، تحفظ جان و مال، صحت عامہ کا خیال، انصاف، تعلیم اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ادارے قائم ہوتے ہیں۔ پارلیمنٹ، عدلیہ، انتظامیہ کے تمام ارکان و اہلکاران اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ملک کے جاری نظام میں شہریوں کی حالت بتلاتی ہے کہ اس ملک کے تمام ذمہ داران، فرض شناسی، دیانتداری کسی بھی قسم کے لالچ، ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر آئین اور قانون کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا احساس رکھتے ہیں یا غیر احساس کیفیت کے نشے میں رہتے ہیں۔ کہیں شہری ظلم و تشدد، چوری، ڈاکے، عصمت دری، آبروریزی، قتل و

غارت اور مہنگائی کی دہشت گردی کا شکار تو نہیں۔

کیا ذمہ دار لوگ ان معاملات پر حساس ہیں یا غیر حساس۔ یا صرف تنخواہیں وصول کرنے اور سہولیات کے مزے لینے کا احساس اور ہوش رکھتے ہیں۔کسی معاشرے میں اگر تمام ذمہ دار اپنی ذمہ داریاں قانون کے مطابق سرانجام دینے کا احساس رکھتے ہوں تو ہر دونمبری عمل یا دونمبری شخص پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

دہشت گردی کے متعلق چند سوالات

دہشت گرد تنظیمیں کن ملکوں میں پھلتی پھولتی ہیں؟

دہشت گرد کس ملک میں ٹریننگ حاصل کرتے ہیں؟

کیا ایسے ملک کے ادارے بے خبر ہوتے ہیں یا باخبر ہوتے ہیں؟

اگر بے خبر تو کارکردگی ناقص

اگر باخبر تو ملی بھگت

دہشت گردوں کو اسلحہ، خوراک، نقل وحرکت، کمیونکیشن کی سہولتیں اور مالی امداد کہاں سے ملتی ہے کون مہیا کرتا ہے؟

ایسی سب چیزوں میں مدد کرنے والے دہشت گردی پھیلانے میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ایسے حصہ دار کون لوگ ہوتے ہیں؟

اتنے جدید زمانے میں عالمی طاقت کا دعویٰ رکھنے والے یا اقوام متحدہ جیسا عالمی ادارہ ان کی نشاندہی کرنے میں کیوں قاصر ہے؟ ان پر معاشی اقتصادی پابندیاں لگانے میں کیوں ناکام ہے۔سوشل بائیکاٹ کرنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟

کیا دنیا کے حکمران اتنے اہل نہیں کہ دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کرسکیں یا خود ہی سارے......معصوم بیچارے......؟

☆☆☆

انسان......میڈیا اور سائنس

قدیم زمانے سے اب تک انسانی زندگی میں بہت تبدیلیاں آئی ہیں۔ رہن سہن، ٹرانسپورٹ، رابطے، علاج معالجے کی سہولتیں۔ ان کو انسان کی دماغی سوچ نے ایجاد کیا اور سائنس کا نام دے دیا گیا۔ انسانی زندگی کے نظام کو پولیٹیکل سائنس کا نام تجویز کیا گیا۔ اس میں ایک شعبہ میڈیا کا ہے جس کے ذریعے ہم اپنے معاشرے کے واقعات اور غیر ملکی حالات سے باخبر اور آگاہ رہتے ہیں۔ بنیادی طور پر انسانی زندگی کا کاروبار انسان کی گفتگو اور لین دین کے معاملات کے گرد گھومتا ہے۔ انسان کا کردار بھی دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک حصہ انسان کے اندر کی سوچ و خیالات ہیں۔ دوسرا حصہ جو ایک انسان دوسروں کے سامنے گفتگو کے ذریعے اظہار کرتا ہے۔

ہر انسان اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے، اچھا کہلانا پسند کرتا ہے۔ اس کیلئے گفتگو میں اچھے اچھے الفاظ کا چناؤ کرتا ہے۔ انسان کے اندر نیکی اور برائی کا عنصر پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک انسان اگر مثبت سوچ، خیال اور عمل میں مثبت انداز رکھتا ہے تو وہ اندر اور باہر دونوں حصوں میں یقیناً ایک اچھا انسان ہوتا ہے۔

لیکن کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کی نفسیات پر اثر انداز ہونے کیلئے اپنے اندر کی برائی کو چھپاتے ہیں اور گفتگو کے ذریعے دوسروں کے سامنے ان کی بھلائی بہتری کی باتیں کر کے اپنی حقیقت کو مصنوعی طور پر لفظوں کے اظہار کے سہارے اچھا مخلص، بااعتماد شخص کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

یہ فارمولہ آہستہ آہستہ زیادہ مقبول ہو گیا تو عام طور پر سیاسی لیڈر اپنے ذاتی مفاد اور لالچ کو پورا کرنے کی خاطر عوام کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے اُن کی بہتری بھلائی کے سنہرے خواب دکھاتے اور جھوٹے وعدے کرتے ہیں۔

بڑی سطح پر اخبار اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عوام کی سوچ پر اثر انداز ہو کر ان کی سوچ کو ہی تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ وہ جھوٹ کو سچ اور حقیقت سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا سب کچھ عارضی اور وقتی ڈرامہ ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ حقیقت اور اصلیت سامنے آجاتی ہے۔ مصنوعی پن، جعل سازی، دھوکہ فریب، سب عناصر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ لیکن! عوام بیچارے مصیبت کے جال میں پھنس کر رہ جاتے

ہیں۔ انسانوں کی نئی نسل ہی اپنے مثبت کردار، سوچ وعمل سے پرانے جال سے چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے اور کرے گی۔ کیونکہ دنیا کا نظام مصنوعی پن، جعلی سازی اور جھوٹ پر قائم نہیں رہ سکتا۔

☆☆☆

انسان......خیر کا نام

انسان کے جسم کا ایک اہم حصہ ''سر'' (Head) جسم کے ساتھ نہ ہوتو وہ مکمل انسان نہیں ہوتا۔ سر (Head) میں دماغ نہ ہوتو وہ انسان نہیں ہوتا۔

انسان کے دماغ میں اپنی ذات یا دوسرے انسانوں کیلئے خیر بہتری بھلائی کیلئے مثبت خیال سوچ نہ ہوتو وہ انسان نہیں ہوتا۔

دماغ میں اگر انسان کی اپنی ذات یا دوسرے انسانوں کو سماجی معاشی جسمانی نقصان پہنچانے کی منفی سوچ ہوتو وہ انسان نہیں ہوتا۔

منفی سوچ...... جھوٹ، تعصب، نفرت، تکبر، حسد، ظلم، نفرت، فتنہ فساد، منافقت، ملاوٹ خوری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، رشوت، دھوکہ فریب اغوا، چوری، ڈاکہ، قتل، دہشت گردی

مثبت سوچ...... سچ، تعلیم، انصاف، دیانتداری، مدد کرنا، ہمدردی، برداشت، رواداری، عزت، محبت، ادب، احترام، شفقت، برابری کا درجہ دینا، تحفظ جان و مال، امن و امان، قانون سب کیلئے ایک جیسا، روزگار/خوراک کی فراہمی وغیرہ

انسان......خیر کا نام

خیر اپنے لیے اور دوسروں کیلئے

29 نومبر 2015ء...... چند خبریں اور تبصرہ

1- تھانے سے سنگین مقدمات کی اصل فائلیں چوری ہوگئیں۔

جب نام نہاد اہم شخصیات کے مقدمات کی فائلیں غائب ہوسکتی ہے تو چھوٹی سطح پر مقدمات کی فائلیں بھی چوری ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

2- محافظوں کی گاڑی چوری ہوگئی۔

جب معاشرے میں بڑی سطح پر جرائم اور چوری کی سرپرستی کرنا اور لاقانونیت کا ماحول عام ہوجائے تو چروں کی جرأت بڑھ جاتی ہے۔ایسے حالات میں محافظوں کی گاڑی بھی چوری ہوجاتی ہے۔ بالادست یا زبردست طبقات کی جان ومال تحفظ غیر یقینی ہوجاتا ہے۔

جرائم کی سرپرستی کرنے والوں کو جرم کا تیر اُن کو یا اگلی نسل کو واپس آکر لگتا ہے۔جرائم کی سرپرستی کرنے والوں کے ساتھ کبھی کسی وقت بھی ویسا ہی حادثہ پیش آسکتا ہے۔آج نہیں تو کل۔ قانون فطرت سے کوئی نہیں لڑسکتا۔ قانون کی بالادستی میں ہی سب کی خیر پوشیدہ ہے

☆☆☆

میں کچھ بھول جاتا ہوں

جب کوئی میٹھے بول بولے...... جب کوئی اپنائیت کی بات کرے

میں کچھ بھول جاتا ہوں

جب کوئی قسم کھائے......کوئی وعدہ کرے

اچھے مستقبل کی بات کرے......کوئی مصیبت مشکل ٹل جانے کی بات کرے

کوئی حق حقوق کی بات کرے......انصاف مل جانے کی بات کرے

میں کچھ بھول جاتا ہوں

ایسے دھوکے پہلے بھی کئی بار ہوئے......ایسے وعدے پہلے بھی ایفا نہ ہوئے

پتہ نہیں......انداز نئے یا نعرے نئے...... چہرے بھی وہی شکلیں بھی وہی

مجھے کچھ ہوجاتا ہے......میں پھر یقین کر لیتا ہوں

پتہ نہیں کیوں......؟

پھر لُٹ جاتا ہوں......بار بار لُٹ جاتا ہوں

میرا جذباتی پن......کم عقلی،بیوقوفی یا......میرا پاگل پن

مجھے لوٹنے والے سب کچھ بھول جاتے ہیں

میری بہتری بھلائی میرٹ انصاف کی باتیں

کرپشن ختم کرنے کی باتیں......ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر خدمت کرنے کی باتیں

روزگار مہیا کرنے کی باتیں......مہنگائی کم کرنے کی باتیں

قانون کی بالادستی کی باتیں

اختیار مل جانے کے بعد......مجھے لوٹنے والے سب کچھ بھول جاتے ہیں

اپنے ذاتی مفاد کے لیے......اصول قانون کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں

میں کون......عوام

مجھے لوٹنے والے......ایسے سب کون......؟

بلاتبصرہ......؟

انسان پیدا ہوا......خیر کیلئے

جب پہلی بار انسان ایک مخلوق کی شکل میں آیا تو اُس وقت سے لے کر اب تک ایک ارتقائی سفر سے گزر رہا ہے۔جسم تو پہلے بھی وہی تھا۔ یہ سفر انسان کی دماغی سوچ کا ہے۔ پہلے انسان کو انسان کو کھا جاتا تھا۔کوئی رشتہ بھی طے نہ تھا۔اس زمانے کو مادر پدر آزاد کہا جاتا تھا۔

رفتہ رفتہ دماغی سوچ میں تبدیلی آتی گئی۔ اس سارے سفر کی منزل صرف ایک ہی ہے۔سب انسانوں کیلئے خیر...... یہ منزل صرف نیک اور خیر کے عمل سے آتی گئی۔ نیک عمل کی ایک تعریف

انسان کا خیال سوچ اور عمل سے نہ پہلے اور نہ ہی کسی دوسرے انسان کو کسی بھی لحاظ سے یعنی سماجی معاشی یا جسمانی لحاظ سے نقصان پہنچے۔

آج کل کے انفارمیشن کے دور میں ایک انسان...... دوسرے انسان یا انسانوں کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھنے کی حقیقت کو تسلیم کر رہا ہے۔نئ نسلوں کا ایک دوسرے سے تیزی سے رابطہ ہو رہا ہے۔ عنقریب رنگ و نسل،قوم،قبیلہ،علاقہ، ملک و دیگر رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

اس سفر میں عقیدہ مذہب یا کسی بھی وجہ سے رکاوٹ ڈالنے والوں کی منفی سوچ بھی تبدیل ہو جائے گی۔ تباہی کا سامان یعنی اسلحہ بارود ایٹم بم و دیگر مہلک ہتھیار تلف کر دیئے جائیں گے۔ حکمران اور

اداروں میں موجود آج پرانی نسل کے گھروں کی لالچ، مفاد، بالا دستی جیسی منفی سوچ کیوجہ سے انسانی آبادی کی اکثریت بھوک ننگ، ہلاکت خیزی جیسی مصیبتوں، دُکھوں اورغم کا شکار ہیں۔نئ نسل کے لوگ اپنی کوششوں سے مثبت سوچ، امن وسلامتی، تحفظ جان و مال اور انصاف میرٹ برابری کا بول بالا قائم کرنے میں کامیاب ہونگے۔

☆☆☆

انسان، مرد یا عورت......ایک خوشی کا نام

رشتوں کے لحاظ سے عورت مرد دونوں کے آپس میں تعلقات بھی خوشی کا نام ہے

لیکن قدرتی طور پر جسمانی طاقت زیادہ ہونے کی وجہ سے مرد نے اپنے سے کمزور عورت کو اپنی تفریح کا سامان بنالیا۔اُس کا رقص دیکھ کرخوشی حاصل کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں قبیلوں کے سرداراور بادشاہ ایسا ہی رویہ رکھتے تھے۔مرد نے عورت کواس حد تک مجبور کر دیا کہ اس کے رقص یعنی ناچ کو ایک با قاعدہ پیشہ کی صورت دے دی۔

جبکہ وہ خود ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوتا ہے۔ ماں کی عزت کرتا ہے۔اسی ماں سے جنم لینے والی بہن کی عزت کرتا ہے۔ اپنی بیٹی کی تو عزت کرتا ہے۔لیکن دوسروں کی بہن، بیٹی،عورت کی عزت کرنے کی بجائے اس رقص کروا کرخوشی محسوس کرتا ہے۔ دولت کے استعمال سے یا زبردستی عورت کا ناچ کروانے اور دیکھنے والے نفسیاتی ذہنی بیماری کا مریض اور متضاد کردار کے ہوتے ہیں۔

عورت انسانیت کی ماں ہے......تقدس کا رشتہ ہے

عزت کیجئے......احترام کیجئے......خیال کیجئے

☆☆☆

انسان کی حیثیت......درجہ......پنجابی کا ایک لفظ ’’اوکات‘‘

دنیا کے ایک ملک کا علاقہ پنجاب ہے اُس کا نام پانچ دریاؤں کی نسبت سے رکھا گیا۔ جو اس علاقے کی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔اس علاقے میں بولی جانے والی زبان ’’پنجابی‘‘ کا ایک لفظ

’’اوکات‘‘ ہے۔اس کا مطلب کسی کی معاشی حیثیت ہے۔

یہ مالی طور پر کمزور یا کوئی اختیار نہ ہونے کیوجہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آقا اور غلام کے معاشرتی نظام میں طبقات میں نام نہاد درجہ بندی ہونے کی وجہ سے چھوٹے طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے سے اونچے درجے کے لوگوں کے حقارت زدہ رویوں کی شکایت کرتے ہیں۔ جب نچلے درجے والا کوئی شخص اونچے درجے میں شامل ہوجاتا ہے تو وہ اپنے ماضی کو بھول کر اپنے ہی پرانے طبقے کے لوگوں سے توہین آمیز برتاؤ رکھنا شروع کردیتے ہیں۔ پھر ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

’’اپنی اوکات میں رہو‘‘......’’وہ اپنی اوکات سے باہر ہوگیا‘‘......’’اپنی اوکات میں رہ کر بات کرو‘‘

یہ حقیقت ہے کہ یہ حیثیت/اوکات آقا اور غلام کے صدیوں سے جاری رہنے والے نظام سے پیدا ہوئی ہے۔اصل درجہ انسان کے نیک کردار کا ہوتا ہے۔ چاہے اُس کی مالی حیثیت کچھ بھی ہو۔اختیار ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی معاشرتی حقیقت ہے کہ اکثر اونچے درجے کے لوگ بے شمار اخلاقی سماجی، حدود سے گری ہوئی غیر قانونی حرکات میں ملوث ہوتے ہیں۔ معاشی کرپشن کرتے ہیں۔ رشوت لینے والے بڑے عہدے پر فائز اپنی اوکات کو بڑا سمجھتے ہیں۔اگر کوئی بااختیار یا دولت مند جرم کرے تو قانون اپنی بے بسی ظاہر کرنا شروع کردیتا ہے۔اس کے برعکس غریب آدمی کے معاملے میں قانون فوراً حرکت میں آجاتا ہے۔ یہاں اوکات خاموش ہوجاتی ہے۔ جرم تو جرم ہوتا ہے کوئی بھی اس کا ارتکاب کرے۔ دنیا کی آبادی کی اکثریت ان نام نہاد بڑا درجہ کے لوگوں کی معاشی استحصال، معاشی دہشت گردی، ظلم، تشدد، ناانصافی کی وجہ سے مختلف قسم کی محرومیات کا شکار ہے۔

حقیقت میں درجہ یا ’’اوکات‘‘ صرف کردار کی ہوتی ہے

اچھا کردار......درجہ بلند

بُرا کردار......درجہ پست

☆☆☆

کیفیت......احساس یا(Mood)

قدرت نے انسان کو دماغ جیسی نعمت عطا کر کے دوسری تمام مخلوقات سے برتر کر دیا۔

دماغ میں بے شمار چھوٹے چھوٹے ذرات یعنی خلیے ہوتے ہیں۔ یہ سب آپس میں منسلک ہیں۔ ہر خلیہ کا اپنا اپنا کام ہے۔انسان کے تمام اعمال انہی خلیوں کے حرکت میں آنے سے عمل پذیر ہوتے ہیں۔ انسان کی کیفیت بدلتی رہتی ہے۔خوشی،غم،غصہ،اُداسی، یاد،سوچ خیال۔ان سب کیفیات کا اعتدال میں رہنا ضروری ہے جس کو نارمل بھی کہا جاتا ہے۔

وگرنہ ابنارمل کیفیت میں مسلسل رہنے سے انسان کی شخصیت کا عکس ہی بدل جاتا ہے۔ وہ ذہنی نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔ ہر وقت خود پریشانی کی حالت میں رہتا ہے۔اور اپنے ساتھ دوسروں کے لیے بھی پریشانیوں کا باعث بنتا ہے۔

زندگی کے اعمال میں اعتدال پسندی ضروری ہے۔

☆☆☆

ایک جھوٹا......دوسرے جھوٹے کا ساتھی نہیں ہوسکتا

معاشرتی زندگی میں انسان بعض اوقات کسی ڈر خوف، لالچ یا مفاد کی خاطر حقیقت کو چھپاتا ہے اور اُس کا اظہار اپنے بولنے والے فقروں میں کرتا ہے۔مثال کے طور پر ہر بچہ کوئی غلطی کر جائے تو والدین یا ٹیچر کی جھاڑ یا سزا سے بچنے کے لیے حقیقت کو چھپاتا ہے اور اپنے کیے گئے عمل سے انکار کر دیتا ہے کہ یہ اس نے نہیں کیا۔عملی طور پر انسانی زندگی میں جھوٹ کا بہت عمل دخل ہے۔ چھوٹی سطح تو کیا سربراہوں، رہنماؤں کی بڑی سطح پر بھی یہی الٹا دستور قائم نظر آتا ہے۔

سب اپنے اپنے مفاد لالچ کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں لیکن دنیا کے دکھاوے کے لیے اپنے آپ کو سچا یا مخلص انسان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔حقیقت کو چھپانے والے ایک دوسرے کے ساتھی نہیں ہوسکتے۔اِسی وجہ سے دنیا کے نظام میں انتشار،لوٹ مار، وسائل پر قبضہ،ظلم،تشدد، دہشت گردی، ہلاکت خیزی کا طوفان برپا ہے۔

سچ بولنے میں ہمیشہ خیر ہوتی ہے

☆☆☆

مذاہب عقیدے اور سچ

دنیا میں تمام مذاہب عقیدے، سچ بولنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اِس کے ماننے والے سچ بولنے سے گریز کریں۔ جھوٹ بولنے والے شخص کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے نہ کوئی عقیدہ۔ بے شک وہ اس پر یقین کا دعویٰ رکھتا ہو اور اپنے آپ کو اس کا پیروکار کہتا ہو۔

کسی مذہب عقیدے کو ماننے والوں کے عمل ہی اس کی پہچان بنتے ہیں۔ وگرنہ اچھے اصول، ہدایات اور رہنمائی کتاب کا حصہ ہی رہ جاتے ہیں۔

ملکوں کے آئین قانون کے لیے بھی یہی پہچان ہوتی ہے۔

انسان کا عمل ہی اس کی پہچان ہے۔

☆☆☆

انسانی شعور اور کردار

انسانی شعور تو ہر وقت بیدار رہتا ہے۔ اس میں اچھائی بہتری کیلئے مثبت اصولوں اور حقیقتوں کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس عمل کو تعلیم اور علم کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ علم حاصل کرنے کی خاطر بچے کو با قاعدہ طور پر کسی سکول میں داخل کروایا جاتا ہے۔ معاشرے میں جاری ماحول بھی انسان کی شخصیت کی تعمیر میں بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔

اگر کسی ملک میں کرپشن ہوگی اور اُس کا کوئی احتساب نہ ہو تو انسانوں کے رویے بھی حالات کے مطابق تبدیل ہو جاتے ہیں۔ معاشرتی حالات اور نظام میں بہتری لانے کے لیے ذمہ داری کا احساس دلانا لازم بن جاتا ہے۔ کرپشن کا سبب سربراہوں، رہنماؤں کے کردار کی خامی ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھنا، خلاف ورزی کرنا، ذاتی لالچ اور مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذمہ داری نبھانا۔

کرپشن ہمیشہ بڑی سطح سے ہی نچلی سطح تک آتی ہے۔ جب کسی ادارے کا سربراہ قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کا اثر مثال بن کر فوراً نچلی سطح پر ہوگا۔ مالک یا افسر بددیانتی کرے اور ملازم یا ماتحت اُس کا اثر نہ لے نہ ممکن بات ہے۔

معاشرے کی تباہی کا آغاز یہی سے ہوتا ہے۔ جب معاشرہ بگڑ جاتا ہے تو وجوہات ڈھونڈتے رہتے ہیں۔اس میں اصلاح کے لیے طریقے سوچے جاتے ہیں۔

طریقہ صرف ایک ہی ہے......سربراہوں کا کردار

قانون کی ہر حالت میں پابندی......کسی تمیز یا مصلحت کے بغیر

☆☆☆

خطرے میں کون......کیوں اور کیسے؟

جب کسی معاشرے میں کرپشن پھیل جاتی ہے تو انسانیت کے اصول اور حقوق خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔

سچ،علم، انصاف، آئین، قانون، دیانتداری، برداشت، رحمدلی،عزت،محبت، احترام، بھائی چارہ، برابری،رواداری،روٹی کپڑا،تعلیم،روزگار،علاج معالجہ کی سہولتیں۔

یہ سب کچھ انسانوں کے منفی فیصلوں سے پیدا ہوتا ہے۔

اُس کے نتیجے میں متاثرہ معاشرے اور ملک کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

☆☆☆

ایسی خوشیاں......کیسی خوشیاں

دنیا میں ہر انسان اپنی تندرستی،بہتری بھلائی چاہتا ہے۔اس کے لیے زندگی بھر کوشش کرتا ہے۔ شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو جو بیماری کو پسند کرے یا اپنے ذہنی معاشی جسمانی نقصان کو پسند کرے۔انسان خوش رہنا چاہتا ہے،غم سے دور بھاگتا ہے۔

لیکن ایسی خوشی کیسے خوشی کہلاسکتی ہے۔

جب ایک انسان دوسرے پر ظلم کر کے خوش ہو...... ناانصافی کر کے خوش ہو

نابرابری کا سلوک کرے اور خود خوشی محسوس کرے

تعصب،نفرت اور تکبر کا اظہار کرے اور خوشی محسوس کرے۔

آقا اور غلام کا نظام قائم کرے اور خوشی محسوس کرے

مالیاتی نظام میں مختلف طریقوں سے دوسروں کی دولت لوٹے ،خود دولت مند ہو، دوسروں کے غریب ہو جانے پر خوشی محسوس کرے

ڈھیروں دولت اور جائیداد بنائے اور دوسری طرف انسان روٹی کھانے سے محروم اور بیماری کا علاج کرانے سے محروم ہو تو خوشی محسوس کرے

خود مہنگے لباس پہنے دوسروں کے تن پر کپڑا نہ دیکھ کر خوشی محسوس کرے

کاروبار میں ناجائز منافع ،دونمبر مال بنا کر بیچے اور خوشی محسوس کرے

چند بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ باقی بچے اُن کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھیں۔ بچوں سے مزدوری کروائے اور خود خوشی محسوس کرے۔

عورت کو انسان نہ سمجھے اور اپنی ہوس پوری کرنے کیلئے اُس کو ایک کھلونا سمجھے اور خوشی محسوس کرے

رشوت کمیشن کے بازار گرم کر کے چوری، ڈاکے، اغوا اور ناجائز قبضے کر کے خوشی محسوس کرے۔

مجرموں کو جرم کی سزا دینے کے بغیر چھوڑ دینے میں خوشی محسوس کرے

قانون کی خلاف ورزی کرنے اور جرائم کی سرپرستی کرنے پر خوشی محسوس کرے

ایک طبقہ علم وٹیکنالوجی سے مستفید ہو۔ دوسرے طبقوں کو اُس سے محروم رکھے اور خوشی محسوس کرے۔

دنیا میں انسانوں کی 12% آبادی ترقی یافتہ کہلائے باقی 88% ترقی پذیر کہلوائے

دہشت گردی یا دیگر واقعات میں بے گناہوں کو جان سے ماریں اور خوشی محسوس کرے

دوسروں کا خون پسینہ بہا کر خود سہولتوں سے مزین زندگی گزارے

ایسی سب خوشیاں کیسی خوشیاں......خود فریبی......   کوئی سمجھے یا نہ سمجھے

☆☆☆

ایک دعا

یارب مجھے اتنی عقل دے، اتنی طاقت دے، اتنی توفیق دے۔ میں کسی دوسرے انسان کو پہلے سلام سلامتی کہہ سکوں۔ میں دوسرے انسانوں کا ادب، عزت و احترام کرسکوں۔ کسی بھی لحاظ سے دوسرے انسان یا انسانوں کی مدد کرنے اور بہتری بھلائی کا ذریعہ بن سکوں۔ میں کسی بھی بنا پر تعصب نہ رکھ سکوں، نفرت نہ کرسکوں، تکبر نہ کرسکوں، کسی دوسرے سے ناانصافی نہ کرسکوں۔ کسی دوسرے کو ذہنی، معاشی، جسمانی نقصان نہ پہنچا سکوں۔ میرے دماغ میں شر کی سوچ نہ آئے۔

یارب...... مجھے اتنی عقل دے، اتنی طاقت دے، اتنی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

یہ کیسے VIP لوگ

کسی فنکشن میں وقت کے مطابق نہیں پہنچتے۔ پھر توقع رکھتے ہیں کہ ان کو فرنٹ لائن میں بٹھایا جائے تاکہ وہ اپنے آپ کو عزت دار محسوس کریں۔ ان کے لیے پہلے سے نشستوں پر بیٹھے لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے کبھی منت ترلے سے کبھی سختی سے۔

یہ کیسی VIP حیثیت جو لیٹ آنے پر پچھلی نشستوں پر بیٹھنے میں توہین محسوس کرے۔ ایسے اخلاقی ہمت اور جرأت سے محروم لوگ کیسے VIP بن سکتے ہیں بن جاتے ہیں، کہلا سکتے ہیں۔

یہ ایسا ہی ہے مسجد میں نماز کے لیے اگلے صف میں کھڑے نمازی لوگوں کو پچھلی صف میں جانے کے لیے کہہ دیا جائے۔ زندگی بھی عبادت ہے کوئی مذاق نہیں۔

نئی نسل کے لیے تعلیمی شعور

☆☆☆

کوئی مجھ سے جھوٹ نہ بولے......ایک انسان

کوئی میرے لیے بہتری بھلائی کی دُعا نہ مانگے۔ کوئی میری صحت تندرستی کی دُعا نہ مانگے۔ کوئی میری مدد نہ کرے، میری دادرسی نہ کرے۔ کوئی میرا ادب احترام اور عزت نہ کرے۔ مجھ پر شفقت نہ کرے۔ مجھ سے محبت پیار نہ کرے۔...... خیر ہے

لیکن......کوئی مجھ سے جھوٹ نہ بولے۔
جھوٹ میرے لیے شر کی صورت ہے......میرے لیے نقصان دہ ہے
کوئی مجھ سے جھوٹ نہ بولے۔
میرا خیال رکھنے والا کوئی ہے......جو سب کا خیال رکھتا ہے
میرا ایمان ہے......یقین ہے
مثبت سوچ......نیک عمل پر قائم رہے
لیکن جھوٹ نہ بولے
عام انسان ہو......رہنما، افسر، کاروباری......یا ادارہ

☆☆☆

جھوٹ کا نقصان

جھوٹ کی تعریف......کسی حقیقت کو چھپانا

اگر کوئی جھوٹ بولے، دوسرا اس پر یقین کرلے تو وہ یقین کرنے والا ایسی بات پر یقین رکھتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اصلیت ہے ہی نہیں تو اس کا نتیجہ اس کے نقصان میں نکلے گا۔

مثال کے طور پر اگر عدالت میں جھوٹ بولا جائے، جج اس کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے، یقین رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ دے دیتا ہے تو اُس نے غیر حقیقت چیز پر فیصلہ کردیا۔ کسی کی حق تلفی ہوگی، نقصان ہوگا۔

ایسے عمل اور کردار والے شخص کو کیا نام دیا جاسکتا ہے۔ عہدہ اختیار بے معنی رہ جاتے ہیں۔ اسی لیے عملی زندگی میں سب سے زیادہ زور سچ بولنے پر دیا جاتا ہے۔

جتنا زیادہ سچ......اُتنا ہی زیادہ خوشحال معاشرہ

جھوٹ اور سچ کا آغاز......والدین اور سربراہوں سے ہوتا ہے

ہوتے سب انسان ہی ہیں

ہر ایک کی آنکھ پر
کوئی نہ کوئی پٹی ہے
کسی آنکھ پر ذات پات کی، رنگ، نسل، قوم، علاقہ، قبیلہ اور ملک کی
کسی آنکھ پر فرقہ، عقیدہ، مذہب کی

کسی آنکھ پر تعصب، نفرت، تکبر، نابرابری، لالچ، حسد کی
کسی آنکھ پر فتنہ فساد پھیلانے کی
کسی آنکھ پر طاقت وزعم کی
کسی آنکھ پر قانون کی خلاف ورزی کرنے کی
کسی آنکھ پر مجرمانہ حرکات کا ارتکاب کرنے کی
کسی آنکھ پر بدمعاشی، بداخلاقی، جنگی جنون کی

ایسی سب منفی سوچ کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔ تعلیم اور سمجھ آنے پر عقل وشعور میں تبدیلی سے یہ پٹی اُتر جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ سب پٹیوں نے اترنا ہے۔ انسان نے انسان کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھنا ہے۔ ایک دن آئے گا کوئی بھوکا نہیں سوئے گا۔ تعلیم سے محروم نہیں ہوگا۔ سب کو انصاف، روزگار مہیا ہوگا۔ ایک دوسرے کی عزت واحترام کریں گے۔ بھائی چارہ اتفاق ہوگا۔

قیامت سے پہلے یہ سب کچھ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

سوال اور ایجادات

انسانوں کا اپنے آپ سے یا کسی اور سے ''ایسا کیوں ہوا...... کیسے ہوا...... کب ہوا...... کیسے ہوگا'' جیسے سوالات کرنے اور اس کے حل مل جانے پر نئی نئی باتیں نکلتی ہیں۔ زمانہ پتھر سے لے کر اب تک اسی بنیاد پر نت نئی ایجادات دریافت ہوئی ہیں۔

تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پرانے زمانے کے کھیتی باڑی کے آلات اور طریقہ کاشت نہیں پوری ہوسکتیں۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ، کمیونیکیشن دیگر مختلف ایجادات، سہولیات، انہی سوالات کا نتیجہ ہے۔

دنیا ایک جاری سفر ہے۔ نوجوان نسل کی سوال پوچھنے پر حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کی جائے۔ علم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ دنیا بھر کے انسان ایک دوسرے کے شانہ بشانہ انسانیت کا سفر طے کرسکیں۔

معاشرتی ناہمواریاں، اونچ نیچ کے درجات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

☆☆☆

بڑے آرام سے مرد کہہ دیتا ہے......عورت کی سمجھ نہیں آتی

مرد پہلے اپنی نگاہ کو دیکھے......کس نظر سے عورت کو دیکھتا ہے

پھر اپنے دماغ سے پوچھے......وہ کس خیال سے عورت کو پرکھتا ہے

صدیوں سے مرد کے ہاتھوں ظلم، تشدد جبر کی ستم زدہ عورت

اگر عورت کو سمجھنا ہے تو......ماں کے کردار کو سمجھنا ہوگا

شفقت، محبت، پیار، قربانی کی......اعلیٰ مثال

اے مرد...... بچے کی پرورش ہی دیکھ لے

بہن، بیٹی، بیوی کے رشتہ کو دیکھ لے......سمجھ لے

عورت بھی انسان ہے......کوئی کھیل یا مذاق نہیں

عورت......انسان کی ماں......زیادہ عزت کی جگہ ادب واحترام کی مستحق

رب کی عطا...... عورت مرد دونوں......انسان

ایک دوسرے کی عزت کرو......عزت سے رکھو......عزت سے رہو......خوشی عزت میں ہی ہے

☆☆☆

کیا مرد کو اپنی سمجھ ہے؟ کہ وہ خود کیا ہے؟

اگر سمجھ ہے تو پھر......دنیا میں بھوک ننگ کیوں...... ناانصافی کیوں......جبر ظلم تشدد کیوں

قتل وغارت کیوں...... چوری ڈاکے اغوا کیوں...... بیروزگاری کیوں......مہنگائی کیوں

دہشت گردی کیوں......عورت کی بے حرمتی کیوں......عورتوں کی سمگلنگ کیوں......

قحبہ خانے کیوں

جانوروں سے بدتر......عورت کے ساتھ سلوک کیوں

بچوں پر زیادتی کیوں......

جنگی جنون کیوں......اتنی ہلاکت خیزی کیوں

وحشت، دہشت، درندگی جیسے الفاظ کس کیلئے

کون کرے یہ سب کچھ

مرد کی بالا دستی کی دنیا میں یہ سب کیا ہے......اور کیوں ہے؟

کیا مرد کو اپنی سمجھ ہے؟ کہ وہ خود کیا ہے؟

☆☆☆

جھوٹ اور جھوٹ کے بچے

کسی حقیقت کو چھپانے کی خاطر انسان کچھ فقرے یا الفاظ بولتا ہے۔ ایسے عمل کو جھوٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ ایک جھوٹ بولنے کے بعد اُس کی وضاحت کیلئے دوسرا جھوٹ جنم لیتا ہے۔ پھر یہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

دنیا میں تمام ناانصافیاں، محرومیاں جھوٹ اور جھوٹ کے بچوں کی وجہ سے ہیں۔

سچ میں ہی اچھی زندگی کے سب راز ہیں۔

☆☆☆

محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے

محبت سچائی ہے......صاف گوئی ہے

محبت خلوص ہے......بھروسہ ہے......اعتماد ہے

محبت ادب ہے......احترام ہے......عزت ہے......شفقت ہے......اخلاق ہے

محبت عاجزی ہے......انکساری ہے......صاف ہے......شفاف ہے

محبت مثبت سوچ و خیال ہے......مثبت عمل ہے

محبت انسانیت ہے

محبت دُعا ہے...... دَوا ہے......زندگی ہے

روح کی غذا ہے

ایک تحفہ ہے......خوشی ہے

محبت بندگی ہے......محبت جنت ہے

کائنات محبت سے تخلیق ہوئی......محبت سے قائم ہے

محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے۔

☆☆☆

برباد معاشرے کی اصلاح

کرپشن اور ناانصافی سے لتھڑے معاشرے کی اصلاح کرنے کا واحد طریقہ

قانون کی پابندی......قانون کی بلاتمیز عملداری

اس عمل میں نہ کوئی خرچہ آتا ہے...... نہ ہی وقت لگتا ہے۔ ادارے قائم ہیں۔ صرف اور صرف حکمرانوں اور اداروں کے سربراہوں کی نیت، ارادے اور مخلصانہ کوشش پر منحصر ہے۔

جیسی نیت ارادہ مخلصانہ کوشش

وہی ہی حالت معاشرے کی

مثال: کسی چوک پر ٹریفک پولیس کا سپاہی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہوتو ٹریفک قانون کے مطابق چلتی ہے۔

☆☆☆

برائی...... پردہ پوشی یا سرپرستی

معاشرے میں برائی کی حقیقتوں سے منہ موڑنا، پردہ پوشی کرنا یا سرپرستی کرنا، خود اپنے ساتھ پورے معاشرے کو دھوکے میں رکھنا یا دھوکہ دینے کا برابر ہے۔ قانون کی کسی خلاف ورزی پر سزا نہ ہوتو وہ بھی سرپرستی بن جاتی ہے۔ برائی کو روکنے والے ذمہ دار لوگ متعلقہ اداروں کے سربراہان، جج صاحبان،

افسران، اہلکاران ہوتے ہیں اور اُن کی کارکردگی کو چیک کرنے والے حکمران، عوام کے نمائندے پارلیمنٹ کے اراکین ہوتے ہیں۔

عوام کا کام تو قانون پر پابندی کرنا ہے۔ اگر عملدرآمد کروانے والے اپنی ذمہ داری دیانتداری سے ادا کریں۔ لیکن اگر قانون کی پابندی کروانے والے ہی قانون کی خلاف ورزی، جرائم کے سرپرست بن جائیں تو عوام کو قصوروار ٹھہرانے والے ابنارمل لوگ ہوتے ہیں۔

آئین اور قانون کی ایک شق کی بھی خلاف ورزی کرنے والا معاشرے میں برائی پھیلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ برائی کو بروقت نہ کنٹرول کیا جائے تو وہ بڑھ کر معاشرے کی تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔

نہ کوئی مصلحت نہ کوئی بہانہ۔

قانون کی حکمرانی ہی برائی کا علاج ہے

☆☆☆

جھوٹ اور دماغی صحت

قدرت کی طرف سے انسان کی تخلیق ایک عظیم تحفہ ہے۔ انسان کو خوبصورت جسم کے ساتھ سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے دوسری تمام مخلوقات سے بہتر دماغ بھی دیا۔ جس کو بروئے کار لاتے ہوئے انسان زندگی کے سفر کی منزلیں طے کرتا چلا جا رہا ہے۔ انسان تو ہر جگہ ایک ہی ہے۔ انسانیت کے بنیادی اصول بھی عالمگیر ہیں۔ علم، سچ، انصاف، دیانت، امانت، برابری، عزت، محبت، احترام، رحمدلی، ہمدردی، برداشت، رواداری، بھائی چارہ، قانون پر پابندی، تحفظ، امن سلامتی شامل ہیں۔ ان سب میں سب سے اہم اصول سچ بولنے کا ہے۔ اس کا متضاد لفظ ''جھوٹ'' ہے۔ جو سب برائیوں کی جڑ ہے۔

انسان کی اچھی صحت کیلئے جسمانی صحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ دماغی صحت کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔ جھوٹ بولنے سے دماغی صحت خراب ہوتی ہے۔ اس کے علاج کیلئے کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ اس کا علاج انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ ہر حالت میں سچ بولے۔ ایک فرد، دوسرے افراد، حتیٰ کہ ادارے اور حکومتیں بھی عوام سے جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتیں۔ عوام سے حقیقت کو چھپانے کا عمل جھوٹ بولنے کے مترادف ہے۔

جھوٹ سے بچنا ہی انسان کی خوشی خوشحالی کا ذریعہ بنتا ہے۔جس معاشرے میں سچ بولنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہ زیادہ خوشحال ہوتے ہیں۔

''جھوٹ نہ بولنا بھی ایمان کا حصہ ہے''

☆☆☆

عورت کی عظمت کی بات

قدرت نے شاید میری فطرت میں عورت کی عظمت کا عنصر زیادہ بھر دیا ہے۔ جب بھی کبھی کسی عورت پر ظلم کا ذکر سنتا ہوں، پڑھتا ہوں اُس عورت کو مردوں کے وحشت اور درندگی بھرے ماحول میں گھٹن زدہ دیکھتا ہوں تو رو پڑتا ہوں۔

بیٹی کی رخصتی کے گیت سن کر کسی شاعر کی زبان سے ادا کیے گئے عورت کی غلامانہ حیثیت سے متعلق بات سنتا ہوں تو رو پڑتا ہوں۔

عورت......انسانیت کی ماں

عورت......سب مردوں کی ماں

عورت......سب خواتین کی ماں

اسی ماں کو...... برے حال میں دیکھ کر کرب کی کیفیت سے گذرتا ہوں تو رو پڑتا ہوں

مردوں کی سوچ میں، شعور کی تبدیلی کیلئے کوشش کرتا ہوں۔لکھتا ہوں، پمفلٹ کی صورت میں تقسیم کروا دیتا ہوں۔اس طرح اپنا حصہ ڈال دیتا ہوں۔شاید اگلی نسلیں

اپنی ماں کو پہچان سکیں......عورت کی عظمت کو جان سکیں۔

ہر عورت کی عزت کر سکیں......عورت کو بھی انسان سمجھ سکیں۔

☆☆☆

بس ٹُر دا جا

میں سوچنا چھڈ دتا

کسے دے بولے ہوئے پھیڑے لفظ دے نال کسے دے کیتے ہوئے پھیڑے عمل دے نال

کسے دے میرے متعلق پھیڑے خیال نال۔

مینوں کوئی تکلیف ہوئی تے میں اوہدے متعلق سوچنا ہی چھڈ دتا

اوہدے خیال تے عمل اوہدے نال

میرے خیال تے عمل میرے نال

اوہدا خیال کر کے لبھناں وی کیہ

اپنے آپ نوں ہور تکلیف پہنچاون دے سوا

بس دعا کر چھڈ داں......سب دی بھلائی دی

فیر میں اپنے آپ کہندا......اپنی سوچ نوں سدھی رکھ

جے میں چنگی سوچ نال سدھے رستے تے چلاں گا

تے رب آپ ہی سولیاں کرے گا

میریاں وی تے سبھاں دیاں وی......سولیاں

رب تے مان رکھ تے سدھی لائن تے ٹُر دا جا......بس ٹُر دا جا

☆☆☆

گناہوں کی معافی کیلئے اہلیت......نیک اعمال

انسان خطا کا پتلا ہے شاید ہی کوئی انسان ہو جو کبھی خطا کار نہ ہوا ہو۔

ہر انسان رب سے اپنے گناہوں، خطاؤں اور غلطیوں کی معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ دعائیں مانگتا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے گناہوں کے سلسلے کو جاری رکھے گا تو پھر کیسے امید رکھ سکتا ہے کہ معافی کا سلسلہ بھی جاری رہے۔

نیک عمل کے ذریعے اپنے آپ کو معافی کے اہل ثابت کیجئے۔

معافی کی قبولیت میں آسانی پیدا کیجئے۔

پیغمبران دین کے ذریعے نیک عمل کرنے کی رہنمائی فرمائی گئی ہے۔اس کے ساتھ سزا جزا کا پیغام بھی شامل ہے۔نیک عمل زندگی اور آخرت میں بھلائی کا ذریعہ ہے۔گناہوں کی معافی کیلئے بھی یہی بہتر راستہ ہے۔ گناہ جاری رکھنا اور معافی مانگنا اپنے آپ سے مذاق کے برابر ہے

☆☆☆

نیک عمل رب پر یقین رکھنے کا ایک پیمانہ ہے

رب......نیکی کا نام ہے۔رب پر یقین رکھنا......نیک عمل کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے

اگر نیک عمل نہ کیا جائے تو ایسا عمل رب پر یقین رکھنے کی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ برائی کا عمل شیطان پر یقین ظاہر کرتا ہے۔

حکمران،افسران،اہلکاران،جج صاحبان،کاروباری،ملازم پیشہ افراد یا عام انسان سب برابر

☆☆☆

انسانوں کا باہمی رشتہ

انسان کی زندگی باہمی رشتوں،تعلق اور میل جول سے وابستہ ہے۔اگر انسان دوسرے انسان کا خیر خواہ نہ ہو،مددگار نہ ہو،عزت،شفقت،پیار کا سلوک نہ ہو،صاف گوئی سے کام نہ لے۔

اور دوسرا انسان پہلے انسان کے ساتھ عزت،محبت،پیار،صاف گوئی،مددگاری،خیر خواہی نہ کرے تو دونوں کا آپس میں کوئی رشتہ تعلق نہیں ہوتا۔اس رشتے میں تمام خونی رشتے (بہن،بھائی،بیٹا،بیٹی،ماں باپ اور خاندان کے دوسرے افراد) اور دوستی کے تعلق بھی شامل ہیں۔

نوٹ: آپس میں گالی دینے والوں کا کوئی رشتہ،دوستی اور تعلق نہیں ہوتا۔خواہ کتنا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

رہنما قسم کے لوگ......سب جانتے ہیں......سمجھتے ہیں

رہنما قسم کے لوگ......سب جانتے ہیں......سمجھتے ہیں

ان میں اگر کوئی تعلیم یافتہ نہیں تو دنیا داری کی تعلیم سے خوب واقف ہیں، جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ ان کو علم ہے کہ عوام کو اپنے قریب کیسے لانا ہے۔ اپنے سپورٹر کیسے بنانا ہے نعرے کیسے لگواتے ہیں۔ دُکھوں کے مارے عوام...... ناانصافیوں کے مارے عوام...... ظلم وستم کے شکار عوام...... بیروزگاری کے ستائے عوام...... ان سب کیلئے اُمید بھرے خوش کُن سہانے وعدے اور نعرے، رنگ برنگے بینروں پر اچھے مستقبل کی تحریریں لکھواؤ پھر جب ان کے دل جیت لو اپنی فتح کے جشن مناؤ۔

اس کے بعد عوام اپنی خیر خود منائے...... رہنماؤں کے ڈیروں پر سلام کرنے جائے...... دفتروں کے چکر لگائے...... واپس ان کے ڈیرے پر پھر سلام کرنے جائے۔

مسائل کے حل کیلئے قانون موجود...... نظام موجود...... ادارے موجود
اداروں کے اہلکار موجود...... عوام کے ٹیکسوں سے بھرا قومی خزانہ موجود
تنخواہیں، سہولتیں سب وصول...... پھر بھی عوام کی قسمت میں چکر ہی چکر...... دھکے ہی دھکے
ذمہ دار کون...... عوام کی قسمت
رہنما سب بری الذمہ...... ان کے بال بچے مال و دولت جیوے جیوے
عوام رہیں...... بیچارے کے بیچارے...... ملی بھگت کے دیکھوان کے نظارے
محترم سائل جناب...... شکر صبر کا ٹیکہ...... اپنے ساتھ لائے...... اور ان سے مفت لگوائے
شکر کرے کہ وہ زندہ ہے...... سانس لیتا ہے

رہنماؤں کے عمل سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سب کا ایک ہی مشترکہ پروگرام۔ اگر عوام کے سارے مسائل حل ہو جائیں تو ان کے ڈیروں پر سلام کرنے کون جائے۔ لہٰذا ادھورے کام کرو، اپنے محتاج بنائے رکھو اور سلام وصول کرتے جاؤ۔ ان کا مشن...... خود کھاؤ پیو...... موج اُڑاؤ

☆☆☆

عوام کے نمائندے کی ایک پہچان......قانون کی پابندی

عوام کے منتخب نمائندوں کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ قانون سازی کریں۔اداروں کی کارکردگی پر نظر رکھیں۔ملک کے مستقبل کیلئے منصوبہ سازی کریں۔معاشرے میں امن وامان اور سلامتی، تحفظ کا خیال رکھیں۔یہ صرف ایک صورت میں ممکن ہے کہ وہ خود قانون کی پابندی کریں، عمل کریں اور عوام کیلئے مثال بن جائیں۔

اگر وہ خود یا عزیز واقارب قانون کی خلاف ورزی کریں گے تو ملکی نظام اور معاشرے میں خرابیاں پیدا ہونگی۔مختلف جرائم بڑھ جائیں گے۔ایک خرابی سے دوسری خرابی جنم لیتی ہے۔عوامی نمائندے عوام کی رائے دہی کے ذریعے اُن کی عقل کے استعمال کی تصویر ہوتے ہیں۔

ایک خیال

☆☆☆

فرائض کی انجام اور دیانتداری

مشاہدے میں آتا ہے کہ کسی معاشرے کے بعض افراد کمائی کے لیے ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ اپنے ملازمین کو اپنے میں دیانتداری سے سرانجام دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ لیکن خود اپنے فرائض بددیانتی میں سرانجام دیتے ہیں۔ کردار کا یہ دوہرا پن ......معاشرے کے کھوکھلا ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دینے کی ذمہ داری ہر شخص کی ہوتی ہے۔

معاشرہ مل جل کر رہنے کا نام ہے۔

ذمہ داری سب کی ایک جیسی......سرکاری یا غیر سرکاری

اپنے فرائض سرانجام دینے میں دیانتداری......معاشرے میں خوشحالی

☆☆☆

دہشت گردی نہیں......اچھے اعمال رب کی پسند

دنیا میں ہمیشہ کسی نہ کسی انسانوں کے جذبات بھڑکا کر لڑایا جاتا ہے۔ مفاد پرست اپنا مفاد حاصل کر لیتے ہیں۔ لڑنے مرنے مارنے والے خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔ نہ کوئی تعمیری کام ہو پاتا ہے۔ آج کل لڑائی دہشت گردی دنیا کے اُن علاقوں میں ہو رہی ہے جہاں معدنی دولت پائی جاتی ہے۔ یہ دولت (تیل و دیگر معدنیات) چوری چھپے مفاد پرستوں کے پاس جا رہی ہے۔ اور ان علاقوں میں رہنے وایل معصوم انسان ہلاکت خیزی تباہی بربادی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ گھروں سے بے گھر ہوتے ہیں۔ پناہ گزین بنتے ہیں اور دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ ایسا سب کچھ ایک ہی مذہب کے ماننے والوں کے علاقوں اور ملکوں میں ہو رہا ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ ایسے ملکوں کے سربراہ شعوری یا غیر شعوری طور پر آلہ کار یا ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں۔

مذاہب اور انسانوں کے متعلق رب نے قرآن میں وعدہ کر دیا

سورۃ المائدہ (18:32) ''تمام بشر یعنی انسان اُسی نے پیدا کیے ہیں کسی بے گناہ انسان کو جان سے مارنے والا پوری انسانیت کو قتل کرتا ہے اور ایک انسان کی زندگی کو بچانے والا پوری انسانیت کو بچاتا ہے۔'' انسان کو زندہ رکھنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے نہ کہ جان سے مارنے کے لیے۔ اگر کوئی گمراہ ہے تو وہ کبھی بھی راہ راست پر آ سکتا ہے جب اُس کو رب ہدایت کرے۔ انبیائے کرام کو صرف پیغام دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اچھے اعمال والے انسان ہی......رب کے پسندیدہ لوگ ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

مذاہب......الہامی کتابیں......نافرمانی

انسانیت کی رہنمائی کیلئے رب کی طرف سے پیغمبران دین بھیجے گئے۔ ان کے ذریعے الہامی کتابیں اتاری گئیں۔ پیغمبروں اور الہامی کتابوں پر عقیدہ اور یقین رکھنے والوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ کتابوں میں دیئے گئے رب کے فرمانوں پر عمل کریں۔ بصورت دیگر نافرمان کہلائیں گے۔ تمام مذاہب

کی کسی بھی کتاب میں بے گناہ انسانوں کو جان سے مار دینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر بھی اگر بے گناہ انسانوں کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں، اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے، مدد دی جاتی ہے، سرپرستی کی جاتی ہے تو ایسا عمل رب اور کتابوں کی نافرمانی کا عمل کہلائے گا۔

یہ کیسے رب کے ماننے والے لوگ نافرمان لوگ

مکروہ عمل کی وجہ سے اپنے مذاہب کی توہین کا باعث بنتے ہیں

بدنامی کا باعث بنتے ہیں

ایسے عمل کی سرپرستی کرنے والے اور عمل کرنے والے......سب دہشت گرد

دہشت گردی کے ذریعے انسانوں کو مارنے والے اور اُن کی سرپرستی کرنے والے ایسے تمام لوگ رب کے نافرمان......دہشت گرد

وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

☆☆☆

انسان کی ایک پہچان......صاف گوئی

انسان کے کردار کی ایک پہچان اُس کی صاف گوئی سے ہوتی ہے۔ انسان کی زبان اور عمل میں تضاد دوسرے انسانوں کو ذہنی جسمانی، معاشی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ اکثر اوقات ایسے انسان کے لیے یہ بات نا قابل تلافی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ انسانوں کے صاف گو نہ ہونے کی وجہ سے ہی معاشرے کی زیادہ تر خرابیاں جنم لیتی ہیں۔

☆☆☆

الفاظ ''چوری کرنا......چور'' وسیع معنی رکھتے ہیں

کسی کے اعمال و دولت کو مالک کی اجازت کے بغیر اُس کی لاعلمی میں اپنے ساتھ لے جانے کے عمل کو ''چوری کا عمل'' کہا جاتا ہے۔ مال و دولت ایک فرد یا اجتماعی طور پر عوام کی ملکیت بھی ہوسکتا ہے۔ چرانے کا عمل ایک ہی جیسا ہو تو چور کا لفظ ایسا عمل کرنے والے سب افراد پر لاگو ہوگا۔ مشاہدے میں آتا

ہے کہ قومی خزانہ کی چوری کی جاتی ہے۔ کاروبار میں بھی چوری ہوتی ہے۔ چوری کے انداز الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ جنہیں دھوکہ، فریب، منافع خور، ملاوٹ خور، ڈاکو، جیب تراش، رہزن جیسے الفاظ دے دیئے جاتے ہیں۔

مقصد ایک جیسا ہی ہوتا ہے کسی کا مال اپنا بنا لینا۔

قرآن میں عبرت ناک سزا کے طور پر چور کا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔

ایک خیال......کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے

☆☆☆

انصاف اور انسان

لفظ ''انصاف'' اپنے مطلب میں وسیع معنی رکھتا ہے۔ ہر ذی روح انسان روزمرہ زندگی میں اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہے۔ انصاف اپنی ذات سے اور دوسروں کیلئے۔ اپنی ذات کے ساتھ کیے گئے انصاف کی گواہی اُس کا کردار دیتا ہے کہ وہ کیسا انسان ہے۔ جو انسان اپنی ذات کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا وہ دوسروں کے ساتھ کیسے انصاف کرے گا اور اچھا سلوک رکھے گا۔

انسان کا اپنے ساتھ انصاف ...... اچھے برے کی تمیز رکھتے ہوئے اچھے عمل کے ساتھ زندگی گزارنے کو کہتے ہیں۔ یہ بلا تمیز عہدہ، درجہ، دولت، با اختیار، سب انسانوں پر لازم ہے۔ معاشرے میں خوشی، عمل، سکون اور خوشحالی کی بنیاد بنتا ہے۔ اگر والدین رہنما، سربراہ، اداروں کے سربراہ اور اہلکاران ...... عام انسان اپنی ذات کے ساتھ انصاف نہیں کریں گے تو ایسا معاشرہ بدامنی، بدحالی، تباہی، مہنگائی کا شکار ہو جائے گا۔

☆☆☆

رب......اتفاق کو پسند اور فرقہ بندی کو سخت ناپسند کرتا ہے

فرقہ بندی......عبرت کا مقام ہے

تفریق..........تفرقہ..........نقصان

بدنظمی......لاقانونیت......افراتفری

اتفاق......رحمت وبرکت

سلامتی تحفظ......خوشی خوشحالی

اتفاق......رب کو پسند

مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان......ملکوں کے درمیان

اداروں کے درمیان......انسانوں کے درمیان

☆☆☆

سوچاں دے جاگیردار

کیدے نال گل کراں تے کینوں دساں

ایتھے تے کوئی ہے ای نئیں......کوئی وی نئیں

اوہدی اِکّو ذات......آواز آئی

آ......میرے نال گل کر......کیہ گل اے

ایتھے تے سارے اپنی سوچاں دے مارے نیں

میں گل کیتی......جینوں عزت دیو......اوشک کردا

بےشک او بچہ ای کیوں نہ ہووے

جیدے نال گل کردا......اولڑ پیندا اے

جینوں اصول تے صحیح گل سمجھاؤ......او سمجھدا نئیں

ہر کوئی کہندا......میں ٹھیک......میری سوچ ٹھیک

میری گل سُن......میری گل مَن

میں چنگا تے میری سوچ چنگی

جے ہاں کر دیو......سامنے مَن جاندا......اندروں شک کردا

کیدے نال گل کراں تے کینوں دساں

ایتھے سارے سوچاں دے جاگیردار
نِکے دماغ...... تے نفسانفسی دے شکار

☆☆☆

انسانی معاشرے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں

تعلیم یافتہ یا غیر تعلیم یافتہ ......اعلیٰ یا کم درجہ عہدیدار

بڑا یا چھوٹا اہلکار......زیادہ یا کم مال و دولت والا

بڑا یا چھوٹا کاروباری......ملازم پیشہ یا عام شہری

جو مذہب کی تعلیمات اور انسانیت کے مسلمہ اصولوں کے خلاف اپنے کیے گئے کسی بُرے عمل کو بُرائی نہیں سمجھتے ......اپنی غلطی کو غلطی نہیں سمجھتے۔

کوئی گناہ کا عمل کرتے وقت اُس کو گناہ نہیں سمجھتے

(ہاتھ منہ دھوکر اپنے آپ کو پاک صاف کہتے ہیں)

اپنے ظاہراً یقین کے خلاف عمل کرتے وقت اپنے یقین کی پرواہ نہیں کرتے

دوسروں کے عمل پر نکتہ چینی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور اپنے اُس جیسے ہی عمل پر کسی کی نکتہ چینی برداشت نہیں کرتے۔

اپنی کمائی کے حصول میں جائز ناجائز کی تمیز نہیں رکھتے۔

اپنی گفتگو میں سچ جھوٹ کی تمیز نہیں رکھتے

جھوٹ بولنا گفتگو کا حصہ بن جاتا ہے اُس کو برا نہیں سمجھتے۔

آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کے عمل کو بُرا نہیں سمجھتے۔

قانون اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف فیصلہ کرنے کو بُرا نہیں سمجھتے۔

حقدار کی حق تلفی کرنے کو بُرا نہیں سمجھتے۔

دھوکہ، فریب دہی، ملاوٹ خوری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، اقربا پروری، قومی خزانہ لوٹنا، اختیارات اور سہولتوں کا ناجائز استعمال کرنا، قانون کی رکھوالی اور علمبرداری کرتے وقت کسی یقین،

عقیدے، مذہب کی پرواہ نہیں کرتے۔

ایسے انسانوں کی جائز و ناجائز خواہش کی تکمیل ہی اُن کا یقین عقیدہ اور ایمان ہوتا ہے۔

اُن کے لیے یقین عقیدہ اور ایمان ایک کھیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

جب چاہا یقین اور ایمان کا لبادہ اوڑھ لیا...... جب چاہا اُتار دیا۔

اُن کی زندگی کا واحد مقصد زندگی کو جائز ناجائز طریقے سے انجوائے کرنا ہوتا ہے۔

اپنے عمل میں مذہب اور انسانیت کے اصولوں کو نظر انداز کرنا اُن کیلئے ایک معمولی بات ہوتی ہے

ایسے سب لوگ بظاہر صحت مند لیکن ذہنی گندگی کی بیماری کے نفسیاتی مریض لوگ کسی بھی معاشرے کی بربادی کا سبب بنتے ہیں۔

☆☆☆

مثبت تبدیلی یا مقصد کیلئے پُر امن جدوجہد

شعور کی دنیا میں انسانی معاشرے میں گذرتے ہوئے حالات کے تحت کسی بھی تبدیلی کے حصول کیلئے چلائی جانے والی تحریک میں دیانتدار لیڈر شپ اور تنظیم کا ہونا لازمی ہے۔ پھر اخراجات کیلئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد دیگر لوازمات شروع ہوتے ہیں۔ احکامات کا خفیہ رکھنا، افرادی قوت، خوراک، ٹرانسپورٹ، کمیونکیشن، نیٹ ورک وغیرہ۔

آج کے زمانے میں اچھے اور مثبت مقصد سے زیادہ تخریبی مقاصد کیلئے چلائی جانے والی تحریکیں انہی بنیادوں پر چلائی جا رہی ہیں۔ جو قوم یا اُمت بدنظمی، تفرقہ بازی، ناانصافی اور کرپشن کا شکار ہو وہ دنیا میں محتاج ہو جاتی ہیں۔ غداری کا لفظ اپنے ہی سازشی لوگوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح بعض لوگ شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے ہی قوم یا اُمت کے ساتھ دشمنی کا کردار ادا کر جاتے ہیں۔ جب اپنے ہی اپنوں کو مارنے لگیں تو یہ ایک تاریخی المیہ بن جاتا ہے۔ آنے والے وقت میں ایک دوسرے پر الزام لگانے کے علاوہ انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ محض جذباتیت سے تحریکیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ مثبت مقصد کیلئے چلائی جانے والی تحریک ایک پُر امن جدوجہد ہوتی ہے۔ پیغمبران دین نے اسی جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے نیکی کا پیغام پھیلایا۔ اُس میں تخریب کاری ہونے یا کرنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

صبر اور بے صبری

انسانیت کا سفر ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہنا ایک ارتقائی عمل ہے۔
شعوری طور پر انسان میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔

انسان کی فطرت میں ایک چیز شامل ہے کہ دولت کے انبار لگ جائیں، خوشحالی ہو جائے پھر بھی بیچارہ بے صبرا رہتا ہے۔ مزید کی تمنا کرتا اور خواہش رکھتا ہے اور اُس کیلئے حد سے زیادہ کوشش بھی کرتا ہے۔ جس سے اس کا لالچ کا نفسیاتی مریض بن جانا لازمی امر ہے۔ انسان کے بڑھتے ہوئے شعور کی وجہ سے وقت کے ساتھ سمجھ آنے پر بے صبری کی سوچ غائب ہو جائے گی۔ اور انسانوں کے درمیان محبت بھائی چارہ امن سلامتی کی فضا غالب آ جائے گی۔ وقت انسان کا بہترین استاد ثابت ہوتا ہے۔

جس معاشرے میں قانون کی عملداری نہ ہو۔ وہاں بے صبری پھیل جاتی ہے۔ جس کی ایک مثال نگرانی کے بغیر ٹریفک کا نظام ہوتا ہے۔ بے صبری کے بعد اگلہ مرحلہ لالچ، ذاتی مفاد اس کے بعد نفسا نفسی، لاقانونیت پھیل جاتی ہے۔ چوری ڈاکے دیگر جرائم عام ہو جاتے ہیں جن کے اثرات سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ اہل اقتدار، بااختیار یا عام شہری بلاتمیز سب اس کی زد میں آتے ہیں۔

☆☆☆

دفتروں میں عوام کی حق رسی کیلئے ایک تجویز

کسی بھی ملک کے شہری روزمرہ کے استعمال کی ہر شے پر ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ براہ راست یا بالواسطہ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ جس سے قومی خزانہ جمع ہوتا ہے۔ ملکی اداروں اور محکموں کے ملازمین، پبلک سرونٹ اپنی تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔ آئین و قانون کے مطابق اور انصاف کی رُو سے دفاتر میں عوام کو درپیش مسائل کا فوری حل ہونا لازم ہوتا ہے۔ لیکن مشاہدے میں آتا ہے کہ عوام کو حق کے حصول کیلئے دفاتر کے بار بار چکر لگانے پڑتے ہیں۔

بعض اوقات کوئی شنوائی بھی نہیں ہوتی۔ شہری ایک بیچارگی کی تصویر بن جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں چند ایک تجاویز

1- جن دفاتر سے لوگوں کی شکایات اور مشکلات رہتی ہوں۔ ان دفاتر کے انچارج کو فرائض سے غفلت برتنے پر سبکدوش کر دیا جائے۔

2- محکمہ کے سربراہ کو حالات کو درست کرنے کیلئے ایک دفعہ موقع دینے کے بعد اُسے بھی مستعفی ہونے کا کہا جائے۔ بصورت دیگر اُسے سبکدوشی کا پروانہ جاری کیا جائے۔

3- اصولی طور پر محکمہ کے وزیر کو بھی مستعفی ہو جانا چاہیے۔

4- جس محکمے کے متعلقہ ملازمین اور سربراہ عوام کی دادرسی نہیں کر سکتے اُنہیں ملازمت کرنے یا اُن کی نگرانی پر مامور وزیر کا کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ قومی خزانے سے تنخواہ وصول کر کے قوم کے قیمتی خزانے کو نقصان پہنچائے۔

5- یہی اصول وزیراعلیٰ اور وزیراعظم کے عہدوں پر منطبق آتا ہے۔ پبلک سرونٹ اور نمائندگان بھی ملک کے شہری ہوتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک فریق تنخواہ کے مزے اڑائے اور اپنے ٹیکسوں کے ذریعے تنخواہ دینے والا فریق اپنے جائز حق کے حصول کیلئے دفاتر میں خواری کی ہوا کھاتا پھرے۔

☆☆☆

پاؤں کی حفاظت کرنے والا جوتا

ہر انسان کی جان قیمتی اور اُس کو پیاری ہوتی ہے۔ اپنی پیدائش کے وقت سے ہی دنیا میں زندہ رہنے کیلئے خوراک کیلئے روتا ہے۔ ماں کے دودھ کے ذریعے اُسے پہلی خوراک ملتی ہے۔ پھر بڑا ہو کر خوراک حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ اُس کی اولین ترجیح اُس کی اپنی زندگی کا تحفظ ہوتا ہے۔ اُس نے سردی گرمی کے موسم کی سختیاں برداشت کرنے کیلئے جسم کو ڈھانپنے کیلئے لباس بنایا۔ اسی طرح اپنے پاؤں کی حفاظت اور پتھروں کیڑوں مکوڑوں اور کیچڑ سے بچنے کیلئے جوتا بنایا۔ انسان اپنی جان کی تحفظ کرنے والی ہر شے کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن پاؤں کو محفوظ رکھنے والے جوتے کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ بلکہ کسی دوسرے انسان کو حقارت سے پکارنے کے لیے یہ لفظ استعمال کرتا ہے۔ ''جوتے کے برابر'' یا کسی کو ''اپنی جوتی سمجھنا''۔ اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسان اپنے پاؤں کی عزت نہیں کرتا۔ اُسے احترام نہیں دیتا۔ حالانکہ پاؤں کے ذریعے ہی انسان چلتا پھرتا ہے اور اُس کی حفاظت کیلئے جوتا پہنتا

ہے پھر خود ہی اُس سے نفرت کا اظہار بھی کرتا ہے۔

انسان کی حفاظت کرنے والی ہر شے کی عزت و احترام ضروری ہے

☆☆☆

انسان پابندی سے گھبراتا ہے لیکن اچھا انسان بننے اور معاشرہ قائم کرنے کیلئے اصول و قانون کی پابندی لازم ہے

آغاز دنیا میں انسان مادر پدر آزاد زندگی گزارتا تھا۔ انسان کو انسان کھا جاتا تھا۔ اس کو وحشت کی زندگی کہا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ عقل پر پڑے ہوئے پردے اُٹھتے گئے۔ اُس نے دوسرے انسان کو بھی اپنے جیسا ہی ایک انسان سمجھنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے کے ساتھ امن سلامتی محبت، بھائی چارے کی زندگی گزارنے کیلئے قانون کی پابندی کی اہمیت کو تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کرنے پر سزا کو قبول کرنا پڑا۔ پیغمبران دین نے اخلاقیات، سماجیات اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کی تعلیمات سے رہنمائی فرمائی۔ ارتقائی عمل کے ذریعے انسانیت کے بنیادی اصول وضع ہوئے اور انہی کو مد نظر رکھتے ہوئے انسانوں کے بنیادی حقوق و فرائض، جزا اور سزا کا نظام قائم کیا گیا۔ فطری طور پر انسان کی جبلت میں شامل آزاد رہنے یا کسی پابندی کو قبول نہ کرنے کی عادت نے اس کے ساتھ اس کے ساتھ معاشرے میں قانون کی عملداری قائم کرنے میں غفلت، کوتاہی کی وجہ سے انسان اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اچھا انسان بننے کے لیے اخلاقی، سماجی اصولوں کی پابندی پر عمل کرنا لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح اچھا معاشرہ قائم کرنے کے لیے آئین و قانون کی پابندی اور دیانتداری سے عملداری لازم و ملزوم ہوتی ہے۔ دوسری صورت میں انسان اور معاشرہ ابنارمل ہو جاتا ہے جسے دماغی و نفسیاتی خرابی کہا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں پھیلی بربادیوں کی ایک وجہ
طاقت کی سوچ کا استعمال برائے لالچ، مفاد پرستی

انسانی معاشروں میں رہنے سہنے، نقل وحرکت کرنے، مالی، معاشی، اور بنیادی حقوق اور سہولتوں کی محرومیت کی اصل وجہ طاقت کی سوچ کا بے دریغ استعمال ہے۔ انسان کا تکبر غرور خودغرضی، مفاد پرستی، دوسروں کو محروم رکھنا، اور نا ختم ہونے والی لالچ کی سوچ رکھنا اور اُس پر عمل کرنا ہے۔

چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سے بڑی سطح تک ہر جگہ ہر لیول پر ایک ہی نظریہ یا فارمولہ عمل پذیر ہے۔ مالی طور پر غریب اور کمزور انسان (عورت/ مرد) کو طاقت کے استعمال سے خوفزدہ کیا جائے اور اُسے ڈر کی حالت میں رکھا جائے اور اُس سے محنت مزدوری وتابعداری کا کام لیا جائے۔ ایسا نظریہ زندگی کے ہر شعبے میں عرصہ دراز سے مسلسل چلا آ رہا ہے۔ کمزور انسانوں کو آزادی اور خودمختاری کیلئے اظہار کرنا، تعلیم حاصل کرنا جیسے معاملات زندگی پر سختی کرنا اور اُن کو معاشی میں الجھائے رکھنا تا کہ کمزور لوگوں میں روز مرہ کی زندگی کو برقرار رکھنے کی فکر ہی رہے اور بہتری کیلئے اُن میں نئی سوچ پیدا نہ ہو سکے۔ لیکن فطرت کا اپنا عمل ہے۔ اتنی سختی مارکٹائی، تشدد، ہلاکت خیزی کے باوجود نئی سوچ اپنا رستہ نکال لیتی ہے۔ اور دنیا میں ہر انسان کے لیے امن وسلامتی، جان و مال کے تحفظ اور خوشحالی جیسے ماحول کو پیدا کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔

مستقبل میں کچھ عرصہ تک طاقت کی سوچ کا ہی غلبہ رہے گا لیکن شواہد بتا رہے ہیں کہ مشکلات و مصائب کے باوجود نوجوان نسل میں تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ گامزن ہے۔ انسانوں کا ایک دوسرے کو اپنے جیسا انسان سمجھنے کا شعور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں برابری کی بنیاد پر سب کو خوراک ملے، سب کی جان و مال کا تحفظ ہو، سب کی صحت کا خیال رکھا جائے، سب کو انصاف ملے، سب بچوں کو اعلیٰ سطح کی تعلیم مفت حاصل ہو، روزگار کے مواقع سب کو حاصل ہوں، رہنے سہنے کا انداز سادہ ہوں، عزت، محبت، برداشت، ہمدردی، رحمدلی، بھائی چارہ اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اور قدرت کی طرف سے بلاتمیز ہر انسان میں موجود صلاحیتوں، خوبیوں اور عقل و دانش کو انسانیت کی فلاح و

بہبود کے لیے استعمال کیا جائے اور انسانیت ہلاکت خیزی، تباہ و بربادی سے بچ جائے۔

دوسری صورت میں تباہ کن ہتھیاروں کی موجودگی میں دنیا کا تباہ ہونا لازم ہے۔ یہ انسانیت کیلئے خودکشی کے برابر ہے۔

طاقت کی سوچ انسانوں کی بہتری بھلائی کیلئے استعمال ہو تو امن، سلامتی، تحفظ جان و مال و خوشحالی کی فضا قائم ہوگی۔

☆☆☆

نیک عمل معاشرے کی روشنی......بُرا عمل اندھیرا

نیک عمل	برا عمل
معاشرے کی روشنی......انسانوں کی بہتری بھلائی	بُرا عمل اندھیرا ہے
امن سلامتی...... جان و مال کا تحفظ	ظلم، جبر، تشدد، قتل و غارت
انصاف برابری کے ساتھ	ناانصافی، کرپشن، چوری، ڈاکے
خوراک، تعلیم، برابری کے ساتھ	خوراک میں ملاوٹ، ادویات میں جعلسازی
صحت عامہ کا خیال برابری کے ساتھ	صحت کی سہولتوں کا فقدان
روزگار کے مواقع سب کیلئے......میرٹ کا بول بالا	بیروزگاری میں اضافہ......میرٹ کا قتل
قانون کی بالادستی، عملداری	قانون کی خلاف ورزی
کوئی استثنیٰ یا مستثنیٰ نہیں	خاص لوگ قانون سے بالاتر
صلاح مشورے میں بلاتمیز سب کی شرکت	ڈکٹیٹر شپ
نیک عمل ہی معاشرے کیلئے روشنی ہے	برا عمل معاشرے کیلئے اندھیرا ہے

نیک عمل......انسانیت کے مسلمہ اصولوں کے تحت مثبت سوچ اور مثبت عمل سے انسان اپنے خود کی بہتری، بھلائی کے ساتھ دوسروں کا بھی ویسا ہی خیال رکھے۔

بُرا عمل......اخلاقی سماجی، قانونی قدروں کے خلاف منفی سوچ وعمل سے اپنا یا دوسرے انسانوں کا ذہنی، جسمانی یا مالی طور پر نقصان پہنچائے۔

☆☆☆

غلامی، جسمانی، معاشی، نفسیاتی اور شعوری

آغاز دنیا سے ہی انسانوں کے درمیان وسائل پر قبضہ کیلئے لڑائی جھگڑے اور جنگیں لڑی جاتی رہیں۔ فاتح لوگ مفتوح لوگوں کو اپنا مطیع اور غلام بنا لیتے تھے۔ ان سے محنت مشقت کا کام لیتے تھے۔ غلام لوگوں کی خواتین بچے بھی بے گار کے کام میں شریک ہوتے تھے۔ انکار پر مختلف قسم کی جسمانی سزا دیتے تھے۔ کوڑے مارنا، زنجیروں سے باندھنا اور دیگر قبیح قسم کی سزا دی جاتی تھی تا کہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور وہ خوفزدہ رہیں۔

جسمانی اذیت کے بعد غلاموں کو معاشی طور پر بھی محروم رکھتے تھے۔ محنت کے عوض صرف کھانے کی روٹی دی جاتی تھی۔ معاوضہ اتنا کم کہ سوائے لباس کے وہ کچھ نہ خرید سکیں۔ اس سلسلے میں تاریخ لرزہ خیز واقعات سے بھری پڑی ہے۔

غلامی کی تیسری قسم شعوری طور پر انسانوں کو علم کی روشنی سے مستفید ہونے سے محروم رکھنا اور اُن کو جہالت کی تاریکی میں رکھنا ہوتا تھا تا کہ محروم لوگوں میں نئی سوچ یا اپنے حقوق کے بارے میں لاعلم رکھنا ہوتا تھا۔ جس سے معاشرے میں نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

آج کے زمانے میں جسمانی اذیت تو شاید کسی جگہ دی جاتی ہوگی لیکن دنیا میں معاشی طور پر کمزور اور شعوری طور پر کم علم اور ناسمجھ رکھنے کی پالیسی جاری ہے۔ معاشی طور پر غریب انسانوں اور ملکوں کو قرضوں کی مشکل شرائط پر فراہمی و دیگر ہتھکنڈوں سے غریب کو غریب ہی رکھا جاتا ہے۔ اور شعوری طور پر تعلیم کے حصول کیلئے آسانی کی بجائے مہنگی فیسوں، کتابوں اور روزگار میں مشکلات کھڑی کر کے انسانوں کو تعلیم جیسے زیور سے آراستہ ہونے سے محروم رکھا جاتا ہے۔ جس سے انسانوں کے درمیان نفسیاتی فاصلے پیدا ہوتے ہیں۔ غریب اسے اپنا مقدر اور قسمت سمجھ کر قبول کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ترقی یافتہ ملکوں کے لوگ بنیادی سہولتوں سے خوشحالی کی زندگی گزارتے ہیں اور ترقی پذیر ملکوں کے انسان غربت، جہالت میں رہتے ہوئے ذہنی مریضوں کی سی زندگی گزارتے ہیں۔ ان کیلئے آزادی

اور خود مختاری کی سوچ ہی ایک خواب لگتا ہے۔ انسانوں کے درمیان مالی اور شعوری فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ جس سے مجموعی طور پر انسانیت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ طاقتور دولت مند ملک جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمزور اور غریب لوگوں کو ٹیکنالوجی سے محروم رکھتے ہیں۔

اس طرح انسانیت کی سلامتی، امن، خوشحالی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

سب انسان ایک جیسے......سب انسان برابر......سب کے حقوق برابر

انسانیت کیلئے بیش بہا خزانے کی حیثیت رکھتے ہیں

سب کی عقل و دانش کو استعمال کرتے ہوئے بلا تمیز سب انسان فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور دنیا میں بہتری بھلائی، خوشی خوشحالی اور ترقی کے مزید راستے کُھل سکتے ہیں۔

کوئی نہ جانے کس انسان میں قدرت نے کیا انمول خوبیاں پوشیدہ رکھی ہیں۔

تکبر اور مغروریت میں ڈوبے ہوئے انسان اور ممالک اپنی کم عقلی، کم فہمی، لالچ، حرص کی وجہ سے دوسرے انسانوں سے اُن کی قابلیت کا فائدہ اُٹھانے سے انسانیت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

☆☆☆

سب انسان رب کی مخلوق

روزمرہ کی زندگی میں احتیاط کیجئے کہ آپ سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جائے جس سے کسی دوسرے انسان کو جسمانی، ذہنی، مالی، معاشی طور پر دُکھ ہو یا نقصان پہنچے اور آپ کے پہلے کیے گئے نیک اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

ساری انسانی مخلوق رب کی پیدا کردہ ہے......جس طرح آپ کو پیدا کیا ہے

اسی طرح دوسرے انسانوں کو بھی

رب اپنی تخلیق سے پیار کرتا ہے

ایک دوسرے کا خیال رکھیں

مل جل کر، بھائی چارے سے زندگی گزارنے میں ہی سب کی بہتری، بھلائی، امن، سلامتی اور خوشحالی ہے۔

انسان کی عزت انسان سے ہی ہے۔ آپ انسان......دوسرے بھی انسان

جرائم کو روکنے کے ذمہ دار......اہلکار

کسی ملک میں اگر کسی بے گناہ شہری پر تشدد ہوتا ہے، ظلم ہوتا ہے یا کوئی اُسے قتل کرتا ہے، کسی کے مال ومتاع کی چوری کرتا ہے، جیب تراشی، موبائل، پرس چھیننے جیسی واردات ہوتی ہے۔ جعل ساری، خوراک میں ملاوٹ، ماحول میں ایسے بے شمار قسم کے جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے......ایسا سب کچھ شہریوں کی حفاظت پر مامور اہلکاروں، افسروں، علاقہ کے چھوٹے بڑے نمائندوں، وزیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنر، وزیراعظم اور صدر کے ساتھ ایسا بُرا عمل ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ یہ تمام لوگ شہریوں کے جان و مال کی سلامتی اور دیگر حقوق کے تحفظ کے ضامن ہوتے ہیں۔ اپنی خدمات کے عوض قوم کے خزانے سے تنخواہ اور سہولتیں وصول کرتے ہیں۔ ان کی بد دیانتی، غفلت یا سرپرستی کے نتیجے میں نظام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ماحول خراب ہوتا ہے۔ اپنی اچھی زندگی اور لالچ کی خاطر بُرے ماحول میں ان کی اپنی پیاری نسلیں پرورش پاتی ہیں اور وہ ان کے پیدا کردہ کرپشن کے ماحول میں کسی نہ کسی واردات کا شکار ہوتے ہیں۔ اس طرح اس عمل کا اُن کو نہ سہی اُن کی نسلوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرانی نسلوں کے بادشاہوں، افسروں، اہلکاروں کے بچے مستقبل میں منگتے اور جرائم پیشہ کاروبار میں ملوث نظر آتے ہیں۔

دنیا میں بے لوث اور دیانتداری سے اپنی ذمہ داری نبھانے والے ذمہ داروں کے کردار سے معاشرے میں امن وسلامتی، خوشی، خوشحالی نظر آتی ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے......کوئی سمجھے یا نہ سمجھے

☆☆☆

رشتوں کی بے حرمتی......رب سے دھوکہ کی کوشش

دنیا میں انسانی رشتے ایک پاکیزہ درجہ رکھتے ہیں۔ آغاز انسانیت میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی رشتہ نہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ عقل و شعور میں اضافہ ہونے سے رشتوں کی تمیز ہونا شروع ہوئی۔ عزت، ادب اور احترام کے جذبے ظاہر ہوئے۔ لیکن بعض انسانوں میں فطری جبلتوں کے ذہنی دباؤ نے ان رشتوں کی پاکیزگی کو پامال بھی کیا۔ گذشتہ صدی کے درمیان شخصی آزادی کے اصول کے تحت خواتین و

مردوں کے درمیان میل ملاپ کے ماحول میں کُھلا پن آ گیا۔

بعض انسان (عورت/مرد) فطری جبلت کے ذہنی دباؤ میں آ کر اپنے خصوصی تعلقات کو چھپانے کی خاطر منافقت کرتے ہوئے پاکیزہ رشتوں کا سہارا لیتے ہیں۔مثال کے طور پر غیر حقیقی طور پر بھائی بہن کہنا، ماں بیٹا کہنا، باپ بیٹی کہنا۔ یہ سب کچھ مرد اور عورت اپنے خصوصی تعلقات پر پردہ ڈالتے ہوئے کرتے ہیں۔اور خود اس غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم حقیقی بہن بھائی، باپ بیٹی یا ماں بیٹا تو نہیں ہے اور اس طرح اپنی عادت کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس عمل کو چھپانے کی خاطر غیر شعوری طور پر جھوٹ بولنا ان کی گفتگو کا حصہ بن جاتا ہے۔ان کو احساس نہیں ہو پاتا کہ ان کا سچ بھی جھوٹ ہی سمجھا جانے لگتا ہے۔

شاید ایسے لوگ دنیا کی نظروں سے کچھ دیر بچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔لیکن اپنے عمل سے پاکیزہ رشتوں کی بے حرمتی جیسے گندے جرم کا مرتکب ہوتے ہیں۔وہ آہستہ آہستہ ذلت کی پستی میں گرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ کسی نہ کسی دن حقیقت کا ظاہر ہو جانا لازم ہو جاتا ہے۔جس سے ایسے لوگ دوسروں کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔کسی عزت کے مستحق نہیں رہتے۔رشتوں کی بدنامی کا باعث بن جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بچوں کے ذہنوں میں ان کا شخصی کردار مجروح اور مشکوک ہو جاتا ہے۔نفرت کے جذبات اُبھرتے ہیں۔بعض اوقات شدید ردعمل کا اظہار بھی ہوتا ہے۔جس سے ہنستے بستے گھر کا ماحول تباہ ہو جاتا ہے اور بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔بعض لوگوں میں ایسی عادت ایک مستقل ذہنی مرض بن جاتی ہے۔ جو لاعلاج صورت اختیار کر جاتی ہے۔ دین دنیا کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ رب نے رشتوں کی پاکیزگی کا احساس دلایا اور رشتوں کی حُرمت قائم رکھنے کا حکم دیا۔رب کو دھوکہ کوئی نہیں دے سکتا۔ان کا بے حرمتی کا عمل رب پر یقین نہ ہونے کے برابر ہے۔

رب کا سزا دینے کا اپنا انداز......جلد یا بدیر......جسمانی بیماری......ذہنی پریشانی

معاشی مشکلات کے شکار ہو سکتے ہیں

رشتوں کی پاکیزگی کا احساس،عزت،ادب،احترام معاشرے میں خوشی،خوشحالی اور امن سلامتی کا باعث ہوتا ہے۔

☆☆☆

احتجاج......توڑ پھوڑ......نقصان اور دانش مندی

مشاہدے میں آتا ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں کسی مسئلہ پر احتجاج کرنے کیلئے مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں۔ احتجاجی لوگ سب سے پہلے سڑکوں پر آکر ٹریفک کو بند کرتے ہیں۔ پھر جلوس نکالتے ہیں۔ اس دوران اکثر توڑ پھوڑ کے واقعات نظر آتے ہیں۔ شاید انہیں احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے جذبات کے اس عرصہ کے دوران کیا کیا نقصان کر جاتے ہیں۔

1-	ٹریفک سگنل کو توڑنا، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانا	یہ سگنل عوام سے ہر شے پر لاگو ٹیکس وصول کردہ قومی خزانے سے لگائے جاتے ہیں۔ ان کو دوبارہ لگانے کا خرچہ حصول کردہ اشیاء میں شامل ٹیکسوں کے ذریعے اکٹھا ہونے والے قومی خزانے سے پورا کیا جاتا ہے۔ مزید ٹیکس لگنے کی وجہ بھی بن سکتے ہیں۔ توڑ پھوڑ کے نقصانات احتجاجی تنظیموں سے بھی پورے کیے جاسکتے ہیں۔
2-	پرائیویٹ بسوں، گاڑیوں کو نقصان پہنچانا	نامعلوم کسی نے دن رات کی محنت سے وہ گاڑیاں خریدی ہوں جیسے معلمات اساتذہ کرام و دیگر ادارے یا افراد۔ اکثر بسیں حصہ داری اور شراکت کی بنیاد پر چلتی ہیں۔
3-	ٹریفک کا گھنٹوں رک جانا، دفاتر میں کام نہ ہونا۔ کاروبار کو نقصان ہو جانا۔	سکولوں کے بچے گھر واپسی میں مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ والدین پریشان ہوتے ہیں۔ امتحانات ملتوی ہوتے ہیں۔ قوم کا غیر شعوری طور پر نقصان ہو جاتا ہے۔ مریض کو فوری طبی امداد کے لیے ہسپتال لے جاتے ہوئے امداد ملنے سے پہلے بعض اوقات ایمبولینس میں ہی مریض جاں بحق ہو جاتا ہے۔ کسی قریبی عزیز کے جنازے میں شریک ہونے سے محروم ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی شادیوں میں دیر ہو جانا۔ خوشیاں پریشانیوں میں بدل جانا۔ بارات کے کھانے کا نقصان ہو جانا۔ خواتین و مرد حضرات کا اپنے کام کاج پر نہ پہنچنا۔ قومی نوعیت کے اہم کیسوں کیلئے افراد کا وقت پر نہ پہنچنا۔ پٹرول کا ضائع ہونا، افراد اور قومی نقصان، امپورٹ پر غیر ملکی زرمبادلہ کا نقصان۔ دفاتر اور کاروباری زندگی میں رکاوٹ کی وجہ سے روزانہ اربوں روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ جس کا اندازہ احتجاجی لوگوں کو نہیں ہوتا۔

دوسری اقوام نے احتجاج کرنے اور نقصان سے بچنے کے لیے کونسے راستے اپنائے ہیں ایک سوال؟

دانش مندی کیا ہے......خود فیصلہ کیجئے۔

☆☆☆

دوسروں کی عزت کرنے سے اپنی عزت ہوتی ہے

کسی بھی وجہ سے دوسرے انسانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والے لوگ ظالم ہوتے ہیں۔ایسا وہ اپنے تکبر کی وجہ سے کرتے ہیں۔طاقت، دولت، اقتدار، اختیار یا زیادہ علم کی وجہ سے تکبر کرنے والا ایک ظلم کرنے والا شخص ہوتا ہے۔نظر کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔آنکھ دیکھتی ہے۔ دماغ سوچتا ہے۔ حقارت کی سوچ دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔کسی بھی وجہ سے بندے کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔دوسروں کی عزت کرنے سے اپنی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی کا مذاق اڑانے والوں کو بھی کبھی خود ان کی اپنی ذات کے مذاق کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دوسروں کی عزت کرنے سے اپنی عزت ہوتی ہے۔

☆☆☆

چھوٹے چھوٹے خیالی بت......ماننے والے پوجا کرنے والے

دین اسلام کو ماننے والے رب پر یقین رکھنے والے اس کی عبادت کرنے والے مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے اپنے دماغوں میں چھوٹے چھوٹے خیالی بُت بنا رکھے ہیں اور دن رات ان کی پوجا کرتے ہیں۔

حرص اور لالچ کا بت، حسد......تعصب، نفرت کا بُت

ذات پات کی تفریق کا بُت ......عورت کی عزت احترام نہ کرنے کا بُت

ظلم، جبر و ستم، ناانصافی کرنے کا بُت ......طاقتور دولت مند کا کمزور اور غریب پر ظلم ڈھانے کا بُت

ان جیسے بے شمار جرائم و برائیوں کے بُت بنا رکھے ہیں۔ان کی پوجا کرتے وقت وہ رب کی

ہدایات واحکامات کویکسر بھول جاتے ہیں اوراپنی طرف سے رب کوبھی خوش رکھنے کے لیے جمعہ،عیدی اور دوسری نمازیں ادا کرتے ہیں تاکہ رب بھی راضی رہے اوران کے بُت بھی سلامت رہیں۔

ایسے سب لوگ خودکودھوکہ دیتے ہیں اورملک ومعاشرے کی بربادی کاباعث بنتے ہیں۔ایسی طرز زندگی کے لوگ عام آدمی ہوں یااہلکار ہو،افسر،جج،کاروباری،نمائندے،رہنما،سیاسی غیرسیاسی،حکمران طبقے کےلوگ سبھی میں شامل ہیں۔

ایسے لوگوں کوچھوٹے چھوٹے خیالی بتوں کی پوجا کرنے والے ایمان کے دھوکے باز لوگ کہا جاسکتاہے۔

یہ شرک کے زمرے میں شامل کیاجاسکتاہے؟

☆☆☆

پائیدارامن اورترقی کے لیے مثبت سوچ وطریقے لازم ہیں

انسانیت کی اس دنیا میں ہروہ تحریک جن کے مقاصدکوحاصل کرنے کے لیے تعصب،نفرت، تشدد،قتل وغارت جذبات کا سہارالیا جائے۔انسانیت کی بہتری بھلائی کے خلاف ہوگی۔مثبت مقاصدکو حاصل کرنے کا طریقہ صرف انسانوں کی ذہنی سوچ وتبدیل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔زبردستی یا جبر کا طریقہ منفی ہوتاہے۔کبھی دوررس نتائج نہی دے سکتا۔

ماضی میں دنیاکےمشہورانقلابات لانے کے لیے خونی راستے اختیار کیے گئے۔حالات سب کے سامنے ہیں۔کچھ دیر بہتری بھلائی کا ماحول رہتا ہے پھرآخرحکمرانوں کواختیارات کے مزے لینے کی عادت پڑجاتی ہے۔

ذہنوں کوتبدیل کرنے والے پُرامن طریقوں والے انقلاب دنیامیں آگے بڑھتے ہیں اورمثبت تبدیلیاں رونماہوتی ہیں۔

زمانے گزرگئے لیکن انسانی ہلاکت خیزی میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اپنی بالادستی قائم رکھنے کے لیے موجودہ طاقت ورطاقتیں منفی طریقوں پرعمل کرتی ہیں۔جوانسان کومکمل تباہی کی طرف لے جارہی ہیں۔اسلحہ سازی،بم بنانا،کیمیکلز بم،بائیولوجیکل مہلک ہتھیاروغیرہ اس بات کا کھلاثبوت ہیں۔

پائیدار امن اور ترقی کے لیے مثبت سوچ وطریقے لازم ہیں وگرنہ تباہی مقدر ہے

☆☆☆

سنگین غیر اخلاقی......سماجی معاشرتی مرض

ایسے مرد وخواتین جو رشتوں کے تعلق کے لحاظ سے زندگی بھر کسی سے وفاداری نہیں نبھاتے۔اُن کا حال کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جس پر دل آ گیا اسے ہی وقتی معشوق یا محبوب بنا لیتے ہیں۔بعض شادی شدہ خواتین و مرد حضرات بھی ایسا ہی وطیرہ اختیار کرتے ہیں۔ایسی عورتیں شادی کے بعد شوہروں کی وفادار نہیں ہوتیں عملاً بیوگی کا انداز اپناتی ہیں۔ ہر وقت کسی نئے مرد کی تلاش میں رہتی ہیں۔ان کے نزدیک حیثیت اور درجے کی اہمیت نہیں ہوتی۔جس سے بھی محفوظ طریقے سے ان کی جنسی حِس پوری ہو جائے۔ ملازم، مستری، مزدور یا بوڑھا۔

اکثر اوقات غیر رشتہ دار بوڑھے لوگوں سے پیار لینے میں بھی یہی مقصد کار فرما ہوتا ہے۔(بظاہر پیار)۔ان کے نزدیک نہ کسی کی عزت نہ اپنی عزت کا خیال ہوتا ہے۔ایسے افراد اخلاقی جذبوں سے محروم لوگ ہوتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ان کی یہ عادت ایک ذہنی وجسمانی بیماری کی صورت اختیار کر جاتی ہے جس سے مختلف مہلک جسمانی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ایسا بھی ممکنات میں شامل ہے کہ کچھ لوگ انتہائی قریبی خونی رشتوں سے بھی تعلق جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو بے غیرتی کی انتہا ہوتی ہے۔

مرد بیوی کے احساس اور عورت شوہر کے احساس سے محروم ہوتی ہے۔ایسے قماش کے لوگوں کو پیدائشی رنڈوا یا پیدائشی بیوہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔آئے روز کے لڑائی جھگڑے ماحول کو برباد کر دیتے ہیں۔ شوہر اپنے بچوں کے معاملہ میں مشکوک ہو جاتے ہیں جس کی سزا بچوں کو شفقت پیار سے محرومی کی شکل میں ملتی ہے۔عورت مظلومیت کا رونا شروع کر دیتی ہے۔مرد ڈھیٹ بن جاتا ہے۔

مردوں کی بالادستی کے ماحول میں مرد کو صرف بری نگاہوں سے دیکھتے ہیں لیکن عورت بے عزتی اور ذلیل وخواری کے دور سے گزرتی ہے۔خلوص اور وفاداری کے جذبوں سے عاری بُری عادات اپنانے سے ایسے لوگوں کی زندگی ایک منتشر دماغ کے ساتھ ابنارمل انداز میں گزرتی ہے۔ایسے زیادہ تر لوگوں کو مختلف جسمانی بیماریوں، ذہنی پریشانیوں اور معاشی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بااخلاق زندگی گزارنے والوں کی اکثریت خوشی سے مالا مال زندگی گزارتی ہے۔ یہ ایک اچھے اور خوشحال معاشرے کی عکاسی بھی کرتی ہے۔

غیراخلاقی بُری عادات اپنانے سے پرہیز کرنے میں ہی عافیت ہے۔

☆☆☆

انسان کی ایک قسم......ڈھیٹ

انسانی زندگی میں بعض اوقات کچھ انسان کسی نامعلوم ذہنی رکاوٹ، پیچیدگی یا کسی بُری عادت میں ملوث ہوجانے کی وجہ سے سیکھنے، سمجھنے اور اصلاح کے عمل سے عاری ہوجاتے ہیں۔ ان کو بطور سزا ایک تھپڑ مارنا بھی تھپڑ کی توہین ہے۔ ایسے لوگوں کی اصلاح رب کی عنایت سے ہی ہوسکتی ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قدرت کی طرف سے بری عادت ہی ان کی سزا ٹھہری ہو۔

رب ہی جانے

☆☆☆

سچ کا مسافر

نہ جانوں...... سچ کیا ہے۔ میرے پاس تو سچ نام کی کوئی شے نہیں۔ میں خود سچ کی تلاش کی راہ کا ایک مسافر ہوں۔ جب کہیں نظر آجائے گا یا مل جائے گا تو پھر ہی کچھ کہہ سکوں گا کہ سچ کو دیکھا اور جانا ''ابھی تک تو ناواقف ہوں۔ کیسے کہہ سکتا ہے سچ بول رہا ہوں کوئی کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ وہ سچا ہے۔

دنیا میں بظاہر ٹی وی اخبارات، رہنما، حکمران، ''سچ'' ہی کے دعوے کرتے نظر آتے ہیں۔ دنیا میں قتل عام، بھوک، ننگ، افلاس، سہولتوں کا فقدان، ہلاکت خیزی، جبر، تشدد، کو دیکھتے ہوئے لگتا ہے کہ سچ کیا ہے اور لفظ ''سچ'' لکھتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔

دنیا میں سچ کے عملی نمونے کی ایک نئی مثال پیش ہوئی۔ وہ ذات آخری نبی الزمان کی ہے۔ رب کے تمام پیغمبران سچ کی علامت تھے۔

☆☆☆

مسلمان کی ایک تعریف

ایمان اور عقیدے کے ساتھ سب انسانوں کی اچھائی بھلائی، امن، سلامتی، تحفظ، عزت، محبت، احترام، سچ، علم، ہمدردی، رحم دلی، برداشت، دیانت، انصاف، بھائی چارہ، قانون کی پابندی، برابری کی بنیاد پر ایک مکمل عملی کردار کا نام ہے۔

ناقص کردار کی اصلاح لازم ہے۔

☆☆☆

میرا وطن، پاکستان......اسلحہ ہتھیار سے پاک محفوظ معاشرہ
ایک خیال......ایک خواہش......ایک دعا

میرا وطن پاکستان......شرقاً غرباً شمالاً جنوباً بلاتمیز عقیدہ، علاقہ، قوم، نسل، ذات پات، عام و خواص، بلاتمیز سب شہری، بھائی چارہ، امن و سلامتی، تحفظ جان و مال، انصاف، صحت کے علاج، تعلیم، خوراک کے ساتھ اور ناانصافی، ظلم و تشدد، فتنہ و فساد، تعصب، نفرت کے بغیر برابری کی بنیاد پر زندگی گزاریں۔

حالات میں بہتری کو دیکھ کر ایسا کہا جا سکتا ہے کہ جلد ہی پاکستانی معاشرہ اسلحہ ہتھیاروں سے پاک معاشرہ ہوگا۔ جس میں تمام ادارے باہمی عزت و احترام اور دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔

☆☆☆

رب سے دعا

زندگی کا ہر سانس تیزی عطا ہے

اے رب......میری ہر سانس اور عمل میں

دوسرے انسان یا انسانوں کیلئے ''خیر'' ہو۔

مٹی کا ایک ذرہ......ایک انسان...... رانا احتشام ربانی

☆☆☆

معصوم شہریوں کی حفاظت......کس کی ذمہ داری

1- کسی بھی ملک کے شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری کس کی ہوتی ہے۔
2- شہری اگر گھر، سفر، کاروبار، ملازمت، اسکول، یونیورسٹی، عبادت گاہ یا کسی بھی جگہ ہوتو
3- سڑک پر ٹریفک کے قانون کی پابندی۔
4- غیر قانونی اسلحہ کی روک تھام کی ذمہ داری
5- علاج معالجہ کی سہولیات کی ذمہ داری
6- جلد انصاف فراہم کرنے کی ذمہ داری۔

شہری تو ہر شے پر عائد ٹیکس ادا کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر دیتے ہیں۔

کیا شہریوں کے حقوق کے تحفظ کرنے والے قائم شدہ اداروں کے اہلکار کو قومی خزانہ سے تنخواہیں و دیگر سہولیات وصول کرتے ہیں یا بغیر تنخواہ کے کام کرتے ہیں۔

کیا آئین اور قانون میں شہریوں کے تحفظ کے ذمہ داران کا تعین درج ہوتا ہے۔

اگر ایسا ہے تو ذمہ داری سرانجام دینے والوں کا اس سے انحراف کیوں ہوتا ہے۔

ملک اور ریاست کا قیام کا مقصد کیا ہوتا ہے۔

☆☆☆

قانون کا نظام......کائنات اور انسانی معاشرہ

قانون میں مصلحت اور نظریہ ضرورت کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔

کائنات کا نظام قانون کے مطابق چلتا ہے ایک سیکنڈ کا بھی فرق آجائے تو سب کچھ بکھر جائے۔

انسانی معاشرتی نظام بھی اسی اصول پر چلتے ہیں وگرنہ معاشرے بکھر جاتے ہیں۔

قانون کا غلط استعمال: مصلحت کوشی، نظریۂ ضرورت

ناجائز، تحفظ، Exemption جیسے الفاظ

قانون اور معاشرے سے غداری کے مترادف ہوتا ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

احتجاجی توڑ پھوڑ کے نقصانات اور مداوا

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اپنے مطالبات منوانے کیلئے احتجاج کیا جاتا ہے۔جس کے دوران سرکاری و نجی املاک کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔تمام سرکاری املاک کی تعمیر قومی خزانے سے ہوتی ہے۔ نقصان کی صورت میں بھی قومی خزانے سے ہی خرچہ پورا کیا جاتا ہے۔احتجاجی لوگوں کے ہاتھوں نقصانات کو بھی قومی خزانے سے ہی پورا کیا جاتا ہے۔

حکومت وقت اپنا نظام حکومت چلانے کی خاطر احتجاجی لوگوں کے کچھ مطالبات ماننے کے علاوہ احتجاجیوں پر درج شدہ مقدمات کی واپسی کے لیے بھی مذاکرات ہوتے ہیں۔کامیابی کی صورت میں حکومت وقت مقدمات واپس لے لیتی ہے۔اور نقصانات کو قومی خزانے سے پورا کیا جاتا ہے۔

قومی خزانہ پوری قوم کی ملکیت ہوتا ہے۔ایک مزدور کے خون پسینے سے لے کر بڑے بڑے کاروباری افراد سے وصول شدہ ٹیکس قومی خزانہ کہلاتا ہے۔چند احتجاجی لوگوں کی تخریب کاری کے ذریعے کیے گئے نقصانات قومی خزانے سے کیوں ادا کیے جائیں۔جو لوگ امن وامان پر یقین رکھتے ہیں یا ملک کے دوسرے حصوں میں رہتے ہیں اُن کا کیا قصور؟ اُن کے ادا شدہ ٹیکسوں سے نقصان کیوں پورا کیا جائے۔ باقی لوگ اس انتشار کا خمیازہ کیوں بھگتیں؟

تجویز......کیوں نہ یہ نقصانات احتجاج میں حصہ لینے والے لوگوں یا تنظیموں سے وصول کیا جائے۔

☆☆☆

غلطی پر معافی کی قبولیت

کوئی انسان اپنی کسی غلطی پر یا کسی دوسرے انسان سے کسی قسم کی ذہنی، معاشی، عملی، نقصان پہنچانے یا کسی بھی بُرے عمل کے بعد ندامت یا شرمندگی محسوس کرلے تو ایک طرح سے رب سے معافی مانگنے کا عمل ہے۔لیکن اگر اسی غلطی یا بُرے عمل کو دوبارہ دہرائے گا تو یہ اس کی عادت میں شامل ہوجائے گا۔جس کا بالآخر نتیجہ اس کے نقصان کی صورت میں سامنے آئے گا بھگتنا پڑے گا۔

بُرے عمل سے مثبت نتیجہ سامنے آنے کی امید رکھنے والے، احمق ترین لوگوں میں شامل کیے جاسکتے ہیں۔دنیا کے تمام دُکھ اور غم بھوک ننگ ایسے ہی لوگوں کی سوچ اور عمل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

بدشگونی کی علامت

بعض انسان اپنی بُری عادتوں، بد نیتی، بُری سوچ اور بُرے اعمالوں کی وجہ سے بدشگونی کی علامت بن جاتے ہیں۔ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھنے میں ہی دوسرے انسانوں کی بہتری بھلائی ہے۔

مثبت سوچ، مثبت عمل......بہتری بھلائی کی علامت

رب ہی جانے......رب کے راز

☆☆☆

شیطان

شیطان اپنے برائی کے راستوں پر چلنے والوں کی ناجائز خواہش کو پورا کرنے کے لیے دن رات ہمہ وقت کوشش کرتا رہتا ہے اوران کی وقتی خوشی کے لیے مناسب سامان،ضروریات مہیا کرتا رہتا ہے۔ جلد یا بدیر برائی کے راستوں پر چلنے والوں کو رب کی طرف سے سزاو جزا ملتی ہے۔نقصان کی صورت کوئی بھی ہوسکتی ہے۔وہ کم ہمت اور بزدل ہوتے ہیں اس لیے وہ نیک عمل کرنے سے ڈرتے ہیں۔

نیکی اور مثبت راستوں پر چلنے والوں کیلئے رکاوٹیں ضرور آتی ہیں لیکن وہ دائمی خوشی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور رکاوٹوں کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے ہیں۔وہ باہمت اور بہادر لوگ ہوتے ہیں۔

اگر منفی طریقے سے مثبت نتائج حاصل ہونے ہوتے تو رب شیطان کی ذمہ داری لگا دیتا۔ انسانوں کی رہنمائی کیلئے پیغمبران دین بھیجنے کی بجائے شیطان کو حکم دے دیتا۔

☆☆☆

انسانیت ایک تحفہ ہے لیکن اسے جبری بیہوش رکھا جاتا ہے

قدرت کی طرف سے عطا کردہ عقل وشعور کی صفت کی وجہ سے انسان دنیا کی تمام مخلوقات سے برتر حیثیت اورفوقیت رکھتا ہے۔

انسانیت ایک ارتقائی عمل ہے۔انسان کی تمام تر قابلیت اس کے دماغی خلیوں میں پوشیدہ ہے۔علم کی منزلیں طے کرنے س خلیوں کے پردے کھلتے ہیں اور انسان نئی ایجادات کرتا رہتا ہے۔لیکن جن

معاشروں کو جبر کے ذریعے گھٹن کے ماحول میں رکھا جاتا ہے وہاں انسانوں کی دماغی صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔

اس نظام میں رہنے والے، ہوش میں رہتے ہوئے بھی بے ہوشی کے عالم میں ہوں۔ میں اپنے برے بھلے کے فیصلے حالات کے مطابق کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کرپٹ معاشرہ میں کرپٹ لوگ انسانوں کے لیڈر اور حکمران بن جاتے ہیں۔ ڈکٹیٹر شپ میں جبر کے نظام کے تحت انسان ذہنی طور پر نابالغ رہتے ہیں اور اپنے برے بھلے کی تمیز کرنے سے نابلد رہتے ہیں۔

کرپشن کی حمایت کرتے ہوئے ان کے حق میں دلائل دیتے ہیں۔ نعرے لگاتے ہیں۔ ایسے رہنماؤں کو پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔

دنیا کے ملکوں میں طاقت کے ذریعے عوام کو جبری بے ہوشی کے عالم میں رکھا جاتا ہے۔ اسی لیے دنیا کی 80% آبادی زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم چلی آرہی ہے۔

لیکن اب نئی نسل کے نوجوان دنیا کے نظام میں تبدیلی لا رہے ہیں۔ ''سب انسان ایک جیسے'' کا اصول پروان چڑھ رہا ہے۔ جلد ہی سب لوگوں کی عزت ایک جیسی سب، سب لوگوں کو جینے کا حق، سب لوگوں کو بنیادی سہولتیں میسر ہونے کا حق، سب کو روزگار اور صحت کے علاج کی سہولتیں مہیا ہونے کا حق کی آواز کی حمایت ہو رہی ہے۔

2021 کی صدی میں ہی انسانی زندگی میں معاشی معاشرتی تبدیلی کا نظام لاگو ہو جائے گا۔

☆☆☆

ہر انسان باعزت......کچھ اپنی بے عزتی خود کرتے ہیں

ہر انسان عزت دار، اچھائی، بھلائی، بہتری، خیر اور نیکی کا مجموعہ ہے۔ لیکن جب وہ اپنی سوچ، گفتگو یا عمل سے کسی دوسرے انسان کو ذہنی، جسمانی، معاشی، معاشرتی نقصان پہنچاتا ہے تو ایسے عمل سے خود اپنے انسان ہونے کی بے عزتی اور توہین کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو انسان ہونے کے درجے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

مثلاً کسی دوسرے کو گالی دینا، ظلم، تشدد، جبر مار پیٹ کرنا، فتنہ فساد پھیلانا، چغلی کرنا، جھوٹ بولنا،

جھوٹا بیان دینا، بد دیانتی کرنا، نا انصافی کرنا، کسی کا حق چھین لینا۔ان جیسے دوسرے بُرے عمل کرنا، برائی کرنا، قانون کی خلاف ورزی کرنا، جرائم میں ملوث ہونا، جرائم کی سرپرستی کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

انسان خیر کی علامت ہے۔انسان اپنی سوچ اور عمل سے نیکی اور خیر کی عملی تصویر بن جائے تو عزت دار ہونے کا حق دار ہوتا ہے۔

جسم، دل، دماغ کا مالک انسان (عورت یا مرد)

فیصلہ ہر انسان کا اپنا

باعزت انسان رہنا...... یا اپنی بے عزتی خود کرنا

☆☆☆

شک سے بھی زیادہ پراگندا کردار

شک ایک خیال ہوتا ہے۔ جو کسی دوسرے شخص کی گفتگو سے یا کردار کی حرکت کے بارے میں ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔غلط یا صحیح کا فیصلہ حقیقت ظاہر ہونے پر ہوتا ہے۔

بعض افراد اپنے اخلاقی کردار کے منفی پہلو کو چھپاتے ہیں اور اپنے مثبت ہونے کا یقین دلاتے یا ایکٹنگ کرتے رہتے ہیں۔ دکھاوے کے لیے ظاہری شکل و شباہت اور شرافت کا لبادہ اوڑھے رکھتے ہیں۔گفتگو بھی با اخلاق اور میٹھے انداز میں کرتے ہیں۔ پھر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اخلاقی کردار شک سے بھی پراگندا اور گھناؤنا ہوتا ہے۔

رب ایسے دوہرے کردار کے لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کی ہدایت دے۔اور دوسروں لوگوں کو ان کی صحبت سے دور رہنے کی توفیق دے۔(آمین)

مثبت سوچ و عمل والے اور با کردار لوگ ہی

باعزت انسان کہلانے کے حقدار ہوتے ہیں

☆☆☆

مصلحت اور قانون کا نظام

مصلحت ایک ایسا رویہ، سلوک اور برتاؤ ہے جس کو اخلاقیات وسماجیات میں انسانوں کے آپس میں میل جول کے ماحول میں اختیار کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات کسی کے سخت الفاظ کا جواب خاموشی سے دیا جاتا ہے۔ تاکہ ماحول میں تلخی نہ پیدا ہو۔ اس طرح لڑائی جھگڑے کے امکان کو ٹال دیا جاتا ہے۔

لیکن مصلحت کو قانونی نظام میں استعمال کرنا ایک خطرناک روش ہے۔ جس سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور بعد میں مستقبل کی نسلوں کو بُرے اثرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر نظریۂ ضرورت کے قانون کی آڑ لینا۔

دراصل ذاتی مفاد کیلئے مصلحت کی آڑ میں ملکی مفاد کا نام لے کر مقامی یا عالمی سطح پر ناجائز اور غیر قانونی اقدام کو جائز قرار دے دیا جاتا ہے۔ دنیا میں بے گناہوں کی ہلاکت خیزی، معاشی نظام میں غریب کا استحصال، بھوک، ننگ افلاس اسی کا نتیجہ ہے۔ صدیوں سے رائج آقا غلام کا نظام بھی اسی وجہ سے چلا آرہا ہے۔ آقا طاقت کے بل بوتے پر دباؤ کے تحت اپنی مرضی سے نظام چلاتے ہیں۔

انسانی نظام میں بہتری کیلئے ایک مثال...... کائنات اپنے طے شدہ قانون کے مطابق چلتی ہے۔ سورج کا وقت مقرر ہے۔ طلوع اور غروب اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ اس طرح انسانی نظام قانون میں بھی کوئی نرمی یا مصلحت نہیں چل سکتی۔ نہ کوئی استثنیٰ یا مستثنیٰ ہے۔ قانون سب کے لیے برابر اور سب کے لیے ایک جیسا ہو۔

تب ہی انسانی نظام بہتر انداز میں چل سکتا ہے۔ دنیا میں انسانوں کی بہتری بھلائی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔ قانون اور اصول کتنے بھی سنہری کیوں نہ ہوں معاشرے کو ڈسپلن میں رکھنے کیلئے قانون کی پابندی اور اُس پر عملدرآمد کرنا لازم ہے۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

خوشیاں دے بھرے میلے

خوشی ...... اِک خیال ...... اِک جذبہ ......رب دی سب توں وڈی عنایت ......اینوں کون انکار کرے

خوشی کسے اِک دی ملکیت نئیں ......اے صفت سب انساناں وچ

خوشی دا کوئی مذہب نئیں ......کوئی فرقہ نئیں

نہ کوئی ذات نہ پات ......نہ علاقہ نہ نسب

پرانے وقتاں وچ ......فصلاں پکّن تے ......سارے سال دی خوراک ......دانے

گھر آون تے ......خوشی ہوون تے ......دنیا وچ ہر جگہ میلے لگدے سن

اپنی اپنی بولیاں تے اپنے اپنے رنگاں وچ ......اے میلے اَج وی لگدے نیں

اینوں او کلچر داناں دیندے نیں ......کلچر وی اِک خوشی داناں اے

ایہو جیا اِک میلہ ......وساکھی دا میلہ

لوکی رل کے گیت گاندے ......تے خوشی نال نچدے نیں

جدوی ڈھول وجدا تے فیر سارے پیر ہلان لگ پیندے

آؤ رل کے خوشیاں منایئے ......کیہڑا چھوٹا تا کیہڑا وڈا

کیہڑا کیہ تے کیہڑا کیہ ......خوشی سب دی سانجھی

کجھ لوکی خوشی وچ وی ......فرق پاندے

عقلاں دا گھاٹا یا عقلاں دا وادھا

آؤ سب رل کے گایئے تے نچیئے

برادری کیہ تے قبیلہ کیہ ......ماڑا کیہ تے تگڑا کیہ

افسر کیہ تے ماتحت کیہ

سارے اِکو جئے انسان ......جیڑا ایہو گل نہ منّے ......او انسان کیہ

ڈگا مار او ڈھولیا ......آؤ سارے رل کے نچیئے تے خوشیاں منایئے

☆☆☆

دنیا دے نظام تے اوہناں دے رولے

کہندے نیں نظام سارے ای چنگے ہوندے

انساناں دی بھلائی دی گل کردے

تے فیر رولا کیہ اے

جے نظام چلان والیاں نوں کجھ کہہ دیو......اُوگل پے جاندے

جیہڑے ڈاھڈے ہوون......او مار کُٹ تے آ جاندے

غریباں دی سُنن والا کوئی نئیں لبھدا

حقیقت تے اِکو لگدی

نظام چلان والے......رَج کے نالائق تے نکمے......یا بدنیت

یا......ذاتی مفاد تے لالچ دے مارے......یا اپنے حلف ذمہ داری تے فرض نال غداری

اِک ہور گل اے

نظام چلان والے سارے رلے ہوئے نیں

جے سارے عقل دے مالک، نیت دے صاف

تے لوکی انصاف لئی در در تے دھکے کیوں کھاندے نیں

تے بھُک دے مارے کیوں مر جاندے نیں

بیماری دا علاج کیوں نئیں ہوندا......ایہو جیئیاں ہور سہولتاں کیوں نئیں ملدیاں

جھوٹیاں شاناں تے ناجائز کمائیاں کیوں ہون......قانون دے لاون وچ فرق کیوں ہووے

غریب دے ماڑے لئی ہور قانون......تگڑے تے ڈاھڈے لئی سب چھوٹ کیوں

اے دُکھ سارے غریب کیوں بھگتن......تے فیر لوکاں نے ایہہ کہنا

جے رہ جاوے اِک وی بھُکا انسان......تے کیہڑے سیاسی، معاشرتی نظام

☆☆☆

بیبے پُتر

جیہڑے پُتر ماں پیو......بہن بھراواں دا چنگا خیال رکھن

اوہناں نوں کہہ دیندے نیں......ماں پیو دا بیبا پُتر

اے بیبے پُتر......اپنے ماں، پیو، بہن بھراواں لئی ہوندے نیں

اسیں تے فیر مناں گے جیہڑے دوجیاں نوں وی اپنا سمجھن

تے فیر ای اونہاں نوں ماں پیو دے بیبے پُتر کہواں گے

ساری انسانیت......اِکو خاندان

☆☆☆

کجھ گلاں......رب جی دے نال

سارے جہاناں دا مالک......رب......ساریاں دے پیارے......رب جی

تہانوں ادب نال سلام

کل کائنات......تُساں بنائی

ساریاں مخلوقاں دے...... تسیں خالق

اونہاں وچوں انسان......سب توں اعلیٰ تخلیق

سوہنا جسم تے دل دماغ عطا کیتے

بُرے بھلے دی تمیز لئی......عقل وی دتی

ساریاں انساناں نوں......سانجھی زمین وی دتی

تساں فیر زمین تے چنگی طرح رہن لئی......پیغمبراں دے ذریعے رہنمائی فرمائی

میل جُول دی زندگی شروع ہوئی......تے ڈاھڈے تے ماڑیاں دا رولہ پے گیا

ڈاڈھے چھا گئے......ماڑے......غلاماں والی زندگی گزارن تے مجبور ہو گئے

شروع توں ہُن تک......اے سلسلہ......انج ای لگا آرہیا

تسیں اپنیاں نازل کیتیاں ہوئیاں کتاباں وچ فرمایا
دنیا دی جدوں اخیر ہووے گی......قیامت داد یہاڑا ہووے گا
فیر ساریاں انساناں دے عملاں دا......حساب وکتاب ہووے گا
سب نال انصاف ہووے گا.................بڑی لمی تاریخ دتی
تسیں ایہ وی فرمایا کہ دنیا دے سارے کم تہاڈی مرضی نال ہوندے
انسان کوئی گل سوچدا......تہانوں پتہ لگ جاندا
ساڈے وچوں کجھ ایہہ وی کہندے......
کہ دنیاوچ ہون والیاں ساریاں گلاں تے عمل پہلے ہی لکھے گئے
تے فیر رب جی......ایہہ سارا کھیڈ تے تہاڈا ای اے
حساب کتاب کا دھالینا......
ذرا اِدھروی روشنی پاؤ
دنیاوچ ماڑے تے ظلم......غریب بھُک دے مارے
حقداراں نال ناانصافی......بیماری دا علاج نہ ہونا
غریباں تے ماڑیاں لئی ہور قانون نال سزا
امیراں تے طاقتوراں لئی سب چھوٹ......کیوں؟
تے فیر لوکی......روٹی پانی انصاف لئی دھکے کیوں کھاون
رب جی......تسیں قیامت والی عدالت تے بعدوچ لگالینا
ذرا اِک نظر دنیا سے وسن والے......88% غریباں تے وی سَٹ دیو
تہاڈا کی جانا......غریباں دی بلے بلے ہو جانی
یا غریب وچارے......قیامت دے دیہاڑے تک انصاف نوں اڈیکن
تے فیر ایناں نوں دنیا وچ......دھکے کھاون نوں پیدا کیتا
توں سب توں ڈھاڈا......دنیا دے ڈاھڈے تیری پروانہیں کردے

ذرا اپنے قہر دی لہر......ایناں تے مار

اے تکبراں دے مارے......سدھے ہو جاون

سارے کم......سُدھر جاون

نئیں تے جیڑے جمے نیں......اونہاں نے چنگی ماڑی گزار کے......مر ای جانا

رب جی......کوئی گستاخی ہوئی ہووے......تے معاف کر دینا

(رب جی دا جواب بعد وچ......انتظار کرو)

☆☆☆

انسانوں کے درمیان نفرت اور تعصب کے اثرات

اگر کسی خاندان، قبیلہ، قبیلے یا قبیلوں کے افراد کے درمیان کسی بھی وجہ سے تعصب اور نفرت بھرے رویے، سلوک اور برتاؤ ہونگے۔

اگر کسی ملک کے شہریوں کے درمیان لسانی، علاقائی، تعصب، نفرت بھرے رویے، سلوک اور برتاؤ ہونگے۔ اگر کسی ملک کے اداروں میں کام کرنے والے کے لوگوں کے ایک دوسرے کے خلاف تعصب، نفرت بھرے رویے، سلوک اور برتاؤ ہونگے۔ اگر کسی ملک میں قبیلے، قبیلوں، شہریوں، اداروں کے درمیان علاقائی، لسانی یا کسی بھی قسم کے تعصب، نفرت بھرے رویے، سلوک اور برتاؤ ہونگے

تو......خوشی، خوشحالی، امن، سلامتی ایک خواب رہے گا۔

اگر کسی مذہب کے ماننے والوں کے درمیان فرقہ وارانہ، تعصب اور نفرت ہوگی تو اُس مذہب کی ترویج خطرے میں رہے گی۔ اگر دنیا میں رہنے والے تمام انسانوں کے درمیان ذات پات، رنگ، نسل، عقیدہ، مذہب، علاقائی، لسانی، امیر، غریب، طاقتور، کمزور کی بنا پر تعصب، نفرت بھرے رویے، سلوک اور برتاؤ ہونگے تو دنیا میں امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی، عزت، محبت، احترام کی فضا خطرے میں رہے گی اور امن ایک خواب رہے گا۔

دنیا کے معاشروں میں عزت، محبت، احترام، ہم آہنگی، بھائی چارہ، اتفاق کے ساتھ رہنا امن، سلامتی، خوشحالی کا ضامن ہوتا ہے۔

ظالم......نیم پاگل (Semi insane)

قدرت کی طرف سے انسان کے جسمانی اعضاء کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے دماغ جیسی انمول شے عطا کی گئی ہے۔ دماغ میں بے شمار چھوٹے چھوٹے خلیے (Cells) ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ باریک تاروں کے ذریعے جڑے ہوتے ہیں۔ خیال اور سوچ آنے کے بعد اُس پر عمل کیلئے انہی خلیوں کے ذریعے انسان کے اعضاء حرکت میں آتے ہیں۔ اگر ان کی تاروں میں بے ربطی پیدا ہو جائے تو انسان عام روش سے ہٹ کر عجیب و غریب حرکات کرنی شروع کر دیتا ہے۔ جس کے لیے پاگل (insane) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک اور لفظ ''ظالم'' عام طور پر اُس انسان یا انسانوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو انسانی معاشرے کو نظم وضبط میں رکھنے کیلئے ضابطوں میں درج انسانی حقوق کی خلاف ورزی یا پامالی کرتے ہوئے دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مثلاً کمزور کو بے جا اور ناجائز مار پیٹ کرنا، بچے، بچیوں، خواتین، بزرگ حضرات سے غیر انسانی سلوک / برتاؤ، تشدد آمیز رویہ رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ ظالم شخص کے دماغ میں بھی خلیوں کی بے ربطی پیدا ہونے سے ایسا ہوتا ہے۔ ظالم کے لیے نیم پاگل (semi insane) کا لفظ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ نارمل حالت کی کیفیت سے باہر ہو جاتا ہے۔

ظالم یا نیم پاگل انسان...... پاگل انسان سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کھلے عام پھرتا ہے ،نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ پاگل کو پاگل خانے میں رکھا جاتا ہے تاکہ اس کی حرکات سے دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔ کوئی بھی ظالم اپنے آپ کو نیم پاگل نہیں سمجھتا۔ یہ بھی اُس کے دماغ کی خرابی کی نشانی ہے۔

مقامی اور عالمی سطح پر انسانی معاشروں میں زندگی کے ہر شعبے میں ایسے بے شمار نیم پاگل، ظالم شخص پائے جاتے ہیں۔

کرپٹ، بددیانت، ناانصافی کرنے والے، ملاوٹ کرنے والے، اپنے فرائض سے غفلت اور کوتاہی برتنے والے، قوم کا خزانہ لوٹنے والے، فتنہ فساد پھیلانے والے لوگ بھی نیم پاگل، ظالم ہی کہلائے جائیں گے۔ کیونکہ انہی لوگوں کے دماغ کی بے ربطی کی وجہ سے معاشرے میں خرابی اور بربادی پیدا ہوتی ہے۔ اور دنیا میں انسانوں کی اکثریت مختلف قسم کی محرومیت کا شکار رہتی ہے۔

انسانی دماغ کی نارمل حالت میں رہنے اور انسانیت کے طے شدہ اصولوں وقوانین کے مطابق زندگی گزارنے سے ہی سب کی سلامتی، تحفظ، امن وامان، خوشی خوشحالی پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

انسان یا کوئی اور مخلوق

بلاتمیز رنگ نسل، ذات پات، قوم، قبیلہ، علاقہ، ملک، عقیدہ، مذہب اور بلالحاظ عہدہ واختیار ایسے لوگ جو معصوم انسانوں کو قتل کرنے کی سازش، منصوبہ سازی کرتے ہیں، پناہ دیتے ہیں، مالی امداد کرتے ہیں، سرپرستی کرتے ہیں یا کسی بھی طریقے سے قاتلوں کی مدد کرتے ہیں۔

کیا وہ انسان کہلانے کے حقدار ہوتے ہیں...... یا......کوئی درندہ نما مخلوق؟

بلاتمیز رنگ نسل، ذات پات، قوم، قبیلہ، علاقہ، ملک، عقیدہ، مذہب اور بلالحاظ عہدہ واختیار ایسی خواتین جو انسانوں کو قتل کرنے کی سازش، منصوبہ سازی یا کسی بھی طریقے سے مدد کرنے میں شامل ہوتی ہیں۔

کیا وہ ماں کہلانے کی حقدار ہوتی ہیں؟

انسانیت کے درد کو ماں سے زیادہ کوئی محسوس نہیں کرسکتا۔

☆☆☆

انسانی معاشرے کو چلانے کے ذمہ دار...... عقل کے خزانوں کو ضائع کردیتے ہیں

فطرت کی طرف سے ہر پیدا ہونے والے بچہ/ بچی میں بے شمار صلاحیتوں اور قابلیتوں کا مجموعہ دماغ کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ انسان نے اپنے معاشرتی نظام کی بنیاد طاقت کے ذریعے زبردستی آقا اور غلام کے اصول پر قائم کررکھی ہے۔ جس سے دنیا کے بچوں کی اکثریت علم اور تعلیم کی روشنی سے محروم رہ جاتی ہے۔ اس طرح انسانیت اپنی بہتری، بھلائی کے مقاصد پورے ہونے میں ناکامی کا منہ تکتی رہتی ہے۔

ہر بچے اور بچی کو تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے انسانیت کی اولین اور بنیادی ذمہ داری میں شامل ہے۔کوئی نہیں جانتا کہ کس بچے میں قدرت نے کیا خوبی رکھی ہے اور وہ تعلیم کے ذریعے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کیا اچھی خدمت اور کام سرانجام دے۔

دنیا میں جتنی بھی ایجادات ہوئی ہیں وہ دماغی سوچ اور عقل کی وجہ سے ہوئی ہیں۔دنیا میں عقل کے خزانے ضائع کرنے کے ذمہ دار..........حکمران، رہنما،عوام کے نمائندے، انتظامیہ کے اہلکاران، منصوبے بنانے والے اور اُن پر عملدرآمد کروانے والے لوگ ہوتے ہیں۔اور یہ سب لوگ عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ اور سہولتیں وصول کرتے ہیں۔

دنیا میں پیدا ہونے والے ہر بچے/ بچی کا تعلیم حاصل کرنا اُس کا بنیادی حق ہے

☆☆☆

طاقت اور معاشرہ

طاقت اپنے انتہائی روپ میں کسی انسان یا انسانوں کو بے شعوری کی منفی دولت سے مالا مال کر دیتی ہے۔جس سے وہ انسانیت کے لحاظ سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ایسے انسان گروہ ، جماعت یا ادارے (مثبت) شعوری فیصلے کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر ڈکٹیٹر (کسی بھی نوعیت کا) اور اُس کے ساتھی کرپشن کے دریا میں نہانا شروع کر دیتے ہیں اور قوم کو محرومیت کا مجسمہ بنا دیا جاتا ہے۔ایسی قوم اپنے حقوق کو پہچاننے اور اُن کے حصول کے لیے جدوجہد کرنے کی صلاحیت اور سمجھ سے کھوکھلی ہو جاتی ہے۔آقا اور غلام کا نظام اسی بنیاد پر چلتا آرہا ہے۔ آقا اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ طاقت کا استعمال کر کے کمزوروں کو دبا دیتا ہے، کچل دیتا ہے۔جس کی وجہ سے لوگ مجبوراً محرومی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

پرانے زمانے کے سردار، بادشاہ اور حاضر وقت غیر جمہوری یا جمہوری ڈکٹیٹر ایک ہی سکے کے دو رُخ......طاقت کا مثبت استعمال عوام کی بہتری بھلائی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆☆☆

عقل مند......ذمہ دار لوگ......سوالیہ نشان

ہر ملک کے نظام کے چلانے والے تمام شعبوں اور اداروں میں کام کرنے والے ذمہ دار لوگ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں۔

کیا وہ اُس وقت خوشی محسوس کرتے ہیں؟

1- جب عام شہری اپنے جائز حصول کی خاطر در بدر دھکے کھاتا ہے۔

2- انصاف کے حصول کے لیے مدتوں انتظار کرتا ہے اور اکثر محروم رہتا ہے۔

3- بیماری کے علاج کے لیے سستے علاج اور سہولتوں سے محروم رہتا ہے۔

4- ملاوٹ شدہ دودھ پینے اور دیگر اشیاء کھانے پر مجبور ہوتا ہے۔

5- جعلی ادویات خریدنے پر مجبور ہوتا ہے۔

6- تعلیم کے خواہشمند بچے علم حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

7- نوجوان روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

8- عام عوام مہنگائی کے بوجھ تلے پستے چلے جاتے ہیں۔

کیا ذمہ دار لوگ خوش ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو عقلمند بھی سمجھتے ہیں

سوالیہ نشان

☆☆☆

دعا اور کاروبار

دنیا میں ہر انسان اپنی اچھی صحت، بہتری، بھلائی اور خوشحالی کی دعا مانگتا ہے۔

مختلف قسم کے دنیاوی کاروبار کرنے والے بھی اپنے کاروبار کی ترقی، آمدن، اور آمدن میں اضافہ ہونے کی دعا کرتے ہونگے۔

1۔ ہیروئن، چرس و دیگر نشہ آور اشیا کا کاروبار کرنے والے بھی کاروبار کی ترقی کے لیے دعا کرتے ہوں گے (قطع نظر اس بات کے کہ ان کے استعمال سے کسی کو کیا نقصان پہنچتا ہے)۔

2۔ اسلحہ تیار کرنے والے بھی اپنے کاروبار کی ترقی کے لیے دعا کرتے ہوں گے (قطع نظر اس بات کے کہ ان کے استعمال سے بے گناہ انسان، بچے، بچیاں، نوجوان عورت و مرد ہلاکت خیزی کا شکار ہوتے ہیں)۔

3۔ دودھ یا دیگر اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کا کاروبار کرنے والے بھی کاروبار کی ترقی کے لیے دعا مانگتے ہوں گے۔ (قطع نظر اس بات کے کہ اس کے استعمال سے انسان کسی مہلک بیماری کا شکار ہوتے ہیں)

دنیا میں ان شعبوں سے متعلقہ یا دونمبری کاروبار کرنے والے لوگ اپنے اپنے مذاہب کے لحاظ سے فرائض اور دیگر رسومات بھی ادا کرتے ہوں گے؟

بلاتبصرہ......؟

☆☆☆

انسان کی پیدائش

ہر انسان کی پیدائش انسانیت کیلئے تحفہ ہوتا ہے۔ نہ جانے قدرت نے اس میں کیا صفت رکھی ہے؟ جس سے وہ انسانیت کی خدمت سرانجام دے۔ اس کی مثبت انداز میں تعلیم و تربیت کرنا انسانیت کا فرض لازم ہے۔

اس کی سلامتی، تحفظ جان سب سے مقدم ہے۔ ماضی میں اپنی ذہنی نابالغیت کی وجہ سے انسان خوراک و وسائل کی لالچ میں ہلاکت خیزی کے مہلک واقعات میں ملوث رہا۔ جدید دور میں ایک دوسرے سے رابطہ میں اضافہ ہونے سے انسان کے دماغ میں ناسمجھی کی تہہ اترتی جارہی ہے۔ ایک دوسرے سے محبت، عزت، احترام، مدد، رحم دلی، برداشت، برابری کے ساتھ بھائی چارے کے جذبے غالب آتے جا رہے ہیں۔

مستقبل میں ہلاکت خیزی کا رجحان ختم ہوتا جائے گا۔

دنیا میں امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کا دور چھا جائے گا۔

نئی نسل سے اُمید

ذہنی طور پر نابالغ انسان

انسان کا ایک بے گناہ انسان کو جان سے مار دینا

مقدمات کے فیصلوں میں ناانصافی کرنا۔

ناجائز ذرائع کے استعمال سے ایک دوسرے کا مال چھیننا......ناجائز ذرائع سے کمائی کرنا

ملکی و عالمی سطح پر قوانین کی خلاف ورزی کرنا

خوراک، ادویات میں ملاوٹ خوری، دونمبر ضرورت کی اشیاء کی تیاری کرنا

بغیر کسی کنٹرول کے اسلحہ کی پیداوار، تجارت اور استعمال

ایٹم بم جیسے ہلاکت خیزی کے مہلک ہتھیار کرنا

عورت کی بے حرمتی، انسانوں کی اغوا کاری، انسانوں کی سمگلنگ کرنا

دہشت گردی، بم دھماکے، مذاہب، عقیدوں، فرقہ وارانہ نفرت کے واقعات

تعلیم اور ٹیکنالوجی میں شعبہ جات میں عدم مساوات

روزگار کے مواقع پیدا نہ کرنا، میرٹ کی خلاف ورزی

سرکاری اہلکاروں کی ذمہ داری ادا کرنے میں غفلت، لاپرواہی، بددیانتی کرنا

معاشرے میں چھوٹی بڑی سطح پر جرائم کی سرپرستی کرنا،

بچوں کو شفقت سے محروم رکھنا

ایسی سب برائیاں انسان کے ذہنی طور پر نابالغ ہونے کی نشانیاں ہیں۔

☆☆☆

پروٹوکول......عوامی نمائندے اور افسران (پبلک سرونٹ)

پروٹوکول ......آقائی نظام کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ پرانے زمانے میں طاقتور قبیلہ یا ملک کے لوگ دوسرے علاقوں پر قبضہ کر کے وہاں کے عوام کو اپنا مطیع اور غلام بنا لیتے تھے اور زندگی کا نظام چلانے کے لیے مقامی لوگوں کو اپنے مددگار کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اس کے لیے ادارے اور شعبہ

جات قائم کیے گئے۔

مقامی لوگوں پر اپنا رعب داب کا خوف اور انہیں ذہنی طور پر غلام رکھنے کیلئے پروٹوکول کا نظام جاری کر دیتے تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد نو آبادیوں کے علاقے آزاد ہو گئے۔ لیکن مقامی لوگوں کے نمائندوں اداروں کے افسران (پبلک سرونٹ) نے غیر ملکی حاموں کا روپ دھار لیا۔ پروٹوکول کی پرانی رسومات کو جاری رکھا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آزاد ممالک کے حکمران اور متعلقہ اہلکاران نہ خود ذہنی طور پر آزاد ہوئے نہ انہیں قوم کو جدید تقاضوں کے مطابق ذہنی طور پر سوچ کی ترقی کی راہ پر چلنے دیا۔ یہ سلسلہ اکیسویں صدی میں بھی جاری ہے۔ عوام کے نمائندوں کو آقائی نظام کے جاری شدہ پروٹوکول کی سہولتیں لینا زیب نہیں دیتا۔

عوام کے نمائندے، عوام کے ووٹوں سے منتخب کردہ لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی تنخواہوں اور سہولتوں کا خرچہ عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ خزانے سے ادا ہوتا ہے۔

دنیا میں عوام کے نمائندوں کو قومی خزانے کے امانت دار سمجھا جاتا ہے۔ جدید زمانے میں غیر ملکی اقتصادی بندشیں، ترقی پذیر ممالک کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ لیکن ذہنی سوچ کی ترقی تو رہنماؤں، حکمرانوں کے اپنے اختیار میں ہوتی ہے۔ جب تک ان کی سوچ میں ترقی اور تبدیلی نہیں ہوگی۔ ان ممالک کے عوام زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہیں گے۔

یہ بھی ممکنات میں سے ہے کہ غیر ملکی امداد اور قرضوں کی غیر تحریری شرط یہ بھی ہو کہ پروٹوکول پر زیادہ سے زیادہ خرچ کیا جائے جس سے قوم کی محتاجی میں اضافہ ہو۔

آقائی نظام کے طور طریقے اور عوام کے نمائندوں کا پروٹوکول کی سہولتیں لینا...... دو متضاد باتیں

ملک قرضوں پر چلے...... پروٹوکول کی شان قائم رہے

ملک کی ترقی ایک خواب رہے...... عوام کی حالت زار رہے

ملک کی دولت...... غیر ملک میں جمع رہے

عوام کے نمائندے ہونے کا دعویٰ جاری رہے

قوم ذہنی غلامی کے جال میں پھنسی رہے۔

غلط فیصلوں کا اثر آئندہ نسلوں پر پڑتا ہے

زمانہ حال کے بڑوں (رہنماؤں، حاکموں، افسروں) کے غلط اور منفی فیصلوں کا نتیجہ اگلی نسل کے سامنے آتا ہے۔

دنیا میں کئی معاشرے ایسے بھی ہیں جہاں ماضی میں کیے گئے غلط فیصلوں کی وجہ سے شہریوں کی جان و مال کی حفاظت اور امن وامان قائم کرنے پر مامور اہلکاروں کے دفاتر پرانے زمانے کے قلعوں کے منظر پیش کرتے ہیں۔ کسی دوسرے کا نہ بُرا سوچنے اور نہ ہی کوئی برا عمل کرنے میں ہی اگلی نسلوں کو محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

☆☆☆

حکومت کی عزت میں کمی

کسی بھی ملک کے نظام کو چلانے کے لیے عوامی نمائندوں کے ذریعے بنائے گئے آئین اور قانون کے مطابق مختلف ادارے اور شعبے قائم کیے جاتے ہیں۔ جنہیں مجموعی طور پر سرکار کا نام دیا جاتا ہے۔ قانون پر سختی سے عمل کرنے اور عمل درآمد کروانے میں سرکار کی عزت اور توقیر ہوتی ہے۔ قانون کی صورت میں سرکار کا ایک اپنا خوف ہوتا ہے۔ جس ملک کی سرکار کسی مجبوری، دباؤ، غفلت، کوتاہی، بددیانتی یا لالچ کے تحت کام کرے گی تو رفتہ رفتہ اپنی عزت، وقار، دبدبہ کمزور ہونے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ خود سرکار بھی کسی نہ کسی جرم کا نشانہ بننا شروع ہو جاتی ہے۔ اپنی عزت دوبارہ بحال کرنے کے لیے از سرنو کوشش کرنا پڑتی ہے۔ جو سرکار اور معاشرے میں رہنے والوں کے لیے نہایت اکسیر اور تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔

سب کی بہتری بھلائی اسی اصول میں ہے کہ سرکاری فرائض، آئین اور قانون کی روح کے مطابق دیانتداری سے سرانجام دیئے جائیں۔ جس سے معاشرہ......سرکار سمیت سکھ چین میں رہے۔

☆☆☆

عوامی نمائندے اور معاشرتی مسائل

جس ملک کے معاشرتی مسائل میں اضافہ ہوتا جائے۔

خوراک کی قیمتوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جائے۔ مہنگائی بڑھتی جائے۔

ظلم اور ناانصافی کے واقعات میں اضافہ

زندگی کے مختلف شعبوں میں کرپشن اور جرائم میں اضافہ

اُس ملک کے عوامی نمائندے یا تو بے اختیار ہوتے ہیں

یا

نااہلی، غفلت، بدنیتی، بددیانتی، میل ملاپ

عزت اور اُس کے تقاضے

انسانی نظام میں والدین کے بعد اگر کوئی دوسرا انسان عمر میں بڑا ہو تو اُس کا احترام کیا جاتا ہے۔ اُس کو عزت کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ اگر عمر میں کسی بڑے کا رویہ، سلوک، برتاؤ، ظالمانہ ہو، بداخلاق ہو تو احترام تو شاید رہ جاتا ہو۔ لیکن وہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں اپنی حقیقی عزت کھو بیٹھتا ہے۔ اسی طرح عہدے دار اور با اختیار لوگ اگر قانون کے مطابق اپنے فرائض دیانتداری، فرض شناسی، خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے ادا نہ کریں تو وہ بھی اپنی حقیقی عزت کھو بیٹھتے ہیں۔

اگر کوئی کرپٹ عہدے دار یا با اختیار سمجھتا ہے کہ لوگ اُس کی عزت کرتے ہیں تو اُس سے بڑا بے شعور کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ عہدہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو۔

جو اپنے بڑوں کی عزت نہ کریں وہ خود عزت کروانے کے مستحق نہیں رہتے۔ بڑوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے چھوٹوں کیلئے اچھائی کا نمونہ پیش کریں۔

چھوٹا ہو یا بڑا......عزت سب کی

☆☆☆

دنیا کا احمق اور بیوقوف ترین شخص......ایک خیال

دنیا کا احمق اور بیوقوف ترین وہ شخص ہوتا ہے جو منفی عمل سے مثبت نتیجے کی اُمید رکھتا ہے۔تعصب، نفرت، غصہ، تکبر، غرور، فتنہ، فساد، سازشی منصوبہ ساز سب منفی عوامل ہیں۔

تیسری جماعت کا بچہ ریاضی کا مضمون پڑھنے کے بعد یہ جانتا ہے کہ منفی ہمیشہ منفی ہی رہتا ہے۔منفی کے ساتھ کچھ بھی جمع کیا جائے جواب منفی میں ہی آئے گا۔

ایک فرد......جماعت......ادارہ......یا......ملک

☆☆☆

عورت کے دماغ کا ارتقائی سفر

تاریخ کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت کے ارتقائی سفر میں صرف مرد حضرات کے دماغی سوچ میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔جس سے نئی نئی ایجادات معرض وجود میں آئیں۔تاریخی شواہد سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عورت کو ایک ظلم، جبر اور ستم زدہ مخلوق کے طور پر رکھا گیا۔جدید دور میں ذرائع ابلاغ کی ترقی نے عورت کو بھی علم کی روشنی سے آگاہ کرنا شروع کر دیا ہے۔جس سے ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے میں پہلی پوزیشنیں لینے والوں میں طالبات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔دنیا میں زندگی کے مختلف شعبوں میں خواتین نے بھرپور حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔

اُمید رکھی جا سکتی ہے کہ مستقبل میں مرد حضرات کے تعاون کے ساتھ انسانیت کے لیے امن، تحفظ اور خوشحالی کا نیا دور آئے گا۔عورت سے یہ بھی امید ہے کہ وہ مہلک ہتھیار بنانے کی اجازت نہیں دے گی۔بلکہ دنیا میں پہلے سے موجود تباہی اور بربادی کے سبب بننے والے نیوکلیئر، ہتھیار تلف کر دیئے جائیں گے۔ دنیا کے اختلافات مذاکرات کے ذریعے ختم کیے جائیں گے۔

☆☆☆

وفا......بے وفا

زندگی وفا کا نام: جب تک انسان کا سانس......جسم کا ساتھ دے۔

وفا کی ایک حد ہوتی ہے

انسانوں کی وفا......انسانیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے تعلق کا نام

انسانوں کا تعلق...... باہمی عزت، احترام، محبت، اعتماد کے ساتھ

ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے نام......رشتہ کوئی بھی ہو

انسانوں کی زندگی......ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کا نام ہے

ایک دوسرے کا ساتھ دینے سے گذرتی ہے

عورت کے اور مرد کے ملاپ سے نسل انسانیت جاری رہتی ہے

ایک ارتقائی عمل

زندگی...... مثبت سوچ اور عمل برائے امن سلامتی تحفظ بہتری بھلائی خوشی خوشحالی۔

منفی سوچ اور عمل، بے وفا......بے وفائی کا نام

جو انسانیت کے لیے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے

انسانی معاشروں میں تمام شہریوں بشمول نمائندگان افسران، جج صاحبان، اہلکاران کا ملکی آئین وقانون کے تحت اپنی اپنی ذمہ داری، دیانت داری سے ادا کرنا......

ملک معاشرے سے وفا کا نام۔

بصورت دیگر عمل...... معاشرے سے بے وفائی کا نام ہے

معاشرتی بربادی کا نام......بے سکونی، بدامنی، بدحالی کا نام

عدم تحفظ جان......عدم سلامتی کا نام، جرائم کا نام ......کرپشن کا نام......دھوکہ فریب کا نام

ایسا سب کچھ......عوام کو بھوک، غربت، ظلم، ناانصافی اور مختلف قسم کی محرومیوں، مصیبتوں سے دوچار کرنے کا نام

انسانیت کی خدمت......لازوال وفا کا نام ہے۔

☆☆☆

دماغ کا فتور......نارمل دماغ

گذرتی ہوئی معاشرتی انسانی زندگی میں اگر کوئی انسان زمانے کے لحاظ سے قاعدے قانون، رسم ورواج سے ہٹ کر عجیب وغریب یا غلط حرکت کرے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ ''اس کے دماغ میں کوئی فتور ہے'' اس کہاوت کی سچائی غیر شعوری طور پر حکمت کی بنیاد پر قائم ہوئی۔

جدید زمانے میں سائنسی طور پر یہ ثابت ہوئی ہے کہ انسان کا دماغ اربوں خلیوں پر مشتمل ہے۔ سارے خلیے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ ہر خلیہ کا ایک اپنا کام مختص ہے۔ جب بھی کسی وجہ سے ان خلیوں میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو دماغ کا کچھ حصہ مرکز کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔جس سے انسان ارادی یا غیر ارادی طور پر حرکتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔کسی انسان کا غصہ میں رہنا بات بات پر جھگڑا کرنا منفی عمل ہے۔ مار پیٹ، تشدد، ظلم، عدم برداشت، عدم رواداری، بے صبری اور دیگر دوسرے منفی عمل وغیرہ سب دماغ میں فتور ہونے کی وجہ سے عمل پذیر ہوتے ہیں۔ان حرکات کو قابو میں رکھنا ہی نارمل دماغ کی نشانی ہوتی ہے۔

معاشرے میں کرپشن اور اُس کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے والے اداروں، افراد کی اپنی ذمہ داریوں میں ناکامی کی وجہ سے ان کے دماغ میں فتور ہونے کی نشانی ہے۔ دنیا میں نارمل دماغ رکھنے والے معاشروں میں معاشرتی ماحول خوشگوار رہتا ہے۔

ملکی قانون پر عمل کرنا، عملدر آمد کروانے سے عوام الناس کے دماغوں کی حالت نارمل رہتی ہے۔

☆☆☆

بڑی وڈی گل اے

اکیسیوں صدی دے 2016 ایس زمانے وچ

اگر کوئی وڈا اپنے توں عمر وچ چھوٹے تے......شفقت کر دیوے تے...... بڑی گل اے

اگر کوئی چھوٹا اپنے توں عمر وچ وڈے نوں......سلام کر دیوے تے...... بڑی گل اے

لوکی......اِک دوجے نوں......سلام کرن تے...... بڑی گل اے

کوئی کسی دوسرے دی عزت کرے تے...... بڑی گل اے

کوئی اپنے آپ ای......قانون دی پابندی کر لیوے تے...... بڑی گل اے

کوئی سرکاری ملازم......اپنے فرائض ایمانداری تے دیانتداری دے ادا کر دیوے تے

بڑی گل اے

کوئی انصاف کرن والا...... بلاتمیز کسی فرق دے......

بغیر لالچ سفارش دباؤ دے انصاف کر دیوے تے

بڑی گل اے

وڈی جائیداد دولت دا مالک......خیر خیرات کر دیوے تے...... بڑی گل اے

کوئی غریب بندے تے عورت نوں وی انسان سمجھ لیوے تے...... بڑی گل اے

سیاسی رہنما......جھوٹے وعدے تے لوکاں نو لارے نہ لاون تے...... بڑی گل اے

حکمران......بغیر کسی نمود و نمائش دے انسان دی بھلائی خیر خواہی دے کم کر دیون تے

بڑی گل اے

ذمہ دار لوکی......قوم دے خزانے دا ناجائز استعمال نہ کرنے تے...... بڑی گل اے

کسی کرپٹ معاشرے وچ...... کسی عام شہری دا جائز مسئلہ بغیر سفارش رشوت دے حل ہو جاوے

تے...... بڑی گل اے

سب توں وڈی گل اے

اے گل کوئی پڑھ، سمجھ لیوے تے......اے وی بڑی وڈی گل اے

کسی کا بُرا سوچنے یا کرنے والا......خود بھی بُرے حالات کی اُمید رکھے

جب کوئی انسان، گروہ، ادارہ یا ملک اپنے جیسے کسی دوسرے کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچانے کی سوچ رکھے گا۔ اس پر عمل کرے گا تو وہ بھی اس بات کی امید رکھے کہ دوسری طرف سے بھی ویسا ہی نقصان دہ ردعمل آ سکتا ہے۔ جلد یا بدیر...... یہ فطرت کا اصول ہے۔

متاثرہ فریق اگر کسی لحاظ سے کمزور ہے تو نفرت کا اظہار فوری ردعمل ہوگا۔ کمزوری دور ہو جانے پر

اور مناسب وقت آنے پر اس کا ردعمل ضرور آئے گا۔ چاہے اس کا خمیازہ نئی نسلوں کو بھگتنا پڑے۔ جیسے ایٹم بم چلانے والوں کی نئی نسلیں اپنے بڑوں کے کیے پر معافی مانگتے نظر آتے ہیں۔

مثبت سوچ رکھنے اور مثبت عمل کرنے میں ہی سب کی خیر خواہی بھلائی، امن، سلامتی اور خوشحالی ہے۔

☆☆☆

رب سے دعا......انسان پر ایک احسان اور فرما

اے رب......تو میرا خالق میں انسان
تو نے اور بہت ساری مخلوقات بنائیں
سب اپنی اپنی زبان......طریقوں سے
تجھے رب کہیں
تو نے زمین بنائی......درخت، پھل، میوے لگائے
مخلوقات ان کو کھائے......
یہ سب تخلیقات......ایک دوسرے کا لازم
پیدا کرنا تیرا اختیار......واپس لے جانا تیرا اختیار
تو خالق، رازق اور کائنات کا مالک
اے رب کریم......نسل انسانی پر ایک اور احسان فرما
سب سے اعلیٰ اور پیاری تخلیق......اپنے نائب انسان کی سلامتی کیلئے
انسانوں کو اتنا شعور دے ایک دوسرے کو جان سے نہ ماریں۔
انسان کا ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کا اختیار ان سے واپس لے
اپنا اختیار اپنے پاس رکھ
انسان پر ایک احسان اور فرما

☆☆☆

انسان کا انسان کو جان سے مارنا

جان سے مار دینے میں سب شامل

کوئی ملک ہو، عقیدہ، مذہب ہو، بولنے والی زبان کے لحاظ سے علاقہ ہو، مرد ہو، عورت ہو

جارن سے مار دینے میں سب شامل......جان سے مار دینے کے اسباب

غرور، تکبر، بالا دستی، تعصب، نفرت، لالچ

جان سے مار دینے کے ہتھیار

جسمانی طاقت، زہر، کیمیکل، بارورد کی گولی، پسٹل، بندوق، توپ، دستی بم، میزائل، ایٹم بم، ہائیڈروجن بم و دیگر ہلاکت خیزی کے طریقے

اے رب......تجھ سے درخواست

دنیا کے نظام میں انسانوں کے دماغ میں ہلاکت خیزی میں شامل سب انسانوں کی سوچ کو بدل دے۔ ان کو عقل کے ساتھ اتنا شعور دے کہ صرف یہ سمجھ لیں کہ سب انسان ہیں

ہر انسان زندہ رہنے کی خواہش رکھتا ہے......سب کو زندہ رہنے کا حق ہے

کوئی کسی کو کیوں مارے۔

سب کی سلامتی کی خاطر

اپنے اختلافات باہمی مذاکرات سے طے کیے جائیں

☆☆☆

رب کا اختیار......انسان کے پاس کیوں؟

روح کو جسم میں پیدا کرنا......رورح کو واپس لے جانا......رب کا کام

انسان......خود کش دھماکہ کرے

خود مرے......اور ساتھ دوسرے معصوموں کو بھی مارے

چھوٹے بچے، بچیاں، خواتین، نوجوان، بوڑھے......سب کو مارے

ایسا اختیار......انسان کے پاس کیوں؟

بارود کی گولی......میزائل یا بم کی تیاری

کسی کی موت کا سبب......سب شیطانی کام

انسان کے بھیس میں......ایسے شیطان کیوں؟

رب سے دعا

انسان کو اتنی عقل اتنا شعور دے کہ وہ انسان کے بھیس میں شیطان کو پہچان سکے۔ایسے شیطان کو قابو کر سکے اور سزا دے سکے۔

☆☆☆

تعلیم،شعور اور اُس کا مثبت اور منفی استعمال

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر انسان (عورت یا مرد) ابتداء میں جسمانی طور پر ایک چھوٹے بچے کی حیثیت رکھتا ہے۔جس کو کھانے پینے اور دیگر ضروریات کیلئے مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔سب سے اہم کردار اس کو جنم دینے والی ماں کا ہوتا ہے......رفتہ رفتہ وقت کے ساتھ جسمانی طور پر بڑا ہونے کے ساتھ عقل وشعور میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔بڑے بھلے کی تمیز سکھائی جاتی ہے۔یہ اس کے لیے علم اور تعلیم کا ایک بنیادی ذریعہ ہے۔

انسان بالغ ہونے کے بعد زندگی کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیتا ہے۔ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ اپنی ذہنی قوت کو استعمال کرتے ہوئے نئی چیز ایجاد کر لیتا ہے۔دنیا میں متعارف کروا دیتا ہے۔اگر انسان ایسی نئی ایجاد کرے جو انسانیت کیلئے فائدہ مند ہو۔بھلائی اور خیر کا باعث بنے تو قابل تعریف ہے۔ ایسی ایجادات جو انسانوں کی تباہی، بربادی اور ہلاکت خیزی کا سبب بنے تو قابل مذمت ہے۔انسانوں کے بھیس میں ایسے تمام شیطانوں کی مالی معاشی طور پر سرپرستی کرنے والے بھی دنیا کے شیطان ہوتے ہیں۔

دنیا میں روز بروز ہلاکت خیزی کے ہتھیاروں کی ایجاد میں تیزی آتی جا رہی ہے۔دستی بم سے لے کر میزائل، ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، کیمیکل بائیولوجیکل و دیگر ایسے تمام ہتھیاروں کی ریسرچ اور تیاری پر

مکمل پابندی لگائی جائے۔

انسانوں کے روپ میں شیطان......قابل مذمت

☆☆☆

شعور میں اضافہ

دنیا میں انفارمیشن کے جدید دور میں انسانیت کے ایک دوسرے کے رابطوں میں تیزی آنے کی وجہ سے انسانی شعور میں یہ حقیقت اُجاگر ہو رہی ہے کہ دنیا میں بکھرے ہوئے سب انسان ایک جیسے ہی ہیں۔سب کے بنیادی مسائل ایک جیسے ہی ہیں۔خوراک، پانی، صحت کا علاج، تعلیم کا حصول، انصاف کی فراہمی سب کو چاہیے۔

زمین سب کی مشترکہ ہے۔دنیا میں رائج نظام پرانے زمانے کا شعور یعنی طاقت کے استعمال کی بنیاد پر چلا آ رہا ہے۔جو جسمانی اور ہتھیاروں کے لحاظ سے طاقتور ہے وہ کمزوروں پر قابو پالیتا ہے۔اب مزید ایسا نظام چلنا ممکن نہیں رہا۔ایسے نظام چلانے والوں کے اپنے بچوں کی سمجھ تبدیل ہو رہی ہے۔سب مل جل کر کھائیں، مل جل کر زندگی گزاریں، امن سلامتی، خوشی، خوشحالی کا اپنا شعور ہوگا۔اس کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔آج کے جو بڑے ذمہ دار لوگ ایسی سوچ رکھتے ہیں کہ وہ انسانوں کو طاقت، مالی، اور معاشی لحاظ سے غلام بنائے رکھیں گے۔ان کا کسی ماہر نفسیات سے علاج کرانے کی ضرورت ہے۔

کھلا دماغ...... بڑا دل......اور روشن خیال

انسان سب ایک......انسانیت ایک

بلا کسی تمیز کے......زندہ رہنے کا سب کا حق

☆☆☆

جنت کے مسافر انسان

ہر انسان کے دماغ میں جب کسی دوسرے کو جسمانی، ذہنی، نفسیاتی، مالی، معاشی نقصان پہنچانے کی سوچ یا خیال آتا ہے تو یہ انسان کے اندر کا وہی شیطان ہوتا ہے۔جس کا ذکر عام طور پر کیا جاتا ہے۔اصل

شیطان تو کسی نے نہیں دیکھا۔

انسان کے اندر کا شیطان ہی دنیا میں مختلف قسم کی محرومیاں، دُکھ، مصیبتیں، لڑائی جھگڑے، لُٹ مار، فتنہ فساد، قتل وغارت و دیگر برائیوں کا ذمہ دار ہے۔

شیطانی سوچ پر قابو پالینے والا انسان ......ایک بہادر اور نیک انسان ہوتا ہے۔منفی خیالات پر قابو پالینا سب سے بڑی بہادری ہے۔

دماغ کے اپنے شیطان پر قابو پالینے والا انسان جنت کے راستے کا مسافر بن جاتا ہے۔

☆☆☆

بچیوں کی عزت واحترام اوردفاعی صلاحیت

دنیا میں زمانۂ قدیم سے مرد اپنی جسمانی طاقت کے بل بوتے پر خواتین پر ظلم وستم ،تشدد اور دیگر قسم کے بہیمانہ جرائم کرتا چلا آرہا ہے۔ان جرائم پر قابو پانے کے لیے مذاہب کی کتابوں میں سخت سزائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔گزرتے ہوئے زمانے میں نظر آنے والی روزمرہ کی حقیقت کے مطابق بہت کم مجرموں کو سزائیں ملتی ہیں۔شاید اسی وجہ سے خواتین میں اپنا دفاع خود کرنے کا شعور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اور وہ پولیس اور فوج جیسے شعبوں میں مردوں کے شانہ بشانہ ہو رہی ہیں۔جن کی ٹریننگ میں اپنا دفاع کرنا اور دشمن کو زیر کرنے شامل ہوتا ہے۔جسمانی طاقت کو تکنیکی طور پر استعمال کرتے ہوئے دشمن کو زیر کرنا شامل ہوتا ہے۔ایسی صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے خواتین مکمل طور پر محفوظ ہوتی ہیں۔جس سے مرد حضرات کے جنسی طور پر ظلم وتشدد کرنے کا امکان تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔معاشرے میں رہنے والی تمام بچیوں کو ایسی ٹریننگ حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے تاکہ کسی بدچلن اوباش مرد کو ہمت اور جرأت نہ ہو سکے کہ وہ خواتین کی بے عزتی ، بے حرمتی کا مرتکب ہو سکے۔

دنیا میں اس شعور میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

آج کی بچیاں آنے والے کل کو اگلی نسل کو جنم دیتی ہے۔

بہادر بچیاں...... بہادر نسلیں

☆☆☆

بھلائی......صرف مثبت انسانی عقل وشعور سے

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ زندہ رہنے کیلئے انسان خوراک کی جستجو میں رہتا ہے۔ زندگی کیلئے خوراک کے بعد رہائش اور دیگر ضروریات/سہولیات کی کوشش میں مصروف ہوتا ہے۔ انسانیت اس سفر میں ارتقائی عمل کے ذریعے اکیسیویں صدی میں داخل ہو چکا ہے۔ قدیم زمانے کو پتھر کا زمانہ اور گزرتے ہوئے زمانے کو جدید دور کا نام دیا جاتا ہے۔ نظام زندگی کو چلانے کیلئے مختلف وقت میں مختلف نظام رائج رہے۔ انسانوں کے درمیان مشترکہ طور پر ایک بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسانوں کی بہتری بھلائی قدرت کی طرف سے عطا کردہ انسانی عقل وشعور سے ہی ممکن ہے۔

اس کیلئے آسمانی معجزے کبھی نہیں اترے البتہ تباہی کے لیے عذاب ضرور آئے جو انسانی سمجھ سے ابھی تک بالاتر ہیں۔ انسانوں کی بہتری بھلائی کیلئے انسانوں کے تجربے سے مالا مال رائے اور آپس میں مشورہ سے مستقبل کی بہتری کیلئے منصوبہ بندی، پالیسیاں، اصول اور قانون بنائے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں دنیا کے بیشتر ملکوں میں رائج رائج نظام زندگی کو ''جمہوریت'' کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کو عوامی اجتماعی دانش کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک مسلسل جاری عمل ہے۔ عوامی نمائندوں کی تربیت گاہ عوام ہی ہوتے ہیں۔ نا اہل اور کرپٹ نمائندے کو الیکشن کے ذریعے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ عوام کے عقل وشعور پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

کسی شعبہ کی ملازمت کیلئے منتخب ہونے والے لوگوں کو اس پیشے سے متعلقہ امور کی باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے جس سے ان کا علم اور ذہن صرف اسی شعبہ کے معاملات کے متعلق محدود رہ جاتا ہے۔ ان کی سوچ وفکر کا انداز بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ ہر شعبے میں کام کرنے والے اپنے شعبہ کے ماہر تو ہو سکتے ہیں لیکن عوام کی مجموعی طور پر بھلائی کیلئے صرف عوام کے منتخب کردہ نمائندے ہی ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے تمام ملکوں میں پس پردہ طاقت سے متعلقہ لوگوں کا کنٹرول ہے۔ ان کی منفی سوچ وفکر انسانوں کی اکثریت بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری، صحت عامہ کے مسائل، تعلیم اور انصاف سے محرومی جیسی مشکلات کا شکار ہے۔ امید رکھی جاسکتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ عقل وشعور کی مثبت سوچ غالب آجائے گی۔

ایک خیال......ایک سوچ......کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

دنیا کے شیطان

دنیا کے ملکوں میں برائی کے منصوبے بنانے والے عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ قومی خزانے سے تنخواہ باور میسر شدہ تمام سہولتیں وصول کرتے ہیں۔ لیکن بھلائی کی بجائے تباہی کے منصوبے بناتے ہیں جس میں ایک دوسرے کی ہلاکت خیزی جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔ دنیا میں رہنے والے تمام انسان ایک ہی نسل انسانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بوجہ ضروریات مختلف علاقوں میں رہائش پذیر جنہیں دنیا کو تقسیم کر کے ملکوں کا نام دیا گیا ہے۔

سب انسان ایک جیسے......ضروریات زندگی ایک جیسی۔

پھر بھوک، ننگ، ظلم، ناانصافی، قتل و غارت کے واقعات کیوں؟

انسانی دماغ اور سوچ میں کہیں تو خرابی ہے......وہی شیطان ہے

☆☆☆

انسان کا دشمن ایک......انسانوں کا ہمدرد بھی ایک

قدرت کی طرف سے ہر انسان کو عقل و شعور کی نعمت سے نوازا گیا۔ ارتقائی عمل میں تجربوں کے ذریعے اور پیغمبران کے ذریعے رہنمائی سے زندگی گزارنے کیلئے مثبت اور منفی راستے واضح ہو چکے ہیں۔

سوچ و فکر کے ذریعے یہ انسانوں کے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ کونسا راستہ منتخب کرتے ہیں۔ اگر کوئی انسان دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے کا عمل کرتا ہے۔ تو یہ اس کی منفی سوچ و فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایسی سوچ و عمل سے اس کا دشمن ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر دوسرا انسان اس کے متعلق ایسا ہی رویہ رکھے گا تو دونوں ایک دوسرے کے دشمن قرار دیئے جائیں۔

انسانوں کی منفی سوچ کے عناصر: غصہ، تکبر، غرور، تعصب، نفرت، فتنہ، فساد، ناانصافی، بددیانتی، برتر یا بالاتر ہونے کی سوچ، چوری، اغوا، ڈاکے، ملاوٹ، جعل سازی، دھوکہ، فریب، دہشت گردی اور بے

شمار نقصان پہنچانے والے چھوٹے بڑے عوامل۔

اسی طرح بہتری بھلائی کی سوچ وعمل بھی انسانوں کے ہمدرد کا معالمہ ہے۔ انسانوں منفی سوچ رکھنے والے دشمن کی شناخت کرنا، ان کو روکنا انسانوں کے اختیار میں ہی ہوتا ہے۔ کوئی آسمانی مدد نہیں آتی۔

انسان کا دشمن انسانوں کی منفی سوچ وعمل

انسان کا ہمدرد......انسانوں کی مثبت سوچ وعمل

☆☆☆

ملکی نظام......سرکاری ملازمین کی تنخواہ......ذمہ دار حکمران

تاریخی ارتقائی عمل کے ذریعے کسی ملک کے نظام، نظم ونسق کو چلانے کیلئے باقاعدہ شکل دینے کا سلسلہ صدیوں سے رائج ہے۔ اس نظام کے تحت ملکی ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ ان میں کام کرنے کیلئے ملازمین کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اور سہولتوں کا خرچہ انتظام عوام سے وصول شدہ ٹیکسوں کے قومی خزانے سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اشیائے ضروریات کی قیمتوں میں اضافہ ہونے سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی ذمہ داری وقت کے حکمرانوں کی ہوتی ہے۔ تاکہ سرکاری ملازمین کے فرائض کی ادائیگی میں کسی بددیانتی کا عنصر نہ شامل ہوجائے۔ کسی ملازم کی کوتاہی یا منفی عمل کیلئے محکمہ میں احتساب کا قانون بھی ہوتا ہے۔ بصورت دیگر ملکی قانون کے تحت سزا جزا کا سلسلہ قائم کیا جاتا ہے۔

جن ملکوں میں وقت کے لحاظ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں خاطرخواہ اضافہ نہیں کیا جاتا وہاں گزار کیلئے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کا ہونا لازمی امر ہوجاتا ہے۔ معاشرے میں کرپشن کا نظام جاری ہوجاتا ہے۔ ان حالات میں ایسے ملک کے ماضی حاصل کے تمام حکمران اس معاشرے کی بربادی ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے کیونکہ انہوں نے ایسی ذمہ داری پوری کرنے سے گریز کیا۔

کسی معاشرے میں جب تک ایسا نظام زندگی رائج نہیں ہوگا جہاں تمام سرکاری ملازمین کو گزارے کے مطابق تنخواہیں نہ ملیں گی تو وہاں سرکاری امور کی انجام دہی میں خرابیاں موجود رہیں گی۔

شہری لُٹتے رہیں گے۔ اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے شہری ذلیل وخوار ہوتے رہیں گے۔

☆☆☆

انسان اپنا دشمن......خود

دنیا میں ملکوں کے درمیان مختلف معاملات پر اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں۔جن سے نفرتیں بڑھتی ہیں جو دشمنی میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔بعض اوقات لڑائی جھگڑوں اور جنگ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔اسی لیے افواج کو دشمن کے مقابلے اور اپنے دفاع کیلئے ہتھیاروں سے لیس ہونا پڑتا ہے۔

کسی ملک معاشرے میں باہمی بھائی چارے کی فضا میں اتفاق کے ساتھ رہنا بغیر ہتھیار کے ایک بہت بڑی طاقت کی حیثیت کی مانند ہوتا ہے۔ایک دوسرے سے نفرت کرنا معاشرے کی تباہی بربادی کیلئے ایک ہتھیار کی مانند ہے۔جو معاشرہ کو کھوکھلا کردیتا ہے۔دشمن کو حملہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ معاشرہ اپنی آگ میں خود ہی جلتا رہتا ہے۔رہنماؤں کے ایک دوسرے پر الزامات،علاقائی، ناانصافی اور محرومیت کا احساس، ایک دوسرے پر بالادستی کی لڑائی، کرپشن، ظلم وزیادتی، جرائم کی سرپرستی، نفرتوں کو جنم دیتی ہے۔

قانون کی حکمرانی سب کیلئے ایک جیسی...... برابری کا احساس عزت، محبت، دیانت داری جیسا ماحول پیدا کرنے سے نفرتیں ختم ہوتی ہیں۔

انسانوں کی ایک دوسرے سے نفرت گھریلو اور معاشرتی ماحول کو تباہ کرتی ہے

☆☆☆

مظلوم کا دُکھ......ہوا، فضا میں میں شامل ہوجاتا ہے

زمین کی فضا مختلف گیسوں کا مجموعہ ہے۔آکسیجن انسانی زندگی کیلئے سب سے اہم ہے۔فضا گردش میں رہتی ہے اور انسانی آواز سفر کرتی ہے۔اس کے سفر کا ثبوت ایک دوسرے سے دور بیٹھے انسانوں کی موبائل فون کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے اور بات چیت سے ملتا ہے۔دنیا میں کوئی بھی ظالم انسان جب کسی دوسرے پر ظلم کرتا ہے تو مظلوم کا دُکھ، آہ و پکار کی صورت میں ہوا یعنی فضا میں شامل

ہوجاتا ہے۔ جو گردش کرتی ہوئی کسی نہ کسی وقت ظلم کرنے والے ظالم سے آٹکراتی ہیں۔اس کو اس بات کا احساس نہیں ہو پاتا ہے کہ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہوا ہے۔ایسا واقعہ اس کی اگلی نسل کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ظلم کرنے والا انسان ظلم کرتے وقت یہ بھول جاتا ہے کہ وہ بھی انسان ہی ہے۔

کسی دوسرے انسان پر ظلم کرنا اپنے اوپر ہی ظلم کرنے کے برابر ہے

☆☆☆

اقوام متحدہ کی ذمہ داری اور امن

ادارہ اقوام متحدہ کے منشور میں شامل ہے کہ وہ دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے لیے ممالک کے درمیان اختلافات، جھگڑوں کو حل کرنے کے لیے کوشش کرے گا۔ مدد دے گا۔اگر ملکوں کے درمیان سالہا سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود مسائل حل نہ ہوں تو سمجھا جا سکتا ہے کہ۔

1- ادارے کے لوگوں کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں۔

2- یا وہ حل کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔

3- یا ادارہ ہی نہیں چاہتا کہ جھگڑے مسائل حل ہوں۔

اس کی وجہ ادارہ کے سیکرٹری جنرل ہی بتا سکتے ہیں۔

☆☆☆

ذمہ دار لوگ......قابلیت میں کمی یا میل ملاپ

حکومت، ملک، معاشرہ کوئی بھی ہو۔

اگر کرپشن پر قابو نہیں پایا جا سکتا تو کیا یہ سمجھا جائے کہ

کرپشن کو کنٹرول کرنے والے اداروں اور شعبوں میں کام کرنے والے لوگوں کی قابلیت میں کمی ہوتی ہے...... یا خود کرپٹ ہوتے ہیں...... یا کرپشن کرنے والوں سے میل ملاپ ہو جاتا ہے

اگر ایسا کچھ نہیں تو پھر حکومت کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داری کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔

سوالیہ نشان......؟

سمجھ، سمجھ داری اور ناسمجھی

ہر انسان کے جسم میں دماغ ہے جس کے ذریعے سوچتا ہے خیال کرتا ہے۔عمل کرتا ہے۔ معاشرے میں رہنے والا ہر انسان سمجھدار ہے۔سمجھ کی سطح اپنی اپنی اور الگ الگ۔ مذاہب اور عقیدے کے لحاظ سے لوگ اپنی سمجھ کا اظہار کرتے ہیں۔مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کا اپنا انداز،اداروں،محکموں، کاروبار،زمین کاشت کرنے والے،مزدوری کا کام کرنے والے غرضیکہ سب کے اپنے انداز ہیں۔

سمجھ کی ایک نشانی......معاشرے میں رہتے ہوئے قوانین کے مطابق اپنے اپنے انداز میں زندگی گزارتے ہوئے۔

کسی انسان کی سوچ وخیال اور عمل سے کسی دوسرے انسان یا انسانوں کو ذہنی،نفسیاتی،جسمانی، مالی،معاشی،معاشرتی نقصان نہ پہنچے......سمجھ کی نشانی ہے۔

ایسی سوچ خیال اور عمل جس سے دوسرے انسان یا انسانوں کو نقصان پہنچے......ناسمجھی کی نشانی ہے۔ دماغ اور عقل کا مالک ہر انسان......اصل کام اس کا مثبت یا منفی استعمال اس کام ہے۔

مثبت......سمجھ داری منفی......ناسمجھی

☆☆☆

نااہلی،غفلت،کوتاہی بھی کرپشن ہے،ذہنی کرپٹ لوگ

کسی بھی ادارے میں کسی بھی سطح پر کام کرنے والے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں غفلت کوتاہی برتیں گے تو اس کا رویہ نااہلی میں شمار ہوگا۔نااہلی ذہنی کرپشن ہے۔اس کا مطلب جو کسی کام کا اہل نہیں وہ اس کام پر مامور ہے جس کی وجہ سے معاشرتی ذمہ داری میں ناکامی رہی ہے جس کا اثر معاشرتی زندگی پر پڑ رہا ہے۔معاشرہ زندگی کے سفر میں لیٹ ہو رہا ہے اور دنیا کے دوسرے معاشروں کے مقابلے میں عقل وشعور کے لحاظ سے پیچھے رہ رہا ہے۔

آج کل کے جدید دور میں معاشرتی موازنہ کوئی مشکل کام نہیں۔انٹرنیٹ پر معلومات موجود ہیں۔دنیا کا ہر ملک معاشرہ شعبوں کے لحاظ سے اپنی پوزیشن دیکھ سکتا ہے۔

لیڈروں کا کردار

دنیا کے کسی ملک کے اپنے آپ کو عوامی لیڈر کہلانے والے بظاہر مجبوری کے نام پر اپنے ملک کو چھوڑ کر غیر ملک میں رہتے ہیں۔

ان کی پیروی کرتے ہوئے ''طاقتی لیڈر'' بھی اپنے ملک کو چھوڑ کر غیر ملک میں رہنے لگے ہیں۔

پہلے زمانے کے اپنے ملک سے محبت کرتے تھے۔

آج کل کے لیڈر غیر ملک میں رقص کرتے نظر آتے ہیں۔

وقت وقت کی بات۔

☆☆☆

غربت کی گلی کی طرف سے دعوت

غربت کی گلی میں زندگی کی بنیادی ضروریات اور سہولتیں فراہم کرنے کا دعویٰ کرنے والے حکمرانوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے گلی کے تمام رہائشیوں کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ بمعہ فیملی ہمارے بچوں کے ساتھ گذاریں۔ آپ کی آمد اور ہمارے ساتھ رہائش ہمارے لیے باعث فخر اور مسرت ہوگی۔

خوش بختی اور شرف میزبانی بخشنے کے منتظر......غربت کی گلی کے رہائشی

☆☆☆

طاقت کے متوالو...... یہ بچے بھی تمہارے ہیں

حتمی طور پر کوئی نہیں جانتا کہ نسلی انسانی کب وجود میں آئی۔ اتنا ضرور ہے کہ زمین پر اس کا آغاز ایک مرد اور ایک عورت کے ملاپ کے ذریعے ہوا۔ رفتہ رفتہ یہ کرہ ارض پر پھیل گئی ہے۔ زمین کی تقسیم کی گئی جس سے کئی ملک وجود میں آگئے۔ ان ملکوں میں رہنے والے سب ایک ہی جیسے انسان ہیں۔ سب کا ایک ہی نسل یعنی نسل انسانی سے تعلق ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ دنیا میں رہنے والے تمام انسان ایک رشتہ سے جڑے ہوئے ہیں۔

دنیا میں مفادات کی خاطر لڑائیاں اور جنگیں ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان جنگوں میں لڑائی کے دوران معصوم بچے بچیاں بھی زد میں آجاتی ہیں۔ جن کا جنگ لڑنے کے فیصلہ کرنے یا لڑنے میں کوئی کردار نہیں ہوتا۔ لیکن ظلم، تشدد، بربریت اور ہلاکت خیزی کا شکار وہ بھی ہوجاتے ہیں۔

دو یا دو سے زیادہ لڑنے والے فریقین اور ان کی سرپرستی حمایت اور ان کو اسلحہ فراہم کرنے والے ممالک کے لوگوں سے اپیل ہے کہ جنگی علاقوں کے معصوم بچے بھی تمہارے اپنے بچوں جیسے ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کو پیار دیتے ہوئے ان بچوں کو بھی پیار دینے کا خیال کرو

بچے......سارے پیارے

☆☆☆

انسان کی عقل اور سمجھ کی منزل

کوئی انسان اپنی سوچ خیال اور عمل سے کسی دوسرے انسان یا انسانوں کو ذہنی، نفسیاتی، جسمانی، مالی، معاشی اور معاشرتی طور پر کوئی نقصان نہ پہنچائے تو اسے سمجھ کی منزل پہ پہنچ جانے والا انسان کہا جاسکتا ہے۔

ایسا تب ممکن ہوسکے گا جب انسان بلاتمیز کسی ذات پات، رنگ نسل، قوم، قبیلہ، علاقہ، عقیدہ اور مذہب کے دوسرے انسان کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھیں گے۔ دوسروں کی ضروریات وتکالیف کو بھی اپنے جیسا محسوس کریں گے۔ جدید زمانے میں میڈیا کی مدد سے رابطوں اور انسانی دماغ کے خلیوں کے پوری طرح کھل جانے سے انسان عقل اور سمجھ کی ایسی منزل تک جلد پہنچ سکتا ہے۔ جس سے امید کی جاسکتی ہے کہ دنیا میں امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کی روشنی پھیل جائے گی۔

☆☆☆

دنیا میں منفی سوچ رکھنے والے انسانوں کیلئے

اے منفی سوچ وفکر اور عمل کرنے والے نسل انسانی سے تعلق رکھنے والے لوگو......!

تعصب، نفرت، حسد، لالچ، ہوس، غرور، تکبر کی بنا پر لڑتے جاؤ اور ایک دوسرے کو جان سے

مارتے جاؤ۔آخرکار سمجھ کی منزل پر کبھی پہنچ ہی جاؤ گے۔

وگرنہ آپ کے بنائے ہوئے نیوکلیئر بم اور دیگر مہلک ہتھیار، ہزاروں کی تعداد میں تو موجود ہیں۔ آپ کے طبقے سے کوئی نہ کوئی بڑا سر پھرا اور پاگل ایسے بم استعمال کرے گا اپنے ساتھ دنیا کو بھی تباہ و برباد کرے گا۔

☆☆☆

اے نسل انسانی

زندگی کا مقصد......سلامتی یا تباہی......فیصلہ اپنا تمہارا

تمہارے ہاتھوں میں......مقدر اپنا تمہارا

ایک ہی نسل......ہر جگہ انسان......سب ایک ہی جیسے

سکول، کالج، یونیورسٹیاں......تمہاری

کتابیں، تمہاری......استاد تمہارے......ذہن تمہارے......زمین سب کی سانجھی......تمہاری

اس کے وسائل ذرائع تمہارے......برے بھلے میں تمیز کرنے کی ذمہ داری تمہاری

عقل سمجھ تمہاری......پھر بھی سمجھ نہ آئے تو مقدر تمہارا

☆☆☆

عقل، سمجھ اور بدعقلی کی جنگ

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے انسانوں کے درمیان عقل سمجھ اور بدعقلی کی لڑائی جاری ہے۔اچھی زندگی گزارنے کیلئے انسان کی عقل نے خیال کہ انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے میں سب کی مشترکہ بہتری ہے۔اس طرح ایک معاشرہ قائم ہوا......امن وامان، جان و مال کی حفاظت، امن سلامتی، خوشی، خوشحالی کیلئے اصول، ضابطے اور قانون بنائے گئے۔معاشرتی نظام کو چلانے کے لیے ادارے شعبوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔اداروں میں کام کرنے کے لیے درجہ بدرجہ لوگ بھرتی کیے گئے۔

لیکن مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے انسانوں میں سے کچھ بدعمل اصولوں، ضابطوں اور

قوانین کی خلاف ورزی کرنے لگے جن کے لیے عدالتیں بنائی گئیں۔ سزاؤں کا سلسلہ شروع ہوا۔ انتظامی امور میں اقربا پروری، سفارش، رشوت اور کرپشن جیسی برائیوں نے جنم لیا۔ ہر طرف غرور، تکبر، لالچ، ہوس، حسد، تعصب، نفرت، فتنہ فساد، لڑائی اور جنگ جیسی بدعقلی کے بیج اُگنا شروع ہو گئے۔ تب سے اب تک عقل اور سمجھ اور بدعقلی کی کشمکش جاری ہے۔ کرپشن، ناانصافی اور دیگر برائیاں معاشرتی تباہی لاتی ہیں۔

جو انسانی معاشرے عقل، سمجھ کے استعمال کی وجہ سے تباہی کے اثرات محسوس کر لیتے ہیں۔ ان کا سدباب کرتے ہیں، قابو پا لیتے ہیں وہ اچھی زندگی گزارتے ہیں۔

جو معاشرے بدعقلی کے سہارے چلتے ہیں۔ وہ تباہی کے راستے پر گامزن رہتے ہیں۔ اب دنیا میں ایسی قومیں پیدا ہو گئیں ہیں جو مختلف طریقوں، ہتھکنڈوں کے ذریعے انسانی جذبات کو منفی انداز میں ابھار کر بدعقلی کے راستے پر ڈال کر اپنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسی طاقتیں انسانیت کے فطری راستے میں رکاوٹ ڈالنے والے بدعقل دشمن کا کردار ادا کرتی ہیں۔

چھوٹی سطح سے لے کر عالمی سطح تک بے شمار ایسے عناصر ہیں۔

☆☆☆

عقل اپنا راستہ خود بنا لیتی ہے

ہمیشہ سے دنیا میں سرداری نظام، بادشاہی نظام اور ڈکٹیٹری کا نظام جاری رہا ہے۔ اگر دنیا ان تمام حکمرانوں کی مرضی یا خواہش کے مطابق چلتی تو دنیا میں ایجادات نہ ہوتیں۔ آج کے ڈکٹیٹروں، بادشاہوں، جمہوری ڈکٹیٹروں اور عالمی طور پر پس پردہ طاقتوں کا نام نہاد جمہوری عہدیداروں کی ڈوریں ہلانے والوں کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ انسان کے تسلسل کے ساتھ جاری ارتقائی سفر میں کسی بھی قسم کی رکاوٹیں کھڑی کی جائیں گی تو انسانیت کی ترقی، بہتری، بھلائی کی رفتار میں کمی تو آ سکتی ہے لیکن اس سفر کو نہ کوئی روک سکا ہے اور نہ ہی رکے گا۔ سب کی عافیت اسی میں ہے کہ اس سفر کو نارمل انداز میں چلنے دیا جائے۔ دنیا کے ہر بچے کو اُس کی قابلیت کے مطابق مفت تعلیم کی سہولتیں اور مواقع فراہم کیے جائیں۔ سب کو میرٹ پر زندگی کے شعبوں میں حصہ لینے دیا جائے۔ انسانیت کی بھلائی سچ، انصاف، دیانتداری،

برابری، بھائی چارے جیسے اصولوں پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

مسکراہٹ انسانوں کو اپنائیت کے رشتے میں جوڑ دیتی ہے

فطرت کی طرف سے مسکراہٹ ایک انمول جذبہ اور خزانہ ہے۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک، شہر، کاروبار زندگی یا سفر کرنے کے دوران سب ایک دوسرے کو اجنبی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ آنکھوں سے اجنبیت کا عنصر ظاہر ہوتا ہے۔ حقیقت میں سب ایک ہی انسانیت کی لڑی کے دانے ہیں۔

صرف ایک مسکراہٹ ایک دوسرے کو خوش اخلاقی کے انسانی رشتے میں بدل دیتی ہے۔ ایک دوسرے کی عزت بڑھا دیتی ہے۔ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی صحت کیلئے ایک نعمت کا درجہ رکھتی ہے۔ اس پر کوئی خرچہ نہیں آتا۔ مسکراہٹ ایک خوشی کی مانند ہے۔ جیسے ڈاکٹر کی مسکراہٹ مریض کے چہرے پر خوشی کے تاثر پیدا کرتی ہے۔ والدین اور اساتذہ کرام ماحول کو خوشگوار رکھنے کیلئے بچوں کی تربیت میں اس بات کا خیال بھی رکھیں۔

انسان کی صرف ایک مسکراہٹ زندگی کو بدل دیتی ہے۔

نوٹ: گھٹن زدہ ماحول میں رہنے والے لوگ مسکراہٹ کے جذبے سے عاری ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بات نیت کی ہے......خلوص کی ہے

انسان سب جگہ ایک ہی......ملک کوئی بھی ہو

گندم اور چاول کا دانہ ایک...... پیدا کہیں بھی ہو......علاقہ کوئی بھی ہو

ہوا وہی ہے......جو پوری دنیا میں گھومتی ہے

انسان کی دعائیں ایک جیسی......سب اپنی خیر مانگتے ہیں

ایک دوسرے کو سلام کا مطلب......ایک ہی ہے

اندازاورلسانی زبان کوئی بھی ہو۔

زندگی ایک دوسرے کی عزت، احترام، مدد، ہمدردی، برابری، برداشت، بھائی چارے، اتفاق کے ساتھ مل جل کر رہنے کا نام ہے۔

بات نیت کی ہے......خلوص کی ہے

سب کی خیر

☆☆☆

میری کم عقل......ایک دیہاتی

میں گاؤں میں پیدا ہوا۔ مجھے بتایا اور سمجھایا بھی جاتا ہے کہ بازار سے ضرورت کی ہر شے خریدنے پر اس کی قیمت میں سرکاری ٹیکس شامل ہوتا ہے۔ جس سے حکومت کا نظام چلایا جاتا ہے۔ میری حفاظت اور دیکھ بھال پر مامور حکومت کے قائم کردہ تمام شعبوں کا خرچہ ان میں کام کرنے والے ملازموں کی تنخواہیں، دفتروں کا خرچہ و دیگر سہولتیں، عوام کے ٹیکسوں سے جمع کردہ قوم کے خزانے سے ادا کیا جاتا ہے۔ شہر کے تمام ترقیاتی منصوبوں کے پیسے بھی اسی خزانے سے ادا کیے جاتے ہیں۔ مجھے اپنے جائز حقوق/ مسائل کے حل کے لیے جگہ جگہ اور دربدر جانا پڑتا ہے۔ متعلقہ ملازمین کے رویے، سلوک، برتاؤ کے طور طریقوں کو قسمت میں لکھی اپنی عزت سمجھ کر قبول کر لینے پر مجبور ہوتا ہوں۔

میری ناسمجھی......معصومیت یا کم عقل

جدید زمانے میں اچھی زندگی گزارنے کیلئے بچے، بچیوں کا تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

مجھے امید ہے کہ دیہاتوں میں رہنے والے لوگوں کی نئی نسل تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ عزت کے بہتر درجے کے ساتھ اپنے حقوق حاصل کرنے کا طریقہ سیکھ لے گی۔

نوٹ: ضرورت کی اشیاء، ماچس، تیار شدہ خورد و نوش کی چیزیں، کپڑا، لباس، سفر کی سہولتیں، صحت کے علاج کیلئے دوائیں، گھر بنانے کیلئے سیمنٹ، سریا، فصلوں کیلئے کھاد، بیج، سپرے، ڈیزل برائے ٹریکٹر، بجلی برائے ٹیوب ویل و گھریلو استعمال وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

انسان کی ذہنی ابنارمل حالت

ہر انسان کے دماغ میں کروڑوں کی تعداد میں خلیے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ انسانی جسم کی تمام حرکات، سوچ و خیال، دماغ کے اعصابی مرکز سے ہی کنٹرول ہوتے ہیں۔ جب کسی وجہ سے ان خلیوں کا آپس کے تعلق میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے وہ کسی دوسرے کو ذہنی، نفسیاتی، مالی، معاشی، جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے عمل کے دوران وہ نارمل انسانی حالت میں نہیں رہتا۔

چھوٹی سطح پر چغل خوری، حسد کرنا، غرور، تکبر کرنا، بالادستی کا ذہن رکھنا، تعصب، نفرت کرنا، ظلم، تشدد، ناانصافی، حق تلفی، نابرابری، فتنہ فساد پھیلانا، لالچ ہوس رکھنا، آقا و غلام کا نظام رکھنا، خوشامد پسندی، چوری، ڈاکہ، اغوا یا قومی خزانے کو نقصان پہنچانا، سہولتوں کا ناجائز استعمال کرنا، آئین و قانون کی خلاف ورزی کرنا، جیسے عوامل انسانی دماغ کی ابنارمل حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

دنیا میں انسانی ہلاکت خیزی کے ہتھیار بنانا اور اُن کے استعمال کرنے کا عمل خطرناک صورتحال پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ اس عمل میں شامل وہ تمام افراد مثلاً منصوبہ بنانے والے، مالی اخلاقی یا کسی بھی طور پر مدد کرنے والے، سرپرستی کرنے والے، ہتھیاروں کو چلانے والے تمام لوگ، انسانی ہلاکت خیزی کے عمل کے دوران نارمل دماغی حالت سے باہر ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی بھی لفظ دیا جا سکتا ہے۔

انسان کی نارمل حالت

ایسی حالت جس میں انسان اپنے ساتھ دوسروں کی بہتری بھلائی کی سوچ و عمل رکھے۔ خیر کا عمل کرے اور ایسا عمل نہ کرے جس سے کسی دوسرے انسان یا انسانوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچے۔

☆☆☆

انسان کا دماغ......ایک فیکٹری......ایک انڈسٹری

قدرت کی طرف سے انسان کو دماغ جیسی نعمت سے نوازا گیا ہے۔ دماغ میں چھوٹے چھوٹے خلیے (Cell) ہوتے ہیں جن کے ذریعے انسان دیکھنے، سوچنے، سمجھنے، سونگھنے، چھونے جیسے عمل کے

ذریعے اپنی صلاحیتیں استعمال کرتا ہے۔اس کو ایک کارخانہ یا انڈسٹری کا نام دیا جاسکتا ہے۔جس میں مختلف موضوعات پر خیالات آتے ہیں۔انسان اپنے عمل کی مدد سے انہیں حقیقت میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔انسان کا سچ یا جھوٹ بولنا،انصاف یا ناانصافی کرنا،محبت یا ظلم کرنا،تشدد کرنا،عزت،ادب،احترام یا تعصب،نفرت حسد کرنا،سخاوت کرنا یا کنجوسی کرنا، رحمدلی، مدد، برداشت یا لالچ، ہوس،غرور،تکبر، دیانتداری یا بددیانتی،حفاظت یا چوری ڈاکہ اغوا،نیکی یا برائی ایسی سب حرکات دماغ کی فیکٹری میں تیار ہوتی ہیں۔

انسانیت کے مسلمہ اصولوں کے تحت مثبت سوچ وعمل،رویے،سلوک انسانی معاشرے میں امن، سلامتی،خوشی،خوشحالی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا کا مذہب،عقیدہ......خیر

بلاتمیز دنیا کے تمام انسانوں کی سلامتی...... ہر پیدا ہونے والے بچے/ بچی کی سلامتی

تمام انسانوں کی خیر...... ہر لحاظ سے

کسی بھی لحاظ طریقے سے انسانوں کو پہنچانے والوں کا

نہ کوئی مذہب نہ عقیدہ

والدین کی فطری خواہش کو پورا کرنے کے نتیجے میں بچہ/ بچی کی پیدائش ہوتی ہے۔اس میں بچہ، بچی کی مرضی شامل نہیں ہوتی کہ وہ کس خاندان میں، دنیا کے کس حصے میں اور کس جگہ پر پیدا ہو۔اُس کا رنگ،نسل،قوم،عقیدہ، مذہب وہی ہوتا ہے جو والدین کا ہوتا ہے۔

پھر ہوش سنبھالنے کے بعد وہ ایک دوسرے کے تعصب،نفرت کا شکار کیوں ہوتا ہے؟

قصور بچے کا......یا......دنیا کے ماحول کا۔

☆☆☆

ذمہ داری......اختیار کی فروخت

دنیا کے معاشروں میں بعض ارباب اختیار اور ذمہ دار اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی اور غفلت کرتے ہوئے اپنے اختیار اور ذمہ داری کو فروخت کردیتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے معاشرے میں کرپشن پیدا ہوتی ہے اور ملک تباہی بربادی کی طرف گامزن ہوجاتا ہے۔ مجموعی طور پر اُس میں رہنے والے انسان مختلف قسم کی محرومیت کا شکار ہوجاتے ہیں۔

ایسے لوگوں اور جسم فروشی کا کاروبار کرنے والے لوگوں کی کمائی میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

☆☆☆

انسانوں......کا ملک ہوتو ایسا ہو!

بلاکسی تمیز و تفریق سب شہریوں کو جینے کا حق حاصل ہو۔

قانون کی حکمرانی ہو......قانون سب کیلئے ایک جیسا ہو...... چُھوٹ کسی کو نہ ہو

مصلحت کوشی اور نظریہ ضرورت سے پاک ہو......تمام ادارے اپنے حدود/ اختیار میں رہ کر کام کریں۔

سستے انصاف کی جلد فراہمی کا نظام ہو۔

غریب اور عورت کو بھی انسان سمجھا جائے۔

جرم کی معافی نہ ہو......میرٹ کی عزت ہو، سب برابر ہوں......نفرت کسی سے نہ ہو۔

روزمرہ کی زندگی غرور، تکبر سے پاک ہو......نفرت کا کوئی پودا نہ ہو۔

فیصلہ اکثریت کا......آمریت کیلئے کوئی جگہ نہ ہو......دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو۔

غیر ملک میں دولت جمع نہ ہو۔

تنخواہ یا اُجرت......آٹا، گھی، دال، پٹرول کی قیمت اور بجلی، گیس کے بل کے مطابق ہو

ملاوٹ کا نام نہ ہو......خوراک پانی ضائع نہ ہو......کوئی انسان بھوکا نہ رہے

جعل سازی کی سزا عبرت ہو......حقوق کی پامالی نہ ہو

انصاف، اختیار اور ذمہ داری برائے خرید وفروخت نہ ہو

ہمدردی کی تعلیم سلیبس میں ہو......احترام انسانیت کا عمل ظاہر ہو

بچے، بچیوں پر ظلم نہ ہو......عورت کی عزت ہو

چھ سال سے زائد عمر کا بچہ/ بچی سکول میں زیر تعلیم ہو......تعلیم سستی ہو، مفت ہو

مذہبی فرقہ وارانہ، فتنہ، منافرت کی اجازت نہ ہو

ذات پات، علاقہ، عقیدہ، قوم، رنگ، نسل کا تعصب نہ ہو

عوامی نمائندوں کا کردار، ذاتی مفاد اقربا پروری اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔

پروٹوکول اور VIP کلچر کا نام ونشان نہ ہو۔

معاشرہ اسلحہ سے پاک ہو

اسلحہ صرف دفاعی اداروں اور انتظامی اداروں کے افراد کے پاس ہو۔

کسی بھی سطح پر انسانوں کو نقصان پہنچانے کے منصوبوں کیلئے کوئی جگہ نہ ہو۔

امن، سلامتی، جان ومال کے تحفظ کا یقین ہو......خوشی خوشحالی پائیدار ہو۔

معاشرے میں بھائی چارے کی خوشبو فضا میں محسوس ہو۔

انسانوں کا......ملک ہو تو ایسا ہو۔

نوٹ: دنیا کے کئی ممالک میں درج بالا اصولوں کے قریب تر نظام رائج ہے۔

☆☆☆

اکیسویں صدی میں انسانیت کا دشمن نمبر ایک......لالچ

لالچ برائے دولت، جائیداد، ہوسِ اقتدار، اختیار، بالا دستی، مفاد پرستی، معدنی، زمینی وسائل و ذخائر پر قبضہ۔ سازش، فتنہ، فساد پروری، تعصب ونفرت انگیزی، دہشت گردی، انسانی ہلاکت خیزی

لالچ کی کوئی حد نہیں ہوتی

اکیسویں صدی میں دنیا کے تمام معاملات کسی نہ کسی قسم کے لالچ کا شکار نظر آتے ہیں۔ لالچ ایک ذہنی نفسیاتی صورتحال اور بیماری ہے۔ یہ ایک ہتھیار کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے۔

اس کا علاج صرف مثبت سوچ اور عمل کے ذریعے ہوسکتا ہے

(ایک انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں کو کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچانا)

انسانیت کا دشمن نمبر ایک......لالچ

☆☆☆

بدکردار رہنما......صاحب کردار لوگ......اور عوام

صاحب کردار لوگ عوام کی نمائندگی کے لیے اپنے آپ کو بے لوث خدمات کیلئے پیش کرنے کیلئے آگے کیوں نہیں بڑھتے۔

کیونکہ بدکردار لوگ رہنما لوگ الیکشن میں حصہ لینے کے لیے پارٹی کا ٹکٹ نہیں دیں گے۔

کوئی بدکردار کیسے پسند کرے گا کہ کوئی صاحب کردار اُن کے داغدار عمل پر نکتہ چینی کرے۔

بدکردار رہنما قوم کو اپنے جیسا ہی رکھنا پسند کریں گے۔

قوم صاحب کردار رہنماؤں کو منتخب کرے گی تو ویسے ہی نتائج کا سامنا کرے گی۔ بدکردار رہنما قوم کو بھی اپنے جیسا رکھنا پسند کریں گے۔

ایک قوم جس کردار کے مالک لوگوں کو منتخب کرے گی تو اُسے ویسے ہی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے

☆☆☆

ذمہ داروں کا مشکوک کردار......اور قانون فطرت

انسانی معاشرتی نظام میں شہریوں کیلئے اُن کے جان و مال کے تحفظ کیلئے قانون بنائے جاتے ہیں۔خلاف ورزی کرنے والے مجرم کیلئے سزا مقرر ہوتی ہے۔

اگر کسی مجرم کو سزا سے بچانے کے لیے کوئی تفتیشی انکوائری پر مامور افسر، اہلکار، ادارہ یا منصف اپنے فرض میں بددیانتی کرے گا۔ مجرم کو سزا سے بچانے کے لیے کوشش کرے گا تو وہ بھی جرم کا حصہ دار تصور ہوگا۔اس عمل سے وہ اپنی اور ادارے کی بدنامی کا باعث بنے گا۔اس کا کردار مشکوک ہونے سے

اُس کی شہرت داغدار ہو جائے گی۔عوام کے اعتبار سے محروم ہو جائے گا۔اس بات کا خمیازہ اُس کی آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

یہ قانون فطرت ہے۔

انسانی خون......قدر و قیمت

انسانی خون قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے

انسان کا جسم مختلف عناصر سے مل کر بنا ہے، ہر ایک عضو اور حصہ اپنا ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انسانی زندگی کو برقرار رکھنے لیے ان میں سے ایک عنصر خون بھی ہے۔دنیا کی تاریخ میں مختلف وجوہات کی بنا پر بے انتہا خون بہایا گیا ہے۔ان میں اَن گنت معصوم لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔جدید زمانے میں حادثات اور بیماریوں کے علاج معالجہ میں انسانی خون بطور عطیہ دیا جاتا ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کسی بے گناہ سیاسی رہنما کا خون بہایا گیا ہے تو اس کے وارثین اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے معصوم عوام کو جذباتی انداز میں شخصیت کے سحر میں مبتلا رکھتے ہیں۔اور ان میں سے کچھ لوگ اقتدار حاصل ہونے کے بعد دولت کے انبار جمع کر لیتے ہیں۔پھر وقتاً فوقتاً اسی حربے کو استعمال کرتے ہیں۔ان کے عمل پر جانے والے رہنما کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔

بے چارے پیروکار، عکسی نعروں سے متاثر اور جذباتیت کا شکار ہو کر اپنی دولت یعنی قوم کے خزانے کو لٹواتے رہتے ہیں۔ان بیچاروں کیلئے دعائے خیر کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

☆☆☆

پارہ 27 سورۃ الرحمٰن 60

''نہیں ہے کہ اعلیٰ درجہ کی نیکی کا بدلہ مگر اعلیٰ درجہ کی جزا''

رب کائنات کا مالک ہے۔انسان کی تخلیق کے بعد زمین پر بھیجا گیا۔اچھی زندگی گزارنے کے لیے پیغمبران دین کے ذریعے رہنمائی کی گئی انسانیت کے اصول بتائے گئے ہیں۔آخرت میں نیک اور بُرے عمل کی جزا اور سزا کی خبر دی۔دنیا میں معاشرتی نظام کو نظم و ضبط سے چلانے کے لیے قانون یعنی

شریعت کا ذکر کیا گیا۔ الہامی کتابوں میں رب کے ڈر سے بچنے کے لیے اعمالوں کو درست رکھنے کا کہا گیا۔ دنیا میں رب کا خوف رائج الوقت قانون کی صورت میں نظر آتا ہے۔

☆☆☆

مثبت اور منفی......دو عناصر......دو طاقتیں

لفظ ''مثبت'' کے مختلف مطالب ہیں......نیکی، اچھائی، فائدہ، جمع

لفظ ''منفی'' کے مختلف مطالب ہیں......بدی، برائی، نقصان، تفریق

انسانی زندگی میں انسانوں کی بہتری بھلائی کیلئے کوئی بھی سوچ تقریر یا عمل مثبت کہلائے گا اور زندگی میں انسانوں کو کسی بھی لحاظ سے نقصان پہنچانے والا عمل ''منفی'' کہلائے گا۔ گذرتی ہوئی زندگی میں منفی سوچ رکھنے والے انسان، گروہ، جماعت ملک یا ممالک کی اپنے فائدے کیلئے منفی سازشی منصوبے بناتے ہیں۔ اپنے منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے لالچ کے ذریعے اپنے اور مختلف ملکوں کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ساتھ ملاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کیلئے فائدہ تو ہوجاتا ہوگا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ منفی منصوبہ ایک خوفناک صورت طوفان کی صورت اختیار کر جاتا ہے جس کو کنٹرول کرنا انسانوں کے بس سے باہر ہوجاتا ہے۔

ایسا ہی ایک طوفان کسی عقیدہ یا نظریہ کی انتہا پسندی Extremism کی لپیٹ میں پوری دنیا آچکی ہے۔ منصوبہ بنانے والے بھی اس کا شکار بنتے جارہے ہیں۔ معصوم انسانی ہلاکت خیزی میں اضافہ ہورہا ہے۔ انسانوں کے چلنے پھرنے یا سفر کرتے وقت میں ہر وقت خوف اور ڈر طاری رہتا ہے۔ منفی منصوبے بنانے بند ہونے چاہئیں۔ پہلے سے جاری نقصان دہ عمل کو مثبت سوچ و عمل کے ساتھ میڈیا کے ذریعے قابو پایا جائے تاکہ دنیا کے انسان اس سکون کی زندگی گزار سکیں۔

☆☆☆

زندگی کے مختلف شعبے......پیشے

گداگر منگتا......ایسا شخص جو زندگی گزارنے کیلئے دوسرے انسانوں سے بھیک مانگتا رہتا ہے۔

مزدور......جوروزی کمانے کیلیئے ذہن سےاور جسمانی طاقت اوراپنی زور بازو سے محنت کرتا ہے۔

مستری......جوجسم کے ساتھ ذہنی قوت کواستعمال کرتے ہوئے کام میں ترتیب رکھتا ہے۔

آرکیکیٹ......جوکسی بلڈنگ عمارت کی تعمیر کیلیئے مکمل نقشہ بنا تا ہے۔

فوجی......جوملکی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اندرونی آفتوں سے بھی نمٹتا ہے۔

سیاسی......جوسیاست کرتے ہوئے عوام کے مفاد میں کام کرتا ہے

مذہبی......مذہب کے بارے میں جانتا ہے

منصف......عوام کوانصاف مہیا کرتا ہے

انتظامی اہلکار......انتظامی امور میں حکومت کی مدد کرتا ہے

فنکار......اپنے فن سے لوگوں کوگرویدہ بنا تا ہے

ادیب......

شاعر......

صحافی......

اخبار......

ٹی وی......

سائنسدان......

ریاضی دان......

جغرافیہ ماہر

موچی......

درزی......

ترکھان......

قصائی

مالشیاMassager

ڈاکٹر......

قوم اور صفائی

1- جو قوم اپنے گھر، محلے، شہر کی صفائی کیلئے کسی کا انتظار کرے گی۔

2- جو قوم ردی کاغذ، شاپر بیگ، سگریٹ کا ٹوٹا و دیگر ضائع شدہ اشیاء کھلے عام پھینک دے گی۔

وہ قوم اپنی بہتری بھلائی کیلئے کسی دوسرے شخص کا انتظار کرتی رہتی ہے۔ وہ قوم ملکی معاشرتی نظام چلانے کیلئے ڈکٹیٹر اور کرپٹ حکمرانوں، رہنماؤں، نمائندوں، ججوں، افسروں، اہلکاروں کو برداشت کرے گی اور ان کی عزت افزائی کرے گی۔

گھر، سکول، کالج، محلّہ، شہر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا۔ ذہن کی صفائی کا آغاز ہوتا ہے۔

ماحول میں صفائی رکھیے...... معاشرتی ماحول کو صاف کرنے کیلئے قوم کا ذہن تیار ہو جائے گا۔

کوشش کرنے سے ہی کچھ ملے گا اور ملتا ہے

جب ماحول میں صفائی ہوگی تو معاشرتی ماحول بھی کرپشن سے پاک ہوگا۔

☆☆☆

عقل و دانش کی ناکامی کا عکس

کسی معاشرہ یا ملک میں...... اگر عوام کو انصاف کی فراہمی میں دیر ہو۔

جان و مال کی سلامتی، تحفظ کا خوف ہو

اغوا کاری، دہشت گردی، ڈاکو گردی، بھتہ خوری کے واقعات عام ہو جائیں۔

ہر سطح پر کرپشن ناسور کی طرح پھیل جائے۔

نفرت کے پودوں کا بکھیر ہو جائے۔

قانون کی عملداری کمزور ہو جائے، پبلک کو قانون کی کسی بھی خلاف ورزی کرتے وقت قانون کی پکڑ کا خوف نہ ہو

مجرم کو بروقت سزا نہ ملے۔

خواتین اور چھوٹی بچیوں پر تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو جائے۔

تو

اس سے حکمرانوں، رہنماؤں ، تمام حکومتی اداروں کے اہلکاران کی اپنی اپنی ذمہ داریوں پر عملدرآمد میں ناکامی اور عقل ودانش کی ناکامی کا عکس ظاہر ہوتا ہے۔

یہی بات عالمی سطح پر بھی لاگو ہوتی ہے۔

مثبت سوچ وعمل انسانوں کی سلامتی،تحفظ اور خوشحالی کا مظہر ہوتا ہے۔

☆☆☆

عورت

عورت......ایک انسان ہے

عورت......ایک شخصیت ہے

عورت......ایک ماں ہے

عورت......ایک گھر بار کا نظام چلانے والی ہستی ہے

عورت......بچوں کی پرورش کا ادارہ ہے

عورت......کی عزت کیجئے

عورت......کو بے عزت نہ کیجئے

عورت......سلامتی،محبت،امن کا نشان ہے

☆☆☆

حلال وحرام

حلال...... ایسی سوچ ایسا عمل ......ایسی کھانے والی غذا یا استعمال کرنے والی چیز جو انسان اور انسانیت کیلئے اچھی ہو۔فائدہ مند ہو،حلال کہلائے گی۔

حرام...... ایسی سوچ، ایسا عمل ......ایسی کھانے والی غذا یا استعمال کرنے والی چیز جو انسان اور انسانیت کیلئے بُری ہو،نقصان دہ ہو حرام کے زمرے میں آتی ہے۔

دنیا میں قانون انسانوں کی سلامتی تحفظ کیلئے بنائے جاتے ہیں۔

کسی بھی ملک کے آئین قانون کی پابندی کرنا......حلال

کسی بھی ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرنا......حرام

انصاف کرنا......حلال

ناانصافی کرنا......حرام

ادویات کھانے کی خاص اشیاء......حلال

جعلی ادویات اور ملاوٹ شدہ......حرام

امن بھائی چارے کی بات کرنا......حلال

فتنہ فساد پھیلانا......حرام

آئینی قانونی ذمہ داری، دیانتداری......حلال

غیر آئینی، غیر قانونی، بددیانتی سے ذمہ داری ادا کرنا......حرام

انسان کی زندگی کیلئے ہمدردی، بہتری، بھلائی کیلئے کام......حلال

بے گناہ انسان کو مارنا، دہشت گردی......حرام

اس طرح زندگی کے بے شمار معاملات اور اشیاء کو اسی نقطہ نظر سے دیکھا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

شر پسندوں، دہشت گردوں، بھتہ خوروں کے سرپرستوں پر لعنت

اگر کسی معاشرے میں شر پسند، دہشت گرد، بھتہ خوروں کی تعداد میں اضافہ ہوائے تو یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اس معاشرے کے رہنما، متعلقہ اداروں کے سربراہ، افسران، اہلکاران کوتاہی، غفلت کسی لالچ، دباؤ یا نااہلی کا شکار ہیں۔ کیونکہ بغیر سرپرستی کے کوئی جرم نہیں پھیل سکتا۔ فرائض میں کوتاہی بھی جرم کی سرپرستی میں شامل ہوگی۔ ماضی کے ذمہ دار لوگوں کا اگر احتساب نہیں ہوسکتا تو ان کی زبانی مذمت تو کی جاسکتی ہے۔ ان پر زبانی لعنت تو بھیجی جاسکتی ہے۔

لعنت ہے ان تمام ذمہ داروں پر جن کے فرائض انجام دہی میں ناکامی اور سرپرستی کی وجہ سے اس

معاشرے کے گہری ہلاکت خیزی اور مختلف قسم کی محرومیوں کے شکار ہوتے ہیں۔

چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک

مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک

ایسے تمام لوگوں پر...... لعنت

☆☆☆

ذہنی نفسیاتی سیارے

کائنات بے شمار سیاروں پر مشتمل ہے جن میں چند سیاروں کی دریافت ہوئی ہے۔سورج، چاند، مریخ، زمین وغیرہ۔ ہر ایک سیارے کا اپنا مدار ہے۔ایک سیارے کے مدار کے باہر خلا میں جانے کے لیے زبردست قوت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

انسانی زندگی میں انسان نے دماغی سوچ کے ذریعے مختلف وجوہات کی وجہ سے نفسیاتی سیارے بنا لیے ہیں جن کے اپنے اپنے مدار ہیں۔

مثال کے طور پر آغاز انسانیت سے ہی انسان کو اپنی جسمانی طاقت کا خیال آیا۔لڑائی جھگڑوں یا آپس میں کشتی لڑتے ہوئے دوسرے کو زیر کرنے کے بعد اپنے آپ کو طاقت ور سمجھنا شروع کر دیا اور اپنے سے کمزور مخلوق کو اپنے جیسا انسان سمجھنے کی صلاحیت کی خوبی سے دور ہوتا چلا گیا۔ وقت کے ساتھ اسلحہ ایجاد ہوا اور اکیسویں صدی میں جن کے پاس زیادہ مہلک خطرناک ہتھیار ہیں وہ اپنے آپ کو بلند درجہ کا انسان قرار دیتا ہے اور میں سپر ہوں اور ہم سپر ہیں کے گیت گاتا ہے۔ ایسی نفسیاتی صورتحال کو ہم طاقت کا سیارے کا شہری کہہ سکتے ہیں۔

دنیا میں ہر جگہ انسان ایک جیسے ہی ہیں۔ جسمانی، دماغی و دیگر اعضا ایک جیسے ہیں۔محسوسات کی طاقت بھی ایک جیسی ہے۔انسانوں کے آپس میں میل جول اور تبادلۂ خیالات اور یقینی طور پر ان کے پیدا کرنے سے نفسیاتی سیاروں کے مدار سے باہر آیا جا سکتا ہے۔

جس سے انسان میں ایسی خوبی اور صلاحیت دوبارہ اُجاگر ہو جائے گی اور ہر ایک انسان دوسرے انسان کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھنا شروع ہو جائے گا۔ اس طرح امن، سلامتی، تحفظ، جان و مال،

خوشی،خوشحالی کے دور کا آغاز ہوگا۔

نوٹ: غرور و تکبر، تعصب، نفرت، لالچ، حسد، ہوس کے چھوٹے چھوٹے نفسیاتی سیارے انسان کیلئے تباہی، بربادی، محرومیت کا باعث بنتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرتی بیماریاں اور علاج

ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت......سرعام

جعل سازی کے دھندے......کھلے عام

بھتہ خوری جرائم......بے لگام

دو نمبر کام......عام سے کھلے عام

ٹریفک قانون کی خلاف ورزی......سینہ زوری اور کھلے عام

قانون نافذ کنٹرول کرنے والے......چیک کرنے والے

تنخواہ اور ادارے بھی......قائم

سب معاملات کی نگرانی کرنے والی

پارلیمنٹ

عوام کے نمائندوں کے ساتھ

شاد و آباد

امن، تحفظ، جان و مال کی سلامتی......عوام

طاقت کی انا......غرور، تکبر، تعصب، نفرت

عاجزی کی دولت......محبت، ہمدردی، رحم دلی، برابری

رب کی باتیں......رب ہی جانے

☆☆☆

نئی نسل اور جدید معاشرہ

ہر نئی نسل نئی اُمنگوں کے ساتھ نئے پیغام لاتی ہے۔ایجادات کے نئے انداز لاتی ہے۔لیکن انسان ترقی کے نئے رنگ پھیلا رہا ہے۔ادب،احترام،ہمدردی،برداشت،جیسے اصولوں کونظرانداز کر رہا ہے۔

نئی نسل میں سے کچھ بچے یا نوجوان والدین سے برتاؤ میں کچھ ایسے انداز میں پیش آتے ہیں کہ تمہارے ملاپ سے ہم پیدا تو ہو گئے ہیں اب ہمیں بھگتو بھی۔

بجائے آرام دینے کے اپنی گفتگو اعمالوں سے گھر میں عذاب کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔شادی کے بعد بھی اپنے اخراجات کیلئے والدین کو تنگ و مجبور کر دیتے ہیں۔

دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں بچوں کو بالغ ہونے کے ساتھ ہی الگ کر دیا جاتا ہے۔اس طرح خاندان کا تصور محدود رہ جاتا ہے۔ترقی پذیر مما لک میں ایسا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔

دنیا میں خاندان کی محبت پیار،خوشی کی علامت ہوتا ہے۔

☆☆☆

قوم اور قانون

کسی گاؤں،شہر،قبیلہ،معاشرہ اور ملک میں رہنے والے انسانوں کو سطح بہ سطح ایک قوم تصور کیا جاتا ہے۔امن و امان اور تحفظ کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے نظم و ضبط اور قانون بنائے جاتے ہیں۔قانون سلامتی،تحفظ کا ضامن ہوتا ہے۔

جس ملک معاشرہ میں بلا کسی تمیز قانون کی حکمرانی ہو،قانون کی عملداری نافذ ہو۔خلاف ورزی کرنے والے مجرم کو سزا ہو۔وہاں امن و سلامتی،خوشحالی ہوگی۔اور

جس معاشرے میں قانون کے نگران حکمران خود خلاف ورزی کرنے میں ملوث ہوں۔

قانون نافذ کرنے والے خلاف ورزی کرنے والے کو نظرانداز کریں۔

قانون کے مطابق مجرم کو سزا نہ دینے والے کسی بھی وجہ سے سزا نہ دیں۔

ملک و معاشرہ میں تو افراتفری ،نفسانفسی ،تعصب ،نفرت ، بے حسی ، بے غیرتی ، بے حرمتی ، بے عزتی ، بدنامی ،تباہی ، بربادی ،محرومیت ،کینسر کی طرح پھیل جاتی ہے۔

وہاں قوم کا تصور غائب ہو جاتا ہے۔

قصور...... قانون کی حکمرانی قائم کرنے ، قان کی عملداری کو نافذ کرنے ، قانون کے مطابق سزا دینے میں ناکام رہنے والوں کا...... یا

قوم کا......سوالیہ نشان

نوٹ: قوم ہر چیز پر ٹیکس ادا کرتی ہے اور قوم کے خزانے سے تمام ذمہ داروں کو تنخواہ الاؤنس، سہولیات ملتی ہیں۔قوم ٹیکس دیتی ہے اور خود گیت گاتی ہے۔

قصور......قوم کا......عوام کا

ایک خیال

☆☆☆

ذمہ داروں کے موج میلے......قصور قوم کا

کسی ملک میں نظم و ضبط ، امن وامان ، شہریوں کی سلامتی ، تحفظ جان و مال کے لیے موٴثر قانون بنانے والا ادارہ عوامی نمائندوں پر مشتمل پارلیمنٹ بروقت قانون سازی نہ کرے......

تو کیا قصور قوم کا......؟

انتظامیہ کے تمام اداروں میں کام کرنے والے، آئین و قانون کے مطابق اپنے اپنے دائرہ کار اور اختیار میں رہ کر کام نہ کریں، قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کسی بھی وجہ سے نہ پکڑیں، قانون کی عملداری قائم کرنے ، قانون کو سختی سے نافذ کرنے میں، غفلت، نااہلی اور کوتاہی کریں

تو کیا قصور قوم کا......؟

جرائم کے سرپرستوں کے خلاف کاروائی کرنے سے اجتناب کریں، عدلیہ، قانون کی حکمرانی قائم کرنے والے ادارے کے لوگ بروقت انصاف فراہم نہ کریں، ناانصافی کریں۔کسی بھی وجہ سے قانون کے مطابق مجرموں کو سزا نہ دیں۔

تو کیا قصور قوم کا......؟

قوم مزید ٹیکس ادا کرے، درج بالا تمام اداروں میں کام کرنے والوں کو تنخواہ، الاؤنس، رہائش، علاج، سفری سہولیات، پنشن کے اخراجات قوم کے خزانے سے ادا ہوا اور قوم مختلف قسم کی محرومیوں کا شکار رہے۔ تمام ذمہ دار موج میلے کی زندگی گزاریں۔

تو کیا قصور عوام کا......؟

خراج تحسین......ایسی قوم کو جو ایسے حالات برداشت کرے

☆☆☆

علم کی حیثیت......صفر سے بھی نیچے

اگر علم میں نفرت، حقارت، غرور، تکبر، بالا دستی، لالچ، ہوس، حسد، جبر، ظلم، تشدد، ملاوٹ، خوشامد، آقا، غلام، خواتین کی بے حرمتی، منافقت، تفرقہ، فتنہ، فساد، قانون کی خلاف ورزی جیسے عناصر شامل ہو جائیں تو علم کی حیثیت صفر سے بھی نچلے درجے میں گر جاتی ہے۔ انسانیت کو منفی یعنی نقصان پہنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ دنیا کی تمام تر مصیبتیں، مشکلیں، دُکھ، تکلیفیں، محرومیت انہی عناصر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور جاری رہتی ہیں۔ ایک انسان کا دوسرے انسان یا انسانوں کو اپنے جیسا ایک انسان نہ سمجھنے کی وجہ بھی یہی عناصر ہیں۔

علم......مثبت سوچ کے ساتھ مثبت عمل کا نام ہے

انسانیت کی امن سلامتی اور فلاح و بقا اسی میں ہے۔

☆☆☆

انسانوں کا آپس میں تعلق، رشتہ، ایک ہی ہے
ایک انسان......دوسرا بھی انسان

آغاز دنیا میں سب انسان اکٹھے رہتے تھے۔ سب ایک دوسرے کو بطور انسان ہی جانتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ مختلف وجوہات کی بنا پر رشتے، قبیلے، علاقے قائم ہوئے۔ سردار، بادشاہ، قوم،

علاقے، نمائندے، ادارے سب بعد میں متعارف ہوئے۔تعصب، نفرت، تفرقہ، غرور، تکبر، لالچ، زمانے کی پیداوار ہیں۔آج کل کے دور میں ایسی باتوں کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔

اکیسیویں صدی میں انسانوں کا ایک دوسرے سے رابطوں میں اضافہ ہونے سے انسان دوبارہ ایک ہی رشتے میں جڑنے لگا ہے۔تمام انسانی اخلاقی، انسانی تعلق کا احساس تیزی کے ساتھ ابھرنے لگا ہے اور امید کی جاسکتی ہے جلد ہی دنیا میں ہر انسان کو ایک انسان ہونے کا مقام و مرتبہ دوبارہ حاصل ہوجائے گا۔

ایک انسان......دوسرا بھی انسان...... بلاکسی تمیز و تفریق

انسانوں کے درمیان رشتہ ایک ہی......انسان......بس انسان

زندہ رہنے کا سب کو حق...... بھلائی سب کی......خیر کے ساتھ......خیر ہر لحاظ سے

☆☆☆

بے رنگ خاکہ......رنگ خود بھریئے اپنی سوچ و عمل سے

پیدا ہونے والا بچہ/ بچی کی زندگی ایک خاکہ کی صورت ہوتی ہے۔سب سے پہلے والدین اپنی تربیت سے رنگ بھرتے ہیں۔اردگرد کا ماحول اس میں رنگ سازی کرتا ہے۔

ذرا بڑا ہونے پر سکول، کالج، یونیورسٹی، اساتذہ کرام، کتابیں، تعلیم کا رنگ بھرتے ہیں۔عملی زندگی میں داخل ہوکر انسان خود اپنے عمل سے اپنی عقل و دانش کی تصویر کی تکمیل کرتا ہے

مثبت سوچ، نیک عمل، اچھا کردار......خوبصورت رنگدار تصویر......مکمل خاکہ

بری سوچ، بُرا عمل، بدکردار...... بدصورت بے رنگی تصویر......نامکمل خاکہ

☆☆☆

قانون کی غیر حاضری اور انسانوں کے درمیان لڑائی......وجہ...... انتظامی نظام کی کمزوری

مشاہدے میں آتا ہے کہ دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں جہاں معاشرے میں انتظامی نظام کے

مؤثر ہونے میں کسی بھی وجہ سے کمزوری ہوگی۔ وہاں چھوٹی چھوٹی باتوں، معاملات پر انسانوں کا ایک دوسرے سے جسمانی طور پر لڑ پڑنا عام روٹین کا حصہ بن جاتا ہے۔

اس کے برعکس جن ممالک میں بھی انتظامی نظام مؤثر طور پر نافذ ہوتا ہے وہاں ٹریفک کے معمولی حادثہ پر بھی متاثرہ لوگ پولیس کو Call کرتے ہیں یا پولیس خود پہنچ جاتی ہے اور حادثہ/ واقعہ کا چالان عدالت میں بھیج دیتی ہے اور متعلقہ عدالت مقدمہ کا فیصلہ چند دنوں میں کر دیتی ہے۔ ہاتھاپائی کوئی نہیں کرتا۔

ایسے نظام کو......قانون کی عملداری کیلئے ہمہ وقت تیار رہنا، قانون نافذ کرنے والوں کی اپنی ذمہ داری کا اچھے طریقے سے نبھانا کہہ سکتے ہیں۔

قانون کا حاضر ہونا، قانون نافذ کرنے والوں کی ذمہ داری، دیانتداری سے ادا کرنا
انسانوں کی سلامتی اور امن کا ذریعہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

رب......خیر ہی خیر

دنیا میں خیر انسان کیلئے......خیر
قانون کا نافذ ہونا......بلاتمیز لاگو ہونا
جن علاقوں، معاشروں، ملکوں میں قانون پر سختی سے عمل ہوتا ہے
قانون بلاتمیز سب کیلئے برابر ہوتا ہے
جن علاقوں میں......عام و خاص، سب انسانوں کیلئے
وہاں......خیر ہی خیر کی فضا قائم ہوتی ہے
رب کا پیغام......خیر......انسانیت کیلئے
انسان کی عقل کے ذریعے
قانون کی عملداری کے ساتھ
خیر ہی خیر......عبادت ہے

☆☆☆

قوم کا خزانہ......قوم کی محنت کا خون

کسی بھی معاشرہ میں رہنے والے انسان اپنی زندگی گزارنے کیلئے محنت کرتے ہیں۔ اپنی خیر سے زندگی گزارنے کیلئے اپنی کمائی کا کچھ حصہ ٹیکس کی صورت میں حکومت کو ادا کرتے ہیں۔ روزمرہ کے استعمال کی ہر شے پر ٹیکس شامل ہوتا ہے۔ بھیک مانگنے والا بھی قوم کے خزانے میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ اس طرح قوم کا خزانہ عوام کے خون سے کی گئی محنت کی کمائی کا مجموعہ بنتا ہے۔

قومی خزانے کا ناجائز استعمال کرنے والے، لوٹنے والے، قوم کے خون کے قطروں کی بے حرمتی کرتے ہیں، توہین کرتے ہیں، قانون سزا دے نہ دے

لیکن!

فطرت کا قانون......وقت کے ساتھ ان پر اور ان کے خاندان کیلئے کسی نہ کسی طریقے سے عبرت کا سامان ضرور پیدا کرتا ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے

☆☆☆

کیا دنیا میں شیطانیت کی حکمرانی ہے......سوالیہ نشان

زمینی دنیا کی انسانیت سات ارب سے زیادہ انسانوں پر مشتمل ہے۔ اس میں خواتین بچے، بچیاں، نوجوان، بوڑھے، امیر، غریب، طاقتور، کمزور سبھی شامل ہیں۔ تقریباً دوسو ممالک ہیں جہاں زندگی کا کوئی نہ کوئی نظام نافذ ہے۔ کوئی بھی نظام قانون کی طاقت کے ساتھ نافذ ہوتا ہے۔ قانون اگر اپنی رُوح یعنی نظریہ کے ساتھ نافذ ہو تو رہنے والے انسان امن، سکون، سلامتی، تحفظ جان و مال کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

جہاں قانون کی طاقت یعنی قانون کو نافذ کرنے والے ان کی نگرانی کرنے والے، شیطان کے ساتھی بن جائیں تو وہاں شیطانیت کی حکمرانی ہو جاتی ہے......انسانیت کی طاقت، قانون کی طاقت پیچھے رہ جاتی ہے۔

دنیا میں بھوک ،ننگ ،افلاس ، چوری ، ڈکیتی ، بدعنوانی ،اغوا، کرپشن ، ناانصافی ،ظلم ،تشدد کی ہلاکت خیزی کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کے بیشتر حصے میں شیطان کی حکمرانی کا راج ہے۔

.......یا.......

انسانیت کی طاقت......قانون کی حکمرانی کا راج ہے۔

نوٹ: دنیا کی مجموعی آبادی کا تعلق کسی نہ کسی مذہب کو ماننے والوں سے ہے۔ سارے مذاہب انسانیت کی خیر کا سبق دیتے ہیں۔

☆☆☆

قانون کی عملداری

انسانوں کے مقامی یا عالمی معاشرے میں اگر قانون سب کیلئے ایک جیسا کی عملداری/ حکمرانی نافذ نہ ہو

تو

لالچ ، کرپشن ، غرور، تکبر کے سامنے ادارے اندھے اور اپاہج ہوجاتے ہیں اور معاشرہ معذوریوں کا شکار ہوکر دم توڑ دیتا ہے۔

اخلاقیات، ادبیات، احترامیت کا احساس، آہستہ آہستہ مٹ جاتا ہے۔تو انسانی معاشرتی زندگی...... بدمعاشیات، لاقانونیت، تشدد، ہلاکت خیزی، دھونس دھاندلی اور دیگر جرائم کا شکار ہوجاتی ہے۔ انسانیت کی سلامتی اور امن کی راہ......قانون کی عملداری دیانتداری کے ساتھ قائم کرنے سے ہی ہموار ہوتی ہے۔

☆☆☆

نفرت کے پودے

دنیا میں ایک مذہب کے لوگ اپنے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ذات، پیشے اور طبقاتی لحاظ سے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔

کسی فرقے کا کوئی شخص دوسرے فرقے کے لوگوں سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

شیطان......انسانوں سے نفرت کرتا ہے

نفرت......شیطان کی علامت ہے۔

مذہب اسلام،سلامتی کا پیغام ہے

امن اور بھائی چارے کا سبق دیتا ہے

☆☆☆

عزت واحترام

کوئی بیٹا/ بیٹی اگر والدین کی عزت، ادب، احترام نہیں کرے گا تو ایسا رشتہ صرف کاغذات میں درج اندراج تک رہتا ہے۔ دوسرے انسانی رشتوں کا تعلق بھی اسی انداز میں پرکھا جاتا ہے۔

رشتے......عزت، ادب، احترام، ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، شفقت کرنے اور عزت واحترام کا خیال رکھنے سے قائم رہتے ہیں۔

ہر انسان اپنے عمل اور کردار سے اپنی عزت کمائے گا

یا......اپنی عزت برباد کرے گا۔

دوسروں کا احترام کرنے سے اپنی شخصیت کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

فیصلے......انسانیت اور دانش

انسانیت کی زندگی کے بہترین فیصلے وہی ہوتے ہیں جو کسی جگہ پر رہنے والے انسان مل کر آزادانہ رائے دہی کے ذریعے کرتے ہیں۔

انسانیت کا سب سے پہلا فیصلہ

قدیم زمانے میں جنگلوں میں رہنے والے کچھ انسانوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اِن کو مل جل کر نظم و ضبط کی زندگی گزارنی چاہیے۔ اس طرح معاشرتی نظام اور اس میں اصول اور قانون وضع کرنے کا آغاز ہوا اور یہ سلسلہ جاری ہے اور آئندہ بھی چلتا رہے گا۔

کوئی بھی فرد، گروپ، ادارہ یا ملک، طاقت اور دولت کی بنا پر اگر یہ خیال کرے انسانی معاشروں کی مرضی کے مطابق چلے تو وہ انسانیت کے جاری سفر میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔اسی وجہ سے انسانیت اور انسان کو مختلف قسم کی محرومیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔تکبر،غرور، لالچ، ناانصافی،تعصب،نفرت، فتنہ،ظلم وتشدد، ہلاکت خیزی جیسے الفاظ ایسے ہی زمانہ کی پیداوار ہیں۔

انسانوں کے مجموعی طور پر کیے گئے فیصلوں کا نتیجہ اچھا یا برا ہونے کی صورت میں انسان اپنے فیصلوں کو مزید بہتر بناتے ہیں۔دنیا میں امن، سلامتی، خوشحالی کا راز اسی طریقے میں ہے۔وگرنہ انسان کسی رہنمائی کے انتظار میں خدائی مدد کی اُمید کے سہارے جینے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

کوئی دوسرا انسان آئے گا اور اُن کی بہتری بھلائی کے فیصلے کرے گا

فیصلے وہی جو کسی معاشرے میں رہنے والے انسان مل جل کر کریں، فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں

☆☆☆

معاشرتی نفاق...... جنگ کیلئے نفرت کا جذبہ ابھارا جاتا ہے

دنیا کا معاشرتی نظام قبیلہ، گروپ کی شکل میں شروع ہوا۔آبادی بڑھنے اور خوراک کا قحط پڑنے کی وجہ سے نئے وسائل بھرے علاقوں کی دریافت شرع ہوئی۔ علاقے آباد ہوئے۔وسائل پر قبضہ کیلئے قبیلوں کی آپس میں لڑائیاں، جنگیں ہوئیں۔

جنگ لڑنے کی تیاری کے دوران نوجوانوں کے ذہنوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبے ابھارے جانے لگے۔اپنے قبیلے کی تعریف کیلئے گیت گائے جانے لگے اس طرح انسانوں کے درمیان ختم نہ ہونے والا نفرت کا سلسلہ پیدا ہو گیا۔

آج کل مفاد پرست عناصر کسی معاشرے میں اپنے مفادات کیلئے نفرت کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔جس سے کسی کے علاقے کے رہنے والے تقسیم ہو جاتے ہیں۔اثر پروری غالب آجاتی ہے۔ امن وامان کی صورت حال قطرے میں پڑ جاتی ہے۔

نوٹ: مقامی یا عالمی سطح پر نفرت پھیلانے والوں کو حوصلہ شکنی کی جانی ضروری ہے۔

ایک خیال

عوام کے اپنے سکھ چین کی بربادی، اپنا ہی خرچہ اپنی ہی دولت

دنیا کے جاری نظام میں تقریباً ہر ملک میں انہونی طاقتوں نے ذرائع ابلاغ ''میڈیا'' کو اپنی مرضی اور خیال کے مطابق چلانے کیلئے عوام کے خزانے سے رقم خرچ کرتے ہیں۔ایسی طاقتوں کے خیال میں ملک میں مختلف طبقہ فکر کی پشت پناہی کر کے اور تعصب، نفرت پھیلا کر عوام کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کیا جائے۔شاید اس بات سے لاعلم ہیں کہ عوام کی دولت ٹیکسوں سے جمع کردہ ہوتی ہے۔عوام کی بہتری بھلائی، تعمیر و ترقی کیلئے خرچ کی جاتی ہے تا کہ ایک دوسرے کو دشمن بنایا جائے۔

عوام کے پیسے پیسے کا حساب شفاف طریقے سے ہونا چاہیے جو مستقبل میں ہو جائے گا۔
جب عقل کے پردے کھلیں گے......عوام ہی کھولیں گے۔

☆☆☆

نفرت......سب سے بڑی بیماری

مرد صرف اپنی جسمانی طاقت کی وجہ سے عورت کو کمتر سمجھتا ہے۔کسی کو اپنے سے کمتر سمجھنا بھی نفسیاتی الجھن، بیماری ہے۔نفرت کی پہلی علامت ہے۔نفرت انسان کی دماغی صحت کی سب سے بڑی بیماری ہے۔جسمانی طور پر کسی بھی انسان کو ہلکا بخار ہو جائے۔نزلہ، کھانسی کا عارضہ لاحق ہو جائے تو انسان جسم میں کمزوری محسوس کرتا ہے۔چلنے پھرنے سے پرہیز کرتا ہے۔آرام کی غرض سے بستر پر لیٹ جاتا ہے۔

لیکن دماغی صحت کا خیال نہیں رکھنا۔مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر دنیا میں چلتا پھرتا ہے اور دنیا میں دماغی بیماریاں پھیلانے کا کام کرتا ہے۔اس طرح وہ ایک جراثیم کی صورت یا حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔حسد، لالچ، ہوس، تعصب، نفرت، غرور، تکبر ایسی سب صورتیں دماغی بیماریوں کے جراثیم کی علامتیں ہیں۔

انسان مکمل طور پر صحت مند انسان وہی ہے
جو درج بالا علامتوں سے پاک ہو

انسانی عقل

عقل تو ہر انسان کے پاس ہوتی ہے۔ بات سمجھ کی ہے کہ وہ کس بات کو کس نظریہ سے انداز سے جانچتا ہے۔ انسان میں عورت مرد دونوں شامل ہیں۔ اپنی بھوک کو مٹانے کی خاطر جانوروں کا شکار کرتا تھا۔ پھل، جڑی بوٹیاں، پودے کھاتا تھا۔ پانی کے ذرائع کے قریب اپنی رہائش رکھتا تھا۔ قحط سالی کی وجہ سے یا مزید ذرائع تلاش کرنے کیلئے پھر ایک علاقہ سے دوسری جگہ ہجرت کرنے لگا۔ اس سلسلہ میں لڑائی اور جنگ کا دور شروع ہوگیا۔ مرد جسمانی طاقت سے دوسروں کو زیر کرنے لگا۔ مرد کی بالادستی کا نظام جاری ہوگیا۔ قتل و غارت زندگی کا حصہ بن گئی۔ جرائم بڑھنے لگے۔ ذات، قبیلہ، رنگ، نسل، مذہب کی تمیزات کا آغاز ہوا۔

معاشرے کو اکٹھا رکھنے اور نظم وضبط میں رہنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ قوانین بننے لگے۔ لالچ کا احساس جنون بن گیا۔ کروڑوں لوگ ہلاکت خیزی کا سامان ہے۔ ہزاروں سال گزرنے کے بعد آج 2017ء کی نسل میں مثبت اور منفی طرز زندگی کے بارے میں زیادہ شعور کھلنے لگا۔ انسانوں کے درمیان رنگ کا تعصب غائب ہورہا ہے۔

آہستہ آہستہ تعصب اور نفرت کی دیگر دیواریں بھی گرنا شروع ہوگئی ہیں۔ اس کی واضح مثال ایک طاقتور ملک کی جانب سے ایک خاص مذہب عقیدے کے لوگوں کے بارے میں ملک آنے پر پابندی کے خلاف اس ملک کے اپنے اندر اور دیگر ممالک میں عقیدے کی بنا پر تمیز وتفریق ختم کرنے کیلئے بھرپور احتجاج کا سلسلہ اس بات کا عکس ہے کہ انسانوں کے دماغ میں کسی فیصلے کے منفی مثبت اثرات کے نتائج کا احساس ہونا شروع ہوگیا ہے۔

جلد ہی ایک انسان......سب انسان......سب ایک جیسے انسان کا درجہ تسلیم کیا جانے لگے گا۔

زمین سب کی......سب انسان...... بلا تمیز وتفریق

امن سلامتی، خوشی، خوشحالی......سب انسان متفق......سب برابر

درجہ بندی، ہلاکت خیزی، جبر وتشدد و بالادستی سب ختم

☆☆☆

کیا ریاست کا تصور ناکام ہو گیا ہے یا ہو چکا ہے

قدیم زمانے میں چند انسانوں نے آپس کے مشورے سے مل کر زندگی کا نظام چلانے کیلئے ریاست اور اس کے ادارے قائم کیے کہ ایک ریاست میں رہنے والے تمام انسانوں کی امن، سلامتی، جان و مال کا تحفظ، انصاف، تعلیم اور فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے گا۔

آج تقریباً تمام ممالک بالخصوص دنیا کے 88 ترقی پذیر ملکوں کی مجموعی آبادی مختلف قسم کی محرومیوں، پریشانیوں، تنگدستی اور عدم تحفظ کا شکار ہے۔

حکومتیں امداد، قرضے، عوام کے چندوں، خیراتی اداروں کے قیام کی طلبگار رہتی ہیں۔ ملک کے تمام اداروں میں کرپشن کی شکایات عام ہیں۔ حکمران اور رہنما اداروں کے سربراہ یا تو بے بسی کی تصویر بنے نظر آتے ہیں یا پھر کرپشن میں ملوث ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔

کیا دنیا میں ریاست کے قائم ہونے کا تصور ناکام ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے۔

نئی نسل، نیا جذبہ، نیا ارادہ، نئی ریاست کا دوبارہ اجراء ہو گا......یا......

پھر نیوکلیئر ایٹم بم اور دیگر مہلک ہتھیاروں کے ساتھ انسانیت کی تباہی کا منظر نامہ تیار ہو رہا ہے۔

انسانوں کی عقل و دانش کیلئے ایک چیلنج، ایک سوال

اداروں اا انصاف، شفاف طریقے سے فرائض سرانجام دینا۔

☆☆☆

دنیا میں نظام زندگی......امن یا شر

جب سے معاشرتی زندگی کا آغاز کیا ہے صرف دو نظام ہی رائج رہے جو آج بھی جاری ہیں۔ تاریخی لحاظ سے کسی کو علم نہیں کہ کب اور کس جگہ انسانوں کے ایک گروہ نے زندگی کو نظم و ضبط میں لانے کیلئے فیصلہ کیا کہ اکٹھے مل کر زندگی گزاری جائے۔ اس کے لیے اصول اور قوانین طے کئے گئے اور روزمرہ کے کام کاج کیلئے ایک انتظامی ڈھانچہ تیار کیا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اصول و قوانین میں ترجیحات ہوتی رہیں۔ زندگی کے نظام کی بنیاد اصولوں پر رکھی گئی۔

نئے بچے کی پیدائش پر زچہ بچہ کی سلامتی، بیماری کی صورت میں علاج، خالص خوراک سب کو ملے، بچوں کی پرورش کیلئے تربیت کی جائے، کسی اختلاف کی صورت میں انصاف کیا جائے۔ لین دین کاروبار کے سلسلے میں دیانتداری برتی جائے۔ایک دوسرے کی عزت واحترام کا خیال رکھا جائے۔بچوں پر شفقت، بڑوں کا احترام کیا جائے۔ ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔کمزور اور طاقتور ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے رحم دلی اور سخاوت کے ساتھ زندگی گزاریں۔نسل انسانی کو جاری رکھنے والی عورت کو زیادہ احترام کا درجہ دیا جائے۔ماحول کی فضا خوشگوار رہے۔

ایسا سب کچھ برابری کی سطح پر ایک انسان کا دوسرے انسان کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھا جائے۔اگر ان میں سے کسی بھی چیز میں کمی واقع ہوگی تو فتنہ فساد، لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے گا۔

شروع میں تو ایسا نظام چلتا رہا، امن قائم رہا۔ پھر شر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لالچ، ہوس، تعصب، نفرت، قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا، کروڑوں انسان اسی شر کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے۔آج بھی ایسا شر جاری ہے۔

جس جگہ انسان رہے......وہی اس کی دنیا

جس جگہ کوئی رہے جو سہولت ملے......وہ اسی کو دنیا سمجھے۔

☆☆☆

چھوٹی سی بات

جس معاشرے کے محافظوں، ذمہ داروں کو اپنی حفاظت کی فکر لاحق ہو جائے۔ایسے معاشرے کے سابق محافظوں، ذمہ داروں سے کوئی ایسی غلطی ہوئی ہے جس نے آنے والی نسل کو خوف کی بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔پرانی غلطی یا منفی فیصلے کو صحیح کرنے اور مثبت ماحول کو پیدا کرنے کے لیے فوری درستگی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

منفی سوچ و عمل سے مثبت نتائج کبھی نہیں مل سکتے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

آٹھ ارب انسان......اور ملکوں کا تصور

کیا انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ زندہ رہے، سلامت ہے، صحت مند رہے، خوراک صرف اس کو ملے، دولت صرف اس کے پاس ہو، طاقت صرف اس کے پاس ہو، گھر صرف اس کے پاس ہو، کاروبار صرف اس کا ہو، کھیتی صرف اس کی ہو اور اس دنیا میں صرف وہی رہے۔ دوسرے سب انسان معذور ہو ائیں، بیمار ہو جائیں، خوراک نہ ملے، دولت نہ ہو، محتاج ہو جائیں، کمزور ہو جائیں، کسی کے پاس گھر نہ ہو، نہ کسی کی کھیتی ہو، نہ کاروبار ہو اور دنیا میں کوئی بھی دوسرا یا دوسرے انسان نہ رہیں۔

کیا ایسا ہو سکتا ہے......اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ہوتا کیوں نہیں

اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر......ایسے عمل کیوں کرتا ہے کہ دوسروں کو ہلاک کرے، خوراک پر قبضہ کرے، طاقت کے ذریعے ظلم کرے، کاروبار میں لالچ، ہوس کرے۔ کھیتی والے کی فصل کو مناسب رقم نہ دے۔ اسلحہ اور تباہ کن ہتھیار استعمال کرے۔ مزدور کو مناسب اجرت نہ دے۔

ایک دوسرے کو ویسا انسان سمجھ کر عزت، محبت، دیانتداری، انصاف، ہمدردی، رحم دلی، برداشت، ایک دوسرے کی مدد، جان و مال کے تحفظ اور برابری کے ساتھ مل جل کر رہنے کی کوشش کرے۔

یہ دنیا سب انسانوں کی ہے......عورت، مرد، بچے، بچیاں، نوجوان، بوڑھے، سب کی
زمین سب کی...... بلا کسی تمیز کے

☆☆☆

ملک/معاشرے کی بربادی کے آغاز کا ایک مختلف پہلو

جس دن کوئی ڈکٹیٹر......ملک معاشرے کے نظام میں دخل دیتا ہے۔

جس دن......قانون کا رکھوالا......جرم کی سرپرستی پشت پناہی کرنا شروع کر دیتا ہے

جس دن......انصاف کا فیصلہ کرنے والا......کسی وجہ سے ناانصافی کرتا ہے

جس دن......عوام کے نمائندے کے دماغ میں ذاتی مفاد کا کیڑا پیدا ہوتا ہے۔

جس دن......کوئی جسمانی طاقت کے بل بوتے پر ظلم وتشدد، بدمعاشی شروع کر دیتا ہے

جس دن......کوئی مذہبی عالم......فتنہ گری، مفاد پرستی شروع کر دیتا ہے
جس دن......کوئی شخص ادارہ......دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے
جس دن......کوئی مجرم سزا سے بچ نکلتا ہے۔
اُسی دن معاشی اور معاشرتی نظام کی گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

دماغ پر تحقیق......انسانی اعمالوں کی فلم

انسانی جسم کے اعضا پر میڈیکل ریسرچ ہونا شروع ہوئی ہے تب سے انسان کی عمر میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ جسم کے تمام حصوں کی سرجری، اعضا کی تبدیلی، دل کی حرکت کو جاری رکھنے کیلئے مختلف قسم کے آپریشن اور دیگر اداروں کی دریافت نے انسان کو دنیا میں زیادہ جینے کیلئے سہارے دے رہے ہیں۔

آج کل سب سے زیاہ تحقیق دماغ کی مسافت پر ہو رہی ہے۔ ماہرین نے یہ محسوس کیا کہ انسان کے سر پر چوٹ لگ جانے کی وجہ سے اس کے دماغ کی سرجری کرنے کے بعد متعلقہ انسان کی یاداشت وقتی طور پر کھو جاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دبارہ بحال ہو جاتی ہے۔ اس عمل میں اس انسان کو اپنے بچپن کے واقعات فلم کی طرح سامنے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی نکتہ کو لے کر نیورو سرجن تحقیق کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ محققین میں ہر انسان دماغ کی مدد سے اس کی گزری ہوئی زندگی کی فلم بنا دی جائے جو کہ انسان کے کردار کو ظاہر کرے کہ وہ زندگی میں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔

سب کی زندگی اچھے برے کام اس دنیا میں ہی سب کو معلوم ہوں۔ اسی طرح دنیا سے منافقت کا عمل ختم ہو جائے گا۔ جھوٹ، سچ، سب کے سامنے ہوگا۔

اور دنیا میں فساد ختم کرنے میں مدد ملے گا۔ انسان امن، سکھ، چین کی زندگی گزاریں گے۔

☆☆☆

نفرت کے منصوبے بنانے والوں کیلئے نفرت کی واپسی ہوگی

جب سے انسان نے ہوش سنبھالا ہے، عقل وشعور کی منزلیں طے کرتا چلا رہا ہے۔ کئی قسم کے انسانی جذبات کا اظہار ہونے لگا۔ رشتے اور ہمسائیگی کے لحاظ سے آپس میں محبت، اتفاق، ہمدردی، برداشت، برابری جیسے پاکیزہ جذبے ابھرنے لگے لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر قبیلوں، علاقوں کی بنیاد پر نفرت پیدا ہونے لگی۔

پھر بعد میں عقیدہ، مذہب کے نام پر تعصب، نفرت جیسے برائی کے جذبے غالب ہوئے۔ اکیسویں صدی کے اس دور میں ان جذبوں کو مذموم مقاصد یعنی انسانوں کے درمیان لڑائی، جھگڑے، ظلم و تشدد، ہلاکت خیزی کا بازار گرم کر کے کسی جگہ، علاقہ، ملک کے رہنے ولوں کا امن وسکون برباد کرنے، بھائی چارے کی فضا خراب کرنے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کر کے اس علاقہ ملک کے عوام کو پریشانیوں، محرومیوں میں مبتلا رکھنے کیلئے بطور ہتھیار استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اس سلسلہ میں مقامی لوگوں کے چند لالچ پسند عناصر کے ذریعے کچھ نوجوانوں کے خام دماغوں کو الٹی راہ پر لگا دیا جاتا ہے۔

عالمی رابطوں میں تیزی آنے سے انسانوں کے عقل وشعور میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ انسانیت ایک یعنی سب انسان ایک جیسے ہونے کا نظریہ پروان چڑھ رہا ہے۔

اوراب ...... کسی بھی لحاظ سے سوچ وعمل کے ذریعے، نفرت، جیسا مکروہ نظریہ پھیلانے والوں کو نوجوان نسل کا سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا کہ وہ نوجوانوں کی معصومیت کے جذبے کو اُکسا کر انسانیت کے خلاف استعمال کرتے رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں احتجاج اور مظاہرے اس بات کا واضح ثبوت ہیں

نفرت کے منصوبے بنانے والوں کو شدید نفرت کی واپسی کا سامنا کرنا ہوگا۔
انسانیت کا نقصان کرنے والے خود نتیجہ بھگتیں گے۔
ایسے عناصر کا تعلق چاہے کسی بھی مذہب، ملک، علاقہ سے ہو۔

☆☆☆

وجہ کوئی بھی ہو......!

نفرت آپ کی...........سلام ہمارا

تعصب آپ کا...........بھائی چارہ ہمارا

تکبر آپ کا...............مسکراہٹ ہماری

ظلم آپ کا...............دیکھنا ہمارا

لالچ آپ کی...........بھلائی ہماری

ملاوٹ آپ کی...........زندگی ہماری

دھوکہ آپ کا...........سچائی ہماری

جرم آپ کا...........قانون ہمارا

سیاست آپ کی...........خدمت ہماری

پروٹوکول آپ کا...........خرچہ عوام کا

برائی کی سوچ آپ کی...........خیر کی دعا ہماری

امن انسانیت کا پیغام......دین اسلام

☆☆☆

محبّ وطن اور ملک

کسی بھی وطن ، ملک سے حب الوطنی اعکس اس وطن ملک کے تمام شہریوں بشمول رہنما، عوامی نمائندہ، اداروں کے افسران اور ماتحت صاحبان کی قانون کی پابندی کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے پر معاشرے پر خراب اثر پڑتا ہے۔ وطن کا نظام کمزور ہوتا ہے۔ بے شمار قسم کی خرابیوں، محرومیوں، مصیبتوں اور دکھوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک شہری اپنے وطن کا دشمن آپ ہی بن جاتا ہے۔ دشمن بھی اسی بات کی خواہش رکھتا ہے۔

معاشرے میں حب الوطنی کا عکس

1- ہر سطح پر قانون کی پابندی یا......خلاف ورزی

2- ٹریفک اور جرائم پر کنٹرول اور......خلاف ورزی

3- حقوق انصاف کی فراہمی اور حصول کا طریقہ کار نارمل یا......ابنارمل ہونے سے نظر آجاتا ہے

اگر کوئی ملک آئین اور قانون کے مطابق چلایا جائے۔ سرکار سے متعلقہ تمام اداروں، پارلیمنٹ، انتظامیہ عدلیہ کے تمام ارکان اور اپنی ذمہ داری اچھے طریقے سے ادا کریں تو اس ملک میں کوئی کھلے عام ظلم، ناانصافی، ہر قسم کے جرائم کا پیدا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو قانون کی علمبرداری حکمرانی سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

خیال اور نظام زندگی

خیال......انسان کے دماغ میں کسی چیز کے بارے میں کوئی سوچ آتی ہے

عمل......انسان کی حرکت......مثبت حرکت جس سے کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچے......نیک عمل

منفی حرکت......جس سے کسی دوسرے کو کسی بھی لحاظ سے نقصان پہنچے......منفی حرکت

کردار......سوچ اور خیال کے مطابق انسانی جسم کا عمل کرنا

نظام زندگی...... سچ، علم، قانون، انصاف، بھائی چارہ، دیانتداری، ادب، عزت، احترام، رواداری، برداشت، ہمدردی، رحمدلی اور برابری جیسے انسانیت کے مسلمہ اصولوں کی بنیاد پر معاشرتی زندگی گزارنے کے طور طریقوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے۔

اگر کسی نظام زندگی پر یقین رکھنے والے نیک عمل کریں گے تو ایسا نظام قابل عمل نظام کہلائے گا۔

اگر کسی نظام زندگی پر یقین رکھنے والے بُرے عمل کریں گے تو وہ نظام زندگی کی نفی کریں گے۔ اس طرح ایسا نظام زندگی نا قابل عمل کہلانے کے برابر ہوگا اور وقت گزرنے کے ساتھ اپنی اہمیت کھو بیٹھے گا۔

☆☆☆

رب کے آگے سر جھکانا

رب......کائنات کا مالک

مخلوقات کا خالق

انسان کا خالق

رب نے دنیا میں امن، سلامتی، خوشحالی کی زندگی گزارنے کیلئے پیغمبران دین کے ذریعے نیکی کی راہ پر چلنے کی راہنمائی فرمائی۔ رب کے احکامات اور فرمانوں مطابق زندگی گزارنا رب کے آگے سر جھکانے کے برابر ہے۔ اگر اس کے احکامات اور فرمانوں کی خلاف ورزی کی جائے تو اس کے آگے سر جھکانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

☆☆☆

دنیا کا نظام زندگی......سلامتیٔ انسان

انسانی فطرت کا حصہ ہے کہ دنیا میں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہر کوئی انسان اُس کی سلامتی کیلئے دعا گو ہوتا ہے۔ ایسی دعا غالباً اس وجہ سے مانگی جاتی ہے کہ وہ بھی تو اسی طرح پیدا ہوا اور دنیا میں آنکھ کھولی۔

انسانی معاشرتی زندگی کا مقصد حیات......سلامتی

کوئی ایک انسان دوسرے انسان کو بلا وجہ کیونکر ہلاک کرے۔

نوٹ: لڑائیوں، جنگوں، بم دھماکوں میں بے شمار بچے بھی ہلاک ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ ایسے بچے بھی مارے جاتے ہیں جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں اور مارنے والے فخر کرتے ہیں۔

انسان ابھی تک ذہنی نابالغ ہے۔

☆☆☆

بچوں کی ذہنی پرورش

ہر بچے کی جسمانی بڑھوتری کے ساتھ ذہنی نشوونما بھی لازم ہے۔ قدیم زمانے سے اب تک انسانوں میں بے شمار اقسام کی تمیز وتفریق پیدا ہو چکی ہے۔ امیر غریب، آقا غلام، ذات پات، رنگ، نسل، قوم، قبیلہ، طاقتور کمزور، شہری دیہاتی، ملک، علاقہ، عقیدہ، مذہب کے لحاظ سے انسان ایک دوسرے کو اچھا نہ سمجھنے کی ذہنی بیماری کا شکار رہتے ہیں۔

ہر نیا بچہ اپنے ماحول کے مطابق پرورش پاتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے۔ اگر بچے کو انسانوں میں تمیز وتفریق کرنے کی تربیت دی جائے گی تو اُس کی دماغی سوچ محدود ہو کر رہ جائے گی۔ ایسے ماحول میں غیر معمولی صلاحیت کے مالک بچے ہی اپنے ماحول کے دائرے سے باہر نکل پاتے ہیں۔

اگر بچوں کے ماحول کو ایسا سازگار بنایا جائے تو اوپر بیان کی گئی باتوں کو صرف شناخت کے طور پر استعمال کیا جائے اور اُس کے ساتھ دوسروں کو اپنے جیسا ہی ایک انسان سمجھے تو دنیا میں انسان کی بہتری، بھلائی، سلامتی، خوشحالی کا معاشرتی نظام فروغ پا سکتا ہے۔

ایک انسان......دوسرا بھی انسان......سب انسان

سب کی سلامتی، خوشی، خوشحالی

☆☆☆

کوئی ایک انسان کا دوسرے انسان سے بھیک مانگنا......توہین انسانیت

دنیا کے آغاز میں انسانوں کی آبادی بہت کم تھی۔ رفتہ رفتہ اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ معاشرتی نظام زندگی کا نظام شروع ہوا۔ مختلف قسم کے انتظامی نظام وضع ہوئے۔ ان میں سے ایک حصہ مالی نظام کا تھا۔ جس کا کنٹرول ہمیشہ سے طاقتور طبقہ کے پاس رہا۔ جس کی وجہ سے طاقتور اور با اختیار لوگ ہمیشہ سہولتیں سے بھری زندگی کے مزے لیتے رہے اور انسانوں کی اکثریت محرومیت کا شکار رہی۔ انسانیت کے ارتقائی سفر میں، انسانی شعور میں تبدیلیاں اور اضافہ ہوتا گیا۔ اس کی وجہ سے مختلف قسم کے اصول اور قوانین بھی بنتے اور تبدیل ہوتے رہے۔ اکیسویں صدی کے اس دور میں ایک نظریہ اُبھر رہا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے بھیک مانگنے کا ذمہ دار حاضر وقت کا غیر منصفانہ مالی معاشی انتظام ہے۔ جس

سے دولت مند زیادہ دولت منداورغریب زیادہ غربت کا شکار ہوتا جارہا ہے۔

اس عمل کا قصوروار کون ......؟ مانگنے والا یا......ملکی معاشی قوانین اور نظام چلانے والے

مانگنے والا اس حالت میں کیوں پہنچا کہ اُسے اپنا گزارا کرنے کیلئے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑے۔ایسا عمل ایک انسان کی توہین ہے۔پورے معاشرے کی توہین ہے۔انسانیت کی توہین ہے۔

نظام چلانے والے حاکم ، رہنما، دولت مند، جائیداد، اہلکار یا افسران کے پروٹوکول میں ذراسی کمی آجائے تو وہ اپنی توہین سمجھتے ہیں۔اُن کو یہ خیال نہیں رہتا کہ اُن کے غیر ذمہ دارانہ عمل کی وجہ سے انسان بھیک مانگنے جیسے قبیح عمل کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

☆☆☆

شکل وشباہت کی خوبصورتی......کردار کی خوبصورتی

خوبصورت ......کوئی ایسی شے یا مخلوق جو دیکھنے میں اچھی لگے،خوشی محسوس ہو۔دیکھنے اور محسوس کرنے کا انداز ہر انسان کا الگ اور اپنا ہوتا ہے۔کوئی ایک چیز کسی انسان کو زیادہ اچھی لگتی ہے اور کسی کو کم۔ ایسے بھی انسان ہوتے ہیں جن کو اُس چیز کے متعلق کسی قسم کا کوئی رویہ محسوس نہیں ہوتا۔

انسانی خوبصورتی ......عورت/ مرد کے بظاہر خدوخال اور شکل و شباہت کی مطابقت سے جانچی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں دنیا کے بعض حصوں اور علاقوں میں مقابلہ حسن کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔لیکن جس انداز سے زندگی کی رفتار میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔مختلف قسم کی تبدیلیاں آتی جارہی ہیں۔اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں انسانی خدوخال کی خوبصورتی کی اہمیت کم ہوجائے گی اور انسانی کردار کی اہمیت میں اضافہ ہوجائے گا۔یہ بھی ممکن ہے کہ آئندہ حسن کردار کا مقابلہ ہوا کرے گا۔جس کا معیار انسانیت کے اصولوں سچ،علم، انصاف، دیانتداری، امانتداری،قوانین کی پابندی،عزت، ادب، محبت، احترام، برداشت، بھائی چارہ، رحمدلی، ہمدردی، مدد کرنا اور برابری کی بنیاد پر ہوگا۔کوئی انسان کتنا ان اصولوں کے قریب زندگی گزارتا ہے۔اُسی درجے سے اُس کو حُسن کردار کے انعام کا مستحق سمجھا جائے گا۔

☆☆☆

نسل انسانی......رحمت (خوشی) یا زحمت (دُکھ)

والدین کی خوشیوں کے ملاپ سے نئی نسل یعنی اُن کی اولاد (بچے، بچیاں) وجود میں آتی ہے۔ بچوں کی پرورش کے ذمہ دار والدین ہوتے ہیں۔ یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو فرمانبرداری کی صورت میں رحمت اور خوشی کا باعث بنتے ہیں۔ اگر نافرمانی کرنے لگیں تو زحمت اور دُکھ کا سبب بنتے ہیں۔

اسی طرح ہر انسان اگر زندگی میں نیک سوچ کے ساتھ مثبت عمل کرے تو دوسرے انسانوں کیلئے خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اگر بُری نیت اور بُری سوچ کے ساتھ بُرا عمل کرے تو دنیا میں انسانوں کیلئے شر، جبر، ظلم، تشدد اور قتل وغارت کے ساتھ بے شمار دُکھوں کا سبب بن جاتے ہیں۔

اکیسویں صدی میں آپس میں رابطوں کی وجہ سے شعور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ انسانی معاشرتی زندگی میں رحمت یعنی خوشیوں کے پھول زیادہ پیدا ہوں گے۔ اس کے برعکس دُکھوں، مصیبتوں کے کانٹوں کی پیداوار کم ہوتی چلی جائے گی جس سے امید رکھی جاسکتی ہے کہ دنیا امن، سلامتی کا گہوارہ بن جائے گی۔

سب انسان......سب کی خوشیاں......ایک برابر

☆☆☆

خوف زدہ......بے بس، بیچارہ انسان

اے انسان تو کہے......تو سپر پاور
تو صدر......وزیر اعظم......چیف......سردار......افسر......دولت مند
جائیداد/ کاروبار کا مالک......طاقت کا مالک
تو کتنا خوفزدہ......کتنا بے بس......کتنا کمزور......کتنا بزدل
کتنا خودغرض......تنگ دل......تنگ نظر
تجھ میں......اتنی ہمت نہیں......طاقت نہیں......جرأت نہیں
غیرت نہیں......عقل نہیں......دانش نہیں

جو یہ بھی خیال نہ کر سکے......سمجھ سکے
کہ دوسرا انسان بھی......تجھ جیسا ہی ایک انسان ہے
اُس کی ضرورتیں......اُس کے دُکھ......درد......تکالیف
بھی وہی ہیں......جو تمہیں محسوس ہوتی ہیں
کتنا معصوم......بے بس ہے وہ......ایک انسان
اپنے ہی دماغ کی سوچ کے ہاتھوں
بے بس مجبور......بیچارہ انسان

☆☆☆

شکر ہے رب نے چھوٹا ہی رکھا

بڑا بننے کی خواہش ہی رہی......چھوٹا ہی رہا
رب نے ایسا ہی رکھا......شکر ہے جیسا بھی رکھا
میں نے چھوٹا رہ کر ہی......سب کچھ سیکھا
اپنی عمر سے چھوٹے کو بھی......اپنے سے بڑا ہی سمجھا
زندگی کو اسی طرح......سیکھا اور سمجھا
شکر ہے رب نے چھوٹا ہی رکھا

☆☆☆

بولی جانے والی زبان

بولی جانے والی زبان ایک طرح سے انسان ہی ہوتی ہے۔اس کے ذریعے پہچان ہوتی ہے۔ رابطے کا کام دیتی ہے۔احساسات،محسوسات، جذبات اور ضرورتوں کا اظہار ہوتی ہے۔صوفی ہوتی ہے۔ امن کا پرچار ہوتی ہے۔الفاظ کا استعمال ہوتی ہے۔کسی بھی ماحول کو خوشگوار یا ناخوشگوار بنانے کا سبب بنتا ہے۔دنیا کی سب زبانوں میں مشترکہ مواد ہوتا ہے۔محبت عشق کی زبان ایک جیسی، مذاق، لطیفے اور گالیاں

ایک جیسی۔

ماں بولی زبان کو چھوڑ کر دوسری زبان میں بات کرنے سے دماغی گنجلک پیدا ہوتی ہے۔انسان اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر ہر زبان سیکھ لیتا ہے۔اس کو علم کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔لیکن ماں بولی کی حیثیت اور درجہ سب سے بلند ہوتا ہے۔جس کا اثر بچے کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور خاتمہ تک رہتا ہے۔

نوٹ: روس اور چین نے اپنی زبانوں میں ہی ترقی کے زینے طے کیے ہیں

☆☆☆

جعلی عزت سے غیرت

جس ویلے کوئی اِک انسان دوسرے انسان دے اگے
اپنی بھوک مٹاون لئی ہاتھ پھیلاوے
فیر غیرت منداں دی غیرت نوں کی ہو جاندا
سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے داڑھی رکھ لیتے ہیں
لیکن اس کی حرمت کی پاسداری کی تمیزی نہیں رکھتے
جھوٹ، ناجائز کمائی، قانون کی خلاف ورزی، کھلے عام مظاہرے کرتے نظر آتے ہیں
حالانکہ ان کو تو نمونہ رسول کا مظاہر ہونا چاہیے۔

☆☆☆

شیطانی سوچ کا مالک جسم......زمین پر ایک بوجھ

شاید ہی کوئی ایسا انسان ہو جو اپنی سلامتی اور خیر نہ چاہتا ہو۔دنیا کا ہر انسان اپنے لیے خوراک، صحت، لباس، رہائش اور سلامتی و خوشحالی جیسی زندگی کی ضروریات کی خواہش رکھتا ہے۔

انسانی معاشرتی نظام میں زمین پر رہنے والے ہر شہری کو مل جل کر زندہ رہنے کا حق ہے۔ انسانوں میں سے کچھ فیصد لوگ مختلف عوام یعنی غرور، تکبر، تعصب، نفرت، لالچ، ہوس، طاقت، دولت،

جائیداد سے متاثر ہو کر دوسرے انسانوں کو مختلف انداز سے نقصان پہنچانے کی سوچ وفکر کا شکار ہو جاتے ہیں۔لوٹ مار، قتل و غارت، ہلاکت خیزی، کے منصوبے بناتے اور ان پر عمل کرتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا میں انسانوں کی اکثریت ہمیشہ سے دکھوں، مصیبتوں اور محرومیوں کے عذاب میں مبتلا چلی آ رہی ہے۔ شیطانی سوچ و عمل کے مالک بظاہر ایک جسم کے مالک ہوتے ہیں۔لیکن اپنے بُرے اعمالوں کی وجہ سے زمین پر ایک بوجھ کی مانند ہوتے ہیں۔

انسانیت کی بھلائی کیلیئے انسان کو بوجھ/ وزن بننے کی بجائے ایک ہمدرد انسان کی شخصیت بننے کی کوشش کرنا لازم ہے۔

جب ایک انسان ذات پات، رنگ و نسل ،قوم، قبیلہ، علاقہ، ملک، عقیدہ، مذہب، طاقت، جائیداد کی بنیاد پر اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنے لگتا ہے تو اس کے دماغ میں سمجھنے کی حد محدود ہو جاتی ہے۔(وہ اس سے بھلائی کی امید رکھنا ایک خواب کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔وہ کسی کی بھلائی بھی احسان سمجھ کر کرتا ہے)اس کو یہ بات سمجھانا مشکل ہو جاتا ہے کہ دوسرے بھی اس جیسے انسان ہی ہیں۔

☆☆☆

دنیا کا نظام زندگی......سلامتیٔ انسان

انسانی فطرت کا حصہ ہے دنیا میں جب بھی کوئی دنیا بچہ پیدا ہوتا ہے تو بلا تمیز ہر کوئی انسان اس کی سلامتی کیلیئے دعا گو ہوتا ہے۔وہ بھی تو اسی طرح پیدا ہوا اور دنیا میں آنکھ کھولی......

انسانی معاشرتی زندگی کا مقصد حیات......سلامتی

کوئی ایک انسان دوسرے انسان کو بلا وجہ کیونکر ہلاک کرے۔

نوٹ :لڑائیوں، جنگوں، بم دھماکوں میں بے شمار بچے بھی ہلاک ہوتے ہیں۔ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ایسے بچے بھی مارے جاتے ہیں جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتے ہیں۔اور مارنے والے فخر کرتے ہیں۔انسان ابھی تک ذہنی نابالغ ہے۔

☆☆☆

بچوں کی ذہنی پرورش

ہر بچے کی جسمانی بڑھوتری کے ساتھ ذہنی نشو ونما بھی لازم ہے۔ قدیم زمانے سے اب تک انسانوں میں بے شمار اقسام کی تمیز وتفریق پیدا ہو چکی ہے۔ امیر غریب، آقا غلام، ذات پات، رنگ نسل، قوم قبیلہ، ذات پات، شہری دیہاتی، ملک، علاقہ، عقیدہ، مذہب کے لحاظ سے انسان ایک دوسرے کو اچھا نہ سمجھنے کی ذہنی بیماری کے شکار رہتے ہیں۔ ہر نیا بچہ اپنے ماحول کے مطابق پرورش پاتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ اگر بچے کو تمیز تفریق کی تربیت دی جائے گی تو اس کی دماغی سوچ محدود ہو کر رہ جائے گی۔

غیر معمولی صلاحیت کے مالک بچے اپنے ماحول کے دائرے سے باہر نکل پاتے ہیں۔ اگر بچوں کے ماحول کو ایسا سازگار بنایا جائے کہ اوپر بیان کی گئی باتوں بطور شاخت استعمال کرے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھے تو دنیا میں انسان کی بہتری بھلائی، سلامتی، خوشحالی کی زندگی کا نظام بن سکتا ہے۔

ایک انسان......دوسرا بھی انسان......سب انسان

سب کی سلامتی...... خوشی، خوشحالی

دماغی فساد

فساد ایک منفی عنصر ہے، زندگی میں مختلف مسائل پیدا کرتا ہے جس سے نقصان ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی فساد ہونے، پھیلنے سے پہلے انسانوں کے دماغ میں فساد کی سوچ اور خیال پیدا ہوتا ہے۔ ایسا خیال والدین کی تربیت، اردگرد کے ماحول، سکول مدارس، کالج، یونیورسٹی، اخبارات، الیکٹرانک میڈیا، اساتذہ کرام، نمائندوں، رہنماؤں، اداروں کی پالیسیوں اور پراپیگنڈوں کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ تعصب، نفرت، حسد، غرور، تکبر جیسے خیالات دماغی خلیوں کو سرگرم رکھتے ہوئے انسانوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اس سارے محرکات کے پیچھے کسی نہ کسی کا مفاد، لالچ، ہوس پوشیدہ ہوتا ہے۔ عام طور پر مقصد حاصل کرنے کے لیے قوم، قبیلہ، عقیدہ، ملک، مذہب کے مفاد کا نام لیا جاتا ہے۔

دماغی فساد کو روکنے کیلئے......معاشرے میں اداروں کے درمیان انسانوں کو اپنے جیسا ایک شہری

سمجھ کر برابری کی بنیاد پر بھائی چارے، عزت، محبت، ادب، احترام، انصاف، برداشت، ہمدردی جیسے اصولوں کے تحت فضا قائم کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆

صدیوں سے جاری تکبر، تعصب، نفرت

ہندوستان کے خطے میں صدیوں پہلے معاشرتی نظام کو چلانے کیلئے انسانوں کو ذات پات کے طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ زندگی کے ہر شعبے میں مختلف فرائض کی ذمہ داری ادا کرنے کیلئے گلی محلّہ کی صفائی کیلئے، کپڑے دھونے، جوتا بنانے، برتن بنانے غرضیکہ ہر کام کیلئے طبقہ بنا دیا اور اور انسانی شعور میں آہستہ آہستہ تبدیلی آتی گئی۔ اب یہ بات کھل کر سامنے آنے لگی کہ ہر کوئی اپنے آپ کو برتری کے احساس میں مبتلا کر لیتا ہے۔ بچپن کے آغاز سے ہی بچوں کے درمیان ایک دوسرے میں تفریق پیدا کرنے کا خیال شروع ہو جاتا ہے۔ جو عمر کے ساتھ ساتھ اپنی جڑیں مضبوط کر لیتا ہے۔ اور ساری عمر اس کے جال میں پھنسا رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان......آدھا انسان......مکمل انسان

انسان (مرد عورت) قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔ دوسری تمام مخلوقات سے برتر ہے جسے قدرت نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے۔ انسانی جسم کے اعضاء میں سے دل اور دماغ مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔ انسان کی حرکات وسکنات کا کنٹرول دماغ میں موجود چھوٹے چھوٹے خلیوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان خلیوں میں اچھی اور بری دونوں اقسام پائی جاتی ہیں۔

بنیادی طور پر ہر انسان اپنی سلامتی کی خواہش رکھتا ہے۔ انسان کی سلامتی صرف اچھائی بہتری بھلائی کے عمل کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ کچھ وجوہات کی بنا پر انسان کے ذہنی نظام میں بے ترتیبی اور خرابی آجاتی ہے۔ جس کا اظہار بالکل خاموشی یا بہت شور، غصہ، لڑائی، جھگڑا، جبر، ظلم، تشدد، قتل وغارت کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

ذہنی بے ترتیبی کا شکار انسان کو نفسیاتی مریض کا نام دیا جاتا ہے۔اس کو آدھے انسان کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔

معاشرتی دنیا میں غرور، تکبر، حسد، لالچ ، ہوس، فتنہ، فساد، منافقت، سازش، جیسے منفی عناصر معاشرے میں بگاڑ اور شر پیدا کرتے ہیں۔ایسی ذہنی سوچ کے مالک لوگ حقیقت میں نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں آدھے انسان کا درجہ رکھتے ہیں۔کوئی بھی رہنما حکمران نمائندہ، جج،افسر، اہلکار، کاروباری، کسان،مزدور یا کسی شعبے سے یا رنگ،نسل،قوم،قبیلہ، ملک،علاقہ،عقیدہ، مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔آدھے انسان ہی تصور ہونگے۔

انہی کی وجہ سے دنیا میں جرائم ،تشدد، ہلاکت خیزی، تباہی، بربادی کے جو بھی واقعات و حالات رونما ہوتے ہیں ان کے ذمہ دار بھی ایسی قسم کے لوگ ہیں۔

مکمل انسان وہ دوسرے انسان کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھے......مثبت سوچ اور عمل کے ذریعے انسانیت کیلئے بہتری بھلائی کا اظہار کرے۔ زندگی گزارنے کیلئے سچ،علم، انصاف، قانون، دیانتداری جیسے اصولوں کے تحت زندگی گزارنا ہوگی۔

سب انسان......ایک جیسے انسان

انسان کی اپنی پہچان کا فخر

معاشرتی زندگی کے آغاز سے انسانوں کی پہچان کا سفر شروع ہوا۔انسانوں کے مل جل کر رہنے کے عمل میں ایک دوسرے کی شناخت کیلئے ہر ایک کا نام ولدیت،قوم،قبیلہ کا ذکر ضروری ہوگیا۔ پھر ریاست اور ملک قائم ہوئے۔کسی بھی قوم ،قبیلہ، ریاست ملک سے تعلق رکھنے والا اپنی شناخت پر فخر کرنے لگا۔

آج کل کے زمانے میں یہ بات مشاہدے میں آتی ہے۔کچھ انسان چند وجوہات کی بان پر اپنی شناخت کو تبدیل کر لیتے ہیں۔مثلاً کسی غیر ملک کا ویزہ ایک دفعہ انکار ہونے پر دوبارہ کوشش کیجئے۔کسی دوسرے ملک میں خفیہ معلومات حاصل کرنے کے لیے جاسوسی کرنے کیلئے خفیہ کاروائی کرنے کیلئے ،حتیٰ کہ مذہب کے نام پر دہشت گردی جیسے واقعات میں ملوث لوگ بھی اپنی اصل پہچان کو بدل لیتے ہیں۔اس

دھوکہ دہی کے عمل کو ''مفاد'' کا نام دے پاکیزہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذاتی مفاد، ملکی مفاد، مذہب کا مفاد، جس عمل میں انسان اپنی پہچان ہی ختم کر دے۔ والدین کا نام تبدیل کر دے۔ اپنے فخر کو دفن کر دے۔ ایسے عمل کو جائز اور نیک کہا جا سکتا ہے۔

انسانیت کی منزل پانے کا صرف ایک مثبت سوچ عمل کے ساتھ نیک راستے پر چلنا۔ اپنی اصل شناخت اور پہچان پر فخر کرتے ہوئے منفی سوچ و عمل، شیطانیت کے راستے میں جو انسانیت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

زمین......گول روٹیO

مخلوقات کی تخلیق ہوئی......زندگی کے لیے وسائل بھی رکھے گئے۔

انسان کو جینے کیلئے......زندہ رہنے کیلئے......خوراک پانی، گندم، چاول پھل

وسائل اور ذرائع سے مالا مال

ساری زمین رکھی گئی

رفتہ رفتہ آبادی بڑھتی گئی......زمین کی تقسیم ہونا شروع ہوگئی

خاندان، قبیلے، ملک، وجود میں آ گئے

انسان کیلئے ایک ہی سوال رہا......زندہ کیسے رہا جائے

خوراک کے حصول کیلئے، ایک دوسرے کے ساتھ لڑائیاں کیں

زور آور......آقا بن گئے......کمزور......غلام بنا دیئے گئے

تب سے اب تک یہی نظام جاری و ساری

اکیسویں صدی میں شعور کی نئی لہر کے ساتھ......سب انسان

سب کو جینے کا حق بلا کسی تمیز کے

اگر کوئی انسان زندگی کی کسی بھی ضرورت سے محروم رہے......تو نظام چلانے والوں کا قصور

آج دنیا میں 12 فیصد ترقی یافتہ......88 فیصد ترقی پذیر انسان

زندگی کا نظام چلانے والے......حکمران، رہنما، نمائندے، ڈکٹیٹر، اہلکاران

سب کی اہلیت......عقل و دانش پر سوال

اہلیت میں کمی......دیانتداری مشکوک......دماغی خلیوں میں انتشار

زمین......گول روٹی......سب کی ملکیت......سب انسان

زندگی کیلئے وضع کیا جائے......ایک مشترکہ نظام

سب کو خوراک ملے......سب کو ضروریات زندگی ملیں

سب مل جل کر روٹی کھائیں......عقل سمجھ کا صحیح استعمال۔

☆☆☆

عشق اور مسلمان اُمہ

اسلام......سلامتی کا راستہ......سلامتی ہر لحاظ سے

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اسلام کا ظہور ہوا

پیغام دین مکمل ہوا......آخری پیغمبر نبی الزمانؐ کے ذریعے

مسلمان اُمہ کا عشق......رب کے ساتھ

رب کے رسول کے ساتھ......عبادت کے ساتھ

رب کی یاد کے ساتھ......رب کی تسبیح کے ساتھ......قرآن خوانی کے ساتھ

مسلمان اُمہ کا......عشق عمل

قرآن میں بیان کیے گئے رب کے فرمانوں کی رہنمائی کے ساتھ......عمل کے ذریعے

انسانیت کے اصولوں کے ساتھ......عمل کے ذریعے

اپنے عمل میں، سچ، انصاف، علم، دیانتداری، عزت، محبت، ادب، احترام، برداشت، رحم دلی، ہمدردی، برابری پر عمل کرتے ہوئے ظاہری نمونے کے ساتھ

رب کے فرمان کے مطابق......کائنات کی تلاش ایجادات اور انسانیت کی بہتری بھلائی کیلئے مثبت راستہ اپناتے ہوئے کسی بھی دوسرے انسان کو کسی بھی قسم کا روحانی، نفسیاتی، جسمانی، مالی،

معاشی نقصان نہ پہنچاتے ہوئے زندگی کے سیدھے راستے پر چلنے کی مثال قائم کرتے ہوئے......عشقِ عمل

☆☆☆

ایک انسان......دوسرا بھی انسان

ایک انسان......دوسرا بھی انسان

پھر ایک آقا......دوسرا غلام کیسے

جینے کی خواہش سب کی...... جینے کیلئے ضروری

خوراک، پانی، گندم، چاول، پھل، لباس، چھت

زمین سب کی......سانجھی

زمین کی تقسیم ......وجہ......ضرورت سے زیادہ لالچ، طاقت کا ناجائز استعمال

طاقتور آقا......کمزور غلام

عقل کے صحیح استعمال کا فقدان

نئی نسل کو ایک پیغام

نہ لالچ نہ طاقت......عقل سمجھ کا صحیح استعمال

مل جل کر......چلاؤ نظام

سلامت رہو......مل جل کر رہو......رل مل کر کھاؤ

انسانیت کا ایسا نظام بناؤ

☆☆☆

انسان کا ایک المیہ......ایک مشکل

دنیا رہتے ہوئے انسان حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ پانی کو پانی کہتا ہے۔ درخت کو درخت کہتا ہے۔ پہاڑ کو پہاڑ کہتا ہے۔ روٹی کو روٹی کہتا ہے۔ اس طرح بے شمار چیزوں کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن انسان کو ہمیشہ سے ایک مسئلے کا سامنا رہا۔ دوسرے انسان کی ضرورتوں، محسوسات، بھوک، پیاس، دُکھ، غم، مصیبت اور

خوشی کو اپنے ہی جیسا ایک انسان کی طرح سمجھنے سے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس قبیلہ، خاندان، علاقہ، ملک، عقیدہ، مذہب، امیر یا غریب کی وجہ سے جان سے بھی مار دینے سے گریز نہیں کرتا۔ اس طرح وہ اپنے انسان ہونے کی نفی کرتا ہے۔ انسان کا ہمیشہ سے یہ المیہ رہا ہے۔

☆☆☆

انسان کی سمجھ کی پہل......اخیر

ایک انسان کا دوسرے انسان کو اپنی طرح کا انسان سمجھنا
سمجھ کی پہلی بھی یہی......اخیر بھی یہی

جس طرح ایک انسان کی ضروریات ، پریشانیاں، غم، صدمہ، خوشی کے محسوسات اور تاثرات ہوتے ہیں بعینہٖ دوسرے انسان کے بھی ہوتے ہیں۔ اتار چڑھاؤ میں فرق ہوسکتا ہے۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ۔

ایک انسان......دوسرا انسان......سارے انسان......ایک ہی جیسے

☆☆☆

نفرت نہ کیجئے

ہم سب انسان......زمین ملکوں میں تقسیم
اس میں ایک ملک پاکستان
ہم سب پاکستانی ہیں......پاکستان سب کا
پاکستان ایک خطہ......مختلف علاقے
پہاڑ، وادی، میدان، ریگستان، ساحل سمندر
قدرتی مناظر اور وسائل سے مالا مال
کشمیر پختونخواہ، پنجاب بلوچستان، سندھ
پاکستانی کسی بھی علاقے میں پیدا ہوا

ملک کے نظام میں کسی بھی جگہ سے نمائندگی

ملک کے اداروں میں کسی بھی عہدے پر فائز اہلکار

مذاہب اور فرقہ جات کے بااحترام علمائے کرام

ایک دوسرے سے کسی بھی لحاظ سے

نفرت نہ کیجئے......نفرت ایک برائی

کوئی بھی منفی قدم......دنیا میں بدنامی

آپس میں نفرت......دنیا کیلئے مذاق

ملک پاکستان سب کا......ہم سب پاکستانی

پاکستان کی عزت......سب کی عزت

مقامی سطح......عالمی سطح

☆☆☆

عالمی طاقتیں......مقابلہ جاری

دنیا کی عالمی طاقت بننے کیلئے......مقابلہ جاری

جب سے دنیا بنی......انسانوں کے درمیان پاور کیلئے......مقابلہ جاری

ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کیلئے......مقابلہ جاری

افواج کی تیاری......اسلحہ کے کارخانے

دن رات پیداوار......اسلحہ کے انبار

چھوٹے چھوٹے ملکوں پر ڈائریکٹ، ان ڈائریکٹ یلغار

ان کے آپس کے اختلافات کو جنگ کے ذریعے حل کرنے پر ابھار

اسلحہ کی فروخت......ایک کاروبار

دنیا کی عالمی طاقتو......اپنے مفاد کی خاطر......دنیا کو آپس میں نہ لڑاؤ

اپنے نظام کو چلانے کیلئے اسلحہ کی فروخت سے آمدن نہ بڑھاؤ

اسلحہ سے مرنے والے لوگ بھی انسان ہوتے ہیں......تمہاری طرح کے انسان

جنگوں کے ذریعے مہاجر بنتے ہیں

بے گھر ہوتے ہیں......چھوٹے چھوٹے بچے اور عورتیں

بچے تمہارے بھی ہیں......مہاجر بھی بچے ہی ہیں

ان کو اپنے بچے سمجھو

کہیں ایسا نہ ہو...... مستقبل میں تمہارے بچوں کو بھی ایسے دن نہ دیکھنا پڑیں

کہیں ایسا نہ ہو......خدا معاف کرے

☆☆☆

انسانیت......انسان اور نفرت

عام طور پر ایک انسان دوسرے انسان سے کسی نہ کسی وجہ سے نفرت رکھتا ہے۔ رنگ نسل،قوم، قبیلہ، ملک، مذہب،فرقہ ،امیر،غریب،افسر،ماتحت، مالک، ملازم

عام تاثر پیدا ہوتا ہے کہ سب ایک دوسرے سے نفرت رکھتے ہیں۔

نفرت ایک برائی ہے

انسان کے دماغی خلیوں کا غلط استعمال

ایک انسان کا دوسرے انسان کیلئے نقصان کا سوچنا اور اُس پر عمل کرنا۔

نفرت سے خوش ہونے والا شیطان ہی ہوسکتا ہے۔

انسان کے دماغی خلیوں کا صحیح استعمال

کسی دوسرے انسان کی خیر اور بھلائی کا عمل کرنا

خیر اور بھلائی......انسانیت کا پیغام

☆☆☆

انسان کا غصہ......
اندرونی ناپسندیدگی اور ناگواری کا نفرت کے ذریعے اظہار

کوئی انسان اپنے رویے میں دوسرے انسان کیلئے غصہ کرتے وقت ناگواری کے کلمات استعمال کرتا ہے۔ بچے کی غلط حرکت پر والدین یا بڑے بھائی بہنوں کا الگ الگ اظہار ہوگا۔اسی طرح عملی زندگی میں طبقات طور پر غصہ کرنے والا شخص اپنے کلمات میں لفظوں کے استعمال کے ذریعے اپنی ناگواری کا اظہار کرتا ہے۔حقیرانہ الفاظ......حقارت اور نفرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

دنیا میں جسمانی ساخت کے لحاظ سے سب انسان تقریباً ایک جیسے ہیں۔نفرت انسان کے دماغی نظام کو نقصان پہنچاتی ہے۔

نفرت کرنے والے انسان کو خود بھی کبھی دوسروں کی نفرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہٰذا مناسب یہی ہے کہ غصہ کرنے پر قابو پایا جائے اور لفظوں کے استعمال میں احتیاط برتی جائے۔

☆☆☆

انسان......انسانیت......ایک قوم......ایک خاندان

حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا کی جاری نسل انسان انسانوں کا مجموعہ انسانیت ہے۔ معاشرتی زندگی کے شروع میں سب انسان برابر تھے۔مل جل کر رہتے تھے۔اکٹھے مل بیٹھ کر شراکت داری کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔آبادی بڑھنے پر خوراک کے ذرائع تلاش کرنے کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے لگے۔اگر ایک جگہ پر کسی وجہ سے خوراک کی قلت ہوئی تو مجبوراً دوسری جگہ ہجرت کرنا پڑی۔ جہاں پہلے سے موجود آباد لوگوں کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ فاتح لوگ آقا بن گئے۔شکست خوردہ لوگ غلام بنا دیئے گئے۔فاتح کے دماغ میں غرور و تکبر، تعصب، نفرت، لالچ کے جراثیم پیدا ہو گئے۔غلام مظلومیت کے شکنجے میں جکڑ دیئے گئے۔تکبر اور نفرت کا نظام جاری ہو گیا اور معاشرے پر چھا گیا۔

تعلیم اور عملی زندگی کے نظام میں دوہرا پن رہا۔انسانوں کے دنیا میں پھیل جانے سے اور آپس میں رابطے کا کوئی نظام نہ ہونے سے بنیادی حقوق سے محروم لوگ محرومی کے جال میں رہنے پر مجبور رہے۔

اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ ،سیٹلائٹ، میڈیا کی وجہ سے رابطوں کا نیا نظام وجود میں آگیا۔ استحصال کرنے والے ممالک، خاندان اوراُن کے بچوں کے ذہن میں بھی بڑی تبدیلی آرہی ہے کہ سب انسان ایک جیسے ہیں اور برابر ہیں۔

امید رکھی جاسکتی ہے کہ مستقبل قریب میں ایسے شعور کے عام ہوجانے پر انسانیت کیلئے تحفظ، سلامتی، امن خوشحالی کا نظام قائم ہوجائے گا۔

☆☆☆

خیرخواہ......انسان

خیر......صحت سلامتی خوشی کا نام ہے

کسی مذہب عقیدے، ذات، پیشہ، نسل، قوم ملک سے تعلق ہو

انسان اپنی خیر چاہتا ہے......خیر کی دعا مانگتا ہے

کیاانسان جودوسرے انسانوں کیلئے خیر کا باعث ہے۔خیر کی علامت ہوا سے خیرخواہ کہا جاتا ہے

کوئی انسان جوتکبر کرے، دوسروں سے تعصب اورنفرت رکھے

ناانصافی کرے، ظلم کرے، تشدد کرے، خوراک میں ملاوٹ کرنے ادویات میں جعل سازی کرے۔

کرپشن کرے، ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت کرے

اپنے اختیارات سے تجاوز کرے

انسانوں کے قتل کے منصوبے بنانے والوں کی مدد کرے

اُن کی سرپرستی کرے......اسلحہ کی فراہمی کرے

قتل کے آلات بنائے یا کسی بھی قسم کی برائی میں ملوث ہو

وہ انسانوں کا خیرخواہ کیسے ہوسکتا ہے

چاہے وہ کتنے ہی دعوے کرے، بظاہر خیر کی توقع رکھے۔

☆☆☆

نفرتوں کے لباس

دنیا کے تمام مذاہب نے انسان کی اچھائی بہتری بھلائی کا پیغام دیا۔انسانوں کا مختلف عقیدوں پر یقین رکھنا بھی اپنی بہتری بھلائی کیلئے ہوتا ہے۔معاشرتی زندگی کے نظام کے مقاصد بھی یہی ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی۔انسانوں کے مختلف گروہوں نے ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے لباس پہنے رکھتے ہیں۔ ان کا اظہار لوگوں کے سلوک، رویے، برتاؤ اور حقیرانہ الفاظ کے استعمال کے ذریعے سامنے آتا ہے۔

مذاہب کے لحاظ سے......رنگت کے لحاظ سے

عقیدے، قوم، قبیلے کے لحاظ سے......ذات اور پیشے کے لحاظ سے

علاقائی لحاظ سے...... بولی جانے والی زبان کے لحاظ سے

امیر غریب کے لحاظ سے......افسر ماتحت کے لحاظ سے

مالک اور ملازم کے لحاظ سے......شہر، گاؤں اور محلّہ کے لحاظ سے

نفرت......بہتری بھلائی کے راستے کی ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے

سب کیلئے محبت اور احترام کے جذبے اپنائیے......سُکھی اور خوشحال زندگی گزاریئے

☆☆☆

اخلاق، سلوک اور برتاؤ کے ذریعے طبقاتی نفرت دُور کیجئے

معاشرتی زندگی میں انسانوں کے آپس میں میل جول، رہنے سہنے میں انسانوں کے درمیان پر دانستہ یا نادانستہ طور پر طبقاتی دُوریاں پیدا ہوگئی ہیں۔جن کی وجہ سے انسانوں میں تعصب اور نفرت کا اظہار عام ہوگیا ہے۔معاشرے میں بھلائی اور بہتری کی بجائے بگاڑ بڑھتا جا رہا ہے۔نفرت کو دُور کرنے کیلئے اس کے لیے عمر میں بڑے لوگ اپنے سے چھوٹی عمر کے لوگوں سے شفقت آمیز سلوک اور رویے رکھیں۔چھوٹی عمر کے لوگ اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کیلئے احترام کا رویہ اپنائیں......سب انسان ایک دوسرے کو انسان سمجھتے ہوئے عزت و احترام کا درجہ دیں۔

امیر غریب، افسر ماتحت، مالک ملازم اپنے درمیان عزت کے درجے کو اپنائیں۔ پکارتے وقت

تحقیر آمیز الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔ VIP مہمان خصوصی جیسے الفاظ حذف کیجئے۔

رہنما، عہدیدار اپنے رویہ کو عام انسانوں جیسے طریقے کے مطابق تبدیل کریں۔ افتتاحی، اختتامی تقریبات کو سادہ طریقے سے پیش کیا جائے۔ کسی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کی دعا تعمیر میں حصہ لینے والے مزدور سے کروائی جائے۔ چائے اور خورد ونوش کی فضول خرچی بند کی جائے۔

☆☆☆

کمزور عوام کا طاقتور حکمرانوں کو ''مائی باپ'' کہنا

زمانہ قدیم سے آقا اور غلام کا نظام رائج چلا آرہا ہے۔ آج بھی جن علاقوں میں قبیلہ سسٹم کا نفاذ ہے وہاں حقیقی والدین کے موجود ہوتے ہوئے بھی قبیلہ کے سردار کو ''مائی باپ'' کہا جاتا ہے۔

نو آبادیاتی دور میں انگریزوں کے رائج نظام میں عام عوام مقامی افسروں کو اُن کے رعب اور دبدبے کی وجہ سے ''مائی باپ'' ہی کہتے رہے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرتی نظام کو چلانے کے لیے انگریز حکمران کے پاس ماتحت افسران اہلکاران کے ذریعے حکم عدولی کرنے والے کو سخت سزا دیتے تھے۔ جن سے مقامی لوگ خوف کا شکار ہوجاتے تھے اور افسر کو ہاتھ باندھ کر ہی ''مائی باپ'' کا خطاب دے کر اپنی عرض پیش کرتے تھے۔ اب بھی کہیں کہیں دیہاتی علاقوں میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ اُمید رکھی جاسکتی ہے کہ ذہنی غلامی کے پرانے نظام کو نئی نسل ختم اور سب کی عزت برابر اور سب کیلئے قانون ایک جیسے کا نظام رائج کرے گی۔

☆☆☆

کرپشن کے جانور چڑیا گھر......Zoo

کرپشن ایک دماغی بیماری ہے۔ کسی وجہ سے اس میں ملوث ہونے سے پہلے لوگ نارمل حالت میں ہوتے ہیں۔ لیکن جب اپنے ذاتی مفاد، لالچ، طاقت، دولت، جائیداد کی خاطر رائج آئین اصول اور قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو اس بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ انسانیت کے لحاظ سے انسانوں کے درجے سے گر کر جانور کے درجے کا روپ اختیار کرلیتے ہیں۔ اُن کے ایسے عمل سے معاشرتی

نظام کو بری طرح نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے لوگوں کو عدالتوں سے سزا کے بعد جیل میں رکھا جاتا ہے۔ عبرت حاصل کرنے کیلیئے اُس جیل کو''چڑیا گھر'' کا نام دیا جائے اور اس پر ٹکٹ لگا دی جائے۔ اسی خرچے سے ان کی خوراک کا بندوبست کیا جائے تا کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلیئے عبرت کا سامان بن جائیں۔

☆☆☆

انسان کی محدود سوچ ہو جاتی ہے

ہر انسان دل دماغ اور دوسرے جسمانی اعضاء کے ساتھ ایک مکمل انسان ہوتا ہے۔

کسی بھی حالات کے تحت جب وہ کسی دوسرے انسان کی بالادستی قبول کرتا ہے تو وہ اپنی سوچنے کی صلاحیت کو محدود کر لیتا ہے۔ بالادست شخص کسی بھی طبقے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی انسان ہوسکتا ہے۔ جو انسانوں کی سوچ کو ترقی کی راہ پر چلنے سے روک دیتا ہے اور ایسے ماحول میں رہنے والے بہتری، بھلائی، ترقی اور انصاف کے لحاظ سے باقی دنیا سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

☆☆☆

محاورہ جن جپھا......دماغی فتور (Mindset)

جن جپھا......جپھا پنجابی کا لفظ ہے۔ جَن ایک غیر مرئی مخلوق یا طاقت کو کہا جاتا ہے۔ کبڈی کے کھیل میں ایک کھلاڑی مخالف فریق کی کمر کے گرد گھیرا ڈال کر دونوں بازوؤں کی مدد سے اتنی زور سے کھینچ لیتا ہے جس سے پہلے فریق کو اپنا جسم چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کی ذہنی حالت خراب ہو جائے تو اس کے لیے بھی یہی محاورہ استعمال کیا جاتا ہے کہ اس کو کسی جن نے جپھا ڈالا ہوا ہے۔

کسی ملک میں پھیلی ہوئی بے انتہا کرپشن کیلیئے ابھی اس محاورے کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کسی طاقتور قوت کا کمزور کے گرد پھیلاؤ کا انداز بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ مقامی سطح کے علاوہ عالمی سطح پر بھی اسی نظریے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں سپر طاقت کا جَن جپھا اور کسی ملک میں طاقتور ادارے کا جَن جپھا انسانوں کے امن سلامتی، تحفظ، فلاح و بہبود اور ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ایسا جَن جپھا صرف عوام کے شعور میں تبدیلی میں اضافہ اور اُن کے ردعمل سے ہی دور ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

مرد کی حاکمیت اور عمل

تاریخ کے مطابق انسانی معاشرہ میں مرد کی حاکمیت برقرار رہی۔ مرد صرف اپنی طاقت اور محدود عقل کے ساتھ یہ حاکمیت حاصل کرتا رہا۔ اگر مرد اتنا عقلمند ہے تو ایسا معاشرتی نظام قائم کرنے میں ناکام کیوں ہے کہ جہاں سب کو خوراک ملے، انصاف ملے سب بچوں کو تعلیم ملے، سب کی جان و مال تحفظ ہو، سلامتی ہو، خوشی خوشیاں سانجھی ہوں۔

مرد اپنی عقل مندی کو اپنے عمل کے ساتھ ثابت کرے۔ انسانوں پر مشتمل ملکوں اور معاشروں میں رہنے سہنے کی سہولتوں میں اتنا طبقاتی فرق کو دور کرے۔

☆☆☆

دل کا ٹوٹ جانا

عشق رومانس......دو مخالف جنس

فطری طور پر مرد اور عورت میں ایک دوسرے کیلئے کشش کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اسی کشش کے تحت ایک عورت اور مرد کے درمیان پسندیدگی کی وجہ سے باہمی تعلقات قائم ہو جانے کو عشق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ عام طور پر انسانی جسم کے مرکزی اعضا ''دل'' کو بطور ایک علامت کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے تعلقات میں علیحدگی ہو جائے تو کوئی ایک فریق کہہ دیتا ہے کہ ''دل ٹوٹ گیا''

دل تو انسان کی زندگی کی علامت ہے اور تا حیات دھڑکتا ہے۔ حقیقت میں یہ ذہنی صدمہ ہوتا ہے جسے دل کے ٹوٹ جان کا نام دے دیا جاتا ہے۔ ممکن ہے مستقبل میں دل کی جگہ دماغی خلیے کو علامت بنا لیا جائے۔

☆☆☆

عورت یا مرد......انسانیت کا جاری رہنا

قدرت کی طرف سے ہر جاندار کو اس کی نسل کو جاری رکھنے کیلئے خصوصیت عطا کی گئی ہے۔ سمندر کے نیچے مچھلی ہو یا میدانی سطح پر انسان...... چرند پرند ہوں......عقل کے معاملہ میں ان تمام مخلوقات میں صرف انسان کو ہی خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال میں لاتے ہوئے ایجادات کرے اور نت نئی چیزیں بنائے۔ پتھر کے زمانے سے لے کر اکیسویں صدی تک ایک طویل سفر طے کر چکا ہے اور نہ جانے کتنا اور طے کرے گا۔ لیکن مشاہدے میں آتا ہے انسان خصوصاً مرد نے اپنی نسل کو جاری رکھنے کے لیے خوبی کو بلا جواز اور ظلم تشدد اور جبر کے طریقوں سے منفی استعمال شروع کر دیا جس کا نشانہ انسان کی دوسری جنس عورت بنتی ہے۔ شاید اس کی جسمانی طاقت کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس انداز میں انسان اپنے نارمل کردار سے ہٹ کر ایک وحشی جانور کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ ایک دماغی بیماری ہے جس کا علاج تعلیم تربیت یا قانون کی سختی سے نہیں ہو سکا۔ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ سائنسی ریسرچ کے ذریعے دماغ کے ان خلیوں کو کنٹرول میں لایا جائے جو مرد کو ایسی حرکت کرنے پر ابھارتے ہیں، اُکساتے ہیں اور خلیوں میں بے ترتیبی پیدا کرتے ہیں۔ ایسا علاج دماغ پر تحقیق کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

☆☆☆

دماغی سوچ......مثبت یا منفی

دماغی سوچ......مثبت یا منفی

انسانیت دو سو ملک...... ہر ایک کا اپنا ترانہ

حب الوطنی کے گیت......شہری ہونے کا فخر

بین الاقوامی سطح پر......کھیلوں کے مقابلے......جیتنے کی خوشی......فخر

ہر ملک کی اپنی فوجی طاقت......زیادہ طاقت کا غرور تکبر

طاقت کو استعمال میں لاتے ہوئے چھوٹے اور کمزور ملکوں کے وسائل پر ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ قبضہ

ان کے وسائل کو سستے داموں خریدنا

تکبر کے ذریعے تعصب کا عنصر پیدا ہونا کہ ہم Superior ہیں

تعصب کے بعد اگلی سطح......نفرت کا پیدا ہونا

اس طرح یہ خیال پیدا ہونا کہ دنیا کے شہری صرف وہ ہیں اور باقی ان کے خدمتگار ہیں

طاقت کے ذریعے......ٹیکنالوجی کے ذریعے

اس چکر میں تقریباً ہر ملک کے شہری تعصب اور نفرت کا جال میں پھنس چکے ہیں

ہر کوئی اپنا مفاد کا کھیل کھیلتا ہے۔ مفاد کے کھیل میں مذہب عقیدہ یا انسانیت کے مسلمہ اصولوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ منفی عناصر حکومت کا نظام چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ منفی عناصر کے اوپر ایک لالچ کا مقصد لیے ہوئے سرمایہ دار طبقہ ہے جو اپنی شرائط پر Investment کرتا ہے۔ ملکی نظام کا سرمایہ مہیا کرتا ہے۔ اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ اُن کے تیار کردہ اسلحہ کی فروخت کیلئے دنیا کے بعض حصوں میں انسانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دے کر جنگ پر آمادہ کیا جائے۔ یہ کھیل جاری وساری ہے۔

☆☆☆

مذاہب کا خیر......بعض فسادی عناصر

رب کی طرف سے انسانیت کی رہنمائی کیلئے ہر زمانے کے لحاظ سے پیغمبران دین آتے رہے جس کا سلسلہ آخری نبی محمد ﷺ پر ختم ہوا...... دنیا کے تمام مذاہب انسانوں کی سلامتی تحفظ خیر خواہی کا پیغام دیتے ہیں۔ ان پر ایمان، اعتقاد رکھنے والے بھی اپنی خیر خواہی چاہتے ہیں۔ انسان کے دماغ میں ایمان سے متعلقہ نہایت نازک اور جذباتی ہوتے ہیں۔

مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مختلف وجوہات کی بنا پر فرقہ بندی کیوجہ سے تفریق اور تعصب پیدا ہو جائے گا۔ اس فرقہ واریت کیوجہ سے ان فرقوں میں چھوٹی بڑی سطح پر ایسے عناصر بھی پیدا ہو گئے ہیں جو ماننے والوں کے جذبات کو ابھار کر فتنہ فساد کا سماں پیدا کر دیتے ہیں اور انسانوں کیلئے دُکھ تکلیف اور بعض اوقات جان کی سلامتی کے خطرے کا باعث بنتے ہیں۔

دنیا کے ہر معاشرے میں فتنہ فساد کا باعث بننے والوں کو مختلف نام سے پکارا جاتا ہے۔ فسادی ......شر پسند...... بدمعاش......غنڈے......وغیرہ

طاقتور ملک ادارے......منفی سوچ......بُرا نتیجہ

دنیا کے بیشتر ممالک میں کانے حکمران نظام چلا رہے ہیں۔ دنیامیں بعض طاقتور ملکوں کی سوچ پہ ایسا عنصر چھا جاتا ہے کہ دوسرے ملکوں کومختلف طریقوں، سازشوں کے ذریعے اپنامحتاج بنایا جائے اور بعد ازاں محتاج ہی رکھا جائے۔ اسی طرح بعض ملکوں کے چند طاقتور ادارے اپنے ہی ملک کے سیاسی نظام کو اپنامحتاج رکھنے اور ان کی خواہش کے مطابق نظام چلانے کیلئے سیاسی مذہبی رہنماؤں کی کرپشن کی حوصلہ افزائی کر کے ان کو اپنا کانا کرتے ہیں۔

جس نظام کو کانے یا ایک آنکھ والے چلا رہے ہوں اس کا حال کیا ہوسکتا ہے؟ کانا کرنے کی منفی سوچ والے خود کانے سے بھی بدتر سوچ کے مالک ہوتے ہیں۔ جو برائی کی حوصلہ افزائی کر کے خود اس کا شکار ہوجاتے ہیں اور معاشرہ ادارے Abnormal کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

چند معاشرتی سوال

1- اگر کسی معاشرے میں جعلی مشروبات تیار اور فروخت ہوتے ہوں تو متعلقہ محکمہ جات کے اہلکار ایک نمبر کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان کی نگرانی پر ماموران کے انچارج محکمہ کے وزیر اور وزیروں کے انچارج وزیر اعلیٰ ایک نمبر کہلا سکتے ہیں۔ ایسی بات پر جعل سازی ملاوٹ خوری کے عمل اور متعلقہ محکمہ محکمے پر لاگو ہوتی ہے۔

2- اگر انصاف کے محکمے کے چھوٹے درجے کے افسران انصاف کی فراہمی میں دو نمبری کرتے ہوں تو ان کے انچارج صاحبان ایک نمبر کیسے کہلا سکتے ہیں۔

3- عوام کو درپیش مسائل متعلقہ دفتر میں رشوت کے ذریعے حل ہوتے ہوں تو ایسا معاشرہ گڈ گورنس Good Governance کے زمرے میں کیسے شمار کیا جا سکتا ہے۔

معاشرے کے لوگ اور ان کے نمائندے بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

گڈ گورنس (Good Governance) کی تعریف کیا ہوسکتی ہے؟

اتنی تو سمجھ رکھتے ہوں گے؟

کسی زمانے میں کسی ملک میں چند طاقتور بااختیار لوگوں نے فیصلہ کیا کہ عوام کے نمائندوں کے ایک طبقہ کے لوگوں کو کرپشن کرنے کی اجازت دے دی کہ جب یہ کرپشن کریں گے، کانے ہو جائیں گے۔ پھر ہم ان کے کرتوت کا ریکارڈ انہیں دکھائیں گے اور اپنی بات مرضی پر چلنے کا حکم دیں گے۔ وگرنہ الزام کو رشوت دے کر عدالت کے ذریعے حکومت سے باہر نکال دیں گے۔

اتنی تو سمجھ ضرور رکھتے ہوں گے کہ جب کرپشن کی اجازت ہوگی۔ کرپشن پھیلے گی اس کا اثر ان کے ساتھیوں پر پڑے گا۔ وہ بھی کرپشن کے رنگ میں رنگے جائیں گے تو پھر کرپشن ہر طرف پھیل جائے گی۔ قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ کرپشن کے جن کو بوتل میں دوبارہ بند کون کرے گا۔ اتنی تو سمجھ رکھتے ہوں گے؟

دنیا کے نظام میں ہر ادارے کا اختیار اور عمل اپنے اپنے دائرہ کار میں رہنے سے نظام کی کامیابی اور بھلائی ہے۔

☆☆☆

انسان کی عزت نہ کرنا......نفسیاتی مسئلہ ہے

آغاز دنیا میں سب انسان ایک دوسرے کو اپنے جیسا سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کرتے تھے۔ مل بانٹ کر کھاتے تھے۔ آبادی میں اضافہ ہونے پر خوراک اور وسائل کی تلاش کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑائیاں اور جھگڑے کرنے لگے۔ قبیلے معرض وجود میں آ گئے۔ تعریفات پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ انسان نے دوسرے انسان کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا شروع کر دیا۔ کم...... برتر...... کم تر...... آقا غلام اور رعایا کا نظام جاری ہو گیا۔ تب سے اب تک یہی سلسلہ جاری و ساری ہے۔

اب شعور کی نئی تہیں کھلنے پر انسان دوبارہ اپنے اصل کی پہچان کی طرف گامزن ہے۔ ''سب انسان، سب کی عزت، سب کا خیال، سلامتی، تحفظ''۔ رنگ قوم قبیلہ ایک انسان کو سادہ قیمتی لباس چھوٹا گھر، سواری، ملازمت پیشہ کی تفریق، کمزور مالی حالات، بولی جانے والی زبان بطور انسان عزت نہ کرنا، خالصتاً نفسیاتی مسئلہ ہے اس کو نفسیاتی بیماری کہنا بے جا نہ ہوگا۔ ایک انسان کا دوسرے انسان کی عزت کرنا،

سلام کرنا،نفسیاتی بیماری سے پاک ہونے کی علامت ۔

بلاکسی تمیز تفریق امیر غریب،افسر، ماتحت، ذات، پیشہ، رنگ،قوم،قبیلہ،انسانوں کا ایک دوسرے کی عزت کرنا،سلام کرنا......نفسیاتی بیماری سے پاک ہونے کی علامت ہے۔

کسی بھی لحاظ سے انسان کا اپنے آپ کو برتر سمجھنا......نفسیاتی بیماری کی علامت ہے۔

☆☆☆

انسان کی حقیقت

دنیا میں ہر جاندار شے کو زندہ رہنے کیلئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔انسانی زندگی کیلئے بنیادی ضروریات ہوا، پانی اور خوراک کا ہونا لازم ہے۔اگر ان میں سے کوئی ایک نہ ہوتی۔ زندگی برقرار نہیں رہ سکتی۔اس لیے انسان ان کا محتاج ہے۔اگر انسانی کی بنیاد ہی محتاجی ہے تو انسان کا غرور تکبر کرنا......ذہنی طور پر چڑھاؤ ہے۔ عام طور پر انسان زیادہ طاقت، دولت جائیداد، اقتدار، اختیار یا چیزوں کا علم زیادہ ہوجانے پر اپنے آپ کو دوسروں سے بالاتر سمجھنے لگتا ہے۔اگر زندگی کے دوسرے رخ پر غور کیا جائے کہ معمولی نزلہ زکام، کھانسی، دانت درد، معمولی چوٹ لگ جانے اور بخار کی حالت میں انسان علاج اور دوائیوں کا محتاج ہوجاتا ہے۔غرضیکہ ہر ضرورت کیلئے محتاج ہی رہتا ہے۔ پرانے وقتوں میں سرداری نظام کے شروع ہونے پر سردار کے اردگرد مشیروں نے سردار کو خوشامدی فقرے بول کر غرور اور تکبر کے ہوائی طیارہ پر سوار کردیا۔اس کے بعد جو بھی ایسا منصب سنبھالتا ہے وہ اس ذہنی خلمان میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ یہ زیادہ تر پسماندہ ملکوں میں پایا جاتا ہے۔ترقی یافتہ ملکوں میں صدر وزیراعظم اور امیر لوگ برابر کی سطح پر آرہے ہیں۔

ناجائز کو ناجائز سمجھنے والوں کا قبیلہ

دنیا میں ایسے قبیلے کے لوگ بھی بستے ہیں جو رائج اصول قوانین کی خلاف ورزی کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔اس کو بُرا نہیں جانتے۔اس طرح کے عمل کو حق پر چلنے کے برابر سمجھتے ہیں۔اس میں وہ بھی شامل ہیں جو خیال کرتے ہیں۔اصولوں کی خلاف ورزی کرنے سے انسانیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ایسے منصف

بھی ہوتے ہیں جو اپنے فیصلوں کے ذریعے ایسی باتوں کو جائز قرار دیتے ہیں۔

یا تو وزیر اعظم کا مسئلہ اسی قبیلے کے لوگوں کی آپس میں لڑائی کا شاخسانہ ہے۔ ایک دوسرے کے منہ پر کالک ملتے ہوئے بُرے کاموں کا ہمیشہ بُرا نتیجہ ہی نکلتا ہے۔

جلد یا بدیر

☆☆☆

غیر ملکی خوش ہوا...... پاکستان محتاج رہے گا

ترقی یافتہ ملک کا ایک شہری چند دنوں کے لیے پاکستان آیا اُس نے دیکھا۔

سڑکوں پر ٹریفک جاری و ساری ہے۔ ٹریفک سگنل بھی ہیں جس جگہ پولیس والا موجود ہے خلاف ورزی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ موٹر سائیکل پھر بھی پرواہ نہیں کرتے۔

1- قانون کے محافظ کی سواری، جیپ، موٹر سائیکل سرخ بتی کی پرواہ نہیں کرتے۔ وی آئی پی کی سواری ہر قانون سے بالاتر ہے۔

2- اخباروں میں جعلی دودھ، جعلی دوائیں اور ملاوٹ شدہ خوراک تیار کرنے کے کارخانوں پر چھاپوں کی خبریں عام ہیں۔

3- انصاف کے حصول کیلئے جلوس مظاہرہ، دھرنے، ہڑتال، سرکاری املاک کو توڑ پھوڑ کا رواج عام ہے۔

4- نظام چلانے والے نظام خراب کرنے میں خود شامل ہوتے ہیں یہ خبریں بھی عام ہیں۔

غیر ملکی نے واپس جا کر بتلایا پاکستان ان کے قرضوں اور امداد کا محتاج تھا، ہے اور طویل عرصے تک محتاج ہی رہے گا۔ قانون کا احترام نہ کرنا، نہ کروانے کے نتیجے میں پاکستان کے شہری کسی بھی جگہ قطار کی بجائے ہجوم نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

تکبر اور نفرت جڑواں احساسات

انسان احساسات کے ذریعے زندگی گزارتا ہے۔ دنیا میں پیدا ہونے والا بچہ سانس لینے کے بعد

روتا ہے۔اس کی بنیادی وجہ ماں کے پیٹ میں رہتے ہوئے قدرتی طور پر خوراک کی نالی کا سلسلہ کٹ جاتا ہے۔بھوک کا احساس اپنے رونے سے کرتا ہے۔ماں اُسے فوری طور پر اپنے دودھ کے ذریعے خوراک مہیا کرتی ہے۔اسی طرح بڑے ہوجانے پر اس کے دیگر احساس نمودار ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ مثبت اور منفی۔

پیغمبروں کے ذریعے اچھی زندگی گزارنے کیلئے مثبت احساسات استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ انہی احساسات کوانسانیت کا نام دیا گیا ہے۔علم حاصل کرنا، سچ بولنا، انصاف، دیانت، عزت، محبت، احترام، برابری، برداشت، رواداری، بھائی چارہ، اچھائی، بھلائی جیسے احساسات جیسے مثبت عمل ہیں۔

غرور، تکبر، تعصب، نفرت، دھوکہ، فراڈ، ناانصافی، ظلم کی زیادتی منفی کہلاتے ہیں۔ جب تکبر کا احساس انسان کے زمین میں علم، کردار، طاقت، دولت، جائیداد، اختیار کیوجہ سے بدتر ہونے احساس یعنی تکبر کا احساس پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرے انسان سے نفرت کا احساس جنم لے لیتا ہے۔اپنے آپ کو برتر سمجھنے والا دوسروں کو کم تر سمجھتا ہے۔یہیں سے نفرت کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔تکبر غرور کے احساس معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ایک انسان رفتہ رفتہ اپنی برتری کے مصنوعی خیال میں ختم ہوجاتا ہے۔وگرنہ قدرت کے نظام کا شکار ہوجاتا ہے۔تکبر، نفرت، وقتی احساس ہوتے ہیں۔

☆☆☆

چندلوگ اور ملکی نظام

دنیا کے تقریباً ہر ملک میں ملکی نظام کو چلانے والے اداروں میں چندلوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اداروں کی پالیسی مرتب کرتے ہیں اور چندلوگ عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ لیتے ہیں۔سہولتوں کا مزا اٹھاتے ہیں اورعوام کے مفاد کے نام پر منفی پالیسیاں بناتے ہیں۔عوام کی مجموعی دانش کومنتخب کردہ نمائندوں کی رائے کونظرانداز کرتے ہیں اوراپنی محدود عقل کو زبردستی ٹھونسے رکھتے ہیں۔عوام کی حالت بہتر نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

دنیا کے بدمعاش لوگ

☆☆☆

برائی کی سوچ جاری رہے تو
بری سوچ رکھنے والے آپس میں لڑ پڑتے ہیں

اچھائی انسان کی اعلیٰ صفات میں شامل ہے۔ کیونکہ یہ انسان اور انسانوں کیلئے فائدہ کا پہلو رکھتی ہے۔ جس کے برعکس برائی ایک شیطانی سوچ وعمل ہے جو انسان، انسانوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اکثر اوقات برائی چھپے یا وار کرتی ہے۔ آج کل دنیا میں دہشت گردی کے واقعات رونما ہورہے ہیں لیکن آج تک معلوم نہیں ہوسکا کہ سیٹلائٹ رابطے اور مالی مدد و دیگر ہر طرح کی سرپرستی کرتی ہے۔ نامعلوم افراد زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو اغوا کر کے زخمی کرتے ہیں اور جان سے مار دیتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ اچھائی ہی سرخرو ہوتی ہے۔ برائی کی سوچ رکھنے والے لوگ آخر کار آپس میں لڑ کر ختم ہوجاتے ہیں۔ صرف وقت کی بات ہوتی ہے۔ برائی چونکہ منفی عنصر ہے۔ بُرے کام کرنے والوں کے دماغ میں بے شرمی ڈھیٹ پن غالب رہتی ہے۔

☆☆☆

انسان......ادارہ، ملک اور عزت احترام

کائنات کا نظام اصول اور قانون پر چل رہا ہے۔ سورج، چاند اور دیگر سیارے اپنے اپنے مدار میں چلتے ہیں۔ دنیا کے معاشرتی نظام کو امن وامان، جان و مال کے تحفظ اور سلامتی کے ساتھ چلانے کے لیے بھی اصول قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ کسی بھی معاشرہ میں رہنے والے شہریوں کے حقوق اور فرائض ملک کے آئین اور قانون میں درج ہوتے ہیں۔

1- اگر شہری اپنے حقوق و فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتیں، قانون کی خلاف ورزی کریں تو ایسے شہری کی اپنی عزت واحترام خودکشی کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔

2- اگر کاروبار کرنے والے دو نمبری کریں گے تو عزت واحترام کے ساتھ اعتماد کھو بیٹھتے ہیں۔

3- اگر داروں میں کام کرنے والے اپنے فرائض کے انجام دہی میں غفلت، بددیانتی، کرپشن یا آئین کے مطابق طے کردہ دائرہ اختیار سے تجاوز کریں گے تو ایسے ادارے دنیا میں عزت و

احترام کا مقام کھو بیٹھتے ہیں۔

4- جس ملک کی عدلیہ کسی مصلحت کے تحت دباؤ، لالچ میں آ کر قانون کی روح کے منافی فیصلے کرے گی تو پورے نظام کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔

5- جس ملک میں کرپشن کا راج ہوگا۔ وہ دنیا میں عزت احترام کا درجہ کھو بیٹھتا ہے اس کے شہریوں کو دوسرے ممالک میں شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

☆☆☆

عام شہریوں کی ہوائی فائرنگ اور سانحات

دنیا کے کئی ممالک میں ہوائی فائرنگ کے واقعات نظر آتے ہیں۔ کچھ خوشی کے موقع پر اور کچھ شوقیہ طور پر۔ ان واقعات میں بے شمار معصوم انسانی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں معذور ہو جاتے ہیں۔ اس عمل میں اکثر و بیشتر بغیر لائسنس اسلحہ استعمال ہوتا ہے۔ جن علاقوں میں ایسے وقعات ہوتے ہیں وہاں کے متعلقہ نمائندوں، مقامی وضلعی انتظامیہ اور بحیثیت مجموعی اعلیٰ افسران اور وزیر اعلیٰ کی کارکردگی پر سوال اٹھنا لازمی امر ہے۔ کوتاہی، غفلت یا چشم پوشی۔

ملک جاپان میں اسلحہ پستول کے لائسنس حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ ہوائی فائرنگ کرنے پر عمر قید (ساری زندگی جیل میں گزارنا) مقرر ہے۔ خلاف ورزی پر مجرم کو سزا یقینی ہے۔ کوئی مصلحت مفاد یا اصلیت آڑے نہیں آتی۔ جاپان میں گذشتہ 20 برس کے دوران صرف ایک قتل ریکارڈ ہوا ہے۔ دوسرے ممالک کے حکمرانوں، انتظامیہ، ذمہ دار اراکان کو جاپان کی تقلید کرنا چاہیے تاکہ ناخوشگوار سانحات سے بچا جا سکے اور معصوم جانوں کا ضیاع نہ ہو۔

سب کی سلامتی......سب کی خیر

☆☆☆

لفظ ''رہنما'' کی توہین......لفظوں کی روح کی توہین

ایسے سیاسی لیڈر یا مذہبی رہنما کہلانے والے لوگ جو اصولوں اور اپنی باتوں پر قائم نہیں رہتے۔ وہ

کسی بھی شعبہ کا رہنما کہلانے کے درجے سے نیچے گر جاتے ہیں۔ ان کو رہنما، لیڈر، پکارنا لفظ ''رہنما'' کی توہین ہے۔

ایسے افراد کو معاف یا موقع پرست انسان کا نام دیا جانا مناسب ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں بھوک، ننگ، غرب، محرومیوں، دُکھوں کے ذمہ دار ایسے ہی موقع پرست لوگ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سب ایک ہیں

رب ایک ہے
مٹی ایک ہے
امت ایک ہے
جو فرقوں میں تقسیم ہیں......وہ کیوں ہیں؟
مسلمان میں تو ایک ہی ہوں
اگر نہیں تو پھر
کچھ اور ہیں......نام کے مسلمان تو بہت ہیں

☆☆☆

انسان تو انسان ہے

انسان تو انسان ہے۔ جسم دل و دماغ حیات کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ پھر الگ الگ تقسیم کیوں ہے۔

تعصب کیوں......نفرت کیوں......لالچ کیوں ہے؟
تکبر کس بات کا......غرور کس بات کا؟
بالاتر کی سوچ کیوں......کم تر کی سوچ کیوں؟
روٹی سب مل کر کھائیں......لڑائی کس بات کی؟

بطور خوراک کھانی تو روٹی ہے......زندہ رہنے کیلئے

پینا تو پانی ہے......زندہ رہنے کیلئے

لباس تو پہننا ہے......جسم ڈھانپنے کیلئے

چھت تو ضروری ہے......موسم کے لحاظ سے آرام کیلئے

مشترکہ ضرورت ہے......زندہ رہنے کیلئے

سب زندہ رہیں سلامت رہیں......تحفظ کے ساتھ

موت تو آنی ہے......لیکن قدرتی ہونی چاہیے

انسان کی پیدائش قدرتی عمل......قدرت کا نظام

☆☆☆

رب......کائنات کا مالک

رب کا پیغام......سلامتی، امن، خوشی، خوشحالی، بہتری بھلائی

رب کا پیغام......ایک کھلا پیغام سب انسانوں کیلئے

رب کے احکامات......کھلے احکامات سب کیلئے

پیغام کی دعوت......کھلی دعوت

نیک سوچ نیک عمل......انسان کی انسان کیلئے

سب انسانوں کیلئے

☆☆☆

ایک نئی لہر

دنیا میں ایک نئی لہر......چھپی دعوت

خفیہ تنظیمیں......خفیہ پیغام رسانی

چھپ کر قتل......بھاگ جانا فرار ہو جانا

اپنا نام بدلنا......شناخت بدلنا

دھوکہ دینا......دھوکے میں رکھنا

اپنے عمل کو رب کے حکم کے مطابق سمجھنا

رب ہی جانے......یہ کیسا رب کا پیغام

نیکی کا پیغام......کسی کو جان سے مارنے کے ذریعے

دنیا میں سات ارب انسان

کس کس معصوم کو مارنا......سوالیہ نشان؟

☆☆☆

اتنی تو سمجھ رکھتے ہوں گے

کسی زمانے میں کسی ملک میں چند طاقتور با اختیار لوگوں نے فیصلہ کیا کہ عوام کے نمائندوں کے ایک طبقہ کے لوگوں کو کرپشن کرنے کی اجازت دے دی کہ جب یہ کرپشن کریں گے تو کانے ہو جائیں گے۔ پھر ہم ان کے کرتوت کا ریکارڈ انہیں دکھائیں گے اور اپنی بات مرضی پر چلنے کا حکم دیں گے۔ وگرنہ الزام لگا کر ثبوت دے کر عدالت کے ذریعے حکومت سے باہر نکال دیں گے۔

اتنی تو سمجھ ضرور رکھتے ہوں گے کہ جب کرپشن کی اجازت ہوگی۔ کرپشن پھیلے گی۔ اس کا اثر ان کے ساتھیوں پر پڑے گا۔ وہ بھی کرپشن کے رنگ میں رنگے جائیں گے تو پھر کرپشن ہر طرف پھیل جائے گی۔ قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

کرپشن کے جن کو بوتل میں دوبارہ بند کون کرے گا؟

اتنی تو سمجھ رکھتے ہوں گے؟

دنیا کے نظام میں ہر ادارے کا اختیار اور عمل اپنے اپنے دائرہ کار میں رہنے سے نظام کی کامیابی اور بھلائی ہے۔

☆☆☆

غیرت، عزت، ہمت کے جذبے اور ملک

دنیا میں تقریباً 200 ممالک پر مشتمل ہے۔ ہر ملک اپنی سرحدوں کی حفاظت اور غیر ملکی حملوں کے دفاع کیلئے مستقبل طور پر زمینی فضائی اور بحری افواج کی تشکیل دیتا ہے۔ ان کے لیے جدید اسلحہ اور دیگر سہولیات کا مناسب انتظام کرتا ہے۔

عزت، غیرت، ہمت، جرأت کے جذبے کے ساتھ مقصد قیام پر مکمل توجہ رہنے سے تروتازہ رہتے ہیں وگرنہ ماند پڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

صبر شکر......صرف غریب کیلئے

یا صبر اور شکر کرنا صرف غریب، کمزور، بے بس، مجبور انسانوں کی قسمت میں لکھا ہے۔

طاقتور اور دولت مند، اختیار والے انصاف کرنے والے انتظام کرنے والے......ظلم کرتے ہیں، موج میلے کرتے ہیں، سہولتوں کے مزے لیتے ہیں، ناانصافی کرتے ہیں، غفلت کرتے ہیں، بددیانتی کرتے ہیں، کمیشن لیتے ہیں، ملاوٹ ہونے دیتے ہیں، اس کے عوض رشوت لیتے ہیں۔ قانون کی خلاف ورزی ہونے دیتے ہیں، بھتہ لیتے ہیں۔

ایسے سب لوگ نہ صبرے اور نہ شکرے ہوتے ہیں۔ نہ کوئی پکڑ نہ سزا۔ نصیب اور ہدایت کا اثر لیتے ہیں۔

دنیا کا یہ کیسا نظام ہے......کیا نظام اسی کو کہتے ہیں

☆☆☆

دنیا میں ہتھیاروں کی طاقت پر یقین رکھنے والی سوچ جلد ہی عقل وشعور اور دانش کے سامنے ہتھیار ڈال دے گی

اکیسویں صدی میں دنیا میں انسانوں کے درمیان تیزی سے بڑھتے ہوئے رابطے ایک دوسرے کو ایک ہی طرح کے سب انسان کی سمجھ اور عقل وشعور کی منزلیں طے کرتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا

سکتی ہے کہ جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب ہتھیاروں کی طاقت پر یقین رکھنے والی سوچ عقل وشعور اور دانش کے سامنے ہتھیار ڈال دے گی۔ انسانی دماغی سوچ میں مثبت تبدیلی لانے سے بلا تمیز وتفریق امن سلامتی تحفظ کی ضمانت دنیا میں ممکن ہوگا اور گزرے ہوئے زمانے میں انسانیت کو ایک سمجھنے کی راہ پر چلنے کا دور شروع ہوگا۔ جو آئندہ نسلوں کیلئے خوشی اور خوشحالی کا پیغام لائے گا۔

☆☆☆

کسی ملک کے اچھے برے حالات کا ذمہ دار کون؟

گزرے ہوئے کل ماضی کے ذمہ داران حکومت ......آج کے دُکھوں کے ذمہ دار اور آج کے ذمہ دارانِ حکومت کے منفی فیصلے......آنے والے کل کے دُکھوں کے ذمہ دار ہونگے۔

آئین قانون اور انسانیت کے طے شدہ اصولوں کے تحت مثبت فیصلے کرنے والے ماضی آج اور مستقبل میں سرخرور ہتے ہیں۔عوام بھی امن سلامتی خوشحالی کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

مثبت عمل......انسان کی خیر بھلائی کے عمل یا اعمال

منفی عمل......انسان کو دُکھ، تکلیف، مصیبت، بھوک، ننگ، لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، کرپشن کے عمل یا اعمال

فیصلہ ذمہ دارانِ حکومت کا

آنے والی نسلوں کی دعائیں یا لعنتوں کے ڈھیر

☆☆☆

دونمبری......ایک ذہنی حالت بیماری کا علاج

عورت اور مرد کے جرثومہ کے ملاپ کے ذریعے ایک نئے انسان کی تشکیل ہوتی ہے۔ والدین اور بچوں کو خاندان کا نام دیا جاتا ہے۔ کسی جگہ پر رہنے والے کئی خاندان ایک معاشرہ کہلاتے ہیں۔ معاشرہ ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ امن سلامتی کی زندگی گزارنے کا نام ہے۔ نظم وضبط کے بغیر اچھی زندگی نہیں گزرتی۔ نظم وضبط رکھنے کیلئے اصول اور قانون بنائے جاتے ہیں۔ رہنے والے انسانوں کے حقوق و

فرائض طے کیے جاتے ہیں۔سلسلہ انتظام چلانے کیلئے مختلف شعبہ جات اورادارے قائم کیے جاتے ہیں۔
اداروں میں کام کرنے کیلئے افراد بھرتی کیے جاتے ہیں جنہیں پبلک،مزدوراورعوام کہا جاتا ہے۔ اوران کی ماہانہ تنخواہ کی ادائیگی عوام سے لیے گئے ٹیکسوں سے ہوتی ہے۔ یہ ٹیکس ضروریات زندگی کی ہر شے پر لگایا جاتا ہے۔
سرحدوں کی حفاظت کیلئے ادارے کا نام ''افواج'' دیا جاتا ہے۔جن کے پاس جدید آلات حربی ہوتے ہیں۔معاشرے کے اندرونی حالات کو درست رکھنے کیلئے ادارے کا نام ''پولیس'' رکھا جاتا ہے۔ ان کے پاس ہلکے ہتھیار ہوتے ہیں۔ یہ دونوں طاقتور ادارے کہلاتے ہیں۔اورآئین کے تحت طے کردہ اختیارات کے اندر رہتے ہوئے کام کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔اگران میں سے کسی ایک کے سربراہ کے دماغ میں کسی بھی قسم کا فتور آجائے تو وہ طاقت کے بل بوتے پر دیگر حکومتی اداروں پر اپنا تسلط قائم کر کے انتظامی امور چلانا شروع کردیں اوراپنے غیرآئینی عمل کی اعلیٰ عدالتوں سے منظوری حاصل کرلیں تو ملک میں کرپشن کا آغاز ہوجاتا ہے۔اُس غیرآئینی عمل کے ذریعے اپنے آپ کو ملک ومعاشرے کو دھوکہ اورفریب زدہ زندگی گزارنے کی اس سے بڑی مثال کوئی اورنہیں ہوسکتی۔ جن ملکوں میں ایسا ہوتا ہے ان کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔
کرپشن اورخوراک ادویات میں ملاوٹ کو برا نہیں سمجھا جاتا۔سیاسی رہنما بھی اپنی کرپشن کو ماننے سے انکاری ہوتے ہیں۔دونمبری کام کرنے والے اہلکار دونمبری عدالتوں سے بری ہوجاتے ہیں۔ان کی مدد انتظامی اداروں کے دونمبری اہلکار کرتے ہیں۔
ان حالات میں ملک کا سربراہ بھی دونمبری بن جاتا ہے جواپنے خلاف کرپشن کے ثبوت ریکارڈ کو آتشزدگی کے ذریعے ضائع کروادیتا ہے یا غائب کروادیتا ہے۔
ایسی دماغی حالت اور بیماری پیدا ہونے کے لیے ایک لمبا عرصہ لگتا ہے۔ یہ چندروز میں لاحق نہیں ہوسکتی۔اس کے لیے سالہا سال درکار ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مجموعی عقل و دانش اور غلط اقدام

کسی بھی ملک میں رہنے والے سلامتی، تحفظ، امن وامان، انصاف، بہتری بھلائی کے انتظام کیلئے اپنی عقل و دانش کو استعمال کرتے ہوئے رائے (ووٹ) کے اظہار کے ذریعے اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں۔ جو ملک کے نظام کو چلانے کیلئے آئین بناتے ہیں۔ جس کے تحت ملکی نظام کا سلسلہ چلتا ہے۔ اگر اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملکی نظام میں کوئی ادارہ اپنے طے کردہ دائرہ کار سے تجاوز کرتے ہوئے غیر آئینی، غیر قانونی اقدام اٹھائے تو آنے والے وقت میں اس ملک کی معاشرتی زندگی کی شکل و شباہت بدل جاتی ہے۔ ادارے کرپشن اور معاشرہ اخلاقیات اصولیات کے لحاظ سے تنزلی کا شکار ہوجاتا ہے اور بے یقینی کا ماحول پیدا ہوجاتا ہے۔ ہر طرف سے سوال اٹھنا شروع ہوجاتے ہیں کہ کیا ہوگا؟ مستقبل غیر محفوظ ہونے کا خوف بڑھ جاتا ہے جو کہ ملکی ہم آہنگی اور معاشی نظام کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ مہنگائی، کرپشن اور دیگر جرائم میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا ہے۔

عوام کی مجموعی عقل و دانش پھر بھروسہ، احترام آئین اور قانون کی پابندی، بلاتمیز مکمل عملداری ملکی سلامتی اور معاشی ترقی کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

ہتھیاروں کا استعمال......فائدہ یا نقصان

دنیا میں کسی بھی جگہ گروپوں، ملکوں میں ہتھیاروں کے استعمال کے ساتھ جھگڑا ہو۔ نقصان مقامی رہنے والے امن پسند و معصوم انسانوں کا ہوتا ہے۔ بے شمار ہلاکتیں، اور کچھ لوگ معذور ہوجاتے ہیں۔ اقوام متحدہ آرگنائزیشن سمیت چھوٹی بڑی طاقتیں سب لڑائی ہوتا دیکھتے ہیں۔ لیکن لڑائی کو ختم کروانے کی کوشش نہیں کرتے۔ لڑائی جاری رہتی ہے۔ نقصان اور بربادی ہوتی رہتی ہے۔ ایک جگہ مکمل تباہی کے بعد کہیں دوسری جگہ لڑائی شروع ہوجاتی ہے۔ بادی النظر میں فائدہ صرف ہتھیار تیار کرنے والی فیکٹریوں کو ہوتا ہے جس ملک میں زیادہ اسلحہ سازی کے کارخانے ہوں گے اس کو زیادہ مالی فائدہ ہوگا۔ انسان مرتے ہیں...... کچھ لوگ مرنے والوں کی لاشوں پر اپنی خوشیوں کا سامان کرتے ہیں۔ پھر بھی اپنے آپ کو انسان

کہلاتے ہیں، کسی نے صحیح کہا تھا۔ دنیا میں مرد کی تعریف ......انسان اور بندر کے درمیان ایک واسطہ کی ہے۔

Man is missing link between Ape and Human Being

دعا ہے لڑنے والے مرد حضرات اسلحہ کا کاروبار کرنے والوں کو انسان بننے کی توفیق ہو۔

☆☆☆

عورت کی عزت کرنا......مرد کی اپنی عزت ہے

عورت کی عزت کرنا مرد کی اپنی عزت کو قائم رکھنا ہے۔ وگرنہ مرد اور حیوان میں فرق نہیں رہتا۔ عورت اور مرد دونوں اشرف المخلوقات ہیں۔ اس ناطے سے دونوں کی عزت ایک جیسی ہے کسی مرد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ عورت کی بے عزتی کرے۔ اسی طرح عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرد کی بے عزتی نہ کرے۔ لیکن مرد اپنی جسمانی طاقت کے بل بوتے پر عورت کو اپنے سے کمتر درجہ کی حیثیت دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی زندگی کا توازن خراب ہوجاتا ہے۔ اکثر مرد عورت پر تشدد اور ظلم کرتے ہیں۔ بعض اوقات حیوانیت کی حد تک گر جاتے ہیں۔

مرد کی عزت اسی وقت ہے جب وہ انسان رہے اور حیوان نہ بنے۔

حیوان کی عزت انسان کے برابر نہیں ہوسکتی۔

☆☆☆

مرد اپنے انسان ہونے کے درجے کو پہچانے

قدرت نے دنیا میں مختلف مخلوقات پیدا کی۔ ان میں سے انسان کو زیادہ عقل وشعور سے نوازا۔ جس سے اس کا درجہ اور مقام اور حیثیت دوسری مخلوقات سے برابر ہوگئی۔ عقل وشعور کی منزلیں طے کرتے ہوئے انسان نے اچھی زندگی گزارنے کے لیے اصول اور قانون بنائے اور اپنائے۔ ان میں سے کسی دوسرے انسان (عورت یا مرد) پر ظلم وتشدد و جبر کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ بلکہ ایسا عمل کرنے پر سزائیں مقرر کر رکھی ہیں۔

قانون کے تحت انسانی معاشرے میں عورت مرد کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا ہے۔اگر مرد عورت کی مجبوری اور کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی جنس ہوس کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرے، گھریلو تشدد کا شکار بنائے، ڈانس اور مجرے کی محفل سجائے تو ایسے عمل میں شامل لوگ انسان کے درجے سے گر کر حیوان کے درجے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔اگر قانون پر عملدرآمد کروانے، انصاف کرنے والے اپنے فرائض کی انجام دہی میں دیانتداری نہ کریں تو وہ بھی حیوانیت کے درجے کی عکاسی کرتے ہیں۔

ایسے لوگ انسانی عقل وشعور کی سوچ سے محروم ہو کر حیوانی عقل کے مالک بن کر حیوانی معاشرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

قانون کی حاکمیت......خوشحال معاشرے کی ضامن ہوتی ہے۔

☆☆☆

اداروں کی موجودگی میں غیر قانونی عمل

دنیا کے ہر معاشرے میں سلامتی، تحفظ، امن و امان اور شہریوں کی اچھے ماحول میں زندگی گزارنے میں قوانین اوران پر عملدرآمد کیلئے ادارے موجود ہوتے ہیں۔اگر کسی معاشرے میں جرائم اور غیر قانونی عمل ہو تو اداروں کی موودگی مشکوک ہوجاتی ہے۔ان کی دیانتدارانہ طریقہ سے فرض کی انجام دہی یا غفلت کوتاہی پر سوال اُٹھتا ہے۔اس کے لیے ان اداروں کے سربراہوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی نمائندہ حکومت کے سامنے جوابدہ ہوں وگرنہ اپنی ذمہ داریوں سے مستعفی ہو جائیں یا انہیں قرار واقعی سزا دے کر برطرف کر دیا جائے۔

خوراک میں ملاوٹ، جعلی دودھ بننا، جعلی دوائیوں کی تیاری اور فروخت، جعلی مرچ مصالحے، منشیات کی فروخت، سٹریٹ کرائم، غیر قانونی اسلحہ، بھتہ خوری وغیرہ وغیرہ اداروں کی موجودگی اور اُن کی کارکردگی کے حوالے سے اُن پر ہونے والے اخراجات پر سوال اُٹھتا ہے؟

☆☆☆

میرا وطن......ساری دنیا

میرا ملک ساری دنیا ہے......دنیا کو دیکھنے کیلئے
مجھے جانے کیوں نہیں دیتے
مجھے کہا جاتا ہے......تم پاکستان میں پیدا ہوئے
دنیا کے کسی دوسرے حصے میں جانے کیلئے......ویزہ کی بندش
کیا پاکستان اس زمین کا حصہ نہیں...... جہاں دوسرے انسان بستے ہیں؟
میں بھی ان جیسا ایک انسان ہوں......پھر یہ بندش کیوں؟
یہ زمین سب کی ہے...... چند لوگ زمین کے ایک حصے پر قابض ہو جاتے ہیں
کہتے ہیں یہ ان کا ملک ہے
کیا ایسے ملک میں رہنے والے کسی اور قسم کے انسان ہیں
کیا ان کی ضروریات اور عادات کچھ اور قسم کی ہیں
انسان تو ایک ہی ہے ہر جگہ
سب انسان ہیں......سب بہن بھائی ہیں
سب کو ایک دوسرے سے ملنے کی اجازت ہو
بغیر کسی بندش کے بغیر کسی لکیر کے......سب سلامت رہیں
میری دعا ہے
یہ بندشیں، یہ لکیریں......کبھی ختم ہوں
سب انسان زمین پر ہر جگہ جا سکیں
آزادی کے ساتھ......ایک دوسرے کو مل سکیں
مجھے جانے دو...... مجھے ملنے دو
ہم سب ایک ہیں......سب انسان

☆☆☆

عقل کا تقاضا......خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو

دنیا میں ہر پیدا ہونے والے بچے کا حق ہے

کہ وہ زندہ رہے......بنیادی سہولتوں کے ساتھ

اور جب وہ مرے تو......طبعی موت مرے

کسی گولی، کسی زہر، کسی ظلم وتشدد، کسی بم......کیوجہ سے نہ مرے

دنیا میں اسلحہ بارود کی تیاری

کیمیکلز، بائیولوجیکل، نیوکلیئر بم......ہتھیاروں کی تیاری

سب انسان دشمن ہتھیار......تیار کرنے والے بھی انسان......یہ کیسے انسان......

کیا یہ مستقبل کے بچوں کو......زندہ نہیں رہنے دیں گے

ان کی سوچ ان کے ارادے بتلائیں......یہ کوئی اور مخلوق

ان کا سربراہ کوئی ہے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے

کہ دنیا کی تباہی کا سامان تیار کرو

کیا وہ بھی کسی اور مخلوق سے ہے

دنیا میں وہ کہلائے صدر، وزیراعظم، چیف......احکامات کیا اور اجازت کیوں

دنیا کی تباہی کا سامان......انسان نہیں کچھ اور مخلوق

کیا ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے والے کی اپنی زندگی سلامت رہے گی

عقل کا تقاضا......خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو

☆☆☆

دنیا میں بھوکا کون؟

عام طور پر جس کے پاس کچھ کھانے کو نہ ہو......اسے بھوکا کہا جاتا ہے

لیکن اس کو کیا کہا جائے گا

جس کے پاس کھانے کو وافر ہو اور فالتو کھانا ضائع کرے
اور پھر بھی دوسروں سے......اُن کا کھانا چھین لے
دنیا کا بھوکا کون؟
ایک وہ جو خوراک سے محروم ہے؟
ایک وہ جو کھانے ہونے کے باوجود
دوسروں کا کھانا بھی چھین لے؟
بھوکا کون......دنیا میں
بھوکی سوچ رکھنے والا......خوراک سے محروم......بھوکا انسان
دنیا کا سب سے بڑا بھوکا......بھوکی سوچ رکھنے والا......طاقت والا
بے چارہ کون......کمزور یا طاقتور

چھوٹے بڑے انسانی دماغ کی پہچان کا ایک پیمانہ

ہر معاشرے میں رہنے والوں انسانوں کی سلامتی، امن وامان، تحفظ اور نظم وضبط کے لیے قانون بنائے جاتے ہیں۔

پیمانہ

چھوٹا دماغ	بڑا دماغ
قانون کی خلاف ورزی کرے	قانون کی پابندی کرے
ایسا ملازم جو قانون کی عملداری میں غفلت کرے	ایسا ملازم جو قانون کی عملداری کو یقینی بنائے
ایسا ملازم جو اپنے فرائض کی انجام دہی میں بددیانتی کرے۔	ایسا ملازم جو اپنے فرائض کی انجام دہی دیانتداری سے کرے۔
ایسا ملازم جو اپنے فرائض کو فروخت کرے	ایسا ملازم جو اپنے فرائض کو فروخت نہ کرے۔

جمہوری استحکام

برسوں سے غیر ملک رہنے والے پاکستانی حب الوطنی کے جذبے سے زیادہ معمور ہوتے ہیں۔ 14 اگست جتنے جذبے، جوش، ولولے اور تیاری کے ساتھ بیرون ملک منایا جاتا ہے اتنا شاید پاکستان میں بھی نہیں منایا جاتا۔ ماضی میں ان کے غیر ملکی کرنسی کے اکاؤنٹ کی ضبطی سے اعتماد کا فقدان پیدا ہوا۔ دوبارہ اعتماد کی بحالی کرنا ضروری ہے۔جس کے لیے جمہوریت کا استحکام ناگزیر ہے۔

میڈیا کا فرض بنتا ہے کہ وہ پاکستان کی تصویر کشی مثبت انداز سے کریں۔

حکومت کا فرض ہے کہ بیرون ملک سے زرمبادلہ بھیجنے والوں کے لیے قانونی طور پر ایسی سہولتیں فراہم کی جائیں،جن سے ملک میں زرمبادلہ بھیجنے کی حوصلہ افزائی ہو۔

☆☆☆

دنیا کی سکرین پر چلنے والی فلم

دنیا کے پردہ سکرین پر ایک فلم چل رہی ہے جس کے تمام کردار زندہ ہیں۔ چند طاقتور لوگ عالمی نظام کے باقی تمام کرداروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتے ہیں۔ دولت منداور طاقتوروں کی ملی بھگت سے لوٹ مار کے عنوان سے یہ فلم کامیابی کے ساتھ بزنس کررہی ہے۔اقوام متحدہ کا ادارہ بھی اس فلم کا ایک کٹھ پتلی کردار ہے۔

☆☆☆

نیک عمل سے عشق

نیک عمل ایک خوبصورت عمل ہے جس کو ادا کرنے سے انسان کو ناقابل بیان خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے کسی دوسرے انسان کی کسی بھی لحاظ سے مدد کی جائے تو دماغ میں ایک تسکین کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ جس طرح زمانے میں مختلف قسم کے عشق بیان کیے جاتے ہیں۔ اگر انسان نیک عمل سے بھی عشق کرے تو وہ انسانیت کی بھلائی کا کام کرنے والے لوگوں کی عاشقین نیک عمل کی فہرست میں شامل ہوسکتا ہے۔ عبدالستار ایدھی جیسے لوگ اس میں فہرست میں شامل ہیں۔

انسانیت کے سفر میں رکاوٹ......نتیجہ ذہنی پسماندگی

زمین پر انسانوں کے رہنے سہنے کے طور طریقوں اور میل جول کے لحاظ سے انسانیت کا سفر جاری ہے۔قدیم زمانے کو پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے۔پھر ایجادات کے زمانے کا آغاز ہوا۔بیس اور اکیسویں صدی کے دور کی عملی زندگی میں کمپیوٹر کا دخل اور سیاروں کی تسخیر کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔اور آئندہ بھی انسانیت کے ارتقائی سفر کا سلسلہ جاری رہے گا۔لیکن معاشرتی طور پر ایک طبقہ نے باقی تمام طبقات کو طاقت اور سرمایہ کے بل بوتے پر ہمیشہ دباؤ میں ڈال کر اپنے تابع رکھا۔جس سے ماسوائے چند ترقی یافتہ ملکوں کے علاوہ باقی تمام ترقی پذیر ملک علم، سائنس، ٹیکنالوجی کے لیے ان کے محتاج ہیں۔جس کی وجہ سے انسانیت کے ذہنی ترقی کی سطح برابری کے درجے پر نہیں بڑھتی ۔اسی فرق کے لحاظ سے باقی دنیا پسماندگی اور ذہنی جہالت کا شکار ہے۔

ترقی یافتہ ملکوں کی ایک سکیم، دوسرے ملکوں میں ڈکٹیٹر شپ کی سپورٹ کرنا ہے۔جن کے دباؤ اور آمرانہ سوچ وعمل کی وجہ سے چھوٹے ملکوں کے عوام ملکی وسائل پر جذباتیت سے مغلوب رویوں کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔جلسہ، جلوس، توڑ پھوڑ، ہنگامہ آرائی کے واقعات عام نظر آتے ہیں۔بعض نام نہاد جمہوری قوتیں بھی جمہوریت کی چھتری کی آڑ میں آمرانہ رویے اپناتی ہیں۔ایسا ماحول بھی زندگی میں ذہنی پسماندگی کا باعث بنتا ہے۔

ترقی یافتہ ملکوں کے طالع آزما ڈکٹیٹر، نام نہاد سیاسی یا غیر سیاسی رہنما اپنی زندگی تو اچھی طرح گزار جاتے ہیں۔لیکن اپنی قوم کو پرانے زمانے کے اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔انسانیت کا سفر بغیر کسی دباؤ کے آزادنہ ماحول میں جاری رہنا بلاتمیز تمام انسانیت کے لیے باعثِ راحت وآرام اور خوشحالی کی ضمانت ہوگا۔

☆☆☆

رب......انسان بشمول تمام مخلوقات کا خالق

ایمان......رب ایک......پیغمبرانِ دین......آخری پیغمبر، الہامی کتابیں، آخرت

عقیدہ......خیر کی امید کا وسیلہ،عقیدوں کی عبادت کی جگہیں

مسجد،مندر، چرچ، گردوارہ،سائنا گوگ

علاقہ ...... جہاں انسان پیدا ہو جہاں رہائش ہو۔

بولنے والی زبان......دنیا کے مختلف علاقے ،مختلف بولی جانے والی زبانیں

لباس......علاقے اور موسمی لحاظ کے مطابق

اولاد سب کو دینے والا......روح بھیجنے والا......رب

کسی کولڑکا دے...... کسی کولڑکی دے

رب کے ہاں کوئی فرق نہیں

کسی بھی لحاظ یا انداز سے انسان کو نقصان پہنچانا یا جان سے مارنا

ایسا عمل رب کی تخلیق کی نافرمانی

☆☆☆

اہل اقتدار طبقہ اور عقل ودانش

کوئی سے دو ممالک ملکی دفاع کے نام پر شہریوں کے حقوق قربان کیے جاتے ہیں۔اہل اقتدار طبقہ کی عقل ودانش میں کمی کی وجہ سے ملکوں کے اختلافات مذاکرات کے ذریعے حل نہیں کیے جاتے۔اس طرح اختلافات برقرار یا جاری رہنے سے ملکی دفاع پر اخراجات میں مستقل اضافہ ہوتا رہتا ہے اور شہریوں کو مہنگائی اور بنیادی ضروریات کی سہولتیں میسر نہ ہونے کا سامنا رہتا ہے۔ بھوک ننگ اور غربت میں اضافہ جاری رہتا ہے۔

اہل اقتدار سہولتوں کے مزے لیتے ہیں اور عوام مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

ایسا عمل عقل ودانش کا سوچا سمجھا منصوبہ یا محض معصومیت۔

☆☆☆

اقتدار کے طبقات

دنیا میں اہل طاقت کے لوگ، اہل عقل و دانش کے لوگوں کو زبردستی دباؤ کے تحت رکھتے ہیں۔ خصوصی طور پر ترقی پذیر ملکوں میں اہل طاقت اقتدار کے طبقات عقل و دانش کو قتل کرنے کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ جو بعدازاں ان کی ترقی بہتری بھلائی میں مستقل رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

☆☆☆

سڑکیں اور شاہراہیں بند ہونا

کسی ملک کی سڑکیں اور شاہراہیں کسی بھی وجہ سے ایک دن کے لیے بھی بند ہو جائیں تو یہ ریاست کی ناکامی (Failed State) کا عکس ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے ملک کے عوام بدقسمت شہریوں میں شمار ہوتے ہیں۔

جو کسی بیمار کی جان بچانے کے لیے بیمار کو فوری طبی امداد کے لیے ہسپتال نہیں لے جاسکتے۔

جو کسی کے قریبی عزیز کی وفات پر جنازے میں شریک نہ ہوسکیں۔

جو طالب علم اپنی درسگاہوں میں نہ آجاسکیں۔

ملازم پیشہ اپنی ملازمت پر نہ جاسکیں۔

کاروباری لوگوں کو کاروباری نظام بند رکھنا پڑے۔

دیہاڑی دار مزدور لوگ اپنی دیہاڑی سے محروم رہ جائیں۔ اُن کے بچے بھوکے رہیں۔

شہریوں کے لیے خوراک کی قلت ہو جائے۔

ریاست بلاتمیز عام شہریوں کی جان و مال اور حقوق کے تحفظ اور امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ریاست کے تمام شہری پیارے ہوتے ہیں۔

ریاست اپنے تمام اداروں کے ساتھ عوام کی صحت، سلامتی اور تحفظ کی ضامن ہوتی ہے۔

☆☆☆

ریاست کی اچھی شہرت یا بدنامی

ریاست کی اچھی شہرت تمام اداروں کی مشترکہ کوششوں اور اعلیٰ کارکردگی کا نتیجہ ہوتی ہے ۔

ریاست کی بدنامی کی صورت میں تمام ادارے مشترکہ طور پر ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں۔کوئی بیرون ملک سے آکر یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی ادارہ اچھا ہے اور باقی غیر ذمہ دار ہیں۔

عزت بھی مشترکہ......بدنامی بھی مشترکہ

☆☆☆

شریک جرم ایسے بھی ہوسکتے ہیں......معصوم یا ڈھیٹ

دنیا میں ریاست کے قیام کا ایک مقصد انسانوں کی سلامتی ،تحفظ ،معاشرتی امن وامان ،زندگی کی بنیادی ضروریات وسہولیات فراہم کرنا اور بہتری بھلائی اور تعمیر وترقی کے منصوبہ جات بنانا ہوتا ہے۔ان کی تکمیل کے لیے ادارے قائم ہوتے ہیں۔

1-پارلیمنٹ......صدر،وزیراعظم ،گورنر،وزیراعلیٰ ،وزیر،مشیر،اراکین اسمبلی کا کام قانون سازی کرنا اور باقی اداروں کی کارکردگی کا خیال ونگرانی کرنا۔

2-انتظامیہ......انتظامیہ کے اداروں کا کام ملکی دفاع ،امن وامان،نظم ونسق،سہولیات کی فراہمی، جرائم کی روک تھام کرنا۔

3-عدلیہ......شہریوں کے اختلافات کے مقدمات کا فیصلہ قانون کے مطابق کرنا۔ جرائم پیشہ مجرموں کو قانون کے مطابق سزائیں دینا۔

ملکی معاملات میں وقت اور ضرورت کے مطابق قانون سازی میں کوتاہی یا غفلت کرنا۔

اداروں کا اپنے اختیارات وحدود سے تجاوز کرنا اور اپنی ذمہ داری میں کوتاہی وغفلت برتنا۔

انصاف کے لحاظ سے غفلت اور لاپرواہی برتنا۔

کیا درج بالا عمل کے ذمہ دار لوگوں کو ملک میں ہونے والے ہر قسم کے جرائم کا شریک کار نہیں سمجھا جائے گا۔چاہے عہدہ اور اختیار کسی بھی سطح کا ہو

کیاانسانیت کے لحاظ سے ایسے لوگ معصوم یا ڈھیٹ قسم کے مجرم تصور کیے جاسکتے ہیں؟

☆☆☆

نہ چاند چاہیے......نہ مریخ چاہیے

دنیا میں سب کے لیے صرف امن کا نظام چاہیے

زمین پر بلاتمیز ہر انسان کو روٹی چاہیے......صحت، سلامتی، تحفظ چاہیے

جسم ڈھانپنے کیلئے لباس چاہیے......رہائش کیلئے چھت چاہیے

تعلیم، انصاف اور روزگار چاہیے...... برابری کے ساتھ سب کو عزت احترام چاہیے

ظلم، تشدد، ناانصافی، قتل وغارت سے نجات چاہیے......غربت سے نجات چاہیے

دہشت گردی سے نجات چاہیے...... ہلاکت خیزی کے تمام ہتھیاروں سے نجات چاہیے

ملاوٹ شدہ خوراک، جعلی ادویات سے نجات چاہیے

عورتوں، بچوں پر ظلم و جبر، تشدد، اغوا، آبروریزی سے نجات چاہیے

زمین پر ہر سطح پر قبضہ گیروں، معاشرتی بدمعاشوں سے نجات چاہیے

چوری اور ڈاکے سے نجات چاہیے......جلد انصاف کا نظام چاہیے

ہر قسم کی کرپشن سے نجات چاہیے......انصاف پر مبنی عالمی معاشی نظام چاہیے

دنیا میں یہی انقلاب ہے......یہی انسانیت کا مقام ہے......زمین پر یہی جنت ہے

زمین سب کی......سب ایک جیسے انسان

زمین کے وسائل، ذرائع سب کیلئے مشترکہ......دنیا میں ایک نظام......امن

سب کیلئے......زندگی کے ہر لحاظ سے

ہر نسل کیلئے چیلنج

☆☆☆

ریاست......اعلیٰ معاشرتی تصور......ایک معاہدہ

ریاست اور شہریوں کے درمیان معاہدہ

ٹیکس کی ادائیگی کے عوض جان و مال کے تحفظ کے ساتھ بنیادی سہولتوں کی فراہمی

ریاست کا قیام شہریوں کی سلامتی، تحفظ، خوشی، خوشحالی کی ضمانت ہوتا ہے

لیکن!

اگر کوئی بھوک سے مر جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر کوئی گندہ پانی پینے سے مر جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر کوئی ملاوٹ شدہ خوراک کھانے سے مر جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر کوئی جعلی ادویات استعمال کرنے سے مر جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر چوری، ڈاکہ، اغوا، آبروریزی جیسے واقعات ہوں اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر شہریوں کو گن پوائنٹ پر لوٹ لیا جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر معاشرے میں کرپشن کی وبا عام ہو جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر عدالتوں میں ناانصافی کے واقعات ہوں اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر معاشرے میں لوگوں کے درمیان نفرتیں پھیلتی جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر کوئی معصوم شہری قتل ہو جائے اور ریاست کو علم نہ ہو

اگر ان تمام باتوں کا علم بھی ہو تو تدارک کیلئے ریاست کوئی اقدام نہ کرے

تو پھر ریاست کا تصور اپنی اہمیت اور افادیت کھو بیٹھتا ہے۔

ذمہ دار ریاست کے چلانے والے سب لوگ ٹھہرائے جائیں گے۔

☆☆☆

دنیا میں امن کیلئے تجاویز

☆ انسانی دانش کے ایک ایسی مثبت دماغی سوچ جو دنیا میں تسلیم شدہ انسانیت کے اصولوں کے مطابق اور انسانیت کے اچھائی، بہتری، بھلائی کیلئے عمل پذیر ہو۔ انسان کے کسی عمل سے کسی بھی دوسرے انسان کو جسمانی، معاشی، معاشرتی، نفسیاتی لحاظ سے دُکھ، تکلیف یا نقصان نہ ہو۔

☆ انسانوں کا ایک دوسرے کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھنا۔

☆ انسانیت کی اہم ترین ترجیح ''بلا کسی تمیز کے سب انسانوں کی سلامتی''

☆ تمام انسانوں کی بنیادی ضروریات زندگی ایک جیسی، سلامتیٔ جان، خوراک، صاف پانی، صحت عامہ، تعلیم۔

☆ قانون کی حکمرانی سب کیلئے

☆ تمام مذاہب انسانوں کی اچھائی اور بہتری کا پیغام دیتے ہیں، سب کا احترام

☆ پرانا نظریہ ''طاقتور صحیح ہوتا ہے'' کو ختم کیا جائے

☆ انسانوں کی اجتماعی عقل و دانش معاشرتی نظام کا بنیادی عنصر ہے اس پر عمل اور احترام کیا جائے

☆ انسانوں میں جنس کی بنیاد پر تفریق نہ کی جائے، سب انسانوں کو زندگی کے معاملات میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

☆ انسانوں اور ملکوں کے درمیان اختلافی معاملات اور جھگڑے صرف باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کیے جائیں۔

☆ مثبت سوچ اور نیک نیتی کے ساتھ زندگی کے معاملات چلائے جائیں

☆ برابری کے اصول پر عزت احترام کے ساتھ سب کو جینے کا حق حاصل ہو۔

☆ تمام ملکوں کی خودمختاری اور اُن کے معدنی و دیگر وسائل ذخائر کا احترام کیا جائے۔

☆☆☆

محروم شہری کی ایک خوشی

سلامتی اور جان و مال کا تحفظ ملے نہ ملے......انصاف ملے نہ ملے

تعلیم ملے نہ ملے......صحت کا علاج ہو نہ ہو......روزگار میسر ہو نہ ہو

ایک مجبور مظلوم بے کس شہری کے لیے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ اُس کے ادا کیے گئے ٹیکس (جو وہ ضرورت کی ہر شے پر ادا کرتا ہے) سے سرکار کا تمام نظام چلتا ہے۔

اعلیٰ ترین عہدے سے لے کر نچلی ترین سطح تک (صدر، وزیر اعظم، وزیر، مشیر، اراکین اسمبلی، عدلیہ، افسران، اہلکاران) اور اُن کے خاندان کی خوراک، لباس، رہائش، بجلی، پٹرول، صحت، دفتر اور سفر کا سارا خرچہ اس کے ٹیکس سے ادا کیا جاتا ہے۔

سارا ملکی نظام شہریوں کے ٹیکس سے چلایا جاتا ہے۔

☆☆☆

انسان اور انسانیت کا دائرہ

1- انسان کو انسانیت کے دائرہ کے اندر رکھنے کے لیے قانون بنائے جاتے ہیں۔ انسانیت کے دائرہ سے باہر ہو جانے والوں کے لیے سزا مقرر کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کے ماحول کو برباد کرتے ہیں۔

2- انسانیت کے دائرہ کے اندر رہنے والے انسان امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کی زندگی گزارتے ہیں۔

3- کسی بھی ملک میں انسان یا انسانوں کو دائرے میں رکھنے کیلیئے قائم کردہ اداروں میں کام کرنے والے لوگ اگر خود دائرے سے باہر ہو جائیں تو ملک معاشرہ ہر قسم کی تباہی و بربادی کا شکار ہو جائے۔

☆☆☆

قانون کی پابندی نیک عمل ہے

کسی بھی ملک کے آئین اور قانون شہریوں کی فلاح و بہبود، سلامتیٔ جان و مال، اور امن و امان قائم کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ جن کا شمار نیک اعمال میں ہوتا ہے۔ اداروں کا ملکی قانون کی

پابندی کرنے اور کروانے کا عمل بھی نیک عمل کہلائے گا۔

شہریوں کے لیے قانون کی پابندی کرنا بھی نیک عمل ہے۔

ہر نیک عمل کا بدلہ ثواب ہے۔

☆☆☆

وقت کی پابندی......نیک عمل

وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نماز کے لیے دی جانے والی اذان بھی وقت کی پابند ہے۔ ترقی یافتہ اور دیگر اچھے معاشرتی نظام والے ممالک میں وقت کی پابندی معاشرے کا ایک لازمی حصہ ہے اور اُن کی ترقی کی ایک وجہ بھی ہے۔

سرکاری میٹنگز، سیاسی اجتماعات، پرائیویٹ یا سرکاری دفاتر، شادی بیاہ و دیگر تمام تقریبات میں وقت کی پابندی کرنا نیک عمل میں شمار ہوتا ہے۔ بصورت دیگر پابندی نہ کرنا برائی کا عمل تصور ہوگا۔ ہر برائی معاشرے کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہے۔

قانون کی پابندی کا عمل ملک کے اعلیٰ ترین عہدے سے لے کر درجہ بدرجہ نچلی سطح تک ہر فرد پر فرض ہے۔

وقت کی پابندی ایک افضل اور نیک عمل ہے۔

☆☆☆

زندگی ایک مقدس شے ہے

عام طور پر لفظ ''مقدس'' بہت زیادہ ادب، عزت اور احترام کے درجے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً مقدس کتاب، مقدس مہینہ، مقدس دن، مقدس جگہ۔ انسان کے ذہن میں اس کے بارے میں نہایت اعلیٰ تصورات پائے جاتے ہیں۔ عملی زندگی میں مشاہدات میں آتا ہے کہ بعض انسان اس مقدس جگہ یا دن میں ایسا عمل کرتے ہیں جو تقدس کی بے حرمتی کے زمرے میں آتے ہیں۔ انسان کی زندگی کی سلامتی بھی ایک مقدس شے ہے۔ انسان کے لیے ایک سانس کا لینا بھی مقدس ہے۔

انسانی زندگی کا ہر لمحہ، ہر عمل مقدس ہے۔ اگر وہ مثبت راستے پر چلے۔ کسی دوسرے انسان کو کسی بھی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ وگرنہ انسان اپنی زندگی کا مقصد اور جواز کھو بیٹھتا ہے۔

چھوٹی بچیوں کا اغوا، بے حرمتی اور قتل انسان کے تقدس کی سب سے بڑی توہین ہے۔ انسان کا تقدس قانون نافذ کرنے والوں کے ذریعے قائم رہتا ہے۔ اگر وہ اس میں غفلت کریں تو اُن کا ایسی ذمہ داری پر رہنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ درجہ بدرجہ اعلیٰ ترین سطح پر بھی اپنے عہدے پر ہونے کا جواز قائم نہیں رکھ سکتے۔

بچیوں کو اغوا، بے حرمتی اور قتل کرنے والے انسان کے درجے سے نکل کر درندے کے درجے میں چلے جاتے ہیں عورت ہو یا مرد۔ وہ انسانی حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسے درندہ صفت لوگوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ نہ اُن کو کوئی رعایت یا ضمانت کی اجازت ہونی چاہیے۔ اُن کی سزا صرف اور صرف موت ہو۔

پارلیمنٹ بشمول اپوزیشن کی ذمہ داری ملکی قانون بنانا ہے۔ ایسا قانون فوری طور پر بننا چاہیے اس میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ وگرنہ ایسے جرائم کی زد میں خود اُن کے خاندان بھی آ سکتے ہیں۔

☆☆☆

نفرت......دماغی خوف کا مرض

کسی بھی لحاظ سے دوسروں سے نفرت کرنے والا انسان لاشعوری طور پر خوف کا دماغی مریض ہوتا ہے۔ انسانوں میں نفرت کا پرچار کرنے والے......نفرت پھیلانے والے دنیا میں خوف کی دماغی بیماری پھیلاتے ہیں۔

نفرت کی کئی اقسام ہیں۔

مذہبی یا فرقہ وارانہ منافرت...... ذات پات، قوم، قبیلہ، علاقہ، عقیدہ کی منافرت...... امیر، غریب، طاقتور، کمزور کی منافرت......لسانیت، پوشاک، لباس کی منافرت

خوف کی دماغی بیماری کے مریض امن اور سکون کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ دنیا میں امن کا

ایک دشمن ''نفرت'' کا مرض ہے۔

انسانوں کے درمیان عزت اور محبت کے تعلق اور رشتے زندگی میں امن وسکون اور خوشی کی ضمانت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اونچی آواز کا شور کا انسانی صحت پر اثر

فطرت نے انسان کے سننے کیلئے کان اور حیات عطا کی ہیں۔آپس کی گفتگو کی آواز فضائی لہروں کے ذریعے ایک دوسرے کے کانوں کے پردے سے ٹکراتی ہے۔ دنیا میں ماحولیاتی نظام میں بھی توازن قائم رہتا ہے۔اس میں ردوبدل کی وجہ سے انسانی زندگی میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جو اکثر اوقات انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔آوازوں کا شور بھی انسانی سماعت اور دماغی صلاحیتوں کے توازن کو خراب کرتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک میں ٹرانسپورٹ کے ہارن صرف نہایت ضرورت کے وقت بجانے کی ہدایت سڑک پر بورڈوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔قانون بھی بنائے جاتے ہیں۔قانون کی خلاف ورزی پر پکڑ ہوتی ہے۔

بلند آواز میں گفتگو بھی انسانی ماحول میں پُر اثر ڈالتی ہے۔اس ضمن میں دنیا میں جاپان سرفہرت ہے۔ جہاں پر ان کی گفتگو دھیمی انداز میں کی جاتی ہے۔گھر،سکول، بازار، مارکیٹ یا کوئی بھی جگہ ہو حتیٰ کہ جاپانی لوگ قہقہہ بھی نہیں لگاتے۔ ہنستے بھی کنٹرول انداز میں ہیں۔اس سلسلے میں ان کو بچپن سے ہی تربیت دی جاتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ ماحولیاتی نظام کا خیال جاپان میں رکھا جاتا ہے۔صفائی کے لحاظ سے نمبرون کہا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

مذاہب دنیا کے غریبوں کیلئے ہوتے ہیں

ان مذاہب کے ماننے والوں میں سے جو مالی طور پر امیر ہو جاتا ہے وہ نام کا ماننے والا لیکن عمل میں غیر مذہبی ہو جاتا ہے۔انسانیت سے دور ہو جاتا ہے۔امیروں میں بہت کم تعداد ہوتی ہے جو یقین اور عمل میں مذہب کے پابند رہتے ہیں۔

غریبوں کی وجہ سے مذہب برقرار رہتے ہیں۔غریب قسمت پر گزارہ کرتے ہیں۔کچھ عرصہ قبل ایک گاؤں کے چوہدری نے اسلام قبول کرلیا۔اس کی وفات کے بعد بیٹا چوہدری بن گیا۔ماہ رمضان آیا تو چوہدری نے بھی روزے رکھے۔سحری کے وقت چوہدری کھانا کھانے میں دیر کر دیتا ہے۔گاؤں کے مولوی کو حکم تھا کہ جب چوہدری سحری کا کھانا ختم کرے تب مولوی صبح کی اذان دے گا۔چوہدری نے مذہب کو اپنا تابع بنا ڈالا۔

☆☆☆

حقیقی لیڈر شپ......گڈا (کھلونا) لیڈر شپ

انسانیت میں لیڈر شپ کا ابھرنا ایک ارتقائی عمل ہے۔لیکن بعض ترقی پذیر مما لک میں اپنی مرضی منوانے سے طاقتور قوتیں گڈا یعنی کھلونا لیڈر شپ سامنے لاتی ہیں اور حالات کے جبر کی وجہ سے لیڈر شپ خاندانی فیکٹریوں میں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم لوگ ان لوگوں کو اپنا لیڈر مان لیتے ہیں جو سہولتوں کی فراہمی کے وعدے کریں اور کچھ عمل بھی کریں۔لوگ ان سے اچھے مستقبل کی امید وابستہ کر لیتے ہیں۔اگر ان کے لیڈر کسی مداخلت کی وجہ سے نظروں سے دور ہو جائیں تو ان کی اولاد کو اپنا لیڈر بنا لیتے ہیں۔جمہوری تسلسل سے پارٹیوں میں لیڈر شپ پروان چڑھتی ہے۔عام ورکر بھی اپنے کردار اور خوبیوں کی بنیاد پر پارٹی کا لیڈر بن جاتا ہے۔حقیقی لیڈر شپ ابھرنے کا فطری عمل یہی ہے۔ ایسے لیڈر دوسرے انسانوں کے مسائل کے حل کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

دوسرے کسی بھی طریقہ سے انسانیت کے جاری عمل کو نا قابل تلافی نقصان ہو جاتا ہے۔ایسے مما لک ذہنی پسماندگی اور کرپشن کا شکار رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی دماغ میں سوچ وفکر کے خلیے خانے

ہر انسان کے دماغ میں ہزاروں اربوں خلیے ہوتے ہیں جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ان میں سوچ وفکر کے خلیے بھی ہوتے ہیں۔بعض وجوہات کی بنا پر کچھ انسانوں میں سوچ وفکر کے خلیے سوچ وفکر کی حدوں میں کسی خاص کام کو سرانجام دینے کا پابند اور قید کر لیتے ہیں۔

دنیا کے تمام ممالک کا کنٹرول اس ملک کا ایک خاص طبقہ جس کو Establish کرتا ہے اس میں سول وفوجی اداروں کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ان کی بنیادی ٹریننگ کا طریقہ کار الگ الگ انداز میں ہوتا ہے۔مثلاً عسکری ادارہ کو لڑنے کی تربیت دی جاتی ہے جس میں سوچ وفکر کے خلیوں پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔تاکہ انہیں لڑائی کے دوران کسی بھی صورتحال کا سامنے کرنے کا عادی بنایا جائے ان کو اپنی جان کی سلامتی کے فکر سے پاک کیا جاتا ہے۔دوسری طرف دوسرے فریق کو ہلاک کرنا بھی جائز قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا طبقہ سول اداروں کی ٹریننگ میں زیادہ تر عوام کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے مشغول رہتا ہے۔

☆☆☆

ملکی نظام اور انسانی جسم

انسان کے جسم کے دو مرکزی اعضاء دل اور دماغ باقی تمام جسم کے اعضاء سے منسلک ہوتے ہیں۔دل تمام جسم کو خون مہیا کرنے اور دماغ جسم کے باقی اعضاء کو حرکات وسکنات کو عمل میں رکھتا ہے۔

انسان اپنی اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے خالص خوراک اور صاف پانی و دیگر ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

معاشرہ کسی ایک حصہ میں انسان کے اکٹھے رہن سہن کا نام ہے۔انسانی معاشرہ کے نظم وضبط،امن وامان اور سلامتی کے نظام کو چلانے کے لیے دنیا کے نقشے پر ملک نمودار ہیں۔

انسانی جسم کے لیے خوراک اور دیگر ضروریات کی فراہمی نظم وضبط کی سہولت۔

انسانی جسم کے مرکزی اعضاء دل، داغ صحت کی علامت برقرار رکھنے، خالص خواک، دماغ کی مثبت سوچ، کسی کو نقصان نہ پہنچانا، باہمی عزت و احترام اچھے عمل ہوں گے۔	معاشرتی نظام کے مرکزی حصے ٹیکس کی وصولی، ملک کے انتظامی ادارے، اسٹیبلشمنٹ، پبلک کے اہلکاروں کا اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ، قانون کی حکمرانی، وگرنہ اداروں کے اہلکاروں کی منفی سوچ، کرپشن، معاشرے میں بدنظمی جرائم ودیگر تمام شعبوں میں خرابیاں

انسان کو انسان کی قدر کا احساس نہیں ہوسکا

رابطوں انٹرنیٹ کی دنیا میں بھی انسان کو انسان کی قدر کا احساس نہیں ہوسکا۔ انسان کی پیدائش دنیا میں زندہ رہنے کے لیے ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کو جنم دینے والی ماں اپنے دودھ کے ذریعے بچے کو خوراک پہنچا کر زندگی کی سلامتی کا آغاز کرتی ہے۔ پھر اُسکی صفائی کا خیال رکھتی ہے۔ پرورش کرتی ہے۔ بڑا ہوکر انسان خود اپنی سلامتی کے لیے فکرمند ہوجاتا ہے کہ اُس کی خودغرضی میں دوسرے انسانوں کی سلامتی کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُس خودغرضی کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے قانون بنائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی روزانہ لڑائی جھگڑے، قتل وغارت، لوٹ مار اور قانون شکنی اور جرائم کے نئے واقعات ہوتے ہیں۔

اکیسویں صدی کو بھی بیس سال گزر گئے۔ انسان کی سمجھ کی حالت پہلے سے بھی زوال پذیر ہے۔ پتنگ کی دھاتی ڈور سے لے کر مہلک ترین ہلاکت خیزی کے ہتھیاروں کی تیاری میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اُن کے استعمال سے ساری انسانیت تباہ ہوسکتی ہے۔ عقل کی حالت کے ذمہ دار پھر بھی خودکشی کے راستے پر گامزن ہیں۔

جو انسان اپنی سلامتی کو بھی خطرے میں ڈالتا رہتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو انسان کہلانے کے حق سے محروم ہوجاتا ہے۔ انسان وہی ہے جو اپنے ساتھ دوسروں کی سلامتی کا بھی احساس وخیال کرے۔

قانون سب کے لیے بلاتمیز...... ہر قانون کی سخت سزا بلاتمیز

قانون شکن جتنا بڑا حکومتی عہدیدار...... اتنی ہی بڑی سخت سزا...... کچھ نہ استثنیٰ نہ معافی

☆☆☆

صدر امن اور انسانیت فاؤنڈیشن رانا احتشام ربانی کا دورہ امریکہ ستمبر اکتوبر 2019

اقوام متحدہ کے ہیڈ کواٹر نیو یارک میں ہر سال ستمبر کے آخری ہفتہ میں ایک سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں سربراہان مملکت، وزرائے اعظم، وزرائے خارجہ اور دیگر شخصیات کو جنرل اسمبلی میں خطاب کیلیئے دعوت دی جاتی ہے۔ پورے ہفتے کے دوران اقوام متحدہ کے کانفرنس ہالز میں مختلف موضوعات پر کانفرنسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جس میں دنیا کے ماہرین اور مبصرین شرکت اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ پچھلے سال ستمبر 2018ء میں صدر جنرل اسمبلی، اقوام متحدہ کی دعوت پر رانا احتشام ربانی صاحب نے جنرل اسمبلی میں منعقدہ نیلسن مینڈیلا کانفرنس میں شرکت کی اور امسال 26 ستمبر 2019ء UNO کی دعوت پر ایٹم بم کے مکمل خاتمے کے سلسلے میں ہال نمبر 4 میں منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی۔ رانا صاحب نے دیگر ملکوں کے نمائندہ ومبصرین سے غیر رسمی ملاقات میں اُن کو آگاہ کیا کہ کشمیر کے مسئلہ پر اقوام متحدہ 1948ء میں اپنی ہی منظور شدہ استصواب رائے کی قرارداد پر عملدرآمد کرنے میں مکمل ناکام رہی جس کی وجہ سے بھارت اور پاکستان میں تین جنگیں ہوئیں اور نوبت ایٹم بم کے بنانے تک پہنچ گئی۔

حال ہی میں بھارت نے اقوام متحدہ کے قرارداد کے خلاف کشمیر کو انڈیا میں ضم کرنے کی قبیح حرکت کی اور کرفیو کے ذریعے 80 لاکھ کشمیریوں کو گھروں میں قید کر دیا گیا۔جس کی وجہ سے خطے میں امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کسی بھی وقت زیادہ تلخی پیدا ہو سکتی ہے۔جس کی لپیٹ میں پوری دنیا آسکتی ہے۔ لہٰذا تمام ممالک کو بھارت کی مذمت کرنے کے اقدام کو واپس لینے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

بعدازاں رانا احتشام ربانی صاحب نے واشنگٹن میں الائنس فار پیس بلڈنگ اور USIP کے زیر اہتمام سالانہ امن کانفرنس یکم اکتوبر سے چار اکتوبر 2019ء میں بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے دوران شرکاء کو کانگریس کا دورہ بھی کرایا گیا جہاں مختلف اراکین کانگریس سے ملاقات کی گئی۔ رانا صاحب نے ان

ملاقاتوں کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر انسانیت کے لحاظ سے پیش آنے والے دُکھوں، مسائل اور مصائب سے آگاہ کیا اور اصرار کیا کہ عالمی سطح پر کشمیریوں کی ہر طرح سے مدد کی جائے۔

☆☆☆

جرم......ریاست اور معاشرہ

کسی بھی علاقے میں رہنے والے انسانوں کے جان و مال کے تحفظ، امن و امان قائم رکھنے، بہتری بھلائی اور دیگر عوام الناس سے متعلقہ امور کی دیکھ بھال کیلئے ریاست کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ ریاست کے دائرہ کار میں کوئی بھی جرم ہو اس کا سدباب کرنا ریاست کا فرض ہے۔ انسانی زندگی سے متعلقہ ہر جرم معاشرے میں خرابی کا باعث بنتا ہے۔ اس سے نفسیاتی طور پر خوف و ہراس، امن و امان کے لحاظ سے بدنظمی، بے ترتیبی کی فضا پھیلتی ہے۔ خصوصی طور پر بچوں پر بُرے ذہنی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ہر جرم کے مرتکب مجرم کو ہر صورت سزا ہونا لازم ہے۔

مشاہدے میں آتا ہے کہ اکثر اوقات متعلقہ فریقین میں صلح یا معافی نامہ ہو جاتا ہے اور مجرم کو سزا نہیں ملتی۔ دولت والے، طاقت والے، اثر و رسوخ والے اس عمل کے ذریعے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسا عمل کرپشن اور جرائم پھیلنے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔

صلح نامہ یا معافی نامہ کے باوجود مجرم کو سزا ضرور ملنی چاہیے۔

نئی نسلوں کے تحفظ کی ضمانت......مجرم کو ہر صورت سزا

☆☆☆

بچے اور نفرت کا پہلا سبق

بچے...... قدرت کا تحفہ

بچے...... محلے سکول میں اکٹھے کھیلتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں......خوش رہتے ہیں

بچوں کے والدین مختلف طبقوں، مذاہب اور عقیدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مذاہب کے تہوار کے دن......خوشی کے دن

ایک مذہب کے بچے صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں۔ جھولے جھولتے ہیں، چھوٹی چھوٹی خوشیاں مناتے ہیں۔ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے بچوں کے والدین بچوں کو منع کرتے ہیں کہ یہ دوسرے مذہب کی خوشی کا دن ہے......(مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، زرتشت، سکھ)

بچے بیچارے خاموش ہو جاتے ہیں......حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔

لیکن......! دل کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوشی مناتے، ہنستے، کھیلتے۔

بچوں کے معصوم ذہنوں میں تمیز اور تفریق کا یہ سبق جڑ پکڑ جاتا ہے۔

بڑے ہو کر تعصب کے شکار رہتے ہیں......اسی فرق کے ساتھ عمر گذر جاتی ہے۔

انسانی اتحاد کے نعرے تو لگائے جاتے ہیں ......لیکن دماغوں میں نفرت کا کیڑا (Cell) بھی موجود ہوتا ہے۔

امن کی راہ میں ....ایک بڑی رکاوٹ ......انسانوں کا ایک دوسرے سے کسی بھی لحاظ سے نفرت کرنا ہے۔

خوشی......ایک جذبہ ایک لہر جو زندگی کو ہرا بھرا رکھتی ہے۔

خوشی......سب کی سانجھی

ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہونا...... بھائی چارہ......اتفاق، محبت کی فضا قائم ہونا

دنیا میں امن قائم کرنے کا ایک طریقہ......نفرت سے پاک معاشرتی ماحول

☆☆☆

انسانیت یقین نہ کرے......ملک ایسے بھی ہوتے ہیں

کسی ملک کے میڈیا پر خبریں آتی ہیں۔

چالیس ہزار لٹر کیمیکل سے بنایا دودھ پکڑا گیا اور گندے نالے میں بہا کر ضائع کر دیا گیا۔

جعلی ادویات بنانے کا کارخانہ پکڑا گیا اور سیل کر دیا گیا۔

دوسرے ملکوں میں رہنے والی انسانیت یہ یقین نہ کرے کہ

کیا اس ملک میں حکومتی ادارے ہیں؟ کوئی نظام حکومت ہے؟

کوئی عوام کے نمائندے ہیں؟

کوئی حکمران ہیں؟

وزیر ہیں؟ اداروں کے سربراہ ہیں؟ اداروں میں عملے کے کارکنان ہیں؟

کوئی وزیراعلیٰ یا وزیراعظم ہے؟

اگر یہ سب کچھ ہے تو اُن کا کیا کام ہے؟

عوام کے ادا کردہ ٹیکس کہاں خرچ ہوتے ہیں

انسانیت یقین نہ کرے......دنیا میں ایسے بھی ملک ہیں۔

لفظ 'حکومت'۔ماضی کی نشانی......لفظ 'خدمت'۔اکیسویں صدی کا شعور

بادشاہوں کے دور میں آمرانہ ملکی نظام کو حکومت (گورنمنٹ) کا نام دیا جاتا تھا۔ پرانے زمانے میں نظام حکومت میں صرف حکم چلتا تھا، عوام کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ 'عوام رعایا۔رعیت' کہلاتی تھی۔حکومت کے کارندے حکم کی تعمیل کروانے پر کاربند تھے جس میں جبر، ظلم، تشدد مرکزی نقطہ ہوتا تھا۔انگریزوں کے نوآبادیاتی دور میں بھی انگریز حاکم کہلاتے تھے اور حکومت کے مقامی کارندے حکم کی تعمیل کروانے کے پابند تھے۔متکبر حکمرانوں اور عوام کا فرق پرانا ہی جاری رہا۔آج کل جمہوریت کا دور ہے۔عوام کے نمائندے تو ہوتے ہیں لیکن نظام حکومت کا سابقہ طریقہ کار ہی رائج ہے۔

حکومت سے تعلق رکھنے والے تمام اراکین کو عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ لیکن سرکاری دفاتر میں عوام کو پرانے زمانے کے حقارت آمیز رویے اور سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس سلسلے میں تجویز ہے کہ حکومت کے ہر ادارے کا نام ''شہریوں کی خدمت'' کے لفظ سے تبدیل کیا جانا ضروری ہے اور کارندوں کا بھی اپنے آپ کو عوام کے ''خادم'' تصور کیا جانا لازم ہے۔

2- حکومتی کارندوں کی تربیت میں ''احساس احترام برائے ٹیکس گزار شہری'' کا کورس بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ترقی یافتہ ملکوں میں ہر سرکاری دفتر میں شہری کو ان لفظوں سے پکارا جاتا ہے۔

"How can I help you?" (میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں)

حکومتی اداروں کے تمام ذمہ دار لوگوں کو عوام کے تمام طبقوں (مزدور، کسان، ملازمت پیشہ،

کاروباری لوگ) سے تعلق رکھنے والے افراد کے ٹیکسوں سے جمع ہونے والی رقم سے خوراک، رہائش، علاج وسفری الاؤنس وغیرہ کے لیئے تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں۔

☆☆☆

حلف اور قسم اُٹھانا (Oath Taking - Swear In)

عرصہ دراز سے دنیا میں ایک رسم رائج ہے کہ جب کسی ملک کا صدر، وزیر اعظم، اداروں کے سربراہ، عدلیہ کے اراکین اپنے عہدوں پر فائز ہوتے وقت ملکی وفاداری اور ملکی قانون کی پاسداری کا حلف اٹھاتے ہیں۔ یہ ایک لحاظ سے قوم سے وعدہ کرنا ہوتا ہے۔

مشاہدے میں آتا ہے کہ دنیا بھر میں بعض لوگ اپنی ذمہ داریوں کے دوران حلف کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جھوٹی قسم اٹھانے والا یا سیدھے سادے الفاظ میں جھوٹا انسان بھی کہا جاسکتا ہے۔

عوام کا جھوٹے انسانوں سے خیر کی اُمید رکھنا خود کو دھوکہ دینے کے برابر ہے۔

☆☆☆

ملکی نظام چلانے والے

اگر کسی ملک کے نظام میں انتشار، بدنظمی، کرپشن جیسی برائیاں پائی جائیں تو ایسے نظام ابنارمل کہا جاتا ہے۔ ایسے نظام کے چلانے پر مامور ذمہ داریوں کو کیا کہا جاسکتا ہے؟

ابنارمل......کرپٹ......نااہل...... بددیانت

☆☆☆

برصغیر (پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش) میں صفائی کا المیہ

برصغیر Subcontinent (پاکستان، انڈیا،، بنگلہ دیش) میں ذات پات کا معاشرتی نظام رائج رہا۔ رہنے والے لوگ مختلف قسم کے طبقات میں تقسیم تھے۔ جس میں ایک طبقے کا کام صرف گھروں، گلی، محلے میں صفائی کرنا ہوتا تھا۔ دوسرے تمام طبقات خود صفائی کرنے کو اپنی بے عزتی سمجھتے تھے۔ اکیسیویں

صدی کے باشعور دور میں بھی یہی ذہنی تصور قائم ہے۔

حالانکہ انسانی زندگی میں صفائی ایک بنیادی اہمیت کی حامل ہے جو کہ ہر انسان کا ذاتی فریضہ ہے۔ برصغیر کے علاوہ دنیا میں کہیں بھی ایسا نظام رائج نہیں رہا۔ کسی بھی انسان کو اپنے گھر، گلی، محلے، دفتر، علاقہ، شہر اور ملک کی صفائی کرنے میں توہین نہیں سمجھنی چاہیے۔ اسی سے انسان کے رہن سہن اور کردار کی جھلک نظر آتی ہے۔

یہ امر واضح رہے کہ ان علاقوں کے لوگ جب ترقی یافتہ ملکوں میں جاتے ہیں وہ وہاں اپنے گھر کی تمام صفائی (بشمول بیت الخلاء) خود اپنے ہاتھوں سے کرنا پڑتی ہے۔ وہاں یہ عار نہیں سمجھتے۔

صفائی کرنے والوں کی عزت افزائی کیجئے کیونکہ وہ آپ کی صحت افزا زندگی گزارنے کیلئے صحت مند ماحول پیدا کرتے ہیں۔

☆☆☆

پرانے فرسودہ خیالات کے ایجنٹ اور نئی نسل کا شعور......سب برابر

جو طاقت کو عقل کا مینار سمجھتے ہیں

جو جبر کو قانون سمجھتے ہیں

جو لوٹ مار کو اپنا حق سمجھتے ہیں

جو دھوکہ ملاوٹ، جعل سازی، رشوت اور کرپشن کی کمائی کو جائز ذریعہ سمجھتے ہیں

جو عورت اور بچوں پر ظلم و زیادتی آبروریزی کو مردانگی سمجھتے ہیں

دنیا میں سب برابر کی شعوری نسل تیزی سے ابھر رہی ہے۔ پرانے اور فرسودہ خیالات والے تھک جائیں گے، ہار جائیں گے، شکست مان جائیں گے

وہ بھی شعوری نسل کی صف میں شامل ہو جائیں گے

سب کو خوراک کا حق، سب کو لباس، رہائش کا حق عزت اور درجے میں برابری کے ساتھ، حق و انصاف کی فراہمی کے ساتھ۔

نئی معاشرتی روشنی طلوع ہو رہی ہے......اندھیرے غائب ہو جائیں گے

زیادہ دیر نہیں جلد ہی سب کے سامنے......ایسا سب کچھ ہوگا۔
عالمی سطح پر نئی نسل کے شعور کی روشنی دنیا میں ہر طرف پھیلے گی۔

☆☆☆

حقیقی والدین......معاشرتی والدین

گھریلو نظام کے ذمہ دار......معاشرتی نظام کے ذمہ دار

ماں اور باپ......بچوں کے حقیقی والدین

ذمہ داری......بچوں کی خوراک، لباس، حفاظت، پرورش، تربیت، علاج معالجہ، تعلیم وتربیت بالغ ہونے کی عمر تک

کسی جگہ انسانوں کے مل جل رہنے کو ''معاشرہ'' کہا جاتا ہے۔

معاشرے کے نظام کو چلانے کیلئے مختلف ادارے، شعبہ جات قائم کیے جاتے ہیں

ان میں کام کرنے والے افراد کی تقرری کی جاتی ہے۔

پورے نظام کی نگرانی کیلئے عوام کے نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں۔

اداروں کے سربراہان سے لے کر نچلی سطح تک تمام سرکاری افسران و اہلکاران مجموعی طور پر معاشرتی والدین کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔

ان کی کارکردگی پر خرچ ہونے والے تمام اخراجات کی ادائیگی شہریوں کے جمع کردہ ٹیکسوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ جو ضرورت کی ہر شے پر لاگو ہوتے ہیں۔ مثلاً خوراک، لباس، بجلی، گیس، پینے کا پانی، ٹرانسپورٹ، وغیرہ۔ کسی معاشرے کا ماحول اور صورتحال معاشرتی والدین کے کردار کی عکاسی ہوتی ہے۔

معاشرے میں بلاتمیز وتفریق، جان ومال کی سلامتی، امن وامان، انصاف کی فراہمی، خوشی خوشحالی کا ماحول ہو تو معاشرتی والدین کردار کے لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں۔

اگر کرپشن، جرائم عدم تحفظ، عدم برابری، بیروزگاری، ناانصافی، عدم برداشت کا ماحول ہو تو معاشرتی والدین کردار کے لحاظ سے بُرے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مستقبل میں دنیا میں جھوٹ بولنے میں کمی واقع ہوگی

پوری دنیا میں موجودہ حکومتی طریقہ نظام میں ملکی مفاد کے نام پر عوام سے حقائق چھپائے جاتے ہیں ۔ مستقبل میں نئ نسلیں اپنے ٹیکسوں کا استعمال صرف انسانوں کی بہتری، بھلائی کیلئے اور اخراجات کیلئے شفافیت کا مطالبہ کریں گے جس سے حکومتی کارندوں کو مجبور ہونا پڑے گا کہ کسی بھی وجہ سے کوئی بھی اقدام یا عمل عوام سے چھپایا نہیں جاسکے گا۔

ایسے عمل سے دنیا میں جھوٹ بولنے میں کمی واقع ہوگی۔

☆☆☆

معاشرے میں مثبت اور خوشگوار ماحول کیلئے تجاویز

فطرتی طور پر ہر انسان اپنی ذات کیلئے ''خیر، بھلائی'' چاہتا ہے۔ دعائیں مانگتا ہے۔ یہ بھی پسند کرتا ہے کہ اُسے اچھا انسان سمجھا جائے۔ ایسا صرف عمل کیلئے ذریعے ممکن ہے۔

تجاویز

1- ہر انسان دن میں کم از کم ایک یا جتنی دفعہ ممکن ہو سکے یہ بات دہرائے ''نیکی کر۔ بھلائی کر'' ...... ''نیکی کر۔ بھلائی کر'' یہ تسبیح ہوسکتی ہے۔

2- بلاتمیز عورت مرد بچے بچیاں، سٹوڈنٹ ٹیچر، ذات پیشہ، امیر غریب، دوکاندار، ملازم، افسر، ماتحت، صدر وزیر اعظم، اہلکار، قطع نظر لباس، زیبائش، غرضیکہ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والا ہر انسان دوسرے انسان کو یہ کہے کہ ''آپ اچھے انسان ہو، کسی کا بُرا نہیں سوچتے نہ کرتے ہو۔''

نئ نسل کیلئے ایک پیغام

☆☆☆

سرکار کی عملداری مشکوک ہوجاتی ہے

اگر عوام کو خوراک کی اشیاء (دال، چاول، چینی، سبزی، گھی، آٹا وغیرہ) خالص اور سرکاری نرخنامے کے مطابق مہیا نہ ہوں تو سرکار کی عملداری اور اداروں کے کردار مشکوک ہوجاتے ہیں۔

جنگی تیاریوں کا خرچہ اور غربت کے مارے عوام

مختلف ممالک کے درمیان اختلافات ختم کرنے کے دو ہی طریقے ہوتے ہیں۔

1- باہمی مذاکرات کے ذریعے 2- جنگ کے ذریعے

دنیا کے ایسے ممالک بشمول سپر پاورز جو ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہیں۔

نہ مذاکرات کے ذریعے صلح کرتے ہیں۔نہ جنگ کے ذریعے اختلاف ختم کرتے ہیں۔اس کے

برعکس ہر سال جنگی تیاریوں پر اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔

ضائع کرتے ہیں۔

ان ممالک کے عوام بیچارے......نسل در نسل

محرومیوں، مسائل اور غربت کا شکار رہتے ہیں

دنیا کی نوجوان نسل کیلئے چیلنج......عقل و شعور کا امتحان

☆☆☆

امن و خوشحالی کا تعلق

عقل و شعور کے مثبت استعمال سے ہے......انسانیت

جنگی تباہی اور ہر قسم کے جرائم کا تعلق عقل و شعور کے منفی استعمال سے ہے......درندگی

فیصلے کا اختیار انسان کے پاس ہے۔

انسانیت یا درندگی

عالمی معاشرتی سطح یا مقامی معاشرتی سطح

☆☆☆

عبادت گاہوں میں جا کر دعا مانگتے ہیں

عبادت گاہوں میں

سب جاتے ہیں

حکمران بھی اور رعایا بھی

امیر بھی، غریب بھی،

حکمران کیا دعا مانگتا ہے

غریب کیا دعا مانگتا ہے

دنیا میں ناانصافی، ظلم، تشدد، غربت کا دور دورہ رہتا ہے۔

قبولیت کا علم رب کے پاس ہے

☆☆☆

دنیا میں معاشرتی نظام کی بھلائی

دنیا میں معاشرتی نظام میں بہتری بھلائی انسانوں کی اجتماعی دانش سے ہی ممکن ہوتی ہے......

ارتقائی عمل

اداروں کا فرض......اجتماعی دانش کے فیصلوں پر عملدر آمد کروانا ہوتا ہے۔

ریاست میں سب کو اپنے فرض کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہوتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

بگاڑ کی وجہ ناسمجھ، ناسمجھیاں یا لالچ

☆☆☆

پرانا ویلا تے اَج دا ویلا

جدوں پتے کھاندے سی......سکون وچ رہندے سی

جدوں دی روٹی آئی......پے رولا گیا

رولا وی کاہدا......دو روٹیاں دا

کھوون......کھوان

لُٹ......لُٹیا

کُٹ ......کٹیا

مَرن ......مَران

زمین سب دی سانجھی......بھک وی سب نوں لگدی

عقل نوں ہتھ پاؤ......ونڈ کے تے رَل کے کھاؤ

سارے سُکھ پاؤ

☆☆☆

دنیا کے معاشرتی نظام کی بنیاد آقا اور غلام، ظلم و جبر کے منفی اصول، استحصال، Exploitations پر قائم ہوئی۔ منفی سے اچھائی کی امید نہیں کی جاسکتی

پرانے زمانے میں کسی جگہ قحط پڑنے سے خوراک کے حصول کیلئے انسانوں نے ہجرت کی۔ نئی جگہ پہلے سے آباد انسانوں سے لڑائی ہوئی۔ فاتح آقا بن گیا۔ مفتوح غلام بنا دیئے گئے۔ ظلم، جبر، تشدد، ہلاکت خیزی کے ہتھکنڈوں سے غلاموں کو دبائے رکھا گیا۔ (غلاموں کی منڈیاں لگتی رہیں)۔ معاشرتی نظام کے تمام سماجی تجارتی قوانین اور ضابطے طاقتور اور دولت مندوں کے مفاد کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے۔ اکیسویں صدی میں بھی یہی نظام بدلی ہوئی شکل میں جاری ہے۔

فرسودہ نظام کی وجہ سے ہمیشہ طاقتور اور دولت مند سزا سے بچ نکلتے ہیں۔ دوسری طرف دنیا کی دولت ایک فیصد دولت مندوں کے پاس ہے باقی ننانوے فیصد کسی نہ کسی شکل میں ان کے کارندے نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے دنیا میں غربت اور محرومیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جس نظام کی بنیاد ہی منفی اصول، استحصال، Exploitation پر بنی ہوئی اس سے انصاف، سلامتی، تحفظ، امن، خوشی، خوشحالی کی امید رکھنا انسانوں کا اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنے کے برابر ہے۔

اس نظام کو تبدیل کیسے کرنا ہے......دنیا کے نوجوانوں کیلئے ایک چیلنج

7 ارب انسانوں کے خودمختار اجتماعی وعقل و دانش پر اعتماد کرنے سے دنیا کے نظام میں بہتری لائی

جا سکتی ہے۔ وگرنہ سب کی تباہی مقدر ہے۔

☆☆☆

معاشرتی نظام میں انصاف، خوشحالی پر ایک نظر

کسی بھی انسانی معاشرے میں سر براہ مملکت و دیگر ذمہ داران اور تمام شعبوں میں کام کرنے والوں کے رہن سہن، لباس، رہائش، صحت کا علاج، سفری سہولت، جان کی سلامتی و تحفظ کے انتظامات اور عام عوام شہریوں کے رہن سہن، لباس، رہائش، صحت کا علاج، سفری سہولت، جان کی سلامتی، تحفظ میں جتنا فرق کم ہوگا اتنا ہی زیادہ اس معاشرے میں امن سلامتی، تحفظ، خوشحالی کا ماحول ہوگا۔

نوجوان نسل کیلئے سوچ و فکر اور عمل کا مقام

☆☆☆

عقیدہ......خیر کی امید

انسان کی فطرت......خیر کی امید رکھنا، دعا کرنا

دنیا میں سات ارب انسان کسی نہ کسی عقیدے پر یقین رکھتے ہیں۔ اگر عقیدوں کو ماننے والے خیر کی امید رکھنے والے برائی سے بچیں اور لڑانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں۔

خیر کی خیر سے لڑائی نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی لڑے تو وہ خیر کا انکاری ہے۔ ایسے عمل سے اپنے عقیدے کی توقیر عزت کی بجائے توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔

لڑائی جھگڑا ایک منفی عمل ہے۔......نقصان دہ عمل ہے

☆☆☆

حکومت کا نظام......شہریوں کے ٹیکس

حکومت کا نظام عوام کے ٹیکسوں سے چلتا ہے۔

نظام کی نگرانی عوام کے نمائندوں/ اسمبلیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

قومی خزانے کا ناجائز استعمال ہو رہا ہو تو عوام اپنے حلقے کے نمائندے کے علم میں لائیں۔

اگر وہ ناجائز استعمال پر کنٹرول نہیں کرواسکتا تو اسمبلیوں اور نمائندوں کا وجود ایک بے معنی شکل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔اس پر خرچہ بھی ناجائز استعمال کے زمرے میں آئے گا۔

ملکی نظام کی نگرانی پارلیمنٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں تمام جنگیں معاشی وسماجی جرائم ناانصافیاں ظلم،تشدد

انسانوں کی اجتماعی دانش کو

نظرانداز کرنے کیوجہ سے ہوتی ہیں

طاقتور دولت مند سیاسی مفاد پرستی کے باعث اپنے ایجنٹوں کے ذریعے

☆☆☆

ہر ملک کے آئین میں بلاتمیز ہر شہری کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کا لکھا جاتا ہے۔اگر اس تحریر پر عمل نہ کیا جائے تو یہ صرف وعدہ رہ جاتا ہے۔سیاسی جماعتوں کے منشور میں بھی وعدوں کی دلکش تحریریں لکھی جاتی ہیں۔اقتدار میں آجانے کے بعد منشور پر عمل کرنا بھول جاتے ہیں اور اس بات کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ایسا عمل سیاسی جماعتوں کی طرف سے شہریوں کو دھوکہ دینے کے برابر ہے۔

چھوٹی چھوٹی باتیں

منفی عمل جس سے انسانوں کو نقصان پہنچے

قانون کی خلاف ورزی ایک منفی عمل ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والے کو خود ذاتی طور پر یا دوسرے انسانوں کی ذات کو نقصان پہنچتا ہے۔

کسی بھی ملکی نظام میں خرابی کی بنیاد پر ذمہ داروں اور شہریوں کی قانون خلاف ورزی سے ہوتی ہے۔عالمی نظام بھی ملکوں کے منفی طور پر طریقوں،سازشوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

مستقبل میں ریاست کا نظام اور شفافیت پر ایک نظر

ریاست کا نظام......ٹیکسوں کی بنیاد پر چلتا ہے

ٹیکس گزاروں کو بھی علم ہو کہ خرچہ ریاست کے تمام اداروں میں فرائض دینے والوں کے اثاثہ جات بشمول بینک اکاؤنٹ متعلقہ شبہ کی Website پر موجود ہوں۔

تمام ترقی پانے والوں کی انٹیلی جنس رپورٹ بھی تا کہ عوام کے علم میں ہو کہ کردار کیا جائے گا۔

ممکن ہو تو DNA کا ریکارڈ بھی مرتب کیا جائے۔

☆☆☆

عالمی سماجی معاشی نظام طاقتور اور دولت مند طبقات کی ملی بھگت سے چلایا جا رہا ہے۔

طاقتور کو اپنی طاقت کو قائم رکھنے اور اثر و رسوخ بڑھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ دنیا میں ہلاکت خیزی کی سب سے بڑی وجہ۔ دولت مند طبقہ کو اپنی دولت میں اضافہ کرنے کی فکر ہوتی ہے۔ غربت خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔

اکیسویں صدی کی نوجوان نسل میں شعور کی بلندی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پرانا فرسودہ ظالمانہ نظام کا جلدی خاتمہ ہو جائے گا۔ عام انسانوں کو بھی زندگی کی تمام بنیادی سہولتیں برابری کی سطح پر مہیا ہونگی۔

دنیا کی آبادی سات ارب سے زائد ہے

سب انسان ہیں، سب برابر ہیں

کسی بھی انسان کو بنیادی سہولتوں سے محروم رکھنا انسانیت کا جرم ہے

ذمہ دار معاشرتی نظام چلانے والے لوگ ہیں

ذمہ دار دنیا کے لوگ ہیں

دنیا کا معاشرتی نظام ''جبر'' کے اصول پر قائم ہوا ہے اور تسلسل سے جاری ہے۔ ہر ملک کے آئینی دستور میں ہر شہری کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے وعدے درج ہوتے ہیں۔ لیکن عمل کیلئے مجبوریاں بتا دی جاتی ہیں۔ ایسے ملکوں کو دوسرے ملکوں میں ضم ہو جانا چاہیے۔

دنیا کو مختلف بنیادوں پر تقسیم کر کے حکومتیں کی جاتی ہیں۔حکومتی عہدیداران دولت مندوں کا پس پردہ سمجھوتہ ہوتا ہے۔دونوں فریق مزے کی زندگی گزارتے ہیں اور مجموعی طور پر عوام محرومیوں کا شکار رہتے ہیں۔

☆☆☆

جرائم پر پردہ ڈالنے والے تمام لوگ شریک جرم ہوتے ہیں۔کسی بھی معاشرے میں جرائم پر پردہ ڈالنے والے حکومتی ارکان، سرکاری اہلکار، عدلیہ کے ارکان، شریک جرم تصور ہوں گے۔

معاشرہ میں جرائم کی سطح ظاہر کرتی ہے۔معاشرے کا نظام چلانے کے ذمہ دار کتنے دیانتدار اور فرض شناس ہوتے ہیں یہ لوگوں کی محرومیوں سے اندازہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

قسمت کا سرٹیفکیٹ

انسان کی پیدائش اس کی قسمت کا سرٹیفکیٹ بھی ہوتی ہے۔

امیر گھرانے میں پیدائش......دولت کی فراوانی کا سرٹیفکیٹ

غریب گھرانے میں پیدائش......غربت کی پسماندگی کا سرٹیفکیٹ

زمین دار گھرانے میں پیدائش......جائیداد کا سرٹیفکیٹ

بے زمین کسان گھرانے میں پیدائش......مزدوری کا سرٹیفکیٹ

ترقی یافتہ ملک میں......سہولتوں سے بھرپور زندگی کا سرٹیفکیٹ

ترقی پذیر ملک میں......سہولتوں سے محرومیت کی زندگی کا سرٹیفکیٹ

یہ سارے سرٹیفکیٹ انسان کے اپنے بنائے ہوئے معاشرتی نظام کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جو سراسر ناانصافی ظلم و جبر کی بنیاد پر قائم ہوا کے سبب بنے۔

قدرت نے زمین بنائی۔لیکن زمین کی تقسیم نہیں کی۔نہ انسانوں کو طبقات میں تقسیم کیا۔

یہ سب کچھ انسانوں کا ہی کیا دھرا ہے۔

قدرت نے مرد اور عورت کو تخلیق کیا۔ان کے ملاپ سے نئی نسل پیدا ہوتی ہے۔اس نے پیدائش میں طبقاتی فرق نہیں رکھا۔

رب نے انسانوں کی تخلیق کی......انسانوں نے تمیز وتفریق اور طبقات کی تقسیم کا نظام بنایا۔
آ قائی نظام یعنی ظلم و جبر کا نظام......غلامی کا نظام...... بے کسی اور مجبوری کا نظام

نوٹ: دنیا کی مجموعی دولت ایک فیصد طبقے کے پاس ہے۔ایسا ہونا اُن کی قسمت یا معاشرتی نظام کی خرابیوں کی وجہ ہے......سوالیہ نشان

☆☆☆

انسانیت کا سفر......ناسمجھی سے سمجھ تک

دنیا میں پیدا ہونے الا ہر بچہ معصوم ہوتا ہے۔عمر میں بڑا ہونے کے ساتھ اس کے علم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔اس طرح انسانیت کا حصہ بننے کے ساتھ اس کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔اس سارے سفر میں اس کو مثبت اور منفی عمل میں تمیز کرنا ہوتی ہے۔مثبت عمل، بھلائی کا عمل ہے منفی عمل انسانوں کو نقصان پہنچانے کا عمل ہے اس کی بھی تفصیل کچھ درج ذیل ہے۔

ناسمجھی	سمجھ
نفرت	محبت
کسی بھی قسم کی نفرت کرنے سے لے کر	دوسروں کی عزت واحترام کرنے تک
ذات پیشہ،قوم،قبیلہ، ملک، علاقہ، مذہب کی بنیاد پر	اتفاق، بھائی چارہ کا سلوک
خود غرضی سے لے کر	دوسروں کی مدد کرنے تک، مل بانٹ کر کھانے تک
تکبر غرور سے لے کر	ہمدردی رحمدلی کے جذبے تک
جبر ظلم وزیادتی، ناانصافی سے لے کر	محبت، شفقت تک
اپنے آپ کو بالاتر سمجھنے سے لے کر	سب انسان برابر کی سمجھ تک
سفارش، ناجائز ترقی اور برادری سے لے کر	میرٹ کے اصول اپنانے تک
عورت کی بے حرمتی کرنے سے لے کر	عورت کی عزت وتکریم کرنے تک
بچوں پر ظلم کرنے سے	بچوں پر شفقت کرنے تک
دولت کی کنجوسی سے لے کر	سخاوت کرنے اور غریبوں و مستحق انسانوں کی مدد کرنے تک

تبصرہ

رب تعالیٰ نے دوسری تمام تخلیقات کے کے ساتھ انسان کو بطور اشرف المخلوقات تخلیق کیا۔ زمین پر امن، سلامتی کے ساتھ اچھی اور بہترین زندگی گزارنے کیلئے پیغمبران دین کے ذریعے آسمانی صحیفوں کے ساتھ رہنمائی فرمائی۔ اس سلسلے کو آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ختم کیا۔ قرآن مجید انسانی زندگی کیلئے جامع رہنمائی فرمائی گئی۔ قرآن فہمی پر بے شمار کتابیں تحریں کی گئیں۔ دنیا میں حق کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے قرآن میں بیان کیے گئے رہنمائی کے راستوں کو عنوانات کی مناسبت سے بہترین کوشش کی ہے۔ نوجوان نسل کو زندگی کے معاملات میں درپیش مسائل ضرورت کے لحاظ سے اس کتاب میں فوری رسائی حاصل ہوجائے گی۔ اس نیک عمل پر خالد چوہدری صاحب خراج تحسین اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ محترم خالد چوہدری صاحب نے بھی ''جستجوئے حق'' کے ذریعے اپنے طور پر اس کاوش میں حصہ ڈالا ہے۔ قرآن کے ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے راقم نے قرآن فہم پر کافی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ مصنف نے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب میں 25 سال گزارے۔ جس سے عربی زبان سے متعلق معلومات حاصل ہوئی۔ قرآن میں درج سورتوں، آیات کا ترجمہ عربی زبان میں رائج مطالب کے پیش نظر کیا گیا۔ یہ نسخہ بے شمار تراجم سے زیادہ بہتر انداز میں قرآن فہمی کا سبق دیتا ہے۔

کسی بھی زبان کو وہ لوگ زیادہ بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں جہاں پر وہ ائج ہوتی ہے۔ خالد چوہدری صاحب نے قرآن فہمی کو اسی رنگ میں بہترین کاوش کی ہے۔ ویسے تو قرآن کا ہر لفظ اپنے اندر عمیق گہرائی رکھتا ہے۔ لیکن انہوں نے سورتوں کا ترجمہ کیا۔ مختلف عنوانات کے لحاظ سے بیان کی گئی سورتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ جس سے مضمون کی مکمل سمجھ آنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

قرآن فہمی کی اس کتاب میں منفرد بات یہ ہے کہ اسے ایسے مسلمان نے ترتیب دی ہے جو ملازمت کے سلسلہ میں سعودی عرب میں رہا۔ وہاں پر رائج عربی زبان کے مطالب کو بخوبی سمجھتا اور جانتا ہے صرف ڈکشنری پر ہی نہیں اکتفا کیا۔ انہوں نے 150 سے زائد عنوانات پر روشنی ڈالی۔ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب ملک کے تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کی زینت بنے۔

☆☆☆

اکیسویں صدی میں دنیا بھر میں طاقت کی دھونس دھاندلی کی جگہ انسانوں کی اجتماعی عقل ودانش کا نظام قائم ہوگا

گذشتہ 20 صدیوں میں انسانی معاشرے میں طاقت کے زور پر حکومتیں قائم ہوتی رہی۔ ملک قوم اور قبیلہ کے نام پر طاقت کا غلط استعمال جائز قرار دیا جاتا تھا۔ طاقتور صرف طاقت کو عقل سمجھتا ہے۔

اکیسویں صدی میں طاقت کے غلط استعمال کے حالیہ واقعات کے خلاف دنیا بھر میں بلاتمیز رنگ ونسل انسانوں کا احتجاج اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مستقبل میں کسی بھی سطح پر طاقت کا غلط استعمال کرنا ممکن نہیں رہے گا۔ طاقت کو صرف مثبت انداز میں انسانوں کی سلامتی، امن، بہتری، بھلائی اور انسانیت کے مفاد کیلیئے کیا جاسکے گا۔

☆☆☆

ملکی ریاست کا نظام اور شہریوں کی سلامتی

ملکی ریاست کا نظام شہریوں کی سلامتی تحفظ بہتری بھلائی کی ضمانت ہوتا ہے۔ کیا ملک کے صدر وزیر اعظم کو دوسرے ملک کے ساتھ جنگ کرنے کے دوران اپنے شہریوں کو گولہ باری، بمباری کے ذریعے ان سے مروانے کا اختیار بھی دیتا ہے۔ زمین کے ایک ٹکڑے کے تنازعے پر ہزاروں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔

کیا عقل و دانش کے ذریعے تنازعات حل نہیں کیے جاسکتے۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اہل اختیار کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اسی طرح اپنے شہریوں کی جان قربان کا اختیار بھی ان کو نہیں حاصل ہوتا۔

کسی آئین دستاویز میں شہری اپنی جان ختم کرنے کا اختیار نہیں دیتا۔

شہری امن سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور یہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔

☆☆☆

مستقبل میں سیاسی حکومتی نظام،شفافیت کے ساتھ

(1) پارلیمنٹ کے نمائندوں کا انتخاب ہر لحاظ طریقہ سے شفاف انداز میں کسی بھی قسم کے دباؤ مداخلت سے پاک۔

(2) پارلیمنٹ میں قانون سازی کسی بھی لابی گروپ کی لالچ سے پاک۔

(3) اداروں میں کام کرنے والوں کے خاندان سمیت مکمل اثاثہ جات، بینک اکاؤنٹس کی تعمیل محکمہ کے Websites پر

تمام اداروں کے اہلکاروں کی سروس رپورٹ اور ترقی کی وجوہات Websites پر۔

کاروباری اداروں کی تمام تفصیلات Webiste پر

تمام دفاتر میں CCTV پر ذمہ داری

سلوک کی ریکارڈنگ

ملکی معاشرے کے معاملات کی صاف شفاف سکریننگ

☆☆☆

نارمل یا ابنارمل کردار......شخصیت کا اظہار

انسان کے دماغ میں موجود خلیوں میں بے ترتیبی ہوجائے تو ذہنی خلجان جسے انگلش میں Abnormality کہتے ہیں۔اگر کوئی انسان ملکی قانون کی خلاف ورزی یا ادارے ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت کریں تو ذہنی بے ترتیبی کا شکار جاتے ہیں۔

اگر کوئی قانون نافذ کرنے اس پر عملداری کروانے کی ذمہ داری پر مامور ہو اور وہ ذمہ داری پوری کرنے میں کسی بھی وجہ سے ناکام ہو تو ذہنی بے ترتیبی کا مریض ہے۔

اگر کوئی جج کسی بھی وجہ سے قانون کے تقاضوں پر انصاف کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے ذہنی بے ترتیبی کا مریض۔

اگر کوئی صدر وزیراعظم، وزیراعلیٰ، وزیر، سیکرٹری، اہلکار، کسی بھی قسم کی خلاف ورزی، سہولتوں/

اختیارات کا ناجائز استعمال کرے تو وہ ذہنی بے ترتیبی کا مریض۔

اگر کوئی کاروباری جعل سازی کی ملاوٹ خوری عمل کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ بھی ذہنی بے ترتیبی کا مریض

غرضیکہ ہر وہ کام جو قانون اور انسانیت کے اصولوں کے خلاف ہو وہ ذہنی خلیوں کی بے ترتیبی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔

دنیا میں رہنے والے انسان اپنے اردگرد کے ماحول سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کس قسم کے ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں۔

نارمل ہے یا ابنارمل کی شخصیت کے مالک

☆☆☆

ملکی مفاد کے نام پر بے گناہ انسان کا قتل؟

عرصہ دراز سے دنیا میں طاقت کو عقل کا نام دیا جاتا ہے۔ طاقت ملکی مفاد کے نام پر قانون کی خلاف ورزی کو جائز سمجھتی ہے۔ ملکی مفاد کے نام پر انسانیت کے اصولوں کو بھی ماننے سے انکار کرتی ہے۔ مثلاً بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنا...... ملکی مفاد

وہ کون سا مفاد ہو سکتا ہے جس میں دوسرے ملک کے بے گناہ شہریوں کو جان سے مار دینا بھی جائز سمجھا جائے۔ طاقت اور دانش کا صرف ایک ہی لحاظ سے تعلق اور رشتہ بنتا ہے۔ اگر طاقت کا مثبت انداز اور مثبت نتائج کیلئے استعمال ہو۔

جب کسی ملک کا بڑا کسی بھی نام پر قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو چھوٹے بھی اسی راہ پر چلنے کو ٹھیک سمجھنا اور چلنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

عوام اور ریاست

ہم عوام ہیں۔ ہم انسان ہیں۔

ہم ایک ریاست میں رہتے ہیں۔

ہم ریاست کا نظام چلانے کیلئے ٹیکس دیتے ہیں۔

ریاست میں ادارے ہیں۔

پارلیمنٹ...... ہم اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں تا کہ وہ ریاست کے قوانین بنائے، فلاح و بہبودترقی کے منصوبے بنائے اوران کی پورے نظام نگرانی کرے۔

انتظامیہ......ملکی نظام کے مختلف شعبوں کیلئے ادارے قائم ہوتے ہیں۔اداروں کے ذمہ قانون کے مطابق اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرے،ہم انہیں ٹیکسوں سے زندگی کی سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔

عدلیہ......ریاست میں عدل وانصاف کا نظام قائم رکھے،کسی ادارے کودوسرے ادارے کے کام میں مداخلت کی اجازت نہیں ہوتی۔ایسے عمل میں ریاست کے نظام میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے۔

ہم ٹیکس اپنی بہتری کیلئے دیتے ہیں...... بگاڑ کیلئے نہیں

حفاظت کیلئے دیتے ہیں......خوف کی زندگی گزارنے کیلئے نہیں

دنیامیں ریاست میں پیدا ہونے والے بچے کی زندگی اتنی ہی اہم ہوتی ہے جتنی بڑے سے بڑے عہدیدار کی ہوتی ہے۔

☆☆☆

طاقت کامنفی استعمال

طاقت کامنفی استعمال......طاقت کا نشہ کہلاتا ہے

طاقت کا نشہ......دماغی صلاحیت کواندھا کردیتا ہے

دماغی اندھا......زندگی کے نظام کو برباد کردیتا ہے

ایسا کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ایک انسان، خاندان، ایک ادارہ، ملک،نسلیں مستقبل میں بربادی کی نظر ہوجاتا ہے۔

معاشرہ کا قانون کے دائرہ میں رہنا......امن وسلامتی خوشی کی نشانی ہے۔

عقل نعمت ہے

اس کا غلط اور منفی استعمال نقصان دہ ہوتا ہے۔

دنیا کے انسانوں نے آپ سب کو اپنے رہنما کا درجہ دیا ہے۔آپ کی اولین ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ دنیا میں امن کیلئے ملکوں کے درمیان جھگڑوں کو باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے تا کہ جنگی اخراجات کو بچایا جائے اور انسانوں کی فلاح و بہبود، سلامتی کے لیے خرچ کیے جا سکیں۔ وگرنہ دنیا کی مجموعی آبادی محرومیت اور غربت کا شکار ہوتی رہے گی۔

عالمی رہنماؤں کی اہم ترین ذمہ داری

انسانوں کی سلامتی اور بھلائی اور خوشحالی

☆☆☆

ظلم اور عقل کا مکالمہ

ظلم کہے......صرف وہ جئے زندگی......سہولتوں کے ساتھ

عقل کہے......سب جئیں زندگی......سہولتوں کے ساتھ

ظلم کہے......صرف وہ انسان......باقی سب اس کے محکوم محتاج

عقل کہے......سب انسان......ایک جیسے......سب کی عزت اور وقار ایک جیسا

☆☆☆

زمین اور انسان......تقسیم اور تفریق

زمین اور انسان کی تخلیق قدرت نے کی......لیکن!

دنیا میں زمین کی تقسیم انسان/ انسانوں نے کی۔

اس تقسیم کا پیمانہ کیا تھا......سوالیہ نشان

کس لحاظ سے کی گئی......سوالیہ نشان

زمین کس بنیاد پر تقسیم ہوئی......سوالیہ نشان

کیا ایسا تو نہیں ہوا کہ جو طاقتور تھا اس نے ایک گروہ بنایا، جتھہ بنایا اور دوسرے انسانوں کو زیر کر لیا اور زمین کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ پرانے زمانے میں طاقتور گروہ کا سربراہ بادشاہ بن جاتا تھا۔ زیر قابض

پورے علاقہ کا مالک بن جاتا تھا۔

کیا دنیا میں تقسیم کا طریقہ طاقت کے ذریعے ہوتا تھا

یا

آپس میں مل بیٹھ کر اتفاق اور شراکت داری کے ذریعے

☆☆☆

طاقت کو عقل کا نام

عرصہ دراز سے دنیا میں طاقت کو عقل کا محور تصور کیا جاتا ہے۔

طاقت ملکی مفاد کے نام پر قانون کی خلاف ورزی کو جائز سمجھتی ہے۔

ملکی مفاد کے نام پر انسانیت کے اصولوں کو بھی ماننے سے انکار کر دیتی ہے۔ مثلاً بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنا۔

ملکی مفاد کے نام پر ملک کے شہریوں کا مفاد۔

دنیا میں ایسا کونسا مفاد ہوسکتا ہے جس میں دوسرے ملک کے بے گناہ شہریوں کو جان سے مار دینا بھی جائز سمجھا جائے۔ جب کسی ملک کا بڑا کسی بھی نام پر قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو چھوٹے بھی اسی راہ پر چلنے کو ٹھیک سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ طاقت اور دانش کا صرف ایک ہی لحاظ سے تعلق اور رشتہ بنتا ہے۔ اگر طاقت کا استعمال مثبت انداز میں اور انسانیت کیلئے مثبت نتائج کیلئے ہو۔

☆☆☆

جعلی دوائیاں اور نظام حکومت

جس ملک/ معاشرہ میں بیماری کے علاج کیلئے تیار کی جانے والی دوائیاں، میڈیسن جعلی تیار کی جاتی ہوں اور دکانوں پر بکتی ہوں وہ ملک کیسا ہوگا۔

اس ملک کا نظام چلانے والے کیسے لوگ ہوں گے۔ حکمران، عدلیہ، متعلقہ اداروں کے اہلکار دوکاندار اور ان کے خاندان کے لوگوں کو کیا کہا جاسکتا ہے۔

دنیا کے ملکوں میں جعلی ادویات کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔

انسان کہلانے کیلئے انسانوں جیسے عمل کرنا لازم ہوتا ہے۔

انسان......مثبت عمل کا نام ہے۔

☆☆☆

اجتماعی دانش اور نظام حکومت

1945ء سے پہلے تمام ترقی پذیر مما لک اس وقت جو آج ترقی یافتہ کہلاتے ہیں اُن کے غاصبانہ تسلط میں رہے۔ آزادی کے 75 سال بعد بھی تقریباً تمام ایسے ماسوائے چند ایک کے باقی تمام مقامی آقاؤں کے زیر حکمرانی زندگی گزار رہے ہیں۔

آج 2020ء میں بھی طاقتور اور دولت مندوں کی ملی بھگت سے ان مما لک کے شہری حقیقی انسانی وسیاسی حقوق سے محروم ہیں۔

بے جا ظلم، تشدد جبر نا انصافی کے ذریعے حقوق کو دبایا جاتا ہے۔ جمہوریت کا نعرہ لگانے والے بھی جب اقتدار میں آتے ہیں تو وہ بھی حکمرانی کے نشے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مخالفین کے ساتھ آمرانہ سلوک روا رکھتے ہیں۔ قانون کا ناجائز استعمال عدالتوں کے ذریعے نا انصافی کے رویے جاری رہتے ہیں۔ اس سارے کھیل میں ایسے تمام مما لک کے شہری ذہنی محکومیت کے نفسیاتی مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور یہ مرض نسلوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ ستم یہ ہے کہ ایسے عمل کا اثر ان آمروں، حکمرانوں، طاقتوروں کے رشتہ دار نئی نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔ ساری قوم کرپشن کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتی ہے۔ مجموعی طور برائی کو برائی نہیں سمجھا جاتا بلکہ برائی زدہ لیڈروں پر پھول پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں۔

پرانے زمانے کے رائج شدہ جلسے جلوس کے ذریعے نام نہاد حقوق حاصل کرنے کی جنگ جاری رہتی ہے۔ طاقتور طبقہ کی سرپرستی میں رہنے والے اقتدار سے بیدخل ہونے پر سیاسی اتحاد بناتے ہیں اور سیاسی حقوق جمہوریت کی بحالی کیلئے جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔ اس سارے عمل کے ذریعے اس کھیل میں بے شمار خرچے ہوتے ہیں جن کے ذرائع آمدن کا کچھ سراغ نہیں ملتا اور یہ سارا وقت کا ضیاع ثابت ہوتا ہے۔ عوام ذہنی مفلوج کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور رہتی ہے۔ نظام کا ہر حصہ کرپشن زدہ نظر آتا ہے۔

عوام کے ٹیکس...... بندوق کی گولی کی نذر

بندوق کی ایک گولی کی قیمت......؟

توپ کے ایک گولے کی قیمت......؟

میزائل کی قیمت......؟

جنگی ساز وسامان اور جنگ کی تیاری کی قیمت......؟

ملکوں کے درمیان لڑائی جھگڑے اور جنگ کی صورت میں عوام کے ٹیکسوں کے پیسے بارود کی صورت میں آگ میں جھونکے جاتے ہیں۔

اگر رہنماؤں کے دماغوں میں عقل و دانش کے خلیے جاگتے ہوں تو ملکوں کے اختلافات عقل و دانش کے استعمال سے بغیر کسی خرچے کے ختم کیے جاسکتے ہیں۔

عوام کے ٹیکس لوگوں کیلیئے خوراک، صحت کے علاج اور محروم بچوں کی تعلیم و تربیت، عوام کے فلاح و بہبود کے منصوبوں پر خرچ کیے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆

انسانیت آباد رہے خوشیوں کے ساتھ

بیچارے غریب انسان...... پیدائش غربت میں......موت غریب میں

اور غریب......امارت اور غربت

قدرت کا امتحان...... یا انسانوں کا بنایا نظام

دنیا میں امیر کیسے بنے؟

غربت کہاں سے آئی؟

زمین کی ملکیت

نہ کسی قوم، مذہب، ملت، عقیدہ کی

نہ کسی طاقتور کی

زمین سانجھی......پیدا ہونے والے ہر انسان کی

زمین پر نظام......انسانوں کو برابری کا درجہ

سب کو انسان سمجھ کر......زمین کے وسائل و ذرائع

شراکت داری کے ساتھ......سب کی ذمہ داری کے ساتھ

نہ کوئی پیدائش غربت میں......نہ رہنا سہنا غربت میں

سب جئیں زندگی کی سہولتوں کے ساتھ......انسانیت آباد رہے خوشیوں کے ساتھ

☆☆☆

قسمت کے عجیب چکر......عجیب قسمت

کرپشن کے خوش قسمت کرپٹ لوگ

جو قانون کی گرفت میں نہ آئیں......نہ پکڑے جائیں

گرفتار نہ ہوں......جیل نہ جائیں

آئین چور......قانون چور......انصاف چور

ملکی دولت اور وسائل چور......انسانی حقوق کے چور......عالمی دولت کے چور

کرپشن کے بدقسمت کرپٹ لوگ

جو لوگ قانون کی گرفت میں آجائیں......پکڑے جائیں

گرفتار ہو جائیں......جیل میں جائیں

آئین چور اور بکری چور میں کوئی فرق......سوالیہ نشان؟

☆☆☆

معاشرے کے بدترین دشمن

معاشرے کے بدترین دشمن......مجرم

وقت کی ضرورت کے مطابق

قانون بنانے میں کوتاہی کرنے والے......ادارے

قانون نافذ کرنے میں غفلت برتنے والے......ادارے

قانون کے مطابق انصاف نہ کرنے والے......ادارے

ملک کے سارے نظام میں قانون پر عملداری کے نظام کو چیک کرنے میں غفلت کرنے والے......ادارے

عوام کے نمائندگان

ذمہ داری......دیانتداری سے

نہ کوئی سازش نہ فتنہ فساد

نہ کوئی سرپرستی نہ جرائم......سب کا احترام......اپنا اپنا کام

سب کی عزت واحترام......معاشرتی امن رہے قائم

ادارے فخر سے نہال......معاشرہ خوشحال

☆☆☆

معاشرے میں فسادی......اور حکومت کی ذمہ داری

انسان......رب کی اعلیٰ ترین تخلیق

دنیا میں ملک قائم ہیں ان کے معاشرتی نظام کو چلانے کیلیئے ریاست کے ادارے ہوتے ہیں۔ جن کی ذمہ داری قانون کی عملداری کے ذریعے زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے بلاتمیز تمام شہریوں کی سلامتی جان و مال، فلاح و بہبود اور خوشی خوشحال کو یقینی بنانا ہے۔

ایسی تعلیم جو شہریوں میں نفرت پھیلائے............................فسادی

ایسی تحریر و تقریر جو شہریوں میں نفرت پھیلائے...................... //

خوراک میں ملاوٹ کرنے والا.. //

ناجائز منافع خوری کرنے والا.. //

جعلی ادویات بنانے اور فروخت کرنے والا.................... فسادی

کرپشن اور سہولیات کا ناجائز استعمال کرنے والا سرکاری عہدیدار //

جرائم کی سرپرستی کرنے والا.................................. //

معاشرتی، سماجی، اخلاقی جرائم کے مرتکب.......................... //

ناانصافی کرنے والا منصف.................................. //

معاشی اونچ نیچ کم تنخواہ......کم مزدوری......سرکار ہو یا آجر ہو......فسادی

ایسی سرکار جو ملازمین کو روزمرہ زندگی کے گزارے کے مطابق ماہانہ تنخواہ نہ ادا کرتی ہو، ایسا عمل معاشرے میں فساد برپا کرنے کے مترادف ہے۔

ملک کے کسی بھی فرد کا ہر غیر قانونی عمل معاشرے میں فساد کی جڑ بنتا ہے۔

☆☆☆

یتیم معاشرے

ہر انسانی معاشرے میں ملکی ادارے ہوتے ہیں، اہلکار بھی ہوتے ہیں......لیکن!

جب اہلکار، افسران، منصف، عوامی نمائندے کرپشن میں ملوث ہوجائیں تو وہ اختیارات کی فروخت اور خریداری کے کاروباری بن جاتے ہیں۔ اداروں کے دفاتر، کاروباری مراکز کی شکل میں نظر آنے لگتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ان کے اخراجات (تنخواہیں، بجلی ٹرانسپورٹ، علاج معالجے کی سہولتیں) عوام کے ٹیکسوں سے ادا ہوتے ہیں۔ دیانتدار ایماندار، امانت دار لوگ اپنے نیک کردار کو قائم رکھنے کے لیے مختلف قسم کے طوفانوں کا سامنا کرتے ہیں اور بے بسی کے عالم میں نظر آتے ہیں۔ عوام بے چارگی کی تصویر بن جاتے ہیں۔ مظلوم مدد کیلئے پکارتا ہے اور دادرسی نہیں ہوتی۔ لامحالہ مظلوم، بے چارگی اور بے بسی کے شکار لوگ ٹیکس دیتے ہوئے اداروں کے ہوتے ہوئے بھی اپنا انصاف رب پر چھوڑ دیتے ہیں اور حساب کتاب کے دن......قیامت کی حسرت لیے دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔

انسان رب کی اعلیٰ ترین عظیم مخلوق ہے۔ اگر وہ اپنی تخلیق اور شناخت کو پہچان کر، سوچ و عمل کو مثبت اور نیک رکھتے ہوئے اور معاشرتی نظام کو انسانیت کے اصولوں کے مطابق اور قانون سب کیلئے ایک جیسا کی علمبرداری کے ساتھ چلائے تو معاشرے میں عدل و انصاف کا ماحول پیدا ہوسکتا ہے۔

انسان اور شیطان کی لڑائی......اور معاشرتی ماحول

انسانی دماغ کی ساخت بے شمار چھوٹے چھوٹے خلیے باریک تاروں سے آپس میں منسلک ہوتے ہیں۔ انسانی جسم کا ہر حصہ ان خلیوں سے جڑا ہوا ہے۔ تمام انسانی احساسات کا مرکز دماغ ہے۔ انسانی حرکات وعمل کا کنٹرول مرکز سے ہی ہوتا ہے۔ دماغ کے دو بڑے حصے ہیں ایک حصہ مثبت اور دوسرا حصہ منفی ہے۔

مثبت حصہ کو نیک اور منفی حصہ کو شیطان کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ نیک عمل سے انسان اور انسانوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور منفی برائی کے عمل سے انسان اور انسانوں کو نقصان ہوتا ہے۔ نیک سوچ وعمل کے مالک کو انسان کہہ سکتے ہیں اور برائی کی سوچ وعمل کے کردار کے مالک کو شیطان کہا جا سکتا ہے۔ روز اول سے ہی لڑائی جاری ہے۔

جب انسان برائی کی سوچ وعمل سے دور رہتا اور بچا رہتا ہے تو دنیا میں امن وسلامتی خوشحالی کا ماحول رہتا ہے۔ جب برائی کی سوچ کے خلیے زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں تو وہ معاشرہ افراتفری، نفسانفسی، بدمعاشی، چوری، ڈاکہ، قتل وغارت کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس ساری لڑائی کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے انسانوں نے قانون بنائے، ادارے قائم کیے، جن کی ذمہ داری امن وامان، سلامتی، معاشرتی نظام کے ذمہ دار لوگوں کے دماغ کے شیطانی خلیے سرگرم ہو جائیں تو اس نظام میں سے انسانیت کا سایہ اُٹھ جاتا ہے اور ہر طرف شیطانیت کی تصویر لٹکی نظر آتی ہے۔

مخلوق خوش تو خالق خوش

مخلوق انسان کیسے خوش؟

مخلوق کو خوراک ملے

تعلیم علاج کی سہولت ملے

روزگار کی سہولت ملے

امن وامان، تحفظ جان ومال ملے

مخلوق کو عزت، اچھا سلوک اچھا برتاؤ ملے

برابری کی بنیاد پر

سب کو ملے

بچہ خوش تو والدین خوش

مخلوق خوش تو خالق خوش

خالق کی رہنمائی......اجتماعی عقل

عقل کا تحفہ......رب کا تحفہ

مثبت استعمال......کوئی کسی کا بُرا نہ کرے نہ سوچے

کسی بھی لحاظ اور انداز سے

سب کی بھلائی

☆☆☆

بادشاہت اور انسانیت

بادشاہت قائم ہوتی تھی......جنگوں کے ذریعے

فاتح گروپ کا لیڈر...... بادشاہ بن جاتا تھا

جنگ میں انسان مرتے ہیں

انسانوں کو مارنے پر...... بادشاہت

یہ کیسی بادشاہی...... یہ کیسی سلطنت اور کیسا نظام؟

انسانوں کو مارنے والے کی عزت...... یہ کیسی عزت؟

☆☆☆

لفظ ''کمینہ'' کی ایک تعریف

ایسا انسان جو انسانیت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کرے۔ عہدہ ہو یا کاروباری ہو، حکمران ہو یا عام شہری ہو......کوئی بھی ہو۔

قانون فطرت......بُرے عمل کی آخرت بُری

بُرا عمل کسی کو تکلیف یا نقصان پہنچانا

نقصان دہ ایک انسان کیلئے ...... پورے معاشرے کیلئے نقصان نسلوں تک۔

بُرا عمل کرنے والے کی اپنی نسل سمیت کسی نہ کسی شکل میں

بُرا عمل تباہی کا راستہ

بُرے عمل سے بچنا......ذمہ داری سب پر لازم

انفرادی اور مجموعی طور پر

انسانی معاشرے میں بُرے عمل کی آخرت بُری......قانون فطرت

اگر کسی کا بھلا نہیں کر سکتے تو کسی کو تکلیف یا نقصان بھی نہ پہنچائیں۔

☆☆☆

انسانی عقل و شعور کا سفر اور مستقبل

مختصر تاریخ......پتھر کا زمانہ......اوزار (Tools) کا زمانہ

کھیتی باڑی کاشتکاری کا زمانہ......معاشرتی نظام کا آغاز

مشینی دور کا زمانہ......صنعتی انقلاب کا دور

نوآبادیات Colonization کا دور......جدید ٹیکنالوجی

کمپیوٹر کا زمانہ......

اکیسویں انفارمیشن کا انقلاب

خواتین لیڈر شپ کا آغاز

دنیا میں سب انسان ایک جیسے سمجھے جانے کا شعوری انقلاب

زمینی وسائل و ذرائع کے استعمال شراکت داری کے ساتھ

انسانی بہتری کیلئے استعمال کرنے......ایک دوسرے کی مدد کرنے

ملکوں کے درمیان......اختلافات باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کرنے

سب کی زندگی کی سلامتی، خوشی، خوشحالی......معاشرتی نظام کا مقصد اور منزل قرار پائے گا

سب کا بھلا......سب کی خیر

انسانی خیال اور خواہش کا اظہار......حقیقی علم ربّ کے پاس

☆☆☆

جعلساز......عوام کا نمائندہ کیسے؟

جو شخص جعلی ووٹ یا کسی اور ناجائز طریقے سے عوام کا نمائندہ بنتا ہے وہ عوام کے ساتھ بھی جعلسازی کرے گا۔ ایسا شخص ایسے مرتبے کا حقدار کیسے؟ اُسے خود شرم آنی چاہیے اگر وہ انسان کہلاتا ہے۔ وہ انسانوں کی بھلائی کیسے کرے گا، جس کی بنیاد ہی ٹیڑھی ہے وہ عمارت سیدھی اور بلند کیسے ہوسکتی ہے؟ اسی وجہ سے عوام دُکھ اور تکالیف کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے لوگ نئی نسل کی خرابی کا باعث بنتے ہیں اور قابل مذمت ہیں۔

☆☆☆

جرائم کی سرپرستی......معاشرتی بربادی

معاشرے میں طاقت اور اختیارات کی وجہ سے جرائم کی سرپرستی کرنے والے کسی نہ کسی وقت انہی جرائم کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جرائم کی سرپرستی کرنے سے جرائم پروان چڑھتے ہیں۔ ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ ایسے سرپرست لوگ خود یا اُن کے گھرانے انہی جرائم کا شکار ہوتے ہیں جن کی وجہ وہ یا ان کے بڑے سرپرستی کرتے رہے ہیں۔

ایسا ممکن نہیں ہے کہ جرم کی سرپرستی بھی ہو اور جرائم میں اضافہ نہ ہو۔ جرائم کی سرپرستی کرنے والے شاید زندگی کی چند سہولتوں کی خاطر معاشرتی خودکشی کرنے کے مترادف ہوتے ہیں۔

☆☆☆

المیہ سے بھرا انسانی فلسفہ یا ذہنی بیماری

پرانے زمانے سے دستور رائج ہے کہ دنیا میں خوراک کے وسائل اور دیگر ذرائع پر قبضہ کرنے کے حصول کیلئے جنگ ہوتی ہے۔ جس میں ہلاکت خیزی ہوتی ہے لیکن فاتح لوگ اپنے لوگوں کی ہلاکت کو قربانی کا نام دیتے چلے آئے ہیں اور شکست خوردہ لوگوں کو دشمنی کے نام پر انسانیت کے دائرے سے خارج کر دیتے ہیں۔ وسائل اور ذرائع کے استعمال سے اپنے لوگوں کی بہتری بھلائی کا اسباب و انتظام کرتے ہیں۔ انسانی زندگی کے ایسے ماحول کو المیہ سے بھرا فلسفہ کہنا مناسب ہوگا کہ کچھ لوگوں کو تو زندگی کی بھرپور بنیادی سہولتیں میسر ہوں اور باقی لوگ محرومیت اور مصیبتوں کا شکار رہیں۔

اس بات کو طاقتور اور دولت مندوں کی ذہنی بیماری کا نام دینا زیادہ اچھا ہوگا۔ اکیسویں صدی انسانی شعور کی نئی منزلیں طے ہو رہی ہیں اور دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا ہونا اس کا پیدائشی حق سمجھا جائے گا اور مہیا کی جائیں گی۔

ایک کو جینے کا حق ہے تو ایسا ہی دوسروں کو بھی جینے کا حق حاصل ہے۔ جیسا ایک کو زندگی کی بنیادی سہولتیں حاصل ہوں تو سب لوگوں کو ویسی ہی سہولتیں میسر ہوں۔

ہر قسم کی نفرت اور ناانصافی سے پاک ماحول ہی انسانی امن، سلامتی، خوشی، خوشحالی کی ضمانت ہو سکتا ہے۔

جانور......انسان اور عقل کا استعمال

قدرت نے عقل کا مادہ ہر جاندار شے میں رکھا ہے۔ عقل کے مادہ کی خاصیت کے لحاظ سے فرق ہے۔ جانوروں اور انسانوں کی عادات و حرکات آپس میں سلوک اور برتاؤ کے مظاہرہ سے انسانی درجے سے کم تر عقل درجے کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ بعض انسانوں کی حرکات کو جانوروں سے مشابہت بھی دی جاتی ہے۔ مثلاً ڈھیٹ پن، لالچ، سنگدلی، خونخواری، ظلم و ستم۔

نسل انسانی میں اضافہ عورت اور مرد کے ملاپ سے ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ انسان کی ایسی جبلتوں جن سے دوسرے انسانوں کو ذہنی جسمانی، نفسیاتی، معاشی، معاشرتی یا کسی بھی لحاظ سے نقصان سے بچانے کیلئے معاشرتی قوانین رائج کیے جاتے ہیں۔ عملدرآمد کیلئے ادارے قائم ہوتے

ہیں۔جن کے اخراجات عوام سے وصول شدہ ٹیکسوں کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ عوام اپنی عقل کے اچھے طریقے سے استعمال کر کے ان اخراجات کی بچت کر سکتے ہیں اور ٹیکس کو اپنی زندگی کی بہتری بھلائی کیلئے خرچ کر سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہر ملک اپنے دفاع کیلئے سالانہ بجٹ سے خطیر رقم مختص کرتا ہے۔اگر عقل و دانش کے صحیح اور مثبت انداز سے ملکوں کے درمیان اختلافات باہمی مذاکرات سے حل کیے جائیں تو بجٹ کا بڑا حصہ ترقیاتی اور سہولتوں پر خرچ کرنے سے امن و امان، سلامتی، جان و مال کا تحفظ اور خوشی خوشحالی کا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔

یہی انسانیت کا مستقبل ہے......وگرنہ انسانی نسل کا خاتمہ یقینی ہے اور نوشتۂ دیوار ہے۔

☆☆☆

انسانیت کا مقصد عظیم اور منزل......انسانیت کی خیر اور بھلائی

صورتحال 2021ء......انسانیت کو نقصان پہنچانے والی تمام قوتیں متحد ہیں۔

جبکہ

انسانیت کی خیر اور بھلائی کا پیغام دینے والی تمام قوتیں نفاق کا شکار ہیں۔

دنیا کے تمام مذاہب، عقیدے، سماجی نظام کے نظریات، انسانیت کی خیر اور بھلائی پر متفق ہیں۔ لیکن عمل میں اختلاف رکھتے ہیں، جھگڑتے رہتے ہیں۔مقصد نیک ہو لیکن عمل میں نا اتفاقی ہو تو منزل پر پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔عمل میں یکجہتی اور اتفاق ہو تو منزل کا حصول لازمی امر بن جاتا ہے۔تمام مذاہب کے ماننے والوں کیلئے ضروری ہے کہ ان کو اپنے رویے اور سلوک بدلنا ہوں گے۔سب کی خیر اور بھلائی جیسے اعلیٰ مقصد کیلئے ......وگرنہ سب کی تباہی اور بربادی مقدر ہے

☆☆☆

انسان......جانور اور درندہ

انسان......انسان مثبت سوچ و عمل کا مجسم، سلامتی، خیر اور بھلائی کی علامت،

قدرت کی اعلیٰ ترین تخلیق

جانور......انسانوں کیلئے فائدہ مند قدرت کی ایک تخلیق

درندہ......ایسا جانور جو انسانوں کو نقصان پہنچائے، قدرت کی تخلیق

انسان نے اپنی زندگی کے تحفظ، سلامتی کیلئے ہتھیار بنائے تا کہ درندوں سے محفوظ رہے۔ جب درندہ انسانوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو اُن کو جان سے مار دیتا ہے۔ جب ایک انسان دوسرے انسان کو جان سے مار دیتا ہے تو اُس کو کیا نام دیا جائے اور کیا سزا ہونی چاہیے؟ جب انسان دوسرے انسانوں کو ہتھیار، گن، بم، میزائل، ڈرون یا ایٹم بم سے جان سے مار دیتے ہیں تو ایسے تمام لوگوں کیلئے کیا سزا ہونی چاہیے؟

انسان کا عزت مآب انسان صاحب سے گفتگو

ہر انسان کو عورت جنم دیتی ہے، پھر عورت کی عزت کیوں نہیں کی جاتی

عورت اور مرد ایک جیسا کوئی بھی محنت مزدوری کا کام کرے، عورت کی مزدوری/تنخواہ آدھی کیوں

☆☆☆

ملکوں کے قومی ترانے......اقوام اور انسان

ہر ملک کا ایک قومی ترانہ

ہر کوئی اپنے ملک کی تعریف......اپنے لوگوں کی تعریف

ایک ملک ایک قوم کا نعرہ......مادرِ وطن

دنیا میں 193 ممالک......193 اقوام...... ہر ایک اپنی محبت پرستی میں مبتلا۔ سب انسان...... الگ الگ کیوں......بکھرے بکھرے کیوں؟

اپنوں سے محبت......دوسروں سے کیا؟

محبت یا نفرت......؟

☆☆☆

کوئی چھوٹا سا واقعہ......کوئی کھیل

ایک کی جیت......خوشی کے نعرے...... برتری کا احساس......تکبر
ایک کی شکست......افسردگی بے عزتی، کمتری کا احساس، نفرت کی پیدائش
وقت کے ساتھ زیادہ نفرت
ہیں سب انسان...... ہر طرف
ایک دوسرے سے نفرت کیوں؟
کیا نفرت کے کھیل بند ہو سکتے ہیں؟
کھلاڑی تو کھیل کو کھیل سمجھتے ہیں، دوستی بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ملکوں کی نفرت انہیں دُور رکھتی ہے۔
ہمدردی محبت کے جذبوں کو مسل دیتی ہے......کچل دیتی ہے
ملکوں کی زندگی کیسی......؟
ذہنی زخموں سے بھرے زخمی دماغ
زخمی دماغوں کی صحت مندی کی دعا

☆☆☆

انسانیت کا ترانہ

ہم سب انسان ہیں...... پھیلے ہوئے ہر طرف زمین پر
ہم ایک ہی ہیں...... پوری دنیا میں
ہماری رنگت خدوخال......قدرت کے رنگ
محبت، زندگی کے ساتھ......سلامتی کے ساتھ
سب کی زندگی......سب کی سلامتی
سب کی خیر...... ہر لحاظ سے
سب کی خوراک......سب کی صحت مندی

کوئی بھوکا نہ رہے

سب محفوظ رہیں......زمین پر

انسانیت اول......انسانیت آخر

☆☆☆

انا پرستی کی ضد

انا پرست لوگ جو اپنی شخصیت کی برتری، بالا دستی کے سحر میں مبتلا ہو جاتے ہیں

اکثر اوقات اختیارات، طاقت اور دولت کیوجہ سے کچھ لوگ انا پرستی کی ضد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اور دوسروں کی زندگی سے کھیلنا شروع کر دیتے ہیں

ایسے چند با اختیار لوگ یا ملک اپنی برتری اور بالا دستی کے اظہار کیلئے

پہلے بربادی کا سامان کرتے ہیں

پھر بحالی کا اہتمام کرتے ہیں

کتنا نقصان اور کیا فائدہ؟

نہ کوئی بتائے نہ ذمہ داری قبول کرے

عقل و دانش کا تقاضا

نہ بربادی کا فیصلہ کیا جائے

نہ بحالی کی ضرورت پیش آئے

مثبت راستہ، مثبت سوچ، مثبت عمل

فائدے کا راستہ......خوشی کا راستہ

اگر کوئی سمجھے تو......انا پرستی کی ضد چھوڑے تو

پرانی نسل بگاڑے......نئی نسل سنوارے

☆☆☆

منفی عمل......ٹیڑھی سوچ......نسلوں کا نقصان

دنیا بھر میں چند با اختیار خود ساختہ نام نہاد عقل و دانش کے مالک لوگ ایک خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ منفی عمل سے یعنی انسانوں کو نقصان پہنچانے سے کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کسی وقتی کامیابی پر خوشی محسوس کرتے ہوں گے۔ لیکن ان کی نئی نسلوں کو بے شمار قسم کی مالی معاشی، سماجی، اخلاقی، بھیانک اثرات بھگتنا پڑتے ہیں اور بُرے نتائج سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے لا متناہی اخراجات کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ بعض اوقات ان نقصانات کا مداوا ناممکن ہو جاتا ہے۔

معاشرہ کرپشن کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ انسانوں کی بہتری بھلائی، امن سلامتی صرف اور صرف مثبت راستے چلنے اور عمل کرنے میں پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

مہنگائی کے زمانے میں غصہ اور طیش پر قابو رکھیے

لڑائی جھگڑے کی صورت میں خرچہ بہت ہوتا ہے۔

دیہاتی لوگ، دیہاڑی دار لوگ، تنخواہ دار لوگ خصوصی توجہ فرمائیں۔

لڑائی جھگڑا......ہسپتال......تھانہ......کچہری...........خرچہ ہی خرچہ

دولت اور وقت کا ضیاع

بچت کی قدر کیجئے......امن میں بچت ہے۔

☆☆☆

بے قابو مہنگائی اور جیب کُترے

زندگی کی روزمرہ اشیائے ضروریات سرکاری نرخ سے زیادہ فروخت کرنے والوں

اور

عام جیب کُتروں کے عمل میں کیا فرق ہے......سوالیہ نشان؟

لفظ ''جرائم پیشہ'' کن لوگوں کے بارے میں استعمال کیا جاتا ہے......سوالیہ نشان؟

قانون، سزا......رشوت خور......جرائم پیشہ

کسی بھی معاشرے میں نظم وضبط، جان و مال کے تحفظ اور امن وسلامتی کیلئے قانون پر عملدرآمد ہونا لازمی ہے اور ایسی صورت میں قانون کی خلاف ورزی کی سزا ایسی ہونی چاہیے کہ معاشرے میں جرم بار بار نہ ہو سکے۔

جرائم کی سرپرستی بھی جرائم پیشہ کے برابر ہے۔

رشوت خور کو بھی جرائم پیشہ لوگوں میں شمار کیا جا سکتا ہے

سوالیہ نشان

☆☆☆

جمہوری نظام کا استحکام

جمہوریت ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہنے والا صبر آزما ارتقائی نظام ہے۔ جمہوری نظام سیاسی پارٹیوں سے چلتا ہے۔ بنیادی سطح (کونسلر اور تنظیم سازی سے) سیاسی پارٹیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

ارتقائی عمل کا نام..........

ہر کچھ عرصہ کے بعد الیکشن (انتخابات) عوام اپنے سابقہ نمائندوں/ نمائندے کا احتساب کرتے ہوئے نیا یا اُسے ہی نمائندہ منتخب کرتے ہیں۔ احتساب ایک ارتقائی عمل ہے۔ سب سے بڑا احتساب عوام کا بُرے کردار کے مالک افراد کو منتخب نہ کرنے کا عمل ہے۔ صرف اچھے کردار کے مالک منتخب لوگ نظام میں بہتری در بہتری لا سکتے ہیں۔

حکومتی اداروں کے ایک دوسرے کے دائرہ کار میں مداخلت زدہ نظام کو کوئی نام نہیں دیا جا سکتا بلکہ ایسا نظام مختلف قسم کی معاشرتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے اور ملک میں عدم استحکام رہتا ہے۔

☆☆☆

پانی متاع زندگی ہے

پانی سے پیار کیجئے......احتیاط سے استعمال کیجئے

پانی انسان خون کا 90 فیصد حصہ ہے۔ پانی کو کسی بھی صورت میں (نہانا، دھونا، کپڑے دھونا، فرش دھونا، پودوں کو پانی لگانا وغیرہ) استعمال کرتے وقت احتیاط کیجئے۔ گھر، دفاتر، مساجد و دیگر جگہوں پر خراب ٹونٹیوں کی مرمت کروا کر نیکی کمایئے اور پانی ضائع ہونے سے بچایئے۔

دنیا میں صاف پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ مستقبل میں دنیا میں پانی کے حصول کیلئے ملکوں کے درمیان جنگوں کا امکان ہے۔

آنے والے بچوں کی زندگی کو محفوظ بنانا موجودہ نسل کا فرض ہے۔

نوٹ: 2017ء ساؤتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں صاف پانی کی قلت ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال پر راشن سسٹم کا نفاذ ہوا۔ پانی پر ٹیکس بنا دیئے گئے۔ سکولوں میں پانی بچت کی مہم چلائی گئی۔ شہریوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

پانی کی قدر وہی جانتے ہیں...... جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے

☆☆☆

مذہب، عقیدہ، نظریہ، نظام......عملی کردار کا نام

نارمل انسان کے کردار کی تعریف......

ایک انسان کے عمل سے دوسرے انسان کو کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

تمام مذاہب، عقیدے، نظریے اور معاشرتی نظام انسان کی بہتری بھلائی کیلئے ہوتے ہیں۔

اگر کسی مذہب عقیدہ، نظریہ اور معاشرتی نظام کے پیروکار اور ماننے والوں کے عملی کردار سے دوسرے انسانوں کو نقصان پہنچے تو ایسے لوگ اپنے اپنے مذہب، عقیدے، نظریے، نظام کی تعلیمات کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ نافرمانی نہ ماننے کے برابر ہے۔

عالمی دنیا کے معاشروں کے حالات اور پالیسیاں دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون کتنا اپنے

مذہب،عقیدے،نظریے،نظام کی تعلیمات پرعملی اورعقلی طور پر کار بند ہے......یا......
خیالی اور جذباتی طور پر؟
امن،سلامتی،خوشی،خوشحالی......انسانیت کی خیر

☆☆☆

حکمران طبقات اوراداروں کےلوگوں کا کردار

دنیا میں کسی بھی معاشرے کے اچھے یا بُرے ہونے کا دارومدار حکمران طبقات اور اداروں کے لوگوں کے عمل پر ہوتا ہے۔جیسا ان لوگوں کا کردار ہوگا ویسے ہی معاشرے کا حال ہوگا۔

جان و مال کی سلامتی،تحفظ،نظم وضبط اور معاشرے میں امن

یا

ظلم،تشدد،کرپشن،ہیرا پھیری،ملاوٹ خوری،جعل سازی،افراتفری

☆☆☆

انسانیت کا عظیم مقصد اور منزل......انسانیت کی خیر اور بھلائی

عالمی صورتحال 2021ء

انسانیت کونقصان پہنچانے والی تمام قوتوں میں اتفاق ہے

دوسری طرف

انسانیت کی خیر اور بھلائی کا پیغام دینے والی تمام قوتیں نفاق کا شکار ہیں

دنیا کے تمام مذاہب،عقیدے،سیاسی،سماجی نظام

انسانیت کی خیر اور بھلائی پر متفق ہیں

لیکن عمل میں اختلاف رکھتے ہیں جھگڑتے ہیں

مقصد نیک ہو لیکن عمل میں نا اتفاقی ہو

تو منزل پر پہنچنا ناممکن ہوجاتا ہے

عمل میں یکجہتی اور اتفاق ہوتو منزل کا حصول لازمی امر بن جاتا ہے

سب کی خیر اور بھلائی جیسے اعلیٰ مقصد کے حصول کیلئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کیلئے آپس میں متحد ہونا ضروری ہے۔ وگرنہ تباہی اور بربادی سب کا مقدر ہے۔

☆☆☆

مثبت راستے......انسانوں کیلئے فائدہ مند

عزت، احترام، محبت، ہمدردی، انصاف، سچائی، خوراک کی فراہمی، دیانتداری، برداشت، برابری، قانون کی پابندی

منفی راستے......انسانوں کیلئے نقصان دہ

ظلم، تشدد، ہلاکت خیزی، چوری، ڈاکے، ملاوٹ، جعلسازی، ناانصافی، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، اغوا، آبروریزی، عصمت دری، بددیانتی، قانون کی خلاف ورزی

☆☆☆

سرکاری ملازم کی تنخواہ......حکومت وقت کی اہم ذمہ داری

کسی بھی ملک میں سرکاری ملازم کی ماہانہ تنخواہ کی ذمہ دار ریاست کی حکومت ہوتی ہے۔ اگر تنخواہ اشیائے ضروریات زندگی کی قیمتوں سے کم ہوتو لامحالہ سرکاری ملازم اپنے گزارے کیلئے غیر قانونی ذرائع اختیار کرے گا۔ اس طرح اختیارات کی فروختگی کے کاروبار یعنی کرپشن میں ملوث ہونے کا سبب بنے گا۔ دوسرے لفظوں میں ملکی نظام میں کرپشن کی بنیادی ذمہ داری حکومت وقت پر عائد ہوگی۔ جو حکومت اپنے سرکاری ملازمین کی ماہانہ تنخواہ زندگی کیلئے ضروریات کے برابر نہ مقرر کرے وہ حکومت ناکام رہتی ہے۔

☆☆☆

ایسے انسانوں، شہریوں کی قسمت اچھی جن کو ملکی نظام کو اچھے طریقے سے چلانے والے مل جائیں...... وہاں مزدور کی قسمت بھی اچھی

دنیا کے کئی ممالک کے شہریوں کو درج ذیل سہولتیں حاصل ہیں۔

1- جان کی سلامتی کا تحفظ......ظلم وزیادتی کرنے والے کی فوری پکڑ اور سزا۔حتیٰ کہ کسی کو مسلسل گھورنے پر بھی پکڑ۔

2- مال کا تحفظ...... چوری کی صورت میں فوری پکڑ اور سزا۔

3- عورت کی عزت کا تحفظ......عورت کی بے عزتی کرنے پر فوری پکڑ اور سزا۔ اکیلی عورت اور بچی ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بغیر کسی ڈر یا خوف کے سفر کرسکتی ہے۔ کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ وہ تنگ کرے۔

4- ہر شہری بشمول مزدور......مزدور کی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت۔

5- بیروزگاری کی صورت میں سرکاری امداد کا مہیا ہونا۔

6- اشیائے ضروریات زندگی (آٹا، چینی، چاول، دالیں، سبزیات وغیرہ) مزدور کی تنخواہ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں جس سے مزدور کی معاشی زندگی آسان ہوتی ہے۔

6- ہر بچے کو تعلیم کی سہولت مہیا ہونا

7- ٹریفک کے قانون کی پابندی ہر ایک پر لازم......کسی کو رعایت نہیں۔

8- صدر، وزیراعظم، سرکاری اعلیٰ عہدیداران کا رہن سہن بالکل سادہ۔ وزیر مشیر اور افسران کے پروٹوکول کا کوئی خرچہ نہیں۔

ایسا سب کچھ ملکی نظام چلانے والوں نے قدرت کی عطا کردہ عقل وشعور کو مثبت انداز میں استعمال کرتے ہوئے قائم کیا۔ جن ملکوں کے شہری ان سب سہولتوں سے محروم ہیں وہاں بھی ایسا نظام قائم ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ ملکی نظام کے چلانے والے اپنے آئین قانون، فرائض اور شہریوں کی بھلائی سے مخلص ہوں۔

قدرت نے ہر انسان کو عقل وشعور کی نعمت سے نوازا ہے۔ اُس کا استعمال انسان کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔

چھوٹی سی بات

ہزاروں سال سے طاقتور اپنے پروردہ ساتھیوں، ہمراہیوں، ایجنٹوں کے ذریعے عام انسانوں پر ظلم وتشدد جیسے ہتھکنڈوں کے ذریعے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق قانون اور کاروباری اصول بنا کر آقا

اور غلام کا نظام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ طبقہ زندگی کی ساری سہولتوں اور آسائشوں کے مزے لیتے ہیں اور مجبور عام انسانوں کو محرومیت کا شکار رکھتے ہیں۔ اُن کو قسمت کا پروانہ دے کر محرومیاں اور تکلیفیں دور کرنے کیلئے قدرت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

☆☆☆

دعا

اے رب!

مجھے ایسی عقل و شعور اور ہمت عطا کر کہ میری سوچ، گفتگو یا کسی بھی عمل سے کسی دوسرے انسان کو دُکھ، تکلیف یا کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ آمین

☆☆☆

اعلیٰ ترین مخلوق

انسان قدرت کی اعلیٰ ترین مخلوق ہے۔ اسے اپنے آپ انسان ہونے پر اعتماد اور فخر کرنا چاہیے۔ بعض اوقات انسان کی کسی صفت کی بنا پر جانور سے تشبیہ دے دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر بہادری کی بنا پر ''شیر'' ہے۔ حالانکہ شیر ایک جانور اور درندے کی صف میں آتا ہے۔ یہ بھی مشاہدے میں آتا ہے سیاسی جماعتوں کے انتخابی نشان شیر اور ہاتھی بھی نظر آتے ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو خوشبودار خوبصورت پھولوں یا صحت مند پھلوں کا انتخاب کیا جائے۔

انسان کو کسی بھی صورت جانور سے تشبیہ نہ دی جائے۔ انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے درجے کو پہچانے اور انسانیت کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارے۔

عوام ہو یا حکمران

☆☆☆

انسان کا بنیادی حق اور ذمہ داری......ساتھ ساتھ

دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کا زندہ رہنا...... پیدائشی بنیادی حق

قدرت کی طرف سے عائد کردہ پیدائشی بنیادی ذمہ داری

دوسروں کو نقصان نہ پہنچانا

اے انسان!

سب انسانوں کی زندگی ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی مرہون منت ہے۔

تمہارے زندہ رہنے میں دوسروں کی بنیادی پیدائشی ذمہ داری کا دخل ہے۔ دوسروں کے زندہ رہنے میں تمہاری ذمہ داری کا دخل ہے۔

اپنی اپنی باہمی ذمہ داری ادا کریں۔

تم بھی کرو، دوسرے بھی کریں، ہر ایک کرے، سب کریں۔

سب مل کر زندہ رہیں......زندگی جئیں

خوشیوں کے ساتھ......امن کے ساتھ

☆☆☆

ارتقائی عمل......پروٹوکول......نئے تقاضے

کچھ عرصہ پہلے تک بادشاہت کا نظام رائج تھا۔ بادشاہ یا ملکہ سر پر ہیروں سے سجا ہوا تاج پہنتے تھے۔ آج کل ملکوں کے صدر اور وزیر اعظم ایسا کیوں نہیں کرتے؟ 21 ویں صدی کے جدید دور میں ایسے مصنوعی تاج صرف پرانے وقت کے ڈراموں میں اداکار استعمال کرتے ہیں۔ آج کے زمانے میں رائج پروٹوکول کا نظام پرانے زمانے سے جاری ''خودی کو دھوکے'' میں رکھنے کا نام ہے۔ پروٹوکول کا سارا خرچہ قوم کے ادا کردہ ٹیکسوں سے ہوتا ہے۔

حیرت ہے کہ عوام کے خادم (نمائندے) اور پبلک سرونٹ بھی پروٹوکول کی شان و شوکت کے مزے لیتے ہیں۔ ایسے سب سلسلے بند ہونے چاہئیں۔ حکومتی نظام کا مقصد اور شعار ٹیکس گزار عوام کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔

عوام کے ٹیکسوں کا پیسہ عوام کی بہتری بھلائی پر ہی خرچ ہونا چاہیے

نا کہ پرانے زمانے سے رائج پروٹوکول کے غیر ضروری اخراجات پر۔

طاقت اور تکبر کا دماغی بخار......اور اقتدار اعلیٰ

دنیا بھر کے ملکوں میں چند طاقتور لوگوں میں مرکوز اقتدار اعلیٰ......طاقت اور تکبر کے دماغی بخار کے عارضے میں مبتلا ہے۔اس کا واحد علاج خود مختار اجتماعی دانش کی عملداری ہے۔

جن ملکوں میں ایسے عارضے کی شرح زیادہ ہوگی وہ معاشرہ بدامنی، عدم تحفظ اور کرپشن کا شکار ہو جاتا ہے اور عوام کو مختلف قسم کی مصیبتوں اور آلائم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

انسانیت کو آباؤ واجداد کے اعمالوں پر فخر کرنا چاہیے

انسانیت کو اپنے آباؤ اجداد یعنی اپنے بڑوں کے نیک اعمالوں پر فخر کرنا چاہیے۔عہدے اور دولت عارضی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہر ایک نسل کا انسانیت کے مسلمہ اصولوں پر مثبت طریقے سے چلنا آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ ہوتا ہے۔ جو کہ امن،سلامتی اور خوشحالی کی ضمانت ہوتا ہے۔

☆☆☆

ملک کے ہر شہری کی عزت واحترام......اندرون و بیرون ملک

انسانیت کی ایک مسلمہ بات

جس ملک میں عام شہری کی عزت نہ ہوگی۔اُس ملک کی دنیا میں عزت نہ ہوگی۔ایسے ملک کے شہریوں کو غیر ملکی ائیر پورٹ پر بغیر کسی مناسب وجہ کے کلیئرنس کے انتظار میں گھنٹوں کھڑا رکھا جاتا ہے۔ایسا عمل انسانیت کی تذلیل ہے۔ملک کے سربراہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے شہری کی عزت واحترام کو اندرون و بیرون ممکن بنائے۔

نوٹ: دنیا کے ہر ائیر پورٹ پر غیر ملکیوں کے ساتھ اچھے سلوک کیلئے ڈیوٹی پر مامور سٹاف کو انسانیت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خصوصی تربیت دی جائے تا کہ ملک کا اچھا تاثر پیدا ہو۔سربراہوں کو تو پروٹوکول مل جاتا ہے لیکن شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دنیا میں تمام انسانوں کی عزت برابر ہے۔

قانون کی خلاف ورزی......حماقت

کسی بھی معاشرتی نظام میں ایک ذی شعور انسان کی قانون کی خلاف ورزی کرنا ایک بڑی حماقت ہوتی ہے اور آئین کی خلاف ورزی کرنا پاگل پن کی علامت ہوتی ہے۔آئین اور قانون کی خلاف ورزی سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔زندگی کے ہر شعبے میں کرپشن قدم بہ قدم۔

اس کو جائز قرار دینے والوں،حمایت کرنے والوں پر سوالیہ نشان

آئین اور قانون کی پابندی وعملداری سے معاشرے میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔امن،سلامتی،تحفظ، عدل وانصاف،فلاح و بہبود کی ضمانت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سوالیہ نشان؟

اختیار فروش،انصاف فروش،منشیات فروش،ملاوٹ فروش،جعلی مال فروش،ناجائز فروش اور جسم فروشی کا آپس میں موازنہ......

فرق اور معاشرے پر ان کے اثرات؟

☆☆☆

قانون کی خلاف ورزی...... بیمار دماغ کی علامت

ٹریفک یا کسی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنا،قانون کی عملداری میں غفلت کرنا...... بیمار دماغ کی علامت ہے۔

قانون کی پابندی کرنا،قانون کی عملداری قائم کرنا......صحت مند دماغ کی علامت ہے۔

☆☆☆

کرپشن۔دماغی عارضہ

کرپشن بطور منفی عمل ایک دماغی عارضہ ہے۔

کسی بھی معاشرے میں کرپشن میں ملوث لوگ

چلتے پھرتے بیمار دماغ کے مالک لوگ

زندگی کے ہر شعبے میں، ہر سطح پر

کرپشن سے مجموعی طور پر معاشرے کو نقصان پہنچتا ہے

اس کا علاج بلا لحاظ، بلا تمیز و بلا تفریق قانون کی حکمرانی اور عملداری میں ہے۔

☆☆☆

ریاست......تمام شہریوں کی محافظ

کسی بھی ریاست میں بلا تفریق و تمیز، غریب یا امیر تمام شہریوں کے حقوق کی محافظ ریاست ہوتی ہے۔ کسی بھی شہری پر ظلم و زیادتی کے سدباب کی ذمہ دار ریاست اور ریاستی ادارے ہوتے ہیں۔ ذمہ داری کی نااہلی اور غفلت کی صورت میں ریاست اور ریاستی ادارے اپنے قیام کا مقصد اور جواز کھو بیٹھتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرتی نظام کی بنیادیں۔جڑیں۔روٹس

معاشرتی نظام کی بنیادیں، جڑیں، روٹس ہر شہری کو بلا خوف خطر سلامتی، تحفظ جان و مال کا احساس ہو اور بچوں کو تعلیم کی سہولت آسانی سے مہیا ہو۔ تمام شہریوں کی صحت عامہ کی سہولیات سستا ترین فراہم کرنے کا انتظام ہو۔

خوراک ہر قسم کی ملاوٹ اور آلائش سے پاک ہو

جعلی ادویات کی روک تھام ہو

شہریوں کو جلد اور سستے انصاف کی سہولت فراہم ہو

ظلم و زیادتی اور دیگر جرائم کے فوری سدباب کا نظام ہو

سرکاری/ غیر سرکاری ملازموں کی ماہانہ تنخواہ ضرورت کے مطابق مقرر ہو

تمام ادارے، آئین اور قانون کے مطابق ذمہ داری ادا کریں

بلا تمیز و تفریق بلا لحاظ قانون کی حکمرانی اور عملداری قائم ہو۔

اگر کسی نظام کی بنیادیں جڑیں مضبوط ہونگی تو نظام کی بالائی سطح پر بھی استحکام ہوگا۔ اگر جڑیں ہی کھوکھلی ہو جائیں تو درخت، شاخیں، پتے سب سوکھ جاتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی المیہ......انتشار......کا آغاز

جب ایک انسان نے طاقت کے زور پر دوسرے انسان کو اپنے سامنے جھکا لیا تو پہلے انسان کے دماغ میں تکبر کے خلیے سرگرم ہو گئے۔ اس طرح یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر انسانی معاشرے میں ہر سطح پر چھا گیا۔ ترقی یافتہ مما لک میں انسان کو قانون کے دائرے میں رکھنے کیلئے قانون پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔

دوسری طرف نو آبادیاتی نظام سے متاثرہ ترقی پذیر ملکوں میں اختیارات، اقتدار کا نشہ ہر قانون کو بلا دیتا ہے اور وہ کسی اخلاقیات عقائد سے لا پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے معاشرہ انتشار کا شکار رہتا ہے۔ بلاتمیز سب شہریوں پر قانون کی سختی سے عملداری سے تکبر کا نشہ کنٹرول میں رہتا ہے۔

جاپان میں لوگ ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے کی بجائے ایک دوسرے کے سامنے اپنے آپ کو جھکاتے ہیں۔ جس سے دماغ میں تکبر کا کیڑا کنٹرول میں رہتا ہے۔ یہ تربیت بچپن سے دی جاتی ہے۔

دماغ میں دو قسم کے خلیے پائے جاتے ہیں ایک بھلائی کے خلیے

اور دوسرے برائی کے کیڑے۔

انسانی معاشرتی نظام آئین اور قانون شکنی بلاتمیز سب کو سزا

ملک میں امن، سلامتی، خوشحالی کی ضمانت

☆☆☆

معاشرتی نظام کی سمجھ کیلئے بہترین درسگاہ......غربت کی گلی

حقیقت سے روشناس ہونے، انسانوں کو برابری کی بنیاد پر سمجھنے اور اُن کو حقوق اور سہولتیں مہیا کرنے کیلئے ایک مشورہ۔

ملک کے تمام اداروں، قانون ساز، انتظامیہ اور عدلیہ کے تمام متعلقہ افراد کی تربیت کے دوران

اُن کے رہائشی ہوسٹل غریبوں کے محلے میں ہونے چاہئیں تاکہ انہیں احساس ہو کہ ملک میں ہر چیز پر ٹیکس دینے والوں کی اکثریت کو کن مسائل، تکالیف اور حالات (خوراک، مہنگائی، دوائی، تعلیم، رہائش، بل بجلی، گیس وغیرہ) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ذمہ داری کا حقیقی احساس دلانے کیلئے صرف ایک ہفتہ ہی غریبوں کے محلوں میں رہائش لازمی قرار دی جائے۔

غریبوں کے مسائل، جمہوریت اور آمریت کے نظام حکومت کے لیے سمجھ آنے کی بہترین درسگاہ غربت کی گلی ہے۔

☆☆☆

جرم...... جرائم پیشہ اور معاشرتی نظام۔ ترقی تنزلی

قانون کی خلاف ورزی کرنا جرم کہلاتا ہے۔ جو قانون کی خلاف ورزی کرنے سے مالی فائدہ اٹھاتا ہے اُسے جرائم پیشہ تصور کیا جائے گا۔ رشوت لینا ایک جرم ہے۔ بار بار رشوت لینے والا درجہ کوئی بھی ہو پیشہ ور رشوت خور کہا جائے گا۔ اور جرائم پیشہ لوگوں میں شامل ہوگا۔ اسی معاشرے کی امن وامان، نظم وضبط اور انصاف کی صورتحال دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ معاشرے کا رُخ کس جانب جارہا ہے۔

☆☆☆

ترقی یا تنزلی

آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے جرائم پیشہ فرد یا افراد کے ''مجرمانہ ذہنیت'' سے انسانیت کی بھلائی اور خیر کی اُمید رکھنا بیوقوفی ہے۔

قانون کے احترام، پاسداری اور دیانتداری سے عملداری میں سب کی بہتری، بھلائی اور خیر ہوتی ہے۔

☆☆☆

جمہوریت کی بے چارگی

جمہوریت......جمہوریعنی عوام......عوام کی رائے

عوام کی اجتماعی دانش کا اظہار، ووٹ کے ذریعے عوام کے نمائندہ کا انتخاب......کونسلر، ضلع کونسلر، صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی، سینٹ، ملکی نظام کو چلانے کیلئے امن وامان، سلامتی، تحفظ، بہتری بھلائی کیلئے قانون سازی اور منصوبہ جات، داخلہ وخارجہ پالیسی ضابطے کی تمام تر ذمہ دای، قانون و پالیسیوں کو عمل پذیر کرنے کیلئے محکمہ جات شعبہ جات قائم کیے جاتے ہیں۔

بدقسمتی سے آقا اور غلام کے پرانے فرسودہ طریقہ کار جس میں طاقتور اور دولت مند کے مفاد کو مد نظر رکھ کر قانون سازی کی گئی، اس طرح جمہوریت کو عملی طور پر بھی طبقات کے ماتحت کر دیا گیا۔

تمام ادارے شعبہ جات انہی کے مطابق عمل کرتے ہیں جس سے جمہوریت بے چارگی کی حالت میں رہ جاتی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ہوں اس مرض کا شکار ہیں۔

اقوام متحدہ کے قیام کے پس پردہ بھی یہ سرمایہ دار طاقتور طبقات سرگرم تھے جس پر ''ویٹو'' جیسی لعنت کا ہتھیار عالمی سطح پر مسلط ہے۔ جنرل اسمبلی کی پاس کردہ ریزولوشن کو ویٹو سے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ملکی معاملات پر شفافیت کا اصول قانون اس بیچارگی سے نکلنے کا راستہ اپنانے سے اجتماعی دانش کو عزت مل سکتی ہے۔

☆☆☆

عقیدہ......عاقبت سنوارنا

عام طور پر عاقبت سنوارنے کا مطلب اخذ کیا جاتا ہے کہ زندگی میں نیک عمل کرنے سے بعد از موت اگلے جہاں میں زندگی جنت میں گزرے گی۔ لیکن مشاہدے میں آتا ہے کہ دنیا کے معاشروں میں ریٹائر ہونے کے قریب تقریباً ہر شعبہ جات کے کچھ لوگ بعد از یٹائرمنٹ کی زندگی اپنے بچوں سمیت اچھے طریقے سے گزارنے کیلئے بڑی شدومد کے ساتھ پلاٹس، رشوت کے ذریعے بندوبست کرتے ہیں۔ تاکہ ریٹائرمنٹ کی عاقبت کا گزارہ ہوسکے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی مختصر ہو جاتی ہے اور اولاد ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اور ایسی دولت کو اپنی عیاشیوں پر خرچ کر دیتی ہے۔

☆☆☆

نفرت کی لڑائی......نفرت سے

فتح نفرت کی.........................شکست نفرت کی

نقصان انسانیت کا......انسانوں کی ہلاکتیں، عورتیں بیوہ، بچے یتیم، دُکھوں محرومیوں کا سفر شروع

ذمہ دار کوئی نہیں......جواب دہ کوئی نہیں......سزا کسی کو نہیں

نفرت کی پیدائش.................انسانی جذبات کو اُبھارنا

ذات پات کے نام پر...........قبیلے کی عزت کے نام پر

رنگ و نسل، قومیت کے نام پر......علاقے کی عزت کے نام پر

مذہبی عقیدے کے نام پر......

نفرت کے جذبات ابھارنے والے انسان نہیں......شیطان

جس نے شیطان کو نہیں دیکھا......نفرت ابھارنے والے کو دیکھ لے

لباس اور پوشاک میں ملبوس......شیطان

الزام لگتا ہے......نفرت کے اس کھیل میں ملک بھی شامل، ریاست، ادارے بھی شامل

نفرت کے ذریعے تباہی بربادی میں انسانوں کے ادا کردہ ٹیکسوں کا ناجائز استعمال......ایک جرم

ذمہ دار کوئی نہیں

انسانیت کا عجب کھیل

عقیدوں مذاہب انسانیت کی تعلیم......عزت محبت اور انسانوں کی سلامتی و خیر ہر لحاظ سے، بلاتمیز

سب انسان......رب کی تخلیق

☆☆☆

دنیا میں انسانوں کے صرف دو گروپس (Groups) سرگرم عمل ہیں

بطور تخلیق انسان ایک ہی ہے۔

وہی دنیا میں ہر جگہ موجود ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں عمل کے لحاظ سے ''انسان دو گروپس میں تقسیم ہے''

ایک گروپ جو انسان کی ہر لحاظ سے سلامتی خیر چاہتا ہے۔

دوسرا گروپ عمل کے لحاظ سے دوسرے انسانوں کو کسی بھی قسم کا (جسمانی، معاشی، نفسیاتی، ذہنی) نقصان پہنچاتا ہے۔

ان کے علاوہ انسانوں کی مختلف تقسیمات انسانوں کی اپنی پیش کردہ ہیں۔

ذات پات، قومیت، نظام حکومت، معاشرتی و مالیاتی نظام وغیرہ

ہر انسان بذات خود یہ پہچان کر سکتا ہے کہ وہ انسانوں کے کس گروپ میں شمار ہوتا ہے۔

انسانوں کی سلامتی، خیر چاہنے والا انسان ...... یا...... انسانوں کو نقصان پہنچانے والا انسان

☆☆☆

پلی بارگین...... سند یافتہ کرپٹ...... پھول پتیاں یا کنکریاں

عوام کے خزانے سے لوٹی ہوئی رقم کا کچھ حصہ حکومت کو واپس کرنے کے بعد باقی ماندہ رقم اپنے پاس رکھنا اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے سند یافتہ کرپٹ بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں پھر بھی ''صاحب'' کہلاتے ہیں۔ لفظ ''صاحب'' ایک دیانتدار با کردار فرد کیلئے احتراماً کہا جاتا ہے۔

مجرم بھی اور صاحب بھی...... حیرت کی بات

کرپٹ افراد کا پھول پتیوں سے استقبال...... حقیقت میں قدرت کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ہوتی ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

جدید دور میں شخصیت پرستی......اجتماعی دانش کی نفی ہے

ترقی پذیر مما لک میں جمہوریت کے نظام کے جاری سفر کو روکے جانے پر شخصیت پرستی پروان چڑھتی ہے۔ جمہوریت کا تسلسل قانون کی حکمرانی اور ملکی اداروں کو مضبوط کرتا ہے۔ شہریوں کے مسائل عوام کے ٹیکسوں سے قائم کردہ تنخواہ دار اداروں کے ذریعے حل ہوتے ہیں۔ ہیروشپ کے جادو سے نہیں۔ وہ تو خود اداروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ قانون کی حکمرانی سب کے لیے ایک جیسا اصول ہی حقیقی حکمران ہوتا ہے۔ شخصیات آتی جاتی رہتی ہیں۔

ترقی یافتہ ملکوں میں ادارے قائم رہتے ہیں۔ عوام کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ ان میں شخصیت پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ وہاں تمام ادارے اور قانون کے ماتحت ہوتے ہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں بلا تمیز سخت سزا ہوتی ہے۔

کسی بھی معاشرے کے ہر قسم کے مسائل کا حل خود مختار اجتماعی دانش کی رہنمائی میں مضبوط اداروں کے ذریعے ممکن ہے۔

عوام کے ٹیکسوں کا ناجائز استعمال......جبری خیراتیے

عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ سرکاری خزانہ عوام کی امانت ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ، عدلیہ، انتظامیہ سے تعلق رکھنے والا بلا لحاظ عہدہ مرتبہ اپنی قانون کے مطابق سہولتوں کے علاوہ دفاتر میں بجلی، ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولتوں کا ناجائز طور پر استعمال کرے گا تو اس کی صورتحال تبدیل ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں عوام کے ٹیکسوں کے ناجائز استعمال، عوام سے جبری خیرات کی شکل بن جاتی ہے۔ ایسے لوگ اپنے عمل کے لحاظ سے اخلاقی طور پر خیراتیئے کا کردار اختیار کر لیتے ہیں۔

عوام کا ٹیکس ملک کے آئین وقانون کے تحت صرف عوام کی بہتری بھلائی اور سلامتی کے لیے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سہولتوں کا ناجائز استعمال کرنے والے کو عہدہ چھوڑنے کے علاوہ سزا بھی دی جاتی ہے۔

☆☆☆

عوام کے بنیادی ضروریات کے مسائل کا حل
عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں میں ہے۔

عوام ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس دیتے ہیں۔ عوام کی خدمت کیلئے قائم ادارے چلتے ہیں۔ کارندوں کو تنخواہیں و دیگر سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اگر عوام کو کوئی بھی سہولت کے حاصل ہونے میں کمی ہو یا سرے سے نہ ہو۔ مثلاً اصلی خوراک، صحت کا مناسب علاج، تعلیم کی سہولت، انصاف بروقت تو ان حالات میں عوام کے ٹیکسوں کا استعمال صحیح نہیں ہو رہا۔

جن ملکوں میں عوام اپنے نمائندے اور پارلیمنٹ جیسے اداروں کے ذریعے ٹیکسوں کے خرچ کا حساب لے لیتے ہیں۔ وہاں اُن کے مسائل ممکن حد تک حل ہو جاتے ہیں۔ امن، سلامتی، تحفظ و بنیادی سہولتیں بلا تمیز دستیاب ہوتی ہیں۔ اور جہاں پر عوام اپنے ٹیکسوں کا حساب نہیں لیتے وہاں پر قسمت کا رونا روتے رہتے ہیں۔ اس صورت میں پارلیمنٹ اور دیگر اداروں کا وجود نمائشی رہ جاتا ہے۔

عوام کے مسائل کا حل عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں کے صحیح استعمال میں پوشیدہ ہے

☆☆☆

معاشرے کے بدترین سوداگر

جب انصاف فروخت ہوتا ہے

جب اختیار فروخت ہوتا ہے

جب انتخاب/ الیکشن فروخت ہوتا ہے

جب منتخب شدہ نمائندہ قانون سازی فروخت ہوتا ہے

جعل سازی، ملاوٹ کا کاروبار فروخت ہوتا ہے

جب چوکیدار فروخت ہوتا ہے

جب قانون کا رکھوالا فروخت ہوتا ہے

جب سازش فروخت ہوتی ہے

شہریت، پاسپورٹ فروخت ہوتا ہے
صحافت، لکھاری فروخت ہوتا ہے
میڈیا ساز فروخت ہوتا ہے
جہاں دنیا کا مکروہ ترین کاروبار بچے، بچیاں فروخت ہوتی ہیں
ایسے معاشرے پر کسی تبصرے کی گنجائش نہیں رہتی۔

☆☆☆

فطرت کا ایک اصول......

آئین وقانون کی خلاف ورزی ہوگی تو تنقید بھی ہوگی

آئین وقانون کے مطابق کسی ملک میں آئین اور قانون کے مطابق عہدیداروں اور اداروں کے طے شدہ دائرہ کار سے تجاوز کیا جائے گا تو تنقید کا ہونا لازمی امر ہے۔ یہ فطرت کا اصول ہے۔

دیہاتی معاشرے میں بھی طے شدہ اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو تنقید ضرور ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ زور آور کی دھونس دھاندلی کے ڈرا دھمکا کر کے تنقید کو خاموش کر دیا جائے۔ ایسا عالمی سطح پر بھی ہوتا ہے۔

اکیسیویں صدی میں نوجوان نسل میں شعور کی نئی لہر پیدا ہو رہی ہے۔ جس میں مستقبل میں آئین، قانون اور اصولوں پر عمل مکمل شفافیت کے ساتھ ہوگا اور دھونس دھاندلی، ڈرانے دھمکانے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

☆☆☆

بل بجلی......عام شہری اور حکمران طبقہ

ایک عام شہری کا گھر دو کمروں پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ بل بجلی اپنی آمدن سے ادا کرتا ہے۔

ملک کے صدر، وزیراعظم، گورنر، وزیراعلیٰ، وزراء اور سرکاری اداروں کے افسران بالا کی رہائش کتنے کمروں اور کتنے رقبے پر مشتمل ہوتی ہے اور اُن کے بل بجلی کون ادا کرتا ہے۔

پارلیمنٹ، اسمبلیوں کے بڑے بڑے ہال جس میں اکثر حاضری کے کورم پورے نہیں ہوتے اُن کے بجلی کے بل کون ادا کرتا ہے......سوالیہ نشان؟

سرکاری خزانہ......عوام جس میں سب طبقات اکثریت غریت اور متوسط طبقے شامل ہیں۔ ضروریات زندگی اور استعمال کی ہر شے پر عائد کردہ ٹیکس کی ادائیگی سے جمع ہوتا ہے اور شہریوں کی امانت ہوتا ہے۔

کیا ایسا ممکن ہے کہ بلا لحاظ، بلا تمیز تمام عہدیداران، نمائندگان اپنی تنخواہ سے بجلی کے بل ادا کریں اور سرکاری ملازمین کی سہولتوں کا خرچہ تنخواہ میں شامل کیا جائے اور مہنگائی کے مطابق وقتاً فوقتاً اُس میں اضافہ کیا جائے۔

☆☆☆

عقل و دانش اور انسانی معاشرہ

عقل......سمجھ کا نام

دانش......اچھی سوچ وفکر کا نام

انسانی معاشرہ عقل، اچھی سوچ، فکر اور عمل کے ساتھ اداروں میں تعینات افراد کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔

دنیا کے جس انسانی معاشرے میں......لوگ یا عوام ظلم وتشدد، ناانصافی، بھوک، ننگ، اور دیگر بنیادی سہولیات کی محرومیوں کے شکار ہوں، بچے بچیاں اور خواتین اغوا ہوں، بے حرمتی اور عصمت دری کی جاتی ہو۔ اور قتل وغارت ہو......ایسا انسانی معاشرہ چلانے والے اچھی سوچ وفکر اور عقل کے مالک ہوسکتے ہیں؟

ملکی نظام کا شفافیت کے ساتھ چلنا

دنیا کا ہر انسان کسی نہ کسی ملک کا شہری ہے۔ اچھی زندگی گزارنے کیلئے ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس ادا کرتا ہے۔ شہری کا حق ہے کہ اُس کے ادا کردہ ٹیکس کہاں اور کیسے خرچ کیے جاتے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ ریاست کے مفاد کے نام پر ملکی معاملات اور انتظامات شہریوں سے چھپائے جاتے ہیں۔

شفافیت اعلیٰ کردار کی نشانی ہے۔صدر ہو یا عام شہری، وزیر اعظم ہو، نمائندہ ہو یا کوئی بھی عہد یدار سرکار کا تنخواہ دار ہو۔ اگر معاملات اور کردار میں شفافیت نہ ہوتو شکوک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں اور میلا پن کا رجحان نظر آتا ہے۔

انسان ہو، دفتر ہو، بازار ہو یا گھر ہو، صفائی، شفافیت نصف ایمان ہے۔ اگر مسلمان ہو اور انسان ہو۔

☆☆☆

اجتماعی عقل ودانش کو نظر انداز کرنا فطرت کے عمل کے خلاف ہے

فطرت نے ہر انسان کو تخلیقی طور پر عقل ودانش جیسے جوہر سے نوازا ہے۔جس سے کام لیتے ہوئے انسان اچھی زندگی گزارتا ہے۔کسی ملک اور معاشرے میں امن، سلامتی، بہتری بھلائی اور مستقبل کے متعلق مختلف فیصلے اجتماعی عقل ودانش سے کیے جاسکتے ہیں۔کسی ادارے کے چند طاقتور لوگوں کے فطرت کے اس اصول کو رَد کرنے، کنٹرول کرنے یا دبانے سے ملک معاشرے میں مشکلات اور مصائب پیدا ہوتے ہیں۔

اجتماعی عقل ودانش کو نظر انداز کرنا فطرت کے عمل کے خلاف ہے

☆☆☆

درندوں کی چھوٹی سی کہانی

انسانی معاشرے میں ’’درندے‘‘ نے قتل کیا، ظلم کیا

درندے نے کوئی جرم کیا

عصمت دری، ملاوٹ، دھوکہ، کرپشن، دونمبری ودیگر جرائم

درندہ گرفتار ہو گیا......کچھ عرصہ بعد درندہ رہا ہو گیا۔

درندے رہا کرنے والے......سوالیہ نشان؟

درندوں کی پہچان......سوالیہ نشان؟

درندوں کا معاشرہ......انسانی معاشرے میں کیا فرق؟

سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

دنیا کی 60 فیصد آبادی کم آمدن والے غریب......محرومیوں کے شکار

دنیا کی آبادی سات ارب سے زیادہ ہے

دنیا کی مجموعی دولت کے مالک امیر ترین لوگ اندازاً......1 فیصد

دنیامیں امیر لوگ اندازاً......5 فیصد

دنیامیں مڈل کلاس، کاروباری اندازاً......10 فیصد

دنیامیں چھوٹے کاروباری، دوکاندار، کھوکھے والے ودیگر اندازاً......10 فیصد

دنیامیں سرکاری وغیر سرکاری نوکری پیشہ اندازاً......ہائی کلاس 1 فیصد

دنیامیں سرکاری وغیر سرکاری نوکری پیشہ اندازاً......لوئر کلاس 3 فیصد

باقی مزدور پیشہ اندازاً......70 فیصد

مثلاً ہسپتالوں میں ناکافی سہولتیں اور محرومیاں، عدم تحفظ کے شکار، جبر ظلم وزیادتی کی صورت میں ناانصافی اور مہنگے انصاف کے شکار

ہر طاقتور کے سامنے......مجبوری کے شکار...... پبلک ٹرانسپورٹ کی مشکلات

ہر ملک کے قومی بجٹ کا زیادہ حصہ......معاشرے کے 60 فیصد لوگوں سے وصول شدہ ٹیکسوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور غیر ملکی قرضوں کی واپسی ضرورت کی اشیاء پر ٹیکس لگا کر وصولی آمدن سے کی جاتی ہے۔

قرضوں کی واپسی کا ذریعہ غریبوں کے ٹیکس کے ذریعے......

کھانے پینے اور ضرورت کی ہر شے پر ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ مالی طور پر کمزور 60 فیصد غریب لوگوں کیلئے میسر سہولتیں ایک مذاق کا درجہ رکھتی ہیں۔

ٹیکسوں کے عوض......جگہ جگہ خواری

دنیا میں رائج معاشرتی نظام میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں جس میں زندگی کی بنیادی سہولتیں سب کو ملیں

دنیا سب انسانوں کی مشترکہ اثاثہ

☆☆☆

نئی نسل کیلئے شعوری تعلیم
عوام اپنے ٹیکسوں کی خود حفاظت کر سکتے ہیں

سرکار کا نام......عوام کے ٹیکس سے چلنے والا نظام

ترقی یافتہ ممالک میں سرکار کے شعبہ جات میں بلاتمیز عہدہ کوئی بھی ذمہ داری ادا کرنے والا، سرکار کی طرف سے مہیا کی جانے والی سہولتوں کے ناجائز استعمال کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

کیونکہ عوام کی شکایت پر نوکری سے برخاستگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ وزیراعظم پر بھی ایسا الزام ثابت ہونے پر اُسے مستعفی ہونا پڑتا ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں بھی ایسا نظام رائج ہونا چاہیے۔

گاڑی یا ٹرانسپورٹ کی سہولت کا ناجائز استعمال

گھریلو اور ذاتی شاپنگ کیلئے استعمال کیا جانا

فیملی اور شادی کی تقریبات میں سرکاری ٹرانسپورٹ اور پٹرول کا استعمال

بجلی کی سہولت کا غلط استعمال مثلاً دفتر میں غیر حاضر ہونے پر بھی اے سی یا ہیٹر کا استعمال ہونا۔

سرکاری افتتاحی تقریبات کا شاہانہ انداز ، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، گورنرز اور دیگر تمام سرکاری عہدیداروں کے پروٹوکول کے لیے بے شمار گاڑیوں کے پٹرول کا خرچہ۔

عوام کے نمائندگان کا ایوان میں غیر حاضر ہونے پر بھی ائیر کنڈیشنر اور ہیٹر کا استعمال

ملک کے نظام میں سادگی اختیار کرنے اور بہتری کیلئے مرکزی صوبائی ، ضلعی سطح پر پورٹل بنائے جائیں جہاں ایسی شکایات کا ازالہ ہو سکے۔

نفرت پھیلانے والے خود نفرت کا شکار ہو جاتے ہیں

انسانی معاشروں میں ایسا وقت بھی آتا ہے کہ نفرت پھیلانے والے خود نفرت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کے مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے راستے میں ''نفرت'' ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

دنیا میں فساد پھیلانے کیلئے ''نفرت'' کو ایک غلیظ ہتھیار کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نفرت پھیلانے والوں کی سمجھ محدود ہوتی ہے اور اُن کا شمار معاشرے کے ذہنی معذور لوگوں میں کیا جاسکتا ہے۔

نفرت کو پھیلانے والا ایک گروہ، ایک ادارہ، ایک ملک بھی ہوسکتا ہے۔

انسانوں کی ایک دوسرے کی عزت اور محبت کرنا

انسانیت کیلئے خوشیوں کا باعث بنتی ہے۔

☆☆☆

معاشرہ ناجائز اور بغیر لائسنس کے ہتھیاروں سے پاک ہونا...... ریاست کی ایک اہم ذمہ داری

معاشرے میں ایسے ہتھیار مثلاً ٹی ٹی پستول، ریوالور، کلاشنکوف، جو ناجائز اور بغیر لائسنس کے استعمال کیے جاتے ہیں

عوام کے تحفظ اور سلامتی کیلئے معاشرے کو مکمل طور پر ایسے ہتھیاروں سے پاک کرنا ریاست کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

ایسے اقدام سے قتل و غارت، مرد و خواتین و بچوں کو ہراساں کرنا، ظلم و زیادتی، بے حرمتی، اغواء، لوٹ مار، راہزنی، ڈکیتی اور دیگر جرائم پر کنٹرول پایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

اسمبلیوں میں عوام کے نمائندوں کے کرداراوررویے
اور لیڈرشپ کا کردار

پارلیمنٹ میں کاروائی کے درمیان ارکان اسمبلی کا شور شرابہ ایک دوسرے پر ذاتی حملے بعض اوقات اخلاق سے گرے کلمات کے مظاہرے، جگت بازی......کیا لیڈرشپ کی رضامندی اوراجازت شامل ہوتی ہے......سوالیہ نشان؟

پارٹیوں کی اپنی میٹنگز میں بھی ایسا ماحول ہوتا ہے۔عوام کے نمائندوں کی ذمہ داری، عوام کی بہتری بھلائی کے منصوبےاورقانون سازی کرنا ہوتی ہے۔

پارلیمنٹ کے روزانہ اجلاس پرخرچہ عوام کے ٹیکسوں سے ہوتا ہے۔اسمبلیوں میں کاروائی قومی سطح کے لیڈرشپ کے ذہنی معیار کی سطح کو ظاہر کرتی ہے اور دوسری طرف لیڈرشپ کے ہمدرد اور ووٹروں کی پسند کا معیار بھی ظاہر ہوجاتا ہے۔

☆☆☆

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا

خوراک کی ملاوٹ کو چیک کرنے والوں ودیگر جرائم کو کنٹرول رکھنے والوں کو دیہاڑی، ہفتہ، ماہانہ وار کچھ کمیشن دی جاتی ہو؟

کیا تعمیراتی وترقیاتی کاموں کی کوالٹی کو چیک کرنے والوں کو بھی کوئی کمیشن دی جاتی ہو؟

☆☆☆

قدرتی آفات کے علاوہ انسانوں کی محرومیاں

قدرتی آفات کے علاوہ انسانوں کی محرومیاں، طاقت کا عقل ودانش خوف سے دباکررکھنے کی وجہ سے ہے۔

طاقت کہے دانش کو......اس کے ماتحت کام کرے

دانش قدرت کا تحفہ......ہرانسان کی پیدائشی صفت

دانش کے انکار کی صورت میں ......ظلم و جبر برداشت کرے

موت کے خوف سے مجبوری قبول کرے

جو نہ ڈرے اُس کو طاقت ہتھکنڈوں سے اپاہج کرے

یا موت کی نیند سلا دے

طاقت کا جنون...... ہمیشہ دانش کو جھکا کر رکھے

دنیا میں انسانوں کی محرومیاں ......وجہ......طاقت کا جنون

عالمی یا مقامی

طاقت کا جنون......ذہنی بیماری

☆☆☆

نہ خرابی ملکی نظام میں......نہ خرابی عوام میں

نہ خرابی عوام کے ہر چیز پر ٹیکس دینے میں

ماچس، صابن، کنگھی، چینی، آٹا، گھی، چاول، دالیں، جوتے، کپڑے، وغیرہ

اگر تحفظ، سلامتی، صحت کے علاج، جلد انصاف کے نظام میں کوئی خرابی

تو

خرابی نظام چلانے والوں اور نگرانوں کے ذہن میں

نا اہلی یا بدنیتی، بددیانتی نظام کے نگرانوں میں

آئین و قانون کی خلاف ورزی......نیت کی دو نمبری

نیت میں دو نمبری......عہدے، مرتبے، دولت، درجے......سب دو نمبری

عزت، احترام......مصنوعی پن، دکھاوا، خود فریبی، ایکٹنگ، ڈرامہ

دانش اور جمہوریت

دانش......ایسی مثبت سوچ و عمل جس کی بنیاد انسانیت کے مسلمہ اصول سچ، عزت، محبت، اعتماد،

دیانتداری، انصاف، ہمدردی، رحمدلی، برداشت، وقت اور قانون کی پابندی کے تحت انسانوں کی سلامتی، امن، بہتری، بھلائی کیلئے ہو۔

جمہوریت......ایک ملک، ریاست کے معاشرتی نظام کو اجتماعی دانش کے ساتھ انسانیت کے درج بالا مسلمہ اصولوں کے مطابق انسانوں کو امن، سلامتی، بھلائی، فلاح کا ماحول مہیا کرنے کا نام ہے۔اس میں انسانیت کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوئی گنجائش نہیں۔

موجودہ حالات میں دنیا کے 167 ملکوں میں جمہوریت کا نظام رائج ہے۔لیکن ایک دوسرے کے خلاف منصوبے عوام کا بھوک، ننگ، افلاس، قتل و غارت، عورتوں کی بے حرمتی، ملاوٹ شدہ اشیاء، کرپشن، انصاف و دیگر بنیادی سہولتوں سے محرومیاں ظاہر کرتی ہیں کہ لفظ ''جمہوریت'' چند مفاد پرست عناصر کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ایسے نظام کو چلانے والے ہر قسم کی سہولتوں سے ہمیشہ مستفید رہتے ہیں۔

☆☆☆

ذہنی سزا

ایک نارمل انسان کیلئے منفی سوچ یعنی کسی کو نقصان پہنچانے کی سوچ ہی اس کے لیے ذہنی سزا ہوتی ہے۔عمل کی سزا تو بعد کی بات ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

لوکل باڈیز کے منتخب نمائندوں سے لے کر وزیر اعظم صدر تک
اپنے اپنے حلقے سے لے کر ملک کی سطح کے لیڈر ہوتے ہیں
ریاست کی سرکار کا دوسرا نام......قانون کی حکمرانی قائم کرنا
ہر سرکاری ملازم کی ذمہ داری قانون کی حکمرانی قائم کرنا

☆☆☆

عوامی نمائندہ......ایک لیڈر......قانون کی حکمرانی

لیڈر......جو قانون کی حکمرانی کا علمبردار ہو اور خود قانون کی پابندی کی پاسداری کرے

لیڈر......جس کی کابینہ، رفقائے کار اور سپورٹرز قانون کی پاسداری کرے۔

لیڈر......جو اسمبلی کی کاروائی کے دوران اپنی پارٹی ممبران کو نظم وضبط میں رکھے۔

وہ لیڈر نہیں...... جو خود قانون کی خلاف ورزی کرے، اپنے رفقائے کار، ساتھیوں اور سپورٹرز کی غیر قانونی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرے۔

ایسا شخص لیڈر شپ کے کسی مرتبہ کے لائق نہیں ہوسکتا۔

اخلاقی لحاظ سے ایسا لیڈر سب سے نچلے درجے کا ایک فرد تصور کیا جائے گا۔

اگر ایسا ہوتا ہے وہ نظام ہی ابنارمل کہلائے گا۔

☆☆☆

ملکی سرحدات، حدود کی حفاظت اور غفلت

کسی بھی ملک کی زمینی، فضائی، بحری سرحد کی کوئی خلاف ورزی کرے تو فوری ایکشن ہوتا ہے۔

آئین اور قانون میں درج کیے گئے دائرہ کار اور اختیارات کی کوئی خلاف ورزی کرے تو کیا ایکشن......سوالیہ نشان؟

کسی بھی ملک کی تمام سرحدات اور حدود کی خلاف ورزی پر فوری ایکشن ہی اس ملک کے استحکام، سلامتی، امن وامان، تعمیر وترقی اور فلاح و بہبود کی ضمانت ہے۔

اسی طرح آئین اور قانون کی خلاف ورزی پر فوری ایکشن ہی ملک کے استحکام، سلامتی، امن و امان، تعمیر وترقی اور فلاح و بہبود کی ضمانت ہے۔

کسی بھی قسم کی غفلت، کوتاہی، نظر اندازی

بربادی اور انتشار کی طرف راستہ

نتیجہ ومنزل وقت طے کرتا ہے کہ کیا ہوگا......قدرت کا اصول

کیا حملہ آور ملک میں رہنے والے سب انسان چور، ڈاکو، بدمعاش، غاصب

دنیا میں تقریباً 193 ملک ہیں...... ہر ملک زمینی رقبے پر مشتمل...... قدرتی وسائل

ملک کی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک دفاعی فورس

سرحدوں کی حفاظت کی ضرورت...... کسی بیرونی حملے کے ڈر اور خوف سے

دوسرا ملک حملہ کیوں کرتا ہے...... سوالیہ نشان؟

وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے......

کسی کے گھر یا ملک کی دولت، وسائل پر قبضہ کرنے والے کو

چور...... ڈاکو، بدمعاش...... غاصب کہا جاتا ہے۔

کیا حملہ آور ملک میں رہنے والے سب انسان چور ڈاکو ہوتے ہیں...... سوالیہ نشان؟

اگر ایسا نہیں...... تو...... ان سے ڈر اور خوف کیوں؟

انسان کو ایسے عمل نہیں کرنے چاہئیں

جس اُس کے انسان ہونے پر کوئی برا لفظ یا حرف آئے

انسان اعلیٰ ترین تخلیق...... مثبت عمل اُس کی پہچان

☆☆☆

لیڈر سربراہ...... عقل کے کس درجے کے لوگ؟

ساری دنیا میں دفاعی فورس رکھنے پر سالانہ تقریباً

پانچ ٹریلین (5,000,000,000,000) ڈالر خرچ ہوتے ہیں

ایک ٹریلین برابر ہے...... ایک ہزار بلین کے

ایک بلین برابر ہے...... ایک ہزار ملین کے

ایک ملین برابر ہے...... دس لاکھ ڈالر کے

ایک ڈالر برابر ہے...... ہر ملک کی مقامی کرنسی کے لحاظ سے
ایک ڈالر...... پاکستان کی کرنسی کے مطابق 280 روپے
عقل کے مثبت استعمال نہ کرنے کا خرچہ...... پانچ ٹریلین
پھر بھی انسانیت مختلف المیوں کی شکار
دُکھ، مصیبتیں، بھوک، ننگ، غربت، ہلاکتیں، دہشت گردی، بم دھماکے
کیا انسان عقل کا مثبت استعمال کرتے ہوئے امن، سلامتی، تحفظ کی زندگی گزار سکتے ہیں۔
اختلافات، جھگڑوں کا حل...... عقل کے مثبت استعمال کے ذریعے...... بالکل مفت اور فری
لیڈر سربراہ...... عقل کے کس درجے کے مالک کے لوگ ہو سکتے ہیں؟
جو آپس میں اختلافات کا حل تلاش نہیں کر سکتے؟

☆☆☆

سسٹم کے بڑوں کی لڑائی...... سسٹم کے اندر کھڑاک کی آواز

یہ ٹھیک ہے...... وہ غلط ہے
وہ غلط ہے...... یہ ٹھیک ہے
یہ جائز ہے...... وہ ناجائز ہے
یہ قانونی ہے...... وہ غیر قانونی ہے۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی
سسٹم کے اندر ایسے ہی جھگڑے جاری رہتے ہیں...... پھر کھڑاک ہو جاتا ہے
کھڑاک کھڑاک کے اس کھیل میں...... عوام بیچارے...... ہمیشہ کچلے جاتے ہیں
غربت کی بوری کو سر پر اٹھانے میں...... مہنگائی کے بوجھ تلے......
کرپشن کی آفت تلے...... دفتروں کے چکر لگاتے
انصاف کے دروازے کھٹکھٹاتے......
روزگار کی تلاش میں...... دربدر کی ٹھوکریں کھاتے
ملاوٹ شدہ خوراک، جعلی دواؤں کا زہر کھاتے

علاج کی سہولتوں میں ناکامی کا سامنا کرتے

عوام بیچارے...... ہمیشہ کچلے جاتے ہیں

سسٹم کی بڑوں کی لڑائی میں......ذمہ داری لینے والا کوئی نہیں

نہ کوئی سننے والا......نہ کوئی حل کرنے والا......72 سال سے ایسے ہی چلا آرہا ہے

نہ جانے کب تک اور......؟

☆☆☆

قومی خدمت......سیاسی معاشی سماجی نظام کی مضبوطی کا نام ہے

قومی خدمت صرف اقتدار میں رہنے یا اقتدار کو حاصل کرنے کا نام نہیں

سیاسی بحران سے معاشی بحران پیدا ہوتا ہے

سیاسی بحران سیاسی ناپختگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

سیاسی ناپختگی جمہوریت کے سفر کو بار بار روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے

ہر لیڈر اپنی ناک تک کی نظر کو قومی خدمت سمجھتا ہے

عوام کو درپیش مسائل اور گلیوں، کوچوں، دیہاتوں کے حالات کی تصویر

قومی خدمت کا فریضہ سرانجام دینے والوں کی کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے

جمہوریت...... بغیر کسی رکاوٹ کے تسلسل کے ساتھ

اجتماعی دانش کا سفر ہی عوام کے تمام دُکھوں کا حل ہے

☆☆☆

انسانی پیدائش......تحفہ یا جرم

انسانی زندگی قدرت کا ایک تحفہ ہے۔لیکن زمینی زندگی کا نظام بنانے والوں ...... چلانے والوں نے انسانی زندگی کو تحفہ اور جرم میں تقسیم کر دیا ہے۔ حالات کے مطابق امیر دولت والے گھر میں پیدائش ایک تحفہ تصور ہوتا ہے۔ جہاں لباس، رہائش، سہولتیں، خوراک، علاج ہر چیز میسر ہوتی ہے۔

غریب کے گھر میں پیدائش ایک جرم کے تصور کا روپ دھار لیتی ہے۔ جس میں بچے کو ناکافی لباس، رہائش، سہولتیں، خوراک اور علاج بڑی مشکل سے میسر ہوتا ہے۔

عقل کے مالک سب ......لیکن طاقت کو عقل کا نام دینے والوں نے زندگی کے سیاسی، معاشی، سماجی نظام کو مفلوج کر دیا ہے۔ ہر جگہ ہر سطح پر طاقت کا راج قائم ہو جاتا ہے۔ نئی نسل کے لیے ایک چیلنج

سب کو زندگی کی تمام سہولتوں کو تحفے کی شکل دیں۔ سہولتیں سب کے لیے ایک جیسی

ہر بچے کو مفت تعلیم ...... ہر سطح تک۔

☆☆☆

قومی خدمت کا نام لے کر اخلاقیات کی انوکھی قسم کی ایجاد کرنے والے ماہرین سیاست

ایک دوسرے کو اُردو ادب کے عجیب عجیب نام دینے والے چور، ڈاکو، کرپٹ، چپڑاسی وغیرہ۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ ایسے لوگ قومی خدمت کے انوکھے جذبے کے نام پر مل بیٹھتے ہیں، اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ایک کے ساتھ بیٹھنے والا ماہر شعبے کو اعتراض کرنے والا دوسرا اپنے ساتھ بٹھا لیتا ہے۔ یہ کیسی قومی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

عوام کی صورتحال مہنگائی کے عذاب......کرپشن کی آفت، جوں کی توں

ٹیکس عوام کے......مصنوعی نفرتیں، محبتیں رہنماؤں کی

دُکھ مصیبتیں عوام کے حصے میں......سہولتیں آرام رہنماؤں کے حصے میں

جلسے میں شرکت عوام کی......دھکے، دھوکے عوام کے حصے میں

قومی خدمت......ایک پاکیزہ جذبے کا نام

☆☆☆

ریاست کے حکومتی نظام کا ہر رکن بیک وقت ایک مددگار رہنما، لیڈر رہوتا ہے

کسی بھی ملک کے معاشرتی نظام میں ریاستی نظام کے تمام شعبہ جات، محکمہ جات کا ہر رکن ایک مددگار رہنما لیڈر رہوتا ہے۔ کیونکہ عام شہری کو دفتری طریقہ کار سے واقفیت نہیں ہوتی۔ قاصد سے لے کر وزیر اعظم، صدر تک آئین اور قانون میں جو ذمہ داری اس رکن پر عائد کی گئی ہے، اُس کو دیانتداری سے سر انجام دینے سے سسٹم میں بہتری ہوتی ہے۔

اگر ایسا کوئی رکن مددگار، لیڈر کوئی کوتاہی، غفلت یا کرپشن کرے تو وہ اپنی عزت و وقار کے درجے سے گر جانے کے علاوہ پورے سسٹم کی ناکامی کی وجہ بن جاتا ہے۔ ملک کے درجہ بدرجہ ہر سطح کے لیڈر پر بھی یہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حکومتی نظام کے ہر رکن کی اپنی ذمہ داری کو بخوبی نبھانے سے ہی معاشرے میں بہتری بھلائی ممکن ہے۔

☆☆☆

انسانیت کیلئے ایک سوال؟

کیا دنیا میں ریاست کا نظام نیکی اور بدی کے مجموعے سے چلتا ہے؟ معاشرتی نظام رونما ہونے والے ہر قسم کے جرائم اس کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیکی اور بدی کے ملاپ سے بدی کی بالادستی قائم ہوتی ہے۔ دنیا میں انسانیت کی بھلائی صرف نیکی کے راستے پر چلنے سے ہوتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں ملکوں کے نظام شہریوں کی اجتماعی دانش کی رہنمائی میں نہیں چلتے

طاقتور طبقات اجتماعی دانش کو رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے دنیا میں بھوک، ننگ، محرومیاں، دُکھ، مصیبتیں، جنگیں اور ہلاکت خیزی ہوتی ہے۔ عوام کی اجتماعی دانش میں سب مسائل کا حل ہے۔

اجتماعی دانش کی عزت کیجیے اور اُس کی رہنمائی میں معاشرتی نظام کا چلنا ہی سب کی بھلائی ہے۔

آئین اور قانون سے کھلواڑ کا نتیجہ

دنیا میں آئین اور قانون شہریوں کی سلامتی، بھلائی کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کسی بھی سطح پر کوئی فرد یا ادارہ اپنے مفاد یا منفی مقاصد کے لیے کسی بھی قسم کا کھلواڑ کرے گا تو اُس کے ساتھ جلد یا بدیر کھلواڑ ہو جائے گا۔ دنیا میں معاشروں کے حالات روز روشن کی طرح سب کے سامنے عیاں ہیں۔

جہاں ملکی اور آئین و قانون کی پابندی کا نظام بہتر ہوتا ہے وہاں شہریوں کے حالات زندگی بہتر ہوتے ہیں۔

بدنیتی پر مبنی سوچ و عمل کے ہمیشہ بُرے نتائج سامنے آتے ہیں۔

قدرت کا اصول

☆☆☆

پاکستان میں جمہوری تاریخ یا جمہوری واقعات

تاریخ حالات کے تسلسل کا نام ہے۔ پاکستان میں جمہوری تاریخ میں بلکہ جمہوری واقعات ہیں جو ہر دس سال کے وقفے کے بعد رونما ہوتے ہیں۔ جمہوریت کے تسلسل کے ساتھ نہ چلنے کی وجہ سے عوام کے سیاسی شعور میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خام ذہن کے مالک سیاسی ورکروں کے بحث و مباحثے میں ایسے فقرے بھی سننے میں آئے۔

''کھاتا تھا تو لگاتا بھی تھا''

جمہوریت کے آزادانہ تسلسل کے ساتھ سفر سے عوام کی اجتماعی دانش کی عزت واحترام سے ہی ہر قسم کے مسائل کا حل ممکن ہے۔ وگرنہ عوام ہمیشہ کسی نہ کسی گھن چکر میں ہی پڑیں رہیں گے۔

☆☆☆

کرپشن کی آفت سے آزادی

کرپشن کسی بھی ملکی معاشرے کیلئے ایک آفت ہے۔

ملکی نظام کو کرپشن کی آفت سے کون آزادی دلائے گا؟

اسٹیبلشمنٹ ...... یا کوئی لیڈر

☆☆☆

دانش کے دشمن بدمعاش

عقل و دانش قدرت کی عطا ہوتی ہے۔

عقل ...... چیزوں کو جاننے ،محسوس کرنے ، پہچان کرنے کا نام ہے۔

دانش ...... عقل کا مثبت طریقے سے انسانوں کی بہتری بھلائی کی سوچ اور عمل کا نام ہے۔

دانش کو منفی طریقے سے، طاقت کے زور پر، مخفی اور منفی مقاصد کے لیے استعمال کرنے والوں کو دانش کے بدمعاش کہا جاسکتا ہے۔

دانش کے انہی بدمعاشوں کی وجہ سے دنیا کے انسان بھوک،ننگ،غربت، دکھوں اور ہلاکت خیزی میں مبتلا ہیں۔

نوٹ: قدرت نے ہر انسان کو عقل و دانش کے جوہر نوازا ہے۔تعلیم،مشاہدہ اور تجربہ اسے نکھارتا ہے۔بعض انسانوں میں دانش کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں،مثلاً ایک شعبے کا ماہر دوسرے شعبے میں ویسی ہی کارکردگی نہیں دکھا سکتا۔

☆☆☆

ریاست کی ذمہ داری اور ناکامی

دنیا کی کسی بھی ریاست میں اگر ایک بھی شہری بھوکا رہ جائے یعنی خوراک سے محروم رہ جائے، جان و مال کے تحفظ سے محروم رہ جائے، تعلیم اور علاج سے محروم رہ جائے۔انصاف کی فراہمی سے محروم رہ جائے تو ریاست کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جرم وار ٹھہرایا جائے۔

نئی نسل کیلئے سوچ و فکر کا چیلنج

☆☆☆

دنیا میں گڈُ ا(عقل ودانش کا محدود)......معاشرتی سسٹم

ماضی قریب میں چھوٹے بچوں کے کھیلنے کے کھلونے کو گڈا کہا جاتا تھا۔کئی والدین تو پیار سے اپنے بچے کو گڈا کے نام سے بھی پکارتے تھے۔ بے جان کھلونے میں عقل کا مادہ نہیں ہوتا۔اس کے برعکس چھوٹے بچے میں عقل کا مادہ محدود ہوتا ہے جس میں عمر کے ساتھ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔مشاہدے میں آتا ہے کہ ملک کے معاشرتی نظام کے جس شعبے میں بھی میرٹ کے اصولوں، قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عمل کیا گیا اُس سے پورے نظام کو نقصان پہنچا

محکموں کی نئی بھرتی میں سفارشی یا رشوتی گڈُے بھرتی کرنے سے یا ملکی اداروں میں میرٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے سفارشی گڈُ ے کو ترقی دینے سے اداروں اور محکموں کی کارکردگی کا معیار بری طرح متاثر ہوتا ہے۔سیاست میں بھی اگر سیاسی گڈے متعارف ہوجائیں تو پورا نظام ہی گڈُ اسسٹم بن جاتا ہے۔

ان حالات میں ملکی نظام میں ماسوائے کرپشن کے پھیلاؤ کے بہتری، بھلائی،خوشی خوشحالی کی امید ایک خواب بن جاتا ہے۔خوابوں میں رہنے پر کوئی پابندی نہیں۔

سب سے بڑھ کر غیر ملکی مداخلت کے سہارے چلنے والے آمریت کے نظام سے تو معاشرے کی شکل ہی بگڑ جاتی ہے۔ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ ہر طرف کنفیوژن کی فضا قائم ہوجاتی ہے کہ نظام کی اصلاح کیسے ہوگی۔

اجتماعی دانش......بنیادی سطح سے لے کر اعلیٰ ترین سطح تک اجتماعی دانش کے احترام آئین وقانون کی سختی سے پابندی، جلد انصاف کی فراہمی اور میرٹ کے اصول پر کاربند رہنے میں ہی عوام اور ملک کی بہتری بھلائی خوشی خوشحالی کا راز ہے۔

☆☆☆

دنیا کے معاشرتی نظام اور جھوٹ جانچنے کا ٹیسٹ

اچھے نظام حکومت کیلئے شرائط

سب کی صحت سلامتی اور بنیادی ضروریات زندگی کا مہیا ہونا۔

کسی بھی نظام کیلئے انسانیت کا اصول ''سچ'' ایک بنیادی ستون ہے۔

دنیا کے موجودہ نظام کو چلانے والے سب عہدیداران کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نہایت دیانتداری اور انصاف کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

اگر ان کی یہ بات تسلیم کر لی جائے تو پھر وہ دنیا میں انسان دکھوں، مصیبتوں، محرومیوں اور ناانصافیوں کے شکار کیوں......لیکن ایسا نہیں ہوسکتا۔

انسانوں کی عزت، احترام، وقار کیلئے تمام سیاسی رہنماؤں، تمام شعبہ جات کے حکومت کے اعلیٰ عہدیداران سب کا جھوٹ جانچنے کا ٹیسٹ کروایا جائے کہ وہ شہریوں کی بہتری بھلائی، تحفظ جان و مال اور سلامتی کیلئے کتنے مخلص ہیں؟

شاید اس عمل سے انسانیت کو دنیا بھر میں درپیش مسائل کا حل ہو سکے۔

نوٹ: اکیسویں صدی میں ہر قسم کی ریسرچ میں تیزی آئی ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ جھوٹ جانچنے کیلئے بازو یا کلائی میں پہننے کیلئے Wrist Band یا چھوٹی سی Chip یا Device ایجاد ہو جائے گی جو ہر موبائل فون، مائیکروفون میں نصب ہوگی جس میں عام انسان اور رہنما، ماہرین شعبہ جات اور کاروباری لوگوں کے جھوٹ جانچنے میں آسانی ہوگی۔

اسی طرح دنیا میں سچ کی حکومت قائم ہوسکتی ہے

☆☆☆

اپنی ذات کی نفی کرنے والے لوگ

1- بندوق یا پستوں کی گولی بنانے والے کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کی بنائی ہوئی گولی سے کوئی بے گناہ مارا جائے گا۔ اس کو اپنی کمائی کا خیال ہوتا ہے۔

2- خوراک یا دوائی میں ملاوٹ کرنے والوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کسی کی صحت خراب ہوسکتی ہے یا زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔اس کو صرف اپنی کمائی کا خیال ہوتا ہے۔

3- ناانصافی کرنے والے کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ معاشرے پر کیا بُرا اثر پڑے گا؟

4- آئین کی خلاف ورزی کرنے والے کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ملکی معاشرت کے نظام میں ایسے عمل سے کیا گھناؤنے اثرات مرتب ہوں گے۔اس کو اپنی ذات کا لالچ ہوتا ہے۔

5- جرائم کی سرپرستی کرنے والوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کبھی وہ یا ان کی نئی نسل، جرائم کی زد میں آئے گی۔ان کو صرف اپنی کسی لالچ کا خیال ہوتا ہے۔

6- جنگی سازوسامان بنانے والوں، کاروبار کرنے والوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ان کے ہتھیار سے کتنے بے گناہ لوگ مارے جائیں گے۔کتنے گھر تباہ ہوں گے۔کتنے بچے یتیم ہوں گے۔کتنے لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہوکر دوسروں کی مدد کے محتاج ہوں گے۔ان کو اپنی لالچ کا خیال ہوتا ہے۔

7- جنگ کا حکم دینے والوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کا نتیجہ تباہی، بربادی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ ان کو اپنی طاقت کا تکبر ہوتا ہے۔

8- نشہ آور منشیات کا کاروبار کرنے والوں کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کتنے بچے، کتنے گھر تباہ ہوں گے ان کو اپنی لالچ کا خیال ہوتا ہے۔

ایسے سب عمل جو انسانوں کو نقصان پہنچانے کے زمرے میں آتے ہیں انسانیت کی نفی کرتے ہیں

☆☆☆

اجتماعی دانش(Collective Wisdom)

اجتماعی دانش کو اپنے سامنے جھکا کر

اپنے دماغ کے غرور اور تکبر کی حس کو خوش کرتے ہیں، راضی کرتے ہیں۔

ایسے عمل سے وہ اپنے دشمن آپ کا سبب بنتے ہیں، زوال کا موجب ہوتے ہیں

اجتماعی دانش......عوام کی عقل و دانش کا مجموعہ ہوتی ہے

انسانوں کی بہتری بھلائی ......اجتماعی دانش کے ذریعے اور مسلسل جاری رہنے والے عمل سے ہوتی ہے۔

دانش اور کنٹرول

دانش Wisdom مثبت سوچ، بہتری بھلائی، امن سلامتی کی سوچ ......قدرت نے ہر انسان کو عقل و دانش کے جوہر سے نوازا ہے۔ عقل برے بھلے کی تمیز کرنے کے انسانی جذبے کا نام ہے۔

دانش انسانی جذبے کو انسانوں کی بہتری بھلائی کرنے کا سوچ اور عمل کا نام ہے۔ انسانی نظام زندگی میں انسانوں نے معاشرتی نظام بنایا۔ اس کو چلانے کیلئے شہری اپنی عقل و دانش کے تحت اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ جو نظام کی دیکھ بھال اور بہتری بھلائی کے منصوبے بناتے اور عملدرآمد کرواتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق قانون سازی کرتے ہیں۔

طاقت کے بل بوتے پر ان کی اجتماعی دانش کو رد کرنے، کنٹرول کرنے، اپنی مرضی کے مطابق چلانے والے صرف معاشرے کے مجرم نہیں بلکہ اپنی نسلوں کے مجرم بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے اور معاشرے کے دشمن کا کردار ادا کرتے ہیں۔

☆☆☆

اخوت، بھائی چارہ کی بے توقیری......VIP کلچر

بھائی چارہ کا پیغام......سب ایک ہیں

لیکن نماز عید کے موقع پر VIP / صاحب کلچر کا نمائندہ سب سے بعد میں آتا ہے اور سب سے اگلی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسلام کے بھائی چارے کے پیغام کی صریحاً بے توقیری ہوتی ہے۔

رب کے گھر مسجد میں بھی VIP ...... یہ کیسا انداز

خود VIP شخصیت کے لیے اسلام کے لحاظ سے شرم کا مقام

عاجزی......رب کو پسند ہے

دعاؤں کی قبولیت کا تعلق عمل سے بھی ہوتا ہے۔

رب کا پیغام......نیک اعمال

دعاؤں کی قبولیت کا تعلق عمل سے بھی ہے......سوالیہ نشان

مسلمانوں کی نماز میں بھی امام بھی وہی آیات پڑھتا ہے جو عام نمازی پڑھتا ہے۔لیکن کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ کوئی VIP نماز کی امامت کرواتا ہوں۔کیاVIP کو امامت کی شرعی ممانعت ہے یا کوئی اور وجہ؟

☆☆☆

طاقت کا نشہ......دولت کا نشہ......اختیارات کا نشہ

طاقت کا نشہ......دولت کا نشہ اور اختیارات کے ملاپ کا نشہ ہے۔

دنیا میں ہر سطح پر فتنہ فساد برپا کیے رکھتا ہے۔

نشہ کوئی بھی ہو......انسانیت کیلئے نقصان دہ

نسلوں کی بربادی کا باعث بنتا ہے۔

دولت کی نمود و نمائش......طاقت کا ناجائز استعمال، ظلم و زیادتی، اختیارات کی حدود سے تجاوز کرنے والے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے...... ذہنی عارضہ کے مریض ہوتے ہیں۔ان کے دوسرے انسانوں کے ساتھ رویے، برتاؤ، اخلاق اور عمل سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مرض کی شدت کیا ہے۔

اجتماعی دانش کے ذریعے......ملکی نظام کا ایک ہی انداز ہونا چاہیے

☆☆☆

قرضے اور ملک

کسی ملک کو قرضے بینکوں کے ذریعے دیئے جاتے ہیں

ان کا کوئی حساب کتاب بھی رکھا جاتا ہوگا۔

کیا کوئی تفصیلات بتا سکتا ہے

کتنے قرضے لیے گئے......کہاں کہاں کس کس منصوبے پر خرچ کیے گئے

قرضوں کی واپسی عوام کو واپس کرنا ہوتے ہیں

مہنگائی اور ٹیکسوں کے ذریعے

عوام کو بھی معلوم ہونا چاہیے...... کتنے قرضے؟

کتنی بہتری بھلائی

کسی بھی ملک کا نظام......اس ملک کے شہریوں کے ذریعے چلتا ہے۔

☆☆☆

ایسا وقت بھی آ سکتا ہے

دنیا میں جاری حالات کے مشاہدے سے نئی نسل میں ملکی معاشرے میں ایسا وقت بھی آ سکتا ہے۔

کہ ملکی نظام میں اداروں کے لوگ کسی کا بھی غیر قانونی، غیر قانونی حکم ماننے سے انکار کر دیں۔

ملک کے ہر ادارے کی عزت تکریم اس ادارے کی آئینی اور قانون کی پاسداری کے کردار سے قائم رہتی ہے۔

دوسری صورت میں عزت واحترام تو کیا نظام کا قائم رہنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

اے سب کے رب

دنیا کے ملکوں اور انسانوں کو نادیدہ تسلط کی سوچ سے آزاد فرما۔

آئین اور قانون کے دائرہ میں رہ کر سوچ وعمل کی ہدایت اور توفیق دے۔

☆☆☆

تسلط، کنٹرول......دوسروں پر تسلط، کنٹرول

معاشرتی دنیا میں ابتداء سے ہی ایک دوسرے پر کنٹرول یعنی اپنا تسلط قائم کرنے کی کشمکش جاری ہے۔ برتری کے اس سلسلے میں ملک، ادارے، انفرادی اور اجتماعی افراد سب شامل ہیں۔ انسانوں کی

اجتماعی دانش کو کنٹرول میں رکھنے والے، کنٹرول کرنے والے اداروں کا کردار سب سے کم تر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا عمل مجموعی طور پر معاشرے کی بہتری، بھلائی امن وسکون حفاظت کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بنتا ہے۔

جو ملک اس تسلط کی سوچ سے آزاد ہوجاتے ہیں وہ ہر لحاظ سے ترقی کر جاتے ہیں۔

☆☆☆

لفظ ''ہم'' کی تعریف

ایک فرد کے ساتھ دوسرا فرد شامل ہوجائے تو وہ اپنے آپ کو''ہم'' کہتے ہیں۔ اگر کوئی کام کریں تو وہ کہیں گے کہ ہم نے فلاں کام کیا۔

مشاہدے میں آتا ہے کہ بعض افراد کچھ اختیارات ملنے پر اپنے آپ کو''ہم'' کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تکبرانہ انداز ہے جو رب کو ناپسند ہے۔

اختیارات کے خاتمہ پر ایسے''ہم'' زیرو کے برابر ہوجاتے ہیں۔

حقیقت میں کسی بھی انسانی معاشرے میں''آئین اور قانون'' ''ہم'' کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی ''ہم'' کے مطابق اپنے اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر کام کرنے والے ہی معاشرے کے صحیح افراد ہوتے ہیں۔ باقی سارے''ہم'' اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے برابر ہوتے ہیں۔

آئین اور قانون''ہم'' کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قانون کی پاسداری اور عاجزی میں عظمت ہے۔

☆☆☆

انا پرستی (Ego) کی جنگ سے انسانوں کا نقصان ہوتا ہے

انسانوں کی عادات میں سب سے بڑا عنصر اپنے آپ کو عقل وشعور کے لحاظ سے دوسروں سے بہتر سمجھنا ہے۔ اس عادت میں زیادہ شدت کسی ایک فرد، گروپ یا ملک کا طاقتور ہوجانے کیوجہ سے آجاتی ہے۔ پھر وہ ایک وقتی، فرضی خوش فہمی کے ؟ مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ دنیا میں ایمپائرز کے زوال اس کے

واضح ثبوت ہیں۔

ملکوں کے درمیان وسائل پر قبضے کیلئے ،اور سیاسی جماعتوں کے درمیان حکومتی اختیار حاصل کرنے کیلئے انا کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔

نچلی سطح پر بھی انا کی جنگ کے مظاہرے دیکھنے میں آتے ہیں۔ایسے سارے عمل سے نقصان کا سامنا عام انسانوں کو کرنا پڑتا ہے۔جو ٹیکس ادا کرنے کے ذریعے ملکی مالیاتی نظام کے سب سے بڑے حصے دار ہوتے ہیں۔

ٹیکس عوام کے......انا کی جنگ حکمرانوں کی ،لیڈروں کی

سہولتوں کے موج میلے حکمرانوں لیڈروں کے......نقصان بے چارے عوام الناس کا

جو اپنے لیے سہولتوں ،انصاف کی جلد فراہمی ،جان و مال کے تحفظ کی دہائیاں دیتے اور اپیلیں کرتے رہتے ہیں۔طاقت کے چھن جانے ،عہدوں سے ریٹائر ہو جانے پر ایسی انا پرستی کے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے۔ انسانیت کے مسلمہ اصولوں کے تحت متوازن انداز میں زندگی گزارنے میں سب کی بھلائی ہوتی ہے۔

☆☆☆

کسی بھی ملک کی معیشت کی بڑھوتری کا گہرا تعلق سیاسی استحکام سے ہوتا ہے۔اگر کسی ملک کے سیاسی استحکام کو بار بار جھٹکے لگتے رہیں تو معیشت کی حالت بھی ڈانوا ڈول ہو جاتی ہے جس کا واضح ثبوت سٹاک مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے سامنے نظر آجاتا ہے۔ان حالات میں ملکی نظام کے پورے انفراسٹرکچر پر بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سیاسی استحکام کا دوسرا نام اجتماعی دانش کا احترام اور مضبوطی ہے۔اجتماعی دانش کے نظام کے مسلسل جاری رہنے سے ملک میں معاشی نظام مضبوط ہوتا ہے۔حکومت کسی بھی سیاسی جماعت کی ہو۔ معاشیات خراب نہیں ہونی چاہیے۔سب سے ضروری ہے سماجی استحکام کی فضا قائم کی جائے۔جس سے سرمایہ داروں کی سرمایہ کاری کرنے کا اعتماد بحال رہتا ہے۔

طاقت کی خواہش اور اجتماعی دانش دو متضاد باتیں ہیں۔

سیاسی اور معاشی عدم استحکام سے ملک کے دشمن خوش ہوتے ہیں

اگر آئین اور قانون کے تمام ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر ذمہ داریاں سرانجام دیں تو پورے ملک کا ماحول خوشگوار رہتا ہے۔ اگر ایک ادارے کی دوسرے ادارے میں مداخلت ہوتی ہو تو لازمی بات ہے کہ ایسا ماحول ناخوشگوار ہوگا۔

ایک دوسرے سے نفرت کی بجائے دوستانہ ماحول اپنائیں تو سیاسی فضا صحت مندانہ انداز میں اپنی اصل منزل شہریوں کی بھلائی کی جانب جانے کا سفر نسل در نسل ٹرانسفر ہوتا جائے گا۔ میرٹ پر اجتماعی انداز میں فیصلے ہوں تو غیر سیاسی جماعتوں میں شخصیت پرستی کی بجائے خاندانی وراثتی سیاست کا رواج بھی ختم ہو جائے گا۔

ایک دوسرے کو نالائق سمجھنا اور کہنا بند کر دیں۔ اس طرح نمائندگان کو منتخب کرنے والے حلقے کے رائے دہندگان کی توہین ہوتی ہے۔ ہر حلقے کے ووٹروں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حامل اور کسی عیب سے پاک لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں۔

ملک کی بہتری بھلائی کی ذمہ داری......سب شہریوں کی سانجھی ذمہ داری

☆☆☆

سیاسی ماحول میں خوشگوار فضا قائم رکھنے کیلئے

1- لوگوں کی خدمت کرنا عبادت، سیاست کو عبادت سمجھنا چاہیے۔

2- ایک دوسرے کو ہتک آمیز القابات سے پکارنے سے آپ کی اپنی عزت کم ہوتی ہے۔ کسی کا اخلاق اور برتاؤ......گھریلو، سکول کالج کی تربیت کا عکاس ہوتا ہے۔

3- تمام نمائندے کسی حلقے سے منتخب ہوتے ہیں ان کو کسی بھی لحاظ سے برا بھلا کہنا اس حلقے کے شہریوں کی توہین کے برابر ہے۔ حلقے کے لوگوں کی بھی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے مالک اور عیب سے پاک لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں۔

4- اگر کوئی الزام ہے تو عدالتوں کا راستہ کھلا رہتا ہے۔ عدالتیں بھی بلا تاخیر ایسے مقدمات کا فیصلہ کیا

کریں۔عدالت سے سزا یافتہ ہی برائی کے زمرے میں آسکتا ہے۔

اگر سیاسی نظام میں کسی بھی دوسرے طاقتور ادارے کی مداخلت سازی ختم ہو تو سیاسی ماحول خود بخود خوشگوار ہو جاتا ہے۔یہ ایک ارتقائی عمل ہے۔

سیاست کی کوئی ٹریننگ اکیڈمی نہیں ہوتی۔عوام سے کوئی کردار چھپ نہیں سکتا۔جمہوری عمل تسلسل کے ساتھ جاری رہنے سے سیاسی ماحول بہتر ہوتا ہے۔

معیشت اور سیاست چولی دامن کا ساتھ کسی ملک کے اہم ستون ہوتے ہیں۔

میڈیا کا کردار سب سے اہم ہے۔

☆☆☆

ذات کے عام بندے اور ذات کے جاگیردار

ترقی پذیر مما لک میں عوام نمائندہ منتخب ہونے کے لیے دولت، سامان غنڈہ گردی، مان دھونس دھاندلی ،ترقی یافتہ مما لک میں الیکشن میں نمائندہ منتخب کرنے کیلئے اخلاق، کردار، کارکردگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔بعض ترقی پذیر مما لک میں کرپشن، دھوکہ دہی، دھاندلی، تعلیم کی کمی کی وجہ سے دولت اور سامان غنڈہ گردی کو مدنظر رکھتا جاتا ہے۔

حربے، آلات، الیکشن، پولنگ ، افسر، ہسپتال، دولت، غنڈہ گردی، خرید و فروخت، زبردستی مہریں، ووٹر غائب کرنا

اس برائی کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے۔

اس کو سزا دینے یا اس سے دور رہنے سے یا اس سے دوستی کرنے سے

اچھائی اور برائی دونوں مل جائیں تو نتیجہ کیا ہوسکتا ہے۔

برائی، اچھائی میں بدل جائے گی

اچھائی برائی داخل ہو جائے گی

☆☆☆

اسٹیبلشمنٹ

ہر ملک کی اسٹیبلشمنٹ اس ملک کا عقل گھر یا عقل خانہ ہوتا ہے۔ جس کے تحت ملکی نظام چلایا جاتا ہے۔ یہ اس کی اہلیت قابلیت منحصر ہوتا ہے کہ وہ نظام کو کیسے چلائے۔

سب کو روٹی ملے، صحت کا علاج ملے، انصاف ملے، تو اچھا عقل گھر و گرنہ عقل کا ماتم گھر کہلائے گا۔

☆☆☆

انسانیت کا عالمی نظام

یہ کیسا انسانیت کا عالمی نظام ہے

کچھ ملک باقی سب ممالک کو قرض دیتے ہیں تو ان کا معاشرتی نظام چلتا ہے

وہ ممالک کیسے ہیں جہاں انسان رہتے ہیں لیکن وہ زندہ رہنے کیلئے قرضوں کے محتاج ہیں۔

زمین سب کی ساجھی، انسان سب ایک جیسے پھر بھی اکثریت انسانوں کی محتاجی کی زندگی گزارتے ہیں۔

یہ کیسا عالمی مالیاتی نظام ہے

نفرت پر مبنی، تمیز و تفریق Discrimination کی سب سے توہین آمیز مثال

☆☆☆

اختیارات/ طاقت کے اندھے

طاقت اور اختیارات کے اندھے...... باقی سب کچھ پڑھ سکتے ہیں

صرف دیوار پر یہ لکھا نہیں پڑھ سکتے......

''طاقت اور اختیارات کے غلط اور ناجائز استعمال سے معاشرے کی بربادی ہوتی ہے۔''

☆☆☆

قدرت کے اصولوں کی خلاف ورزی

ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ انسان قدرت کے اصولوں کی خلاف ورزی بھی کرتے رہیں اور خوشحالی کی زندگی بھی چلتی رہے۔

قدرت کا اپنا نظام اس کا اپنا فیصلہ اور اپنا وقت مقرر ہوتا ہے۔

کسی کو کب اور کیسے سزا ہوگی......قدرت ہی جانے

اس کے اشارے اور آثار نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے......کوئی خیال کرے یا نہ کرے

انسانیت کا نظام......انسانیت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ہی صحیح انداز میں چلایا جاسکتا ہے۔

سب کے اپنے اپنے دائرہ اختیار میں کام

☆☆☆

ڈنگ ٹپاؤ اور دُور رس نتائج......فیصلے (Judgement)

ملکوں کے بڑوں کے بعض فیصلے ڈنگ ٹپاؤ۔ مطلب وقتی مطلب براری۔ جو جاری حال زمانے میں کسی کے مفاد کا پورا ہونا۔

لیکن آنے والی نسلوں کیلئے مصیبتوں کا پہاڑ کھڑا ہو جاتا ہے۔

جو فیصلے دور رس نتائج کے حامل ہوتے ہیں

آنے والی نسلیں ان سے مستفید ہوتی ہیں۔

انسانیت کی عدالت

روایتی عدالتوں میں کوئی بھی جج کسی بھی وجہ سے ناانصافی یا ڈنڈی مار فیصلے کرے گا تو انسانیت کی عدالت کی رُو سے وہ اپنی عدالت کے کمرے، بلڈنگ، ادارے کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ بھی جرم کردہ شخص کا ساتھی تصور ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی بھی عہدے دار قتل کے جرم میں عدالت سے دی گئی سزائے موت کو تبدیل یا معاف کرے گا تو وہ بھی جرم کرنے والے کا ساتھی تصور ہوگا۔

کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ایسا عمل سرانجام دے۔ اگر ایسا قانون ہے تو قانون ساز بھی اس جرم میں شریک کار سمجھے جائیں گے۔

کسی بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔

جس نے پوری انسانیت کو قتل کیا......اس کو معافی کیسے دی جاسکتی ہے؟

اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے......کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

سیاست نوں کھوہ وچ پاؤ

اپنی اپنی روٹی کماؤ

اپنے اپنے ماپیاں تے بال بچیاں نوں کھواؤ

سُن داتے تہاڈی ہے کوئی نہیں

مرضی انہاں دی جنہاں دی مرضی

ایتھے مرضی ڈاھڈیاں دی

تسی نہ تین وچ نہ تیراں وچ......ایوں بحثاں وچ نہ اپنا سر کھپاؤ

اپنی اپنی روٹی کماؤ

ٹیکس تہاڈے تے مرضی انہاں دی......نہ کوئی پچھے تہانوں

ویکھی جاؤ تے چلی جاؤ

اِک دن آوے گا......جدوں عقلاں دے پردے اُٹھن گے

مرضی صرف تہاڈی مرضی چلے گی

ایناں نوں ڈوبن ڈبون کھیڈن دیو......اپنی اپنی روٹی کماؤ

☆☆☆

انسانی رشتے اور حسن سلوک

دنیا میں انسانی رشتوں کا تعلق حسن سلوک سے ہوتا ہے۔

رشتوں میں سلوک اچھا نہ ہوتو......رشتہ برائے نام رہ جاتا ہے۔

اس بات کا اطلاق تمام رشتوں پر ہوتا ہے

☆☆☆

معاشرتی نظام میں تنزلی کی ایک سوچ

ہم سیانے باقی سب نیانے

نوکرشاہی(1958-1947)،عسکرشاہی(1999-77-1969-1958)

وقفے وقفے سے سیاسی گڈ ا شاہی

نتیجہ......کرپشن شاہی

آئین اور قانون سیانے......باقی سب عمل کرنے والے

نظام کی بہتری......سب کی بھلائی

امن سلامتی،خوشی،خوشحالی کی نشانی

لیڈر، رہنما......قوم سے معافی مانگیں

احتجاجی مظاہروں کی وجہ سے ٹریفک کا بند ہونا

سیاسی یا غیر سیاسی جماعتوں یا کسی بھی قسم کی تنظیم کے ورکروں، حمایتوں کی طرف سے احتجاج یا اجتماع یا مظاہرے کے دوران سڑک پر ٹریفک بند ہو جانے سے اگر ایمرجنسی علاج کیلئے ہسپتال جانے والا مریض، ایمبولینس یا کسی بھی ٹرانسپورٹ میں لے جاتے ہوئے......دوران سفر وفات پا جائے تو ایسے ناحق خون کا گناہ، کیا ٹریفک روکنے والوں اور اُن کے رہنماؤں اور لیڈروں پر ہوگا۔

کیا اِس بات کیلئے متعلقہ رہنما، لیڈر (سیاسی یا غیر سیاسی) قوم سے باضابطہ معافی مانگیں گے۔

خونِ ناحق کی سزا ملنا......قانونِ قدرت ہے

☆☆☆

نفرت کے درخت سے محبت کے پھل کی اُمید رکھنا احمقانہ عمل ہے

نفرت کے درخت سے محبت کے پھل کی اُمید رکھنا احمقانہ عمل ہے۔جس بچے کو ذاتیات، نسل، برادری، علاقائی، عقیدے کی بنیاد پر نفرت کی تربیت دی جائے تو اُس معاشرے میں انسانیت کی محبت کا پودا کیسے پھل پھول سکتا ہے۔جدید دور میں میڈیا کے ذریعے طاقتور قوتیں انسانیت میں تفرقہ ڈال کر اپنے

گھٹیا مفاد پورا کرتی ہیں۔

انسانیت ایک ہی ہے ہر انسان برابری کا درجہ رکھتا ہے۔

ایک دوسرے سے محبت......انسان میں عزت اور احترام پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆

سیاسی اور غیر سیاسی لیڈروں کے نام

کیا کسی معاشرے کی معاشی صورتحال ہنگاموں، ہڑتالوں، جلوسوں اور دھرنوں سے بہتر ہوتی ہے یا خراب ہوتی ہے۔ایسی صورتحال کو ایک دیہاڑی دار مزدور سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا کہ وہ کس کرب میں مبتلا ہوتا ہے۔

جن ملکوں کی معاشی حالت بہتر ہے

کیا وہاں کاروبار میں رکاوٹ ہوتی ہے؟

معاشیات......روزمرہ کے کاروبار چلتے رہنے کا نام ہے

☆☆☆

دنیا کے دولت مند......غریبوں کی معافی

دنیا کے دولت مند......غریبوں کی معافی پر پلتے ہیں

دنیا میں پیدا ہونے والے سب انسان برابر

دنیا کے وسائل سب کے سانجھے برابر

دولت مند تھوڑے......غریب زیادہ

کبھی ہوسکتا ہے کہ غریبوں کی دولت چند لوگ چھین لیں

اگر غریب واپس لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں

دنیا کے دولت مندوں کو غریبوں نے معاف کیا ہوا ہے

☆☆☆

دنیا کا سماجی معاشی نظام تیزی سے بدل رہا ہے
غربت کا تصور ختم ہو جائے گا

سیٹلائٹ دور میں جدید نظام مواصلات کے ذریعے دنیا بھر میں انسانوں کے آپس میں رابطے بڑھ رہے ہیں۔ایک جگہ کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو فوری طور پر دنیا میں خبر پھیل جاتی ہے۔انسان پہچان رہا ہے کہ دنیا میں انسان ایک ہی ہے،ایک جیسا۔صرف رہنےسہنے،لباس،خوراک میں علاقائی لحاظ سے فرق ہے۔

اکیسویں صدی میں ہی دنیا بھر میں سماجی معاشی نظام یکسر تبدیل ہو جائے گا۔سب انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا ہوں گی۔غربت کا تصور ختم ہو جائے گا۔

نئ نسل......نئ روشنی

☆☆☆

عزت شہرت کو محفوظ رکھنے کیلئے......ایک سبق

کسی بھی ملک کے سرکاری نظام حکومت میں کوئی بھی شخص اپنی آئینی قانونی ذمہ داری اور دائرۂ اختیار سے تجاوز کرے گا تو وہ اپنی عزت،شہرت اور تشخص کھو بیٹھے گا۔ہوسکتا ہے کہ کوئی وقتی مفاد پورا ہوتا ہوگا۔لیکن بالآخر ذلت خواری اُس کا مقدر بن جائے گی۔

نئ نسل کیلئے......ایک سبق

☆☆☆

دنیا میں ایک بھی انسان کا بھوکا سونا
پوری انسانیت کیلئے باعث توہین ہے

دنیا میں ایک بھی انسان کا بھوکا سونا

پوری انسانیت کیلئے باعث توہین ہے۔

انسانیت سمجھے یا نہ سمجھے......خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

انسانی شعور......اور......شیطانی فتور میں فرق

1- انسانوں کو کسی بھی قسم کا نقصان دینے والی سوچ کو شیطانی فتور کہا جائے گا۔

2- انسانوں کی خیر و عافیت بہتری بھلائی والی سوچ کو انسانی شعور کہا جائے گا۔

انسانوں کی شعوری بیداری وقت کی مضبوط ترین طاقت ہوتی ہے اِس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

☆☆☆

سادہ اور معصوم عوام......کرپشن کا نظام......مشٹنڈا نظام

سادہ اور معصوم عوام ہر استعمال کی اشیاء پر ٹیکس ادا کرتے ہیں اس کے عوض اُن کو کرپشن زدہ مشٹنڈا نظام دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

وطن کے پرائے بچے

آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے

عہدیدار......منصف......یا عام شہری

سیاسی ہوں یا غیر سیاسی ہوں

اپنی ذمہ داری آئین اور قانون کے مطابق

دیانتداری سے نہ ادا کریں تو

وہ وطن کے پرائے بچے بن جاتے ہیں

ملکی قانون کی ہر خلاف ورزی کا عمل بد دیانتی کا عمل ہوتا ہے جس سے وطن کے معاشرتی نظام کو نقصان پہنچتا ہے۔ ملک کو نقصان پہنچانے والے وطن کے پرائے بچے کا کردار ادا کرتے ہیں۔

جرم کرنے والے ...... جرائم کی سرپرستی کرنے والے، عدل و انصاف میں ڈنڈی مارنے والے......کاروبار میں دو نمبری کرنے والے، کمزور اور عورتوں پر ظلم و ستم کرنے والے ...... بچے بچیوں پر

جبر اور زیادتی کرنے والے......کاروبار میں دو نمبر مال بنانے والے،خوراک کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے......ایسے سارے معاشرتی جرائم میں ملوث لوگ وطن کے پرائے بچوں کا کردار ادا کرتے ہیں۔

☆☆☆

کسی بھی ملک کا جمہوری عمل......ایک سنجیدہ عمل

ملک کے شہری لمبی لمبی لائنوں میں کھڑے ہو کر گھنٹوں انتظار کے بعد اپنے پسندیدہ امیدوار کو الیکشن میں ووٹ ڈال کر منتخب کرتے ہیں۔اگر منتخب ہونے والا نمائندہ اسمبلی میں حلف نہ اُٹھائے، اسمبلی میں کاروائی میں غیر حاضر رہے یا استعفیٰ دے دے تو ایسے عمل سے وہ اپنے ووٹروں کی توہین کا باعث بنتا ہے اور اُن کی بہتری بھلائی کی اُمیدوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

الیکشن کے انتظامات کے خرچہ قوم کے خزانے سے کیا جاتا ہے۔ایسے لوگوں سے الیکشن کے انتظامات کا خرچہ بھی وصول ہونا چاہیے۔ایک سے زائد سیٹوں پر الیکشن جیتنے والا امیدوار صرف ایک سیٹ اپنے پاس رکھنے کا اہل ہوتا ہے۔جبکہ خالی ہونے والی سیٹوں پر دوبارہ الیکشن قوم کے خزانے سے ہی دوبارہ کروایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں قانون بننا چاہیے۔

ملکی سلامتی،شہریوں کی امن سلامتی اور اُن کی بہتری بھلائی کے منصوبے جمہوری عمل کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں۔

☆☆☆

رب ہی جانے......کون بشر ہے

بشر کی ایک تعریف:

وہ جو انسانیت کی بھلائی کی سوچ رکھے۔

انسانیت کی کسی بھی لحاظ سے بھلائی کرے۔

رب ہی جانے کون بشر ہے؟

انسانیت کو تکلیف دینے والا......نقصان پہنچانے والا

یا انسانیت کی بھلائی کرنے والا
رب کے پاس جانے سے پہلے
یہ سوچ لیں......کون بشر ہے

☆☆☆

انسانوں کی فتح کی دعا...... برتری کی خاطر

جب جنگ ہوتی ہے، جھگڑا ہوتا ہے۔
ہر ملک کے لوگ...... ہر علاقے کے لوگ
قوم قبیلے کے لوگ......اپنی برتری کی دعا مانگتے ہیں
اپنے خالق سے
خالق ایک......سب کا خالق......سب انسان
سب برابر......دعا ایک دوسرے پر برتری کی
برتری حاصل کرنے کیلئے کتنا خرچہ؟
قوم کے ٹیکس کا پیسہ
برتری کیلئے......یا......خوف سے چھٹکارے کیلئے
کیا انسانیت خیال کرے گی
کہ ٹیکس کے پیسے کا صحیح استعمال یا فضول خرچی
انسان عقل و دانش سے کام لے کر سب جھگڑے اختلافات حل کر سکتے ہیں۔ بجائے جھگڑے اور جنگ لڑنے کے۔
انسانیت کی منزل......سب کی بھلائی

☆☆☆

سب کی خیر......اپنی خیر

اپنی خیر کی دعا کرتے وقت

دوسروں کی خیر کا خیال رکھنے سے

اپنی خیر کی دعا کی قبولیت قریب المُمکن بنائیں

☆☆☆

سیاسی وابستگی کی وجہ سے......جذباتی استحصال سے بچیں

Exploitations کا شکار ہونے سے خبردار رہیں

ذہنی وجسمانی صحت کے ساتھ مالی معاملات اور قیمتی وقت کے نقصان سے بچنا بہتر ہے۔

اپنے خیالات اور ذہن کے مطابق فیصلہ کریں

انتخابات کے موقع پر اپنے پسندیدہ امیدوار کو ووٹ ڈال کر اپنا حق رائے دہی اور فرض ادا کریں۔

خیال اپنا اپنا......مرضی اپنی اپنی

☆☆☆

خودفریبی سوشل سسٹم

ملک کے تمام سرکاری شعبہ جات بشمول انصاف میں کام کرنے والوں کی اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر ترقیاں ہوتی ہیں۔جس ملک میں کرپشن اور ناانصافی کی سستم زدگی عام ہو، جو معاشرتی حالات حاضرہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔وہاں پر نارمل روٹین کی بنا پر ترقیاں ہونا،خودفریبی سوشل سسٹم کی نشانی ظاہر کرتا ہے۔

کوئی بھی سوشل سسٹم عوام کی ضروریات زندگی کی ہر شے پر ٹیکس کے ذریعے چلتا ہے جس میں مانگ کر گزارہ کرنے والا فقیر، گداگر بھی شامل ہے۔ترقی پانے والے خوش قسمت گنے جاتے ہیں اور مبارکبادیں وصول کرتے ہیں۔دوسری طرف عوام اپنے جائز حقوق وانصاف اور آٹا روٹی کیلئے پریشان حال رہتے ہیں۔

ایسے نظام کو خودفریبی کا نظام کا نام ہی دیا جا سکتا ہے

خاموش انقلاب

اکیسویں صدی انفارمیشن آ گاہی بیداری کی صدی

عقل و دانش کی نئی جہتوں کی صدی

لانگ مارچ، جلسے جلوس، پرانی باتیں طور اور طریقے

ملک میں بہتری بھلائی کیلئے انتخابات والے دن اپنے ووٹ کے ذریعے خاموش انقلاب لائیے

اپنی ذہنی سیاسی پختگی پر اعتماد کیجئے۔

اپنے خیالات اور ذہن کے مطابق فیصلہ کریں۔

انتخابات کے موقع پر اپنے پسندیدہ امیدوار کو ووٹ ڈال کر اپنا حق رائے دہی اور فرض ادا کریں۔

خیال اپنا اپنا......مرضی اپنی اپنی

☆☆☆

نام بہادر......خوف عوام کی رائے سے

کیسی بہادری جو عوام کی رائے سے خوفزدہ ہو

بہادر، عقلمند اور بزدل بیوقوف میں کیا فرق ہوتا ہے

ملک میں کسی بھی فرد پارٹی یا ادارے کو آزادانہ عوامی رائے سے خوفزدہ نہ ہونا چاہیے۔

عوام کے اجتماعی عقل و دانش کے نظام پر اعتماد اور بھروسہ کیجئے

انسانیت کی سلامتی، امن، بہتری، بھلائی کا صرف ایک راستہ

بلاخوف وخطر......عوام کی آزادانہ اجتماعی دانش پر مکمل اعتماد

☆☆☆

ملک جمہوریت اور عوام کی بہتری

جمہوریت......اجتماعی دانش کا نظام ایک درخت کی مانند ہوتا ہے

جو ارتقائی وقت کے ساتھ پھلتا پھولتا ہے۔ پرانے پتے ''کرپٹ نا اہل نا کارہ لوگ'' جھڑ جاتے

ہیں، وقت مقررہ پر پانی (الیکشن) دیتے رہنے سے نئی شاخیں، نئے پتے نمودار ہوتے ہیں۔ اگر پودے کو غیر جمہوری غیر سیاسی نظام کی آری سے کاٹتے رہیں تو پودا چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اور جمہوریت ایک لعنت ملامت کی علامت بن جاتی ہے۔

جمہوری نظام کے تسلسل کے ساتھ چلنے میں ہی معاشرے سماجی معاشی سیاسی استحکام میں ہی عوام کی بہتری بھلائی کا راز ہے۔ نظام کے چلانے میں اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ کامیاب نہیں بلکہ نقصان ہی ہوگا۔

ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھ کر مستقبل کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

☆☆☆

کیا دنیا کے سارے لیڈر سچ بولتے ہیں؟

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دنیا کے سارے لیڈر سچ بولتے ہیں

ملکوں کے شہری اس بات پر اعتماد اور یقین رکھتے ہیں کہ اُن کے لیڈر سچ بولتے ہیں۔

اگر یہ درست ہے تو

پھر دنیا میں انسانوں کی اکثریت کسی نہ کسی وجہ، طور اور طریقے سے خوراک کی کمی، علاج کی سہولت، تعلیم سے محرومی اور غربت کا شکار کیوں ہے؟

یہ کس قسم کا سچ ہوتا ہے جس میں انسان مختلف قسم کی محرومیت کے شکار رہتے ہیں۔

دنیا میں ایک ہی قسم کا سچ ہوتا ہے جس میں شفافیت، Transparancy کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ ایسا صرف عمل سے ثابت ہوتا ہے۔

لیڈر وہ جو سچ بولے...... منزل صرف سچ کو ملتی ہے

باقی بھٹکتی راہ کے مسافر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سیاست کے بچے کو جوان ہونے دیا جائے

دنیا کے اکثر ترقی پذیر ممالک میں غیر سیاسی حکومتیں قائم رہنے سے یا سیاسی حکومت کو پس پردہ کنٹرول میں رکھنے سے عوام کی سیاست سے متعلقہ ذہنی سطح پرورش نہیں پاتی۔شخصیت پرستی کا دور شروع ہوجاتا ہے۔ادارے کسی کو جوابدہ نہیں رہتے۔کرپشن فروغ پاتی ہے۔ملکی دولت دوسرے ملکوں میں منتقل ہوجاتی ہے۔الیکشن میں انسانی کردار کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔''کھانداسی تے لانداوی سی'' کا نعرہ مقبول عام ہوجاتا ہے۔احتساب کا لفظ شرمندگی کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔ اخلاقیات کے پیمانے گراوٹ کا شکار ہوجاتے ہیں۔الزام تراشی کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔

Default کے گہرے بادل آسمان پر چھا جاتے ہیں۔عوام اپنے ادا کردہ ٹیکس کے غلط اور ناجائز استعمال کے شعور سے نابلد رہتے ہیں۔ جرائم کے انہونے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ریاست کی رٹ کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔قانون کی حکمرانی مذاق کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔

ان سب باتوں کا حل......آئین اور قانون کی عملداری میں ہے

عوام اختلافات سے بالاتر ہو کر ہمت کریں......آگے بڑھیں

قانون کی عملداری کو یقینی بنائیں

بچ جائیں گے وگرنہ

بھوک،ننگ،افلاس اور سلامتی کے عدم تحفظ کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہیں

☆☆☆

وہ کیسا ملک اور معاشرہ ہوگا

جہاں لوگ کردار کے شرفاء کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور کرپشن کے کارخانے سے تیار ہونے والے نام نہاد شرفاء کو سلام کرتے اور عزت دیتے نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

کیا کوئی ایسا لیڈر گذرا جو قانون کی پابندی کی بات کرے

شاید ہی کوئی سیاسی یا غیر سیاسی ایسا لیڈر ہو جو اپنی تقریر میں اپنی پارٹی، ساتھیوں، حامیوں، کارکنوں سے کہے کہ وہ ''قانون کی پابندی کریں''۔

قانون کی پابندی کی بات نہ کرنا اخلاقی قوت میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔

قانون کی پابندی کامیاب ملکی نظام کی بنیاد ہوتی ہے

☆☆☆

حقیقی دانش......اور مصنوعی دانش

حقیقی دانش

عوام کے آزادانہ اظہار رائے کے ذریعے بہتری بھلائی کے مقصد کیلئے منظر عام پر آتی ہے۔

مصنوعی دانش

تنخواہ دار طاقتور گروہ کی مرضی زبردستی نافذ کرنے کے ذریعے معاشرے پر مسلط ہوتی ہے

☆☆☆

قدرت تمام انسانوں کو پیدا کرتی ہے لیکن؟

قدرت تمام انسانوں کو پیدا کرتی ہے لیکن انسان اپنی ذہنی عدالت لگا کر دوسرے انسانوں کو صرف اس بات پر سزا دیتے ہیں، جان سے مار دیتے ہیں کہ دوسرے انسان کا تعلق غیر مذہب، مختلف عقیدے، فرقے، رنگ، نسل، قوم قبیلے، گاؤں، شہر اور ملک سے ہے۔

انسان کی پیدائش میں انسان کی مرضی یا خواہش شامل نہیں ہوتی۔

احترام انسانیت تمام انسانوں پر فرض ہے۔

تمام انسانوں کی سلامتی، تحفظ جان یکسو برابر ہے۔

☆☆☆

جمہوری عمل میں رکاوٹ آنے کے سیاست پر بُرے اثرات

ترقی پذیر ممالک میں ہر کچھ سال بعد جمہوری عمل کے تسلسل کو توڑنے مروڑنے سے سیاست میں شخصیت پرستی اور اُس کے ساتھ خاندانی وراثتی سیاست فروغ پاتی ہے۔ایک شخصیت کے بعد اُس کی اولاد پھر اولاد کی اولاد سیاسی لیڈر بن جاتے ہیں۔ایسا لگنا شروع ہو جاتا ہے کہ اس ملک کے سیاسی ورکروں، مڈل کلاس اور غریب گھرانوں میں دانش پیدا ہی نہیں ہوتی۔

قدرت کی طرف سے بلاتمیز ہر بچے کو عقل و دانش سے نوازا جاتا ہے۔دنیا میں سب انسانوں کو برابری کے لحاظ سے مواقع ملنے چاہئیں۔سب کا بنیادی حق ہے۔سیاست ہو، تعلیم ہو یا روزگار ہو۔

مواقع فراہم کرنا انسانیت کی ذمہ داری ہے

ملک نظام چلانے والوں کی ذمہ داری ہے

☆☆☆

غربت آسمان سے نازل نہیں ہوتی

غربت آسمان سے نازل نہیں ہوتی۔یہ انسانوں کے بنائے ہوئے بدنیتی پر مبنی غلط معاشرتی نظام کا نتیجہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے مفادات کا رُخ طاقتور اور دولت مند طبقے کی جانب ہوتا ہے۔معاشرتی نظام ایسا ہونا چاہیے کہ کسی کو خوراک، لباس اور دیگر بنیادی سہولتوں سے محرومی کا احساس نہ ہو۔سب سے بڑھ کر کسی کو غربت کا احساس نہ ہو کہ وہ غریب ہے۔

ایسی تمام تر ذمہ داری نظام کے چلانے والوں پر عائد ہوتی ہے۔

انسان سب برابر ہیں۔سب کے حقوق برابر ہیں۔

☆☆☆

زمین خوراک سے بھری پلیٹ

زمین وسائل، ذرائع اور خوراک سے بھری پلیٹ

8 ارب انسانوں کیلئے کافی سے بھی زیادہ

اگر

حوصلہ، صبر اور عقل و دانش کے ساتھ
مل جل کر دوستانہ اور امن سلامتی کے ماحول میں مل جل کر کھائیں
اس کے لیے سمجھ کا پیمانہ قبول کرنا ہوگا
مسئلہ جھگڑا شروع ہوتا ہے جب طاقتور/ دولت مند اپنی مذموم ذہنیت کے ساتھ دھونس دھاندلی کے ذریعے چھوٹا پن کی گھٹیا حرکت کرتا ہے
طاقت زیادہ اور دماغ چھوٹا ہو تو
پاگل پن کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے

☆☆☆

قانون کا مذاق اور ٹریفک کا نظام

اگر کسی معاشرے میں کسی نے قانون کا مذاق ہوتے دیکھنا ہے

یا

قانون کا احترام ہوتے دیکھنا ہے تو
وہ اُس معاشرے کے ٹریفک کے نظام کا مشاہدہ کر لے
اُس کو معاشرے کے بُرے اور اچھے ہونے کا پتہ چل جائے گا
کیونکہ کسی بھی معاشرے کا ٹریفک کا نظام اُس ملک کے اچھے بُرے نظام کی عکاسی کرتا ہے

☆☆☆

چھوٹے دماغ کے مالک لیڈر

ہے کوئی سیاسی، غیر سیاسی یا احتجاجی لیڈر جس کے جلسے یا جلوس سے عام عوام کو گزرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، کوئی مشکل درپیش نہ ہو
ہے کوئی ایسا لیڈر جو اپنے ساتھیوں، حامیوں کو یہ کہے کہ وہ قانون کی پابندی کریں
ہے کوئی ایسا حکمران لیڈر ج اداروں سے اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ سب قانون کی پابندی

کریں، قانون پر سختی سے عملدرآمد کروائیں

اگر ایسا کوئی قانون نہیں ہے تو ایسا قانون بنایا جائے کہ ادارے کے سربراہ قانون پر عملدرآمد نہ کرواسکنے پر عہدے سے فارغ کردیا جائے۔

ٹرک پر چڑھ کر لیڈر کے ساتھی ٹریفک میں پھنسی ہوئی گاڑیوں کے رش کو دکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ سر دیکھیں کتنا بڑا جلوس ہے اور لیڈر بھی خوش ہوجاتا ہے۔ دوسری طرف عوام تکلیف کے اندوہناک مرحلے سے گذر رہی ہوتی ہے

چھوٹے دماغ کے مالک لیڈر......عوام کیلیئے زحمت کا باعث

☆☆☆

سکندراعظم کانفرنس......غریب اعظم کانفرنس

سکندراعظم کانفرنس کی طرز پر عنقریب غریب اعظم کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ جس میں تمام غریبوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ کانفرنس کے مقام کے تعین کا اعلان جلد متوقع ہے۔

غربت کی حکمرانی کب شروع ہوئی ...... کب زوال آیا......اور اس کا مستقبل کیا ہے جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

☆☆☆

عقل سمجھ کے درجے......اعلیٰ ترین یا گھٹیا ترین

اعلیٰ ترین......گھٹیا ترین درجے

اعلیٰ ترین درجہ......ایک انسان کا دوسرے انسان کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھنا۔ دوسرے انسان کو بلاتمیز عورت/ مرد ہر انسان کی عزت واحترام کرنا، خیال رکھنا۔

دوسرے انسان کو کسی بھی قسم کا یا طور طریقے سے نقصان نہ پہنچانا

عقل سمجھ کا گھٹیا ترین درجہ...... کسی بھی لحاظ سے دوسرے انسان سے نفرت کرنا، اُس کو حقیر سمجھنا۔

کسی بھی لحاظ سے یا طور طریقے سے نقصان پہنچانا، ظلم وتشدد کرنا، عورت کی توہین یا بے حرمتی کرنا،

چوری ڈاکے اغوا میں ملوث ہونا، کرپشن کرنا، تکبر، لالچ اور غرور کرنا۔

دنیا میں ہر قسم کی غربت، بگاڑ، ہلاکت خیزی تباہی بربادی کا سبب گھٹیا ترین عقل سمجھ کے مالک انسانوں کی وجہ سے ہے۔ایسے حالات میں عہدے، دولت، نمائشی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

☆☆☆

بیروزگاروں کا سردار یا دولت سے مالا مال......لیڈر

بڑے بڑے جلوس دو باتیں ظاہر کرتے ہیں کہ ان میں شامل لوگ یا تو بیروزگار ہوتے ہیں یا روزگار، روزی، روٹی سے بے فکر ہوتے ہیں۔ٹرک پر بیٹھا لیڈر یا تو بیروزگاروں کا سردار لگتا ہے یا دولت سے مالا مال لگتا ہے۔

لیڈر حضرات نے کچھ کرنا ہے تو اپنے عمل سے ثابت کریں۔عوام کو وعدے تسلیوں یا دھوکے میں مت رکھیں۔

ایک تجویز......ایک مشورہ

☆☆☆

انسانی شان اور فخر کے پیمانے کے انوکھے انداز

بعض لیڈر ٹریفک اور دیگر کسی قسم کے قانون کی پابندی نہ کرنے میں اس عمل کو اپنی شان اور فخر کی بات سمجھتے ہیں۔سمجھ سمجھ کی بات ہے۔

لیڈر کو ماننے والوں کی بھی سمجھ کی بات ہے۔

انسانی شان اور فخر کے پیمانے کے انوکھے انداز

☆☆☆

جلد اور گھر کی دہلیز پر انصاف

حالات کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں جلد اور گھر کی دہلیز پر انصاف پہنچانے کیلئے عدالتیں، سائلیں، ملزمان اور گواہان کے گھر پر یا ہسپتال میں داخل لوگوں کے پاس خود جا کر انصاف

کے تقاضے پورے کیا کریں گے۔اس طرح جلد اور گھر کے دروازے پر انصاف مہیا کرنے کی اعلیٰ مثال قائم ہو جائے گی۔

عالمی معاشرے میں بھی عدالتوں کی عزت میں اضافہ ہوگا۔

کسی مرحوم شاعر کی روح سے معذرت کے ساتھ

کچھ شہر کے لوگ بھی پاگل تھے
کچھ ہمیں بھی بے عزتی کروانے کا شوق تھا

انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں جب شہریوں کے درمیان چھوٹے بڑے، امیر غریب، ورکر، لیڈر کی انصاف کرنے کی تمیز رکھی جائے گی۔عدالتیں اپنی توہین کی مرتکب اور زوال کا باعث بنیں گی۔

نفرت کی آگ......ایک دماغی مرض،ایک نفسیاتی ہتھیار

نفرت دماغ میں موجود (Neurons) کو نقصان دیتی ہے۔نفرت کرنے والے شخص کو اندازہ نہیں ہو پاتا کہ وہ ایک سنگین دماغی مرض کا شکار ہے۔ یہ اُس کی ذہنی صلاحیتوں کو متاثر کرتا ہے اور اُس کی تخلیقی مثبت سوچ کو مفلوج کرنے کا باعث بنتا ہے۔مشاہدے میں آتا ہے کہ نفرت کے دائرہ میں رہنے والے ساری عمر اس دائرے سے باہر دوسروں کی مثبت سوچ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ہی قائم کردہ محدود حلقے کی سوچ میں قید رہتے ہیں۔جنہیں اپنی ذات کے ذہنی قیدی کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔

نفرت کی بے شمار وجوہات میں سے کچھ نمایاں ہیں: ’’رنگ،نسل،قوم،قبیلہ،علاقہ،عقیدہ،فرقہ، مذہب،امیر،غریب،صنعتکار،مزدور،افسر،ماتحت،ملک وملت،طاقتور،کمزور،ظالم اور مظلوم۔

دنیا میں 8 ارب انسان سب قدرت کے تحفے
کسی کو کسی پر برتری نہیں سب برابر۔

نفرت کی آگ سے بچ کر دنیا میں عزت،محبت،احترام، برابری کے جذبے ساتھ زندگی گزارنے میں ساری انسانیت کی بہتری، بھلائی کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

تکالیف ومحرومیات کا سبب......موٹے دماغ کے مالک لوگ

سب انسانوں کے دماغ کا سائز اور وزن تقریباً ایک جیسا ہوتا ہے۔لیکن کچھ انسانوں کے دماغی خلیے طاقت اور لالچ کی وجہ سے موٹے ہو جاتے ہیں۔ان کی نظروں میں باقی سب انسان کمتر دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے نظریے کے لوگوں سے انسانوں کی بھلائی کی امید رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ اور فریب میں رکھنے کے برابر ہے۔دنیا میں انسانوں کی بیشتر تکالیف اور محرومیات کا سبب موٹے دماغوں کے مالک لوگوں کی وجہ سے ہے۔

سب انسان ایک جیسے......سب انسان برابر

دنیا کے سب انسان برابری کی فضا میں ہی خوشی خوشحالی،امن،سکون کی زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆☆☆

عقلاں دے بلاوے

جدوں دی دنیا بنی ایہہ رولا ای رہیا......جندری کیویں گذاریئے

رب نے اپنے پیارے تے خاص بندیاں دے ذریعے

چنگی جندری گذارن دے سبق دسن لئی......عقلاں دے بلاوے بار بار بھیجے

بلاوے بڑے آسان تے سوکھے

بندہ ای لالچی ہو جاندا اے......کچھ کھان نوں لبھے تے کہندا سارا ہی کھا جاواں

تھوڑی جئی طاقت آہندی تے دوجیاں کولوں کھون لگ پیندا

نہ صبر کردا نہ شکر کردا......لالچ دا مارا طاقت دا اندھا

وچوں اِک ہور رگ پھڑک پیندی

نفرت دی رگ جدھر ویکھو

کدھرے ذات پیشہ،کدھرے قوم قبیلہ تے کدھرے دیساں دی نفرت

سب توں وڈی طاقت دی نفرت

جھیڑا ذرا طاقت پھڑ دا دوجیاں نوں ماڑا سمجھن لگ پیندا

بندے نوں بندہ نئیں سمجھدا

فیر جدوں طاقت گھٹ دی...... تھاں تھاں دے ٹھڈے کھاندا

جے ساریاں نوں اپنے ہی ورگا بندہ سمجھے

بجائے مارن دے کھون دے...... رل مل کے رہوے...... اِک دوجے دا دھیان رکھے

تے عقلاں دے بلاوے تے عمل کرے

تے کوئی رولا نہیں رہندا...... سب دی سلامتی تے خوشیاں...... رَل مل کے رہن نال

☆☆☆

وطن دے سوہنے پترو!

وطن دے سوہنے پترو!

جیہڑا وی قانون بناؤ

اوہدے آکھے لگو

چنگے رہوو گے

نئیں تے دھکے کھاؤ گے

سارے دے سارے

وچے ای طاقت والے وچ ماڑے

اے قدرت دا قانون اے

اوہنوں آواز نہ مارو

تسیں اوہنوں جھل نہیں سکو گے

اُڑا کے لے جائے گا

نکے وی تے نیانے وی

اے نادان انسان...... پیدائش تیرے اختیار میں نہیں

سرحد کی ایک لکیر کے آر یا پار

ایک اِدھر پیدا ہو گیا تو اُس کا وطن وہ

دوسری طرف پیدا ہوا تو اُس کا وطن دوسرا

تو پھر نفرت کیوں...... جب پیدائش تیرے اختیار میں نہیں

نہ نسل نہ قوم...... نہ رنگ نہ قد...... نہ ذات نہ پات...... نہ قبیلہ نہ ملک

ایشیا، افریقہ، امریکہ یا یورپ آسٹریلیا...... ایسا کچھ بھی تیرے اختیار میں نہیں

تو یہ نفرت کا کیڑا...... جراثیم کیسا

نفرت کرنا تیرے اختیار میں...... تو پھر لڑتا جا...... مرتا جا

نہ خود امن میں...... نہ دوسرا امن میں

یہ کیسا اختیار...... اے نادان...... سیانا بن

سب جیسے تیرے انسان...... خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو

سیانا بن سیانا...... تو قدرت کا تحفہ...... اُس کی قدر کر

سارے انسان قدرت کے انمول تحفے...... جو بازار میں نہیں ملتے

نفرت نہ کر...... سرحدوں کی لکیریں ختم کر

☆☆☆

عقل کے اندھوں کا سیمینار

سیمینار عنوان:

آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کے فوائد

صدارت......؟

مقررین......؟

وقت............؟

مقام............؟

حاضرین......؟

☆☆☆

Global Research News Letter 4 July 2023

Article By: Dan Fournier

Reports: ILO, UNODC, Save Children

اقوام متحدہ متوجہ ہو

انسانی درندگی کا ایک پہلو......بچے فرشتے ہوتے ہیں

حکومتوں کی موجودگی میں دنیا میں بچوں کی اسمگلنگ کا بھیانک کاروبار

1- دنیا میں انسانی سمگلنگ کے 27% کیسز بچوں سے متعلقہ ہیں۔ ہر تین بچوں میں دو بچیاں ہوتی ہیں۔

2- بچوں کو زبردستی مزدوری، گھریلو ملازم، فیکٹری ورکر، کان کنی کے علاوہ جنسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

3- پناہ گزین مہاجرین کیلئے بہتر مستقبل کیلئے بآسانی اسمگلروں کا نشانہ بنتے ہیں۔

4- زبردستی شادیوں کیلئے بچیوں کی اسمگلنگ کی جاتی ہے۔

5- جنگ سے تباہ شدہ ملکوں کے بچے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے زیادہ آسانی سے اس کا شکار ہوتے ہیں۔

6- ماڈرن زمانے میں فیس بک، ٹک ٹاک، گیمز، Apps، Chat اس کا بڑا ذریعہ ہیں۔

7- بچوں کی اسمگلنگ کا کاروبار کا حجم غیر قانونی اسلحہ اسمگلنگ کے حجم سے زیادہ ہو گیا ہے۔

8- 150 بلین ڈالر، زبردستی مزدوری کا کاروبار میں سالانہ 150 بلین کمائے جاتے ہیں۔ جسم

فروشی کے کاروبار میں 35 بلین ڈالر کمائے جاتے ہیں۔

9- اس میں ملوث ائیر لائن، 34 بلین ڈالر کماتی ہے ہر سال 22 بلین بڑھ رہا ہے۔

10- 6.3 ملین بچے بچیاں جنسی استحصال کا نشانہ بنتے ہیں۔

11- بچوں کو گود میں لینے والے کئی کریمنل گینگ بھی شامل ہیں۔ جو ایک ہی نام پر 10-20-30-40 بچے گود میں لینے کی رپورٹس بھی ہیں

حقائق کی بنیاد پر تصویری فلم The Sound of Freedom Movie کے نام سے Youtube پر دستیاب ہے۔

☆☆☆

ہنگامی صورتحال میں خون قبول......ویسے نفرت......
غیر متوازی دماغ کے مالک انسان

دنیا کے سارے انسانوں کا خون Blood ایک ہی ہے (پازیٹو، نیگٹو گروپس)

نہ کوئی ذات، قوم، قبیلہ یا ملک، مذہب، عقیدہ، امیر، غریب، افسر، ماتحت

حادثات، سانحات، قدرتی آفات میں زخمی ہونے والے انسان کی جان بچانے کیلئے فوری طور پر دستیاب متعلقہ گروپ کا خون لگایا جاتا ہے

مختلف وجوہات کی بنا پر نفرت زدہ انسانوں کا خون بھی لگتا ہے۔

ویسے اُن سے نفرت کی جاتی ہے۔

کسی دولت مند کی جان بچانے کیلئے کسی غریب کا خون بھی قبول ہوتا ہے۔

اسی طرح دنیا بھر کے لوگوں سے امداد بھی وصول کی جاتی ہے۔ اس وقت تو ساری نفرت بھول جاتے ہیں۔

ہر انسان کو اپنی طرح ایک انسان سمجھنا ہی انسان ہونے کا ثبوت ہے

دوسری صورت میں سب فریب، دھوکا، بے وقوفی اور کم عقلی ہے۔

ایسا سب غیر متوازی انسانی دماغ کے مالک ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

☆☆☆

یونیورسٹی آف انسانیت کی ڈگریاں

سچ، انصاف، دیانتداری، عزت، محبت، احترام، برابری، ہمدردی، برداشت، رواداری، بھائی چارہ دوسروں کا خیال رکھنا، ضرورت مند کی مدد کرنا، عورت کی عزت کرنا، بچوں پر شفقت کرنا۔

جو یونیورسٹی آف انسانیت کی ان ڈگریوں سے محروم ہے وہ دیگر قائم شدہ سرکاری یا پرائیویٹ یونیورسٹیوں سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے باوجود بالکل ان پڑھ انسان ہے۔

حکمران ہو، رہنما ہو...... یا...... عام انسان

☆☆☆

ماضی یا حال......وطن کے ایسے سیانوں کو سلام

خوراک میں ملاوٹ کی سرپرستی کر کے اپنے بچوں کو ملاوٹ شدہ خوراک کھلاتے ہیں۔

جعلی ادویات کی سرپرستی کر کے اپنے بچوں کو ایسی دوائیوں سے علاج کرواتے ہیں۔

ناانصافی کے فیصلے کر کے اپنے بچوں کے لیے انصاف کے طلبگار رہتے ہیں۔

میرٹ کی خلاف ورزی کر کے نسلوں کو نااہل لوگوں کے سپرد کرتے ہیں

کرپشن کی سرپرستی کر کے دنیا کے اچھے ممالک کی لسٹ میں پچھلے اور آخری نمبروں پر شمار کرواتے ہیں

جو قانون کی خلاف ورزی کی سرپرستی کر کے ملکی نظام کو تباہی کے کنارے پہنچاتے ہیں۔

جس میں ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھے اب کیا ہوگا۔

وہی ہوگا جو برائی کی سرپرستی کرنے والوں سے صدیوں سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔

☆☆☆

ڈکٹیٹر شپ نظام کا نافذ ہونا

کرپشن اور لاقانونیت کی جانب پہلا قدم

نظام عدل کا قاتل......نظریہ ضرورت

☆☆☆

شیطان انڈسٹری کی مصنوعات (برانڈ)

دنیا میں چیزوں کے استعمال کا مشہور برانڈ Fool Brand (بیوقوف برانڈ)

جو بھی شخص ظلم کرتا ہے، بددیانتی کرتا ہے، ناانصافی کرتا ہے، پھر تکبر اور نفرت کرتا ہے۔قتل جیسے بھیانک جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ کھانے پینے کے برتن اور پہننے کی ہر شے میں "Fool Brand" (بیوقوف برانڈ) استعمال کرتا ہے۔جس سے خود اُس کی ذات بیوقوف "Food Brand" کا اشتہار بن جاتی ہے۔

انسانوں کیلئے غور کا مقام......

کہیں وہ ایسی مصنوعات (برانڈ) کا استعمال تو نہیں کر رہے

سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

عام شہری کا احترام کرنے کا کوئی سکول، کالج یا اکیڈمی

عام شہری کو عزت سے پکارنے کا کوئی سکول، کالج یا اکیڈمی

ماتحت یا ملازم کو عزت سے پکارنے کا کوئی سکول، کالج یا اکیڈمی

ہر شہری روزمرہ زندگی کی استعمال کرنے والی ہر شے پر ٹیکس ادا کرتا ہے۔

برابری کے لحاظ سے سب کی عزت احترام واجب اور لازم ہے

انسانیت کا تقاضا

☆☆☆

خادمانِ عوام کے گورے پروٹوکول

عوام کے جمع کردہ ٹیکسوں کے خزانے سے تنخواہ لینے والے تمام افراد، کسی نہ کسی انداز میں عوام کی خدمت، تحفظ، امن، سلامتی، بہتری، بھلائی کیلئے اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ گوروں سے آزادی حاصل ہونے کے بعد بعض ملکوں میں نچلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک گورا اسٹائل پروٹوکول جاری وساری ہے۔ عوام کو سڑکوں پر رُک کر انتظار کرنے کے بعد اپنے خادمانِ عوام کا دیدار ہوتا ہے۔ گوروں کے اپنے ملک کا وزیراعظم عام لوگوں کے ساتھ ٹرین میں سفر کرتا ہے۔

عام شہری ہر شے پر ٹیکس ادا کرتا ہے......اُس کو عزت دیجئے

☆☆☆

کیا مستقبل میں نئی قسم کے ٹیکسوں کا امکان ہوسکتا ہے

ہر ملک کے حکومتی معاشی ماہرین بجٹ بناتے وقت نئے ٹیکس لگانے کی تجاویز دیتے ہیں۔ بحث و مباحثہ کے بعد عوام کے نمائندوں پر مشتمل پارلمینٹ قومی بجٹ پاس کر دیتی ہے۔

ماضی کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل کے ماہرین ایسی تجاویز بھی دے سکتے ہیں۔

دل دھڑکن ٹیکس......قدم اٹھانا ٹیکس......نیند ٹیکس

جاگنا ٹیکس......کھیلنا کودنا ٹیکس......سانس لینا ٹیکس

ممکن ہے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ہر پیدا ہونے والے بچے کے جسم میں ایسی مائیکرو چپ لگا دی جائے جس سے مندرجہ بالا تمام کوائف حاصل کیے جاسکتے ہوں۔

☆☆☆

بُرا عمل کر کے قدرت کو چیلنج نہ کیجئے

عقل سلیم کے مالک ہوتے ہوئے بھی برائی کو برائی نہ سمجھنے والوں پر قدرت کی طرف سے بُرے اثرات پڑتے ہیں۔ جس کا اثر اُن کے بچوں پر بھی ہوتا ہے۔

قدرت کا نظام......بُرے کام کا بُرا نتیجہ۔

اچھے کام کا......اچھا پھل

سمجھ رکھنے والوں کیلئے ایک سیدھا سادا پیغام

انسان کیا......؟ اس کی حیثیت کیا......؟ اور اس کا فخر کیا......؟

بُرا کام کر کے قدرت سے لڑتا ہے......پھر معافی کی دعا کرتا ہے

ایک غلطی کی معافی ہوسکتی ہے نادانی کی وجہ سے

بار بار غلطی......بار بار معافی سے قدرت کے نظام کاروبار میں خلل پڑتا ہے۔

ہر انسان قدرت کی مخلوق......اگر ایک مخلوق اپنے بے گناہ مخلوق ساتھی کو تنگ کرے گی، تکلیف دے گی، نقصان پہنچائے گی تو کیا قدرت خاموش رہے گی؟ جلد یا بدیر۔

قدرت کی سزا سے پناہ مانگئے......قدرت کی سزا دعوت مت دیجئے۔

اچھے کام کیجئے......اچھا پھل پایئے......معاشرہ خوشحال بنایئے

سب کی ذمہ داری......کیا حکمران......کیا عوام

☆☆☆

1958 میں لگایا جانے والا ایک درخت

درخت لگانے والوں کو جھولیاں بھر کر پھل دے رہا ہے۔

☆☆☆

اپنی ہی ذات کے دشمن لوگ......معاشرے کے دشمن لوگ

کسی بھی شہری کا بُرا عمل معاشرے کی برائیوں میں اضافہ کرتا ہے۔ اس طرح وہ نادانستہ طور پر معاشرے کا دشمن بن جاتا ہے۔ چونکہ وہ اسی معاشرے میں رہ رہا ہوتا ہے۔ اُس کی برائی کا اثر اُس پر بھی پڑتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی ذات میں خود اپنا دشمن ہونے کا کردار بن جاتا ہے۔

کرپشن، ناانصافی، میرٹ کی خلاف ورزی، حق تلفی، آئین وقانون کی خلاف ورزی، خوراک میں ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، جعلی ادویات، ناقص اشیاء کی پروڈکشن، بدمعاشی اور اُس کی سرپرستی، چوری اور

اُس کی سرپرستی۔ غرضیکہ جتنے بھی معاشرتی، اخلاقی طور پر بُرے عمل ہیں سب معاشرے کی تباہی میں اضافہ کرتے ہیں۔

ایسے لوگ معاشرے کے دشمن شمار ہونگے۔

☆☆☆

کردار کے غدار

انسانیت کی دنیا میں ہر شعبہ زندگی میں انسانی کردار ایک لازمی جزو ہے۔ بطور شہری اُس کو کچھ فرائض سونپے جاتے ہیں۔ جو شخص اُس سے بددیانتی کرے، ناانصافی کرے، قانون کی پابندی نہ کرے، ذمہ داری کے دائرہ کار سے تجاوز کرے اور دیگر قسم کے منفی عمل کرے تو وہ اپنے تفویض کردہ کردار کے غدار ہوتے ہیں۔

☆☆☆

عزت......انسان، ادارے یا ملک کے کردار سے مشروط ہے

اگر ایک دفعہ کردار پر کوئی حرف آجائے تو اُس کو صاف کرنا، بحال کرنا بہت مشکل کام ہے۔ کردار کو صاف ستھرا رکھنا، عزت کو محفوظ رکھنے کا واحد حل ہے۔ کسی بھی منفی یا غیر قانونی، غیر انسانی عمل کرنے سے پرہیز کیجئے۔

اپنی عزت کو محفوظ رکھیے

نوٹ: اپنے بُرے عمل کو کسی دوسرے کے بُرے عمل سے موازنہ کر کے اپنی عزت بحال نہیں ہوتی۔

سمجھ کے سانچے اپنے اپنے......شعبے کے لحاظ سے

ایک ہی سائز کی اینٹ بنانے کیلئے لکڑی یا دھات کا سانچہ (مولڈ) بنایا جاتا ہے تاکہ دوسری اینٹیں اُسی سائز کی بنانے کیلئے دقت محسوس نہ ہو۔ انسان کی ابتدائی زندگی کے بعد عملی زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کیلئے ملازمت کرنے کیلئے اُس شعبہ سے متعلقہ ٹریننگ دے کر آغاز کیا جاتا ہے۔

جس کو اس شعبے کی سمجھ بوجھ کے سانچے یا مولڈ (Mould) کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ ایک کام کی سمجھ کے سانچے والے لوگ اپنی محدود سمجھ کی بنیاد پر دوسرے شعبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مشاہدے میں آتا ہے کہ ایک سانچے کی سمجھ رکھنے والے لوگ زبردستی دوسرے شعبوں کے کام میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ اس سے پورا نظام بگڑ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جتنا مرضی سمجھا لیں اُن کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ان حالات میں خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ وقت ہی تبدیل کرتا ہے۔ باقی رب ہی سمجھاتا ہے۔

☆☆☆

لوکل یا عالمی سطح پر

سرپرستی کے بغیر کوئی ناجائز دولت یا جائیداد نہیں بن سکتی۔

سرپرستی کے بغیر آئین و قانون کی خلاف ورزی جاری نہیں رہ سکتی۔

سرپرستی کے بغیر دہشت گردی نہیں ہو سکتی۔

سرپرستی کے بغیر سمگلنگ نہیں ہو سکتی۔

سرپرستی کے بغیر منشیات فروشی نہیں ہو سکتی۔

سرپرستی کے بغیر معاشرتی جرائم جاری نہیں رہ سکتے

سرپرستی کرنے والے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟

ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے کہ سرپرستی خود پریشانی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اب کیا کیا جائے؟

☆☆☆

منفی عمل سے مثبت نتائج

آج تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ کونسی کتاب، کونسا سکول، کونسا استاد یہ کہتا ہے کہ منفی عمل سے مثبت نتائج نکل سکتے ہیں۔ منفی سے مثبت کی امید رکھنے والا احمق ترین اور بیوقوف ہی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ایک نکی جئی منظوم کہانی

چلنا قرضے تے......خواب ترقیاں دے ویکھنے

پلنا کرپشن تے......مثالاں نیک ہستیاں دیاں دیناں

نعرے چنگے دناں دے

لوکاں دے ٹیکس تو تنخواہ لین والے......اپنے آپ نوں کہلواندے ''صاحب''

ٹیکس دین والے ہتھ بن کے کھڑے......سواری گزرن لئی سڑکاں بند

عوام کھڑی اُڈیکاں وچ......کدوں جناب عالی لنگن

تے کدوں اپنے اپنے کماں نوں جایئے......کجھ کمایئے تے بال بچیاں نوں کھوایئے

75 سالاں توں راہ ای نئیں لبھدی......کیہڑی منزل تے کیہڑا رستہ

کسے نے گانا لکھیا سی

ماہی آوے گا تے پھلاں نال دھرتی سجاواں گی

وچارا ماہی ای نئیں لبھدا......راہواں بھُل گیا......لگدا

چاروں پاسے صداواں دیوو......شاید سُن لوے تے آجاوے

اُڈیکاں چھڈ وتے آپ ای کجھ کرو......ہور کئی رستہ نئیں

نوجوان نسل......طلباء وطالبات......مستقبل کے روشن ستارے

☆☆☆

حکومتی نظام، سرکار، گورنمنٹ......عوام کے دوست

دنیا کے تمام ممالک میں حکومتی نظام عوام کی سلامتی، تحفظ، امن وامان، بہتری بھلائی کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔

قانون......عوام کا دوست ہوتا ہے۔ ہر شہری کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے

سرکار، گورنمنٹ، قانون، عدلیہ، انتظامیہ......عوام کی دوستی کا کردار ادا کرتے ہیں

اچھا دوست یا غیر دوست......عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔ ویسی ہی ملکی معاشرہ کی حالت ہوتی ہے۔
دنیا میں اچھے ملکوں کی فہرست میں شامل ہونے کی یہی شرط ہوتی ہے......دوست اچھے...... ماحول اچھا

قانون یعنی اپنے دوست کا احترام کیجئے......مطلب قانون کے دائرہ کار اور حدود میں رہ کر اپنے دوست کا احترام کیجئے۔ اپنی طرف سے دوستی کا حق ادا کیجئے۔ عوام اپنے دوستوں کی خوراک، رہائش، ٹرانسپورٹ و دیگر سہولتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہر شے پر ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

ذمہ داری کے لحاظ سے اداروں میں کام کرنے والے آقا کا کردار ادا کرنے والے لوگ تکبر، غرور اور برتری جیسے ذہنی، نفسیاتی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

عوام کی خدمت......صرف عوام کے دوست ہی کر سکتے ہیں۔

عوام کی دوستی کا صحیح حق ادا کرنا......ذمہ داری کی اولین فوقیت ہے۔

☆☆☆

عوام کے نمائندے......اجتماعی دانش کا عکس

کتنا بڑا مقام......کتنی عزت......کتنی بڑی ذمہ داری

عوام کی امیدیں......سلامتی، امن و امان، بہتری، بھلائی

قانون سازی......بغیر پڑھے، بغیر سنے، بغیر مشاورت

منٹوں میں......درجنوں قانون سازی کے بل پاس

آفرین ہے ایسے نمائندوں پر......جمہوری نظام پر

خرچے سارے عوام کے ٹیکسوں سے

نمائندگی کی دانش اور خود مختاری پر حرف

☆☆☆

طاقت جب حد سے زیادہ اندھی ہو جائے

طاقت جب حد سے زیادہ اندھی ہو جائے

تو پھر اس کا ننگ شروع ہو جاتا ہے

مثال ہیروشیما

انسانی معاشروں میں ایسی مثالیں جا بجا نظر آتی ہیں

درندوں اور جانوروں والی حرکات نہ کرے تو

انسان کا نام......سلامتی

☆☆☆

اپنی ذات سے مخلص لوگ

جو انسان اپنے اردگرد ماحول کو صاف ستھرا نہیں رکھتا

وہ اپنی ذات کے ساتھ مخلص نہیں۔

صفائی پر مامور لوگ سب سے اچھے انسان دوست ہوتے ہیں۔

ان کا احترام لازم ہے۔

گھر ،گلیوں، بازاروں، محلوں، دفتروں اور سڑک پر گندھ پھینکتے ہیں

وہ نہ تو اپنے آپ سے مخلص ہیں نہ ہی معاشرے سے۔

☆☆☆

انسان کی تو ذات ہی ایک ہے......انسان (عورت/مرد)

انسان ہی بن جائے تو بہت بڑی بات ے

باقی سب انسانوں کے بنائے ہوئے محاورے ہیں

قوم ،قبیلہ، ملک، علاقہ ،دھرتی

دنیا میں جدھر بھی جائیں......انسان

انسانوں کا مجموعہ......انسانیت......سب کی سلامتی بہتری بھلائی

☆☆☆

قدرت کے تحفے......قدرت کی سزا

قدرت نے انسان کے جسم کی ساخت، ڈیزائن میں ہی تحفے اور سزا رکھ دی ہے

تحفے	سزا
سچ، دیانتداری، انصاف، برداشت، رواداری، رحم دلی، ہمدردی، برابری عزت، محبت، احترام، عاجزی، تحفظ، جان بچانا، سلامتی، امن وامان آئین وقانون کی پابندی	جھوٹ، بددیانتی، ناانصافی، ظلم وتشدد، لڑائی جھگڑا، جنگ، تکبر، غرور، اونچ نیچ کی سوچ، جرم کرنا، نقصان کرنا، قتل کرنا، آئین وقانون کی خلاف ورزی کرنا

فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ اپنے لیے اپنے عمل کے ذریعے تحفے پسند کرتا ہے یا اپنے لیے سزا کا فیصلہ کرتا ہے۔

فیصلہ ہر انسان کا......اپنا اپنا

☆☆☆

ایٹم بم کی تباہی اور انسانوں کی سمجھ

اُس انسان، صدر، وزیراعظم کو کیا سمجھانا جس کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے کہ ایٹم بم کے دھماکے کے نتیجے میں لاکھوں بے گناہ بچے، بچیاں، نوجوان، بوڑھے مارے جائیں گے۔ شاید ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کے لوگوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ دونوں طرف کے لوگوں کو قدرت نے پیدا کیا ہے۔ یہ سارے اپنے آپ کو بڑے کہلوانے والے لوگ بچوں کی سمجھ سے بھی نچلے درجے کے دماغ کے مالک لوگ لگتے ہیں۔

بظاہر سمجھ کے VIP لوگ؟

دنیا کے ہر بچے کو تعلیم کی برابر کی سہولتیں فراہم کی جائیں

کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون سے بچے قدرتی جوہر سے دنیا میں علم کی روشنی میں امن اور خوشحالی کی

ایسی روشنی پھیلائیں جن میں سب انسانوں کی بہتری بھلائی ہو، کوئی کسی قسم کی محرومیت کا شکار نہ ہو۔ یہ تمام انسانوں پہ لازم ذمہ داری ہے۔ زندگی کے کسی بھی شعبے سے اس کا تعلق ہو اور جاری نسل اور آنے والی نسل اس بات سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔

اگر دنیا کے تمام بچوں کو بلاتمیز وتفریق تعلیم کیلئے برابر کی سہولتیں فراہم ہو، دنیا کی حالت بہتری بھلائی میں بدل جائے گی۔

ایسا ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں پر لازم ہے۔

دنیا کا ہر بچہ کہیں بھی رہتا ہو۔

☆☆☆

انسانیت کا درجہ......اپنے عمل سے ثابت

دنیا میں تقریباً آٹھ ارب انسان رہتے ہیں۔ انسانی عقل میں یہ بات سمجھ میں نہیں آسکی کہ انسانوں کے درمیان مختلف بنیادوں اور نفرت پھیلانے کے ہر حصے، خطے میں انسانی معاشروں میں نفرت کی برائی پائی جاتی ہے۔

حتیٰ کہ کھیل میں میدان میں بھی یہ صورتحال نظر آتی ہے۔ پیدائشی طور پر انسان کے اندر ایک دوسرے سے محبت کی علامت موجود ہوتی ہے۔ جس کا مظاہرہ آسمانی اور زمینی آفات اور حادثات میں ایک دوسرے کی مدد کے جذبوں کے اظہار سے ساری دنیا میں نظر آتی ہے۔

کسی بھی وجہ سے نفرت پیدا کرنے والے انسانیت کے نام پر بدنما داغ ہیں۔ بلاتمیز وتفریق ایک دوسرے سے محبت کا جذبہ رکھنے والے مرد، عورت، بچے بچیاں، حقیقی اور اعلیٰ انسان کا درجہ رکھتے ہیں۔

اپنے انسان ہونے کے درجے کو پرکھنے کیلئے ہر انسان اپنے روزمرہ عمل سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ انسانیت کے کس درجے میں ہے؟

کوئی بھی ایسا سائنس دان، موجد، پروفیسر یا کسی شعبے کا ماہر یا عام انسان

انسان کش (جان سے مار دینے والا) اوزار، ہتھیار، اسلحہ یا بم بنانے کا فارمولہ بنائے، ایسے

ہتھیار تیار کرے، یا اس کی تیاری میں حصہ لے، نارمل انسان کی تعریف میں شامل نہیں ہوسکتا۔ وہ نارمل انسان بھی نہیں ہوسکتا۔

وہ خود تو لیبارٹری میں محفوظ بیٹھا ہوتا ہے لیکن اس کے بنائے ہوئے ہتھیار سے دنیا میں بے شمار بے گناہ انسان بشمول معصوم بچے جان سے مارے جاتے ہیں۔

دنیا میں کسی بھی بے گناہ کو جان سے مار دینا انسانیت کے کسی بھی اصول میں نہیں آسکتا۔ مفادات کی جنگ کو سلامتی، تحفظ کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ قدرت کی طرف سے عطا کردہ عقل و دانش Wisdom مثبت سوچ کے استعمال سے دنیا کے آٹھ ارب انسان خوشی، خوشحالی کی زندگی گزار سکتے ہیں۔

دنیا میں سب کی زندگی کیلئے خوراک اور سہولتیں سب کچھ موجود ہے۔ سوال عقل و دانش کے مثبت استعمال کا ہے جو کہ اکثر اوقات طاقت کے جنون کے زیر اثر رہتی ہے۔ نئی نسل اپنے بہتر مستقبل کیلئے کوشش کرسکتی ہے۔ وگرنہ خطرناک ہتھیاروں کی موجودگی میں کسی وقت بھی دنیا تباہ ہوسکتی ہے۔ حال ہی میں ایک ایٹمی طاقت کے ذمہ دار شخص نے اس کے استعمال کی دھمکی بھی دی ہے جو انٹرنیشنل میڈیا میں زیر بحث ہے۔

☆☆☆

غریب انسان کی عزت کرنا سیکھیں......والدین کا فرض ہے سکھانا

ہر ایک کی عزت کرنا سیکھیں۔

مالی طور پر غریب انسان کی عزت نہ کرنے والا، عقل کا غریب ترین انسان ہوتا ہے۔

دنیا میں جاری معاشرتی نظام کی وجہ سے لوگ غربت کا شکار ہوتے ہیں۔

انسان ہونے کی عزت سے محروم نہیں ہوتے۔

نئی نسل کے بچے اپنی عزت کے درجے پر کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے۔

انسانیت کی طرف سے دنیا کا ہر بچہ اور بچی برابری کا عزت دار انسان ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسانوں کی عقل کا مجموعہ......قدرت کا تحفہ

جب تک دنیا کے تمام انسانوں کی عقل کے مجموعے کو اہمیت و عزت احترام نہیں دیا جائے گا۔ انسانیت مصیبتوں اور دُکھوں کا شکار رہے گی۔ جتنے مرضی ماہرین حکمران، ڈکٹیٹرز، سائنسدان، ماہرین اپنی پوری کوشش کرلیں۔

انسانوں کی عقل کا مجموعہ......قدرت کا تحفہ
قدرت کے تحفے سے انکاری کا نتیجہ......دُکھ ہی دُکھ
سمجھ میں نہ آئے تو برداشت کرتے جائیں
واحد راستہ......انسانوں کی عقل کا مجموعہ

☆☆☆

انسان اور دوسری مخلوقات

شاید پرندے بھی جھوٹ بولتے ہوں گے
شاید جانور بھی جھوٹ بولتے ہوں گے
شاید سانپ بھی جھوٹ بولتے ہوں گے
شاید مگرمچھ بھی جھوٹ بولتے ہوں گے
شاید یہ سب اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ مخلوق بھی سمجھتے ہوں گے
شاید ان کے ہاں بھی کوئی معاشرتی نظام ہوگا
بھوکے بھی ہوں گے، لالچ کیلئے لڑتے بھی ہوں گے
ایک دوسرے کو جان سے بھی مارتے ہوں گے
شاید......شاید ایسا ہی ہوتا ہو......انسانوں کے نظام کی طرح

☆☆☆

ہوا، پانی، خوراک کی عزت کیجئے

دنیا میں موسمی حالات میں تبدیلیوں اور تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے

ہوا کو آلودہ نہ کیجئے۔

پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہ کیجئے۔

خوراک کو ضائع نہ کیجئے۔

اپنے ساتھ دوسروں کی صحت، سلامتی، تحفظ، خوراک، پانی، معاشرے کا امن وامان قائم رکھنے کا خیال کیجئے۔

قدرت کی تخلیق کردہ ہر شے کی عزت کیجئے۔ چہ جائیکہ انسانی سلامتی کو نقصان دے۔ نوجوان نسل اپنے بحفاظت اور بہتر مستقبل کیلئے خصوصی توجہ فرمائے۔

☆☆☆

عورت کو عزت نہ دینے سے انسان اپنی پیدائش کی توہین کرتا ہے

عورت کی عزت کیجئے۔

عورت انسان کو جنم دیتی ہے۔

عورت کو عزت نہ دینے سے انسان کا اپنی پیدائش کو عزت نہ دینے کے برابر ہے۔

انسان اپنے انسان ہونے کی نفی کرتا ہے۔

☆☆☆

مرد کی مردانگی کی تکبرانہ برتری

(Arrogant Dominance) کا فلسفہ ایک اندھا اور غیر ضروری یقین ہے

مرد، عورت انسان کی اصناف ہیں۔

قدرت کے تحفے ہیں۔

قدرت کے تحفوں کی عزت کیجئے۔

دنیا میں ہر انسان اپنا سُکھ چاہتا ہے دُکھ نہیں

اُس کے سُکھ کے لیے اُس کی رائے کا احترام ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک دفعہ اُس کو سُکھ کے راستے میں دُکھ پہنچے گا تو وہ اُسے دور کرے گا۔ دنیا میں ہر جگہ سُکھ صرف عوام کی رائے کے احترام میں پوشیدہ ہے۔ جو کہ خود مختار جمہوریت کے ذریعے ممکن ہے۔ اعلیٰ ترین ادارہ اقوام متحدہ میں بھی خود مختار جمہوریت نہیں ہے۔ جو کہ ویٹو (VETO) کے ذریعے رَدّ کر دی جاتی ہے۔

☆☆☆

کیا ایسا کبھی ممکن ہے؟

کیا کبھی انسان کی عقل اس منزل تک پہنچ پائے گی کہ دنیا میں امن، سلامتی کی فضا قائم ہو جائے۔

یا

مہلک ہتھیاروں کی تیاری اور معصوم انسانوں کی ہلاکت خیزی جاری رہے گی۔

☆☆☆

میڈیکل سائنس کب ایسی ویکسین ایجاد کرے گی؟

کوئی کسی بچی، خاتون سے جنسی زیادتی (ریپ) کرنے کا خیال نہ کرے، خیال ہی نہ آئے۔

☆☆☆

بہت دُکھ اور ذہنی تکلیف ہوتی ہے

جب کسی بچی، بچے یا خاتون کے ساتھ جنسی زیادتی ہوتی ہے۔

کوئی بچہ اغوا ہوتا ہے۔ جب کوئی بیمار علاج سے محروم رہتا ہے

جب کوئی خوراک سے محروم رہ جاتا ہے اور بھوک سے دوچار ہوتا ہے

جب کسی بے گناہ کمزور پر ظلم ہوتا ہے

جب کوئی بچہ بوجہ غربت تعلیم سے محروم رہ جاتا ہے

جب کوئی کسی بھی قسم کی نفرت کا شکار ہوتا ہے

ایسا سب کچھ دور ہوسکتا ہے اگر انسان اپنی عقل کا مثبت عمل کے ذریعے استعمال کرے کسی دوسرے انسان کو اپنے عمل سے، تحریر سے جسمانی، ذہنی، مالی، معاشی، تکلیف نہ پہنچائے بلکہ ضرورت کے وقت مدد فرمائے۔

دنیا بھر کے انسان ایک جیسے ہیں، ایک ہی نسل انسانیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے مستقبل میں نئی نسل ایسا نظام بنائے گی جس میں مندرجہ بالا مسائل اور مشکلات نہ پیش آئیں۔

☆☆☆

عقل کا مثبت استعمال

عقل کا مثبت استعمال، نفرت، حسد، لالچ، ظلم، زیادتی، ناانصافی کو ختم کرتا ہے۔

عقل کا مثبت استعمال......سب کی ذمہ داری

سربراہان مملکت یا عام انسان عقل کا مثبت استعمال کریں تو ٹھیک ہے وگرنہ جرأت کی کمی یا منافقت کا عنصر زیادہ ہوگا۔

☆............☆............☆

کسی بھی لحاظ سے عہدہ رتبہ، طاقت یا کسی بھی لحاظ سے اپنے آپ کو اعلیٰ اور برتر سمجھنے والا دنیا کا بیوقوف ترین انسان ہے

☆☆☆

شہریوں کے مسائل اور ملکی ریاست کا نظام

کسی بھی ریاست کے نظام کو ریاست کے تعریف کے مطابق چلایا جائے تو شہریوں کے مسائل حل ہوتے ہیں، مشکلات کم ہوتی ہیں، مہنگائی بھی قابو میں رہتی ہے۔

☆☆☆

نامکمل انسان

جو دوسروں کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچائے۔(ذہنی یا مالی طور پر) جیسے قانون کی خلاف ورزی،ظلم، زیادتی، ناانصافی وغیرہ

مکمل انسان

جو دوسروں کے لیے اچھائی کے عمل کرے۔دیانتداری، انصاف، برابری،عزت،احترام،وغیرہ

☆☆☆

اصل قیامت کا علم نہیں کب آئے گی

لیکن جن ملکوں میں ہر سطح پر قانون کی خلاف ورزی کرنے کا رواج عام ہو جائے وہاں پر قیامت سب سے پہلے آئے گی۔قانون بیچارہ منہ تکتا رہ جائے گا۔وہاں معاشرے افراتفری،نفسانفسی قیامت کا منظر اور کیا ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

اقوام متحدہ سے امن کی امید رکھنے والوں کیلئے ایک معلومات

اقوام متحدہ کا ہیڈ کوارٹر نیو یارک امریکہ میں ہے۔اقوام متحدہ کیلئے 17 ایکڑ زمین کا عطیہ امریکن دولت مند راک فیلر نے دیا۔اقوام متحدہ چلانے کیلئے سب سے زیادہ فنڈ امریکہ دیتا ہے۔ان حالات میں غریب ملک امن خوشی خوشحال کا خواب ہی دیکھ سکتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں کوئی انسان خوراک کے بغیر بھوکا کیوں سوئے

کیا دنیا میں ایک انسان پسند کرے گا کہ کوئی دوسرا انسان بھائی

خوراک کے بغیر بھوکا سو جائے۔

بغیر چھت کے سو جائے

بیماری کے دوران بغیر علاج کے مر جائے

دنیا میں تمام ممالک قائم ریاستیں اس بات کی ذمہ دار ہوتی ہیں کہ کوئی بھوکا نہ سوئے، کوئی بغیر چھت کے نہ سوئے، کوئی بغیر علاج کے نہ رہے۔

☆☆☆

نفرت کا کیڑا......دنیا میں امن کا دشمن

دنیا میں انسانوں کے درمیان مختلف بنیادوں پر یک دوسرے کے خلاف نفرت کا کیڑا نکال دیا جائے تو سلامتی، امن، خوشی، خوشحالی کا ماحول قائم ہوسکتا ہے۔

کوشش کر کے تو دیکھیئے

ایک مذہب کے ماننے والوں کے کچھ لوگ دوسرے مذہب کے ماننے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اسی طرح فرقہ بندی کی بنا پر، امیر کی غریب سے، طاقتور کی کمزور سے، اداروں کی اداروں سے، سیاسی جماعتوں کی آپس میں، ملکی سرحدوں کے آر پار رہنے والے انسانوں کی شہریت کی بنا پر، علاقائی نفرت، بولے جانے والی زبان کی بنا پر، رنگ و نسل کی نفرت، افسر کی ماتحت سے نفرت، مالک سے ملازم سے نفرت، آجر کی مزدور سے نفرت۔

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ انسانوں کے درمیان نفرت پھیلانے کیلئے عوام کے ٹیکس سے جمع شدہ خزانے سے پیسے خرچ کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے باقاعدہ ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو بین الاقوامی سطح پر اتنی نفرت کیوں پائی جاتی ہے۔

امن قائم کرنے کیلئے نئی نسل کیلئے نفرت کو دور کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

☆☆☆

کرپشن کا طوفان......کرپٹ ورلڈ

کرپشن کے طوفان میں سارے اصول، قوانین، اخلاقیات بیچارگی کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ کرپشن بلند ترین سطح سے شروع ہوتی ہے۔

1- ملک کے آئین کی خلاف ورزی سے

2- بین الاقوامی سطح پر

3- اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی سے

4- ترقی پذیر ممالک میں ترقی یافتہ ممالک کے منصوبوں اور پالیسیوں کی وجہ سے۔

دنیا میں سب انسان ایک جیسے ہیں پھر ان میں اتنا زیادہ فرق کیوں؟

طاقت اور دولت کا غلط اور ناجائز استعمال ......کرپٹ ورلڈ کی واضح مثال معصوم انسانیت کا قتل عام جاری رہنا اور عالمی دنیا کا خاموش رہنا۔

☆☆☆

نفرت منفی سوچ کی سب سے بُری علامت ہے
حیرت ہے انسان نفرت کیلئے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں

دنیا میں ہر سطح پر نفرت کو پھیلانے اور اُس کی حوصلہ افزائی کرنے والی تنظیمیں موجود ہوتی ہیں۔ انسان اپنی کم علمی کی وجہ سے فنڈ دیتے ہیں۔ انسانوں کے درمیان جنگیں بھی نفرت کی بنیاد پر لڑی جاتی ہیں۔ لالچ کے مفاداتی انسان اور بعض ممالک اپنی بالادستی قائم رکھنے کیلئے پس پردہ رہ کر نفرت کی پشت پناہی اور سرپرستی کرتے ہیں۔ حیرت ہے انسان دوسرے انسان سے نفرت کیلئے مالی طور پر اپنا حصہ ڈالتا ہے۔

شاید کبھی انسانوں کے درمیان مثبت سوچ کی روشنی پھیل جائے۔

☆☆☆

انسان......سلامتی کا نام ہے

کیا انسان اپنے آپ کو بھلا بیٹھا ہے۔

یا

انسان اپنے آپ کو ابھی تک پہچان نہیں سکا۔

انسان سلامتی کا نام ہے

انسان سلامت رہے گا تو زندگی گزارے گا
تو دوسرا انسان بھی اپنی سلامتی کا خیال رکھے
اس طرح سب اپنی سلامتی کا خیال رکھیں گے
تو......دنیا کے سب انسان سلامت رہیں گے
نفرت، حسد، غرور، تکبر، بدنیتی، بددیانتی، ظلم وستم جیسے راستے سلامتی کے خلاف جاتے ہیں۔
کیا انسان اپنے آپ کو بھلا بیٹھا ہے......یا
اپنے آپ کو ابھی تک پہچان نہیں سکا۔

☆☆☆

بم، میزائل، گولی، بلٹ......انسان دشمن اسلحہ

بم، میزائل، گولی، بلٹ جیسے اسلحہ کے استعمال انسانی جان ضائع ہو جاتی ہے۔
حیرت ہے ان کو تیار بھی انسان کرتے ہیں اور استعمال بھی انسان کرتے ہیں۔ان کے استعمال سے بیک وقت ہزاروں لاکھوں انسان جان سے چلے جاتے ہیں۔زخمی ہو جاتے ہیں، معذور ہو جاتے ہیں۔
اسلحہ انسان دشمن پراڈکٹ
دوسری طرف انسان اپنے آپ کو عقلمند کہتا ہے۔دوسری تمام مخلوقات سے اپنے آپ کو برتر بھی سمجھتا ہے۔
یہ کیسی عقلمندی، یہ کیسی برتری؟
جانور ایسے جان لیوا ہتھیاروں کی تیاری سے لاعلم ہوتے ہیں۔
انسان کیسے برتر......؟ عقل کا مثبت استعمال ہی انسان کو برتر بناتا ہے۔

☆☆☆

انسان کا رب سے پیار

میرا پیار مجھ پر آشکار ہوا
میرے پیار کا آغاز میرے والدین سے ہوا
پھر میرے بہن بھائی شامل ہوئے
ان کے ساتھ ساتھ میرے دوست احباب شامل ہوتے چلے گئے
شادی کے بعد میری فیملی میرے انمول پیار کا مرکز بن گیا
آج صبح پیار کی روشنی کی ایک نئی جھلک نظر آئی
وہ حقیقی پیار......رب کے ساتھ پیار کی کرن نظر آئی
کتنی پیاری ہستی ہے جس نے کائنات بنائی
چرند پرند، کیڑے مکوڑے آبی مخلوق اور دیگر جاندار بنائے
پودے، درخت، سمندر، پہاڑ، وادیاں، چشمے بنائے
انسانی عقل کے دائرے سے باہر ہے سب کچھ
آسمانی سیارے آسمان پر بغیر سہارے معلق
وہ کتنی پیاری ہستی ہے آج مجھے محسوس ہوا......دنیاوی پیار سے بالاتر......حقیقی پیار ملا
میرے رب سے میرا پیار......جدھر دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے اس کا پیار ہی پیار نظر آتا ہوں
ایسا سب کچھ کوئی پیاری ہستی ہی دے سکتی ہے......زندگی بھی اُس کے پیار کا تحفہ ہے
زندگی کی عزت کیجئے......اُس کی عنایت کی ہوئی چیزوں کی عزت کیجئے
ان سے پیار کیجئے اور رب سے پیار لیجئے
رب کا پیار سب سے اعلیٰ ہے جس کی کوئی حد نہیں
رب کی شکر گزاری کے ساتھ
رب الرحیم وکریم......رب ذوالجلال......عظیم ترین

☆☆☆

اے انسان!

دوسروں کی مدد کر

رب تیری مدد کرے گا

اگر تو رب پر یقین رکھتا ہے

☆☆☆

دنیا کے ملکوں میں رائج مختلف نظام زندگی

خود مختار جمہوریت

عوام کے نمائندوں پر مشتمل مثبت سوچ کی بنیاد پر جو انسانوں کی بہتری، بھلائی کے لیے ہو۔

کنٹرولڈ جمہوریت

جو عوام کے نمائندوں پر مشتمل، لیکن اَن دیکھی طاقت کے کنٹرول میں ہو۔

نادان جمہوریت

مال ومتاع، ذات پات اور قوم قبیلہ کی بنا پر الیکشن، لیکن ذہنی طور پر کسی دباؤ کا شکار ملک اور عوام کے مفاد میں فیصلے کرنے سے قاصر

ڈکٹیٹر شپ

ایک فرد واحد کی عقل پر چلنے والی حکومت

پرانے زمانے کی بادشاہت

ہر قسم کے اختیارات کا مالک صرف بادشاہ

☆☆☆

عوام کو ایڈوانس مبارک......الیکشن

ملک میں الیکشن ہو رہے ہیں۔تمام پارٹیوں کے منشورات میں عوام کی بہتری بھلائی،تعمیر وترقی، روزگار اور صحت کے علاج کے منصوبے اور وعدوں کے دعویٰ کیے گئے ہیں۔کوئی ایک بھی پارٹی جیت گئی تو

عوام کے تمام دُکھ درد ہو جائیں گے۔لہٰذا عوام ایڈوانس مبارکباد کے مستحق ہیں۔اگر دعویٰ، وعدے کھوکھلے ثابت ہوئے تو عوام، خصوصاً غریبوں کی طرف سے مشترکہ لعنت۔

☆☆☆

گھر کے چور......گھر اچھا کیسا ہو؟

کسی ملک میں رہنے والے تمام شہریوں کیلئے ملک ایک گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔گھر کا نظام چلانے والے اگر اپنے فرائض کی انجام دہی میں بددیانتی کریں تو ایسے لوگ اپنے ہی گھر کی چوری میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ چاہے ایسے لوگوں کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو۔ یہی بات سب شہریوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ دو نمبری کام بھی چوری میں شمار ہوتا ہے۔

اچھے نظام چلانے والے......اچھے شہری......اچھا ملک

☆☆☆

''رہنما، لیڈر'' کا مطلب کسی کا نقصان نہ کرے

مشاہدے میں آتا ہے بعض رہنما، لیڈر......شہر یا ملک میں دھرنے یا ہڑتال کی کال دیتے ہیں۔ جس سے کاروبار بند ہونے سے ملک کو اربوں کا نقصان ہو جاتا ہے۔لیڈر کی آمدورفت سے ٹریفک رُک جانے سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ فوری علاج کے مستحق مریضوں کی قیمتی جان ضائع ہو جاتی ہے۔ کتنے بچے بے آسرا، والدین کا سہارا چھن جاتا ہے۔

دیہاڑی دار مزدور، ریڑھی والے و دیگر ملازمین روزگار سے محروم ہو جاتے ہیں۔لوگوں کا اکٹھ کرنے سے رہنما، لیڈر اور ان کے حواری خوش ہو جاتے ہیں۔لیکن شہریوں کا پُرسان حال کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔

لیڈر وہ ہو جو کسی کا نقصان نہ کرے۔

☆☆☆

اجتماعی سچ......انسانیت کا اصول

انسانیت اصولوں کا بنیادی تعلق......صرف سچ بولنے سے جُڑا ہے۔انسان سچ بولنا شروع کر دے تو انسانیت کو درپیش بے شمار و سائل حل ہو جائیں۔

اجتماعی سچ......انسانیت کا مسلمہ اصول

☆☆☆

عوام کی دانش سے کھیلنا

عوام کی اجتماعی دانش کے اظہار سے کسی قسم کا کھیل کھیلنے سے روکنے، دبانے سے معاشرتی نظام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔جس کے بُرے اثرات کے نتائج آئندہ نسلوں تک جاری رہتے ہیں۔ ہر نسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کیلئے اچھائیوں، بھلائیوں، قانون کی حکمرانی،فوری انسانیت اور میرٹ کے نظام میں مزید بہتری کے کام کر کے جائیں۔

انسانیت ایک جاری سفر ہے۔

☆☆☆

اسلحہ کی نمائش

جس معاشرے میں اسلحہ کی نمائش اور استعمال عام ہو۔

کیا وہ سول سوسائٹی کہلانے کے حقدار ہوسکتا ہے۔

سوالیہ نشان......؟

☆☆☆

اسمبلیوں کا ماحول

اسمبلیوں میں عوام کے نمائندوں کا شور و غل

نہ جانے کب اسمبلیوں میں سنجیدگی کا ماحول ہوگا

نئی نسلوں کیلئے اچھی مثال قائم ہوگی

نہ جانے کب......؟

ملک یا صوبے کے ایوان نمائندگان عوام کا عکس ہوتے ہیں

نمائندگان کو اسمبلی حاضری کا عوام کے خزانے سے ہزاروں روپے کا ڈیلی الاؤنس بھی ملتا ہے۔

☆☆☆

انسانی نظام زندگی کے دو پہلو

خوفزدگی کا نظام زندگی:	**دانش کا نظام زندگی:**
جس میں ہر وقت خوف طاری رہے سلامتی کا، خوراک کا، ناانصافی کا، بیروزگاری کا امن وامان کا، عورت کی عفت وعصمت کا بیماری کی صورت میں علاج اور دوائی نہ ملنے کا راہزنی اور ڈاکوگردی کا	اطمینان، سکون، سلامتی، تحفظ، انصاف، روزگار، میرٹ کی حوصلہ افزائی، عورت کی عزت وعصمت محفوظ رہنے کا احساس ہو

☆☆☆

دانش میں ملاوٹ

الیکشن میں ووٹر اپنی دانش کا اظہار کرتا ہے۔ اپنی نمائندگی کیلئے کسی کو ووٹ کے ذریعے منتخب کرتا ہے۔ حیرت ہے کہ الیکشن کے نتیجے میں ہیرا پھیری، جعلسازی جیسے ہتھکنڈے دانش میں ملاوٹ کے برابر ہے۔ جہاں ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت عام ہو وہاں دانش میں ملاوٹ بھی تسلیم ہو جاتی ہے۔

ایسی قوم کا دنیا میں کیا درجہ ہوسکتا ہے

جہاں دودھ اور دانش میں ملاوٹ عام ہو۔

☆☆☆

انسان......رب کا تحفہ

معاشرتی زندگی کا نظام......انسانوں کا ترتیب دیا ہوا نظام

نمائندگان کی رہنمائی میں تمام ملکی شعبہ جات کی انتظامی ذمہ داری سرانجام دینے کا نظام حکومت

سیاست...... جماعتی نظام کے ذریعے حکومتی اور اپوزیشن کے کردار

سیاست عبادت ہے۔عوام کی سلامتی، بہتری، تحفظ، بھلائی، امن وامان اور دیگر سہولتوں کے نظام کی نگرانی بوقت ضرورت عوام کی خدمت کیلئے قانون سازی

سیاست کو مفادات کا کھیل سمجھ کر کھیلنے والے...... سیاست کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور عزت واحترام کی صف سے خارج ہوجاتے ہیں۔

☆☆☆

انسانیت کا سیدھا راستہ اور مفادات کے موڑ

قدرت کی طرف سے اور انسانیت کے جاری سفر کے تجربوں کے ذریعے اچھی زندگی گزارنے کیلئے سچ، دیانتداری، انصاف، برابری، عزت، محبت، احترام، رحم دلی، برداشت، درگزر جیسے اصول طے کیے گئے ہیں جنہیں سیدھا راستہ "Right Path" بیان کیا جاتا ہے۔

مشاہدے میں آتا ہے کہ ہمیشہ سے طاقتور اور دولت مند طبقہ چاہتا ہے کہ آئین اور قانون کے تحت سیدھے راستے کو موڑ کر اِن کے مفادات کے گھر کے قریب سے گذارا جائے۔

ایسا طبقہ عالمی انسانی برادری میں ہر جگہ، ہر سطح پر پایا جاتا ہے۔اسی طبقہ کے ناجائز عمل دخل کی وجہ سے دنیا میں تمام مصیبتیں، مشکلات، پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں۔اس کی روک ٹوک نہیں کرسکتا ماسوائے قدرت کے۔

☆☆☆

نظام کی بگڑی شکل

پہلے ایک دوسرے کے دائرہ کار میں مداخلت کے ذریعے بگاڑا جاتا ہے۔ پھر اس کو ٹھیک کرنے

کیلئے مشورے کیے جاتے ہیں۔کوئی بھی بگڑا ہوا نظام اُسی طرح بہتر ہوسکتا ہے کہ اس کے بگڑنے کے وجوہات کوختم کیا جائے۔اس کے بغیر بگاڑ کا کوئی حل نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

ذرائع سے مالا مال ملک......ریاست

دنیامیں ہرملک میں ریاستی ادارے بھی

شعبہ جات بھی ہیں

ان پراخراجات بھی عوام ہرشے پرٹیکس کے ذریعے کرتے ہیں

پھربھی کرائم ہوتے ہیں...... ہرطرح کی سمگلنگ ہوتی ہے

اسلحہ بھی کھلا عام استعمال ہوتا ہے

دہشت گردی کے واقعات بھی ہوتے ہیں

لُٹ جانے کی وارداتیں عام ہوتی ہیں

بچیوں اورعورتوں کی عصمت دری کے واقعات بھی ہوتے ہیں

معاشی کرپشن کے افسانے بھی عام نظرآتے ہیں

عقل ودانش کے مالک انسان کی دنیامیں یہ کیسانظام زندگی؟

☆☆☆

ریاست کی بے بسی یاکوئی اوروجہ؟

سرکاری نرخ...... بازارکےنرخ ایک ہونے چاہئیں

کوالٹی بھی ایک ہونی چاہیے۔

کوالٹی دونمبر......کوالٹی ایک نمبرکا

فرق کیوں؟

اشیائےضروریات کےنرخوں میں فرق کیوں؟

ریاست کی بے بسی

یا

کوئی اور وجہ......؟

ریاست کمزور نہیں ہوتی

☆☆☆

شیطان کو خبیث (Evil Doer) بھی کہا جاتا ہے

اپنے کسی برے عمل اپنے آپ کو خبیث کہلوانے سے بچایئے اور اپنے بچوں کو بھی خبیث کی اولاد کہلوانے سے بچایئے۔ اصل شیطان کی اولاد تو نہیں ہوتی۔ زمینی شیطان کی نسل در نسل چلتی ہے۔

☆☆☆

سوچوں کے دائرے اور اِس کے قیدی

زمانہ قدیم سے دنیا بھر کے انسان زندگی کی کسی نہ کسی سوچ کے دائرے کی قید میں رہتے چلے آ رہے ہیں۔ مذہب کی سوچ کا دائرہ، فرقے کی سوچ کا دائرہ، ملک وقوم کی سوچ کا دائرہ، قبیلے کی سوچ کا دائرہ، ذات پات کی سوچ کا دائرہ، علاقہ، پیشہ کی سوچ کا دائرہ۔ سوچ کا یہ ارتقائی سفر ہے۔ آہستہ آہستہ یہ اپنی منزل زمین ایک، انسان ایک، زمین سب کی سانجھی اور سب برابر کی اعلیٰ ترین منزل تک پہنچنے کے لیے سوچنا شروع کر دیں گے۔ یہ کب ہوگا۔ انسانوں کے عقل ودانش اور سمجھ پر منحصر ہے۔

ریاست کی ذمہ داری

دنیا کے بعض ممالک میں ریاست کا نظام چلانے والوں کو ریاست کی اہمیت کا نہ اندازہ ہے نہ سمجھ

ریاست کی ذمہ داری کیا ہے؟

شہریوں کی سلامتی، تحفظ، امن وامان، انصاف اور زندگی کی دیگر بنیادی سہولتیں مہیا کرنا۔ اس بات کی گواہی ملکی معاشرتی نظام ہی دیتا ہے۔

اچھا نظام چلانے والے	بُرا نظام چلانے والا
خالص عقل	منافق عقل
دیانتدار	کرپٹ شخص
میرٹ	رشوت دے کر ملازمت
انصاف کرنے والا	ناانصافیہ
آئین و قانون کے مطابق فرض شناس شہری اور اہلکار	اختیار کے نشے میں اندھے اور ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت کرنے والے

ملک......ریاست......دھرتی ماں......

انسان کی شناخت، جہاں اس کی رہائش، پیدائش اور زندگی گزاری جائے۔

ہرشہری، ہر اہلکار ملک کی شناخت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

کسی بھی قسم کی کرپشن دنیا میں دھرتی ماں کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔

☆☆☆

اسلحہ سے پاک معاشرہ......سنگین جرائم کا سدباب

اسلحہ سے پاک ملکی معاشرے میں سنگین جرائم پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جاپان میں اسلحہ صرف قانون نافذ کرنے والوں کے پاس ہوتا ہے۔ وہاں انسانی قتل کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ناجائز اسلحہ کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

دوسرے ملکوں میں بھی ایسا کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے ہر انسان کی مثبت رائے کی عزت کی جائے

دنیا میں آٹھ ارب انسان رہتے ہیں۔

یہ سب دنیا کے شہری ہیں۔

دنیا کے سب شراکت دار ہیں۔سب برابر ہیں۔

ہر انسان کی دانش(Wisdom) یعنی مثبت رائے کا احترام بھی کیا جائے ،عزت دی جائے، چاہے وہ کرسی پر بیٹھتا ہے یا زمین پر۔

امیر ہے یا مالی طور پر غریب ہے۔

شہریوں کی رائے کی عزت،احترام نہ کرنے سے معاشرتی نظام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

زندگی اور درندگی

زندگی	درندگی
سلامتی......زندگی ہے	بصورت دیگر معاشرتی حالات میں افراتفری
سچ بولنا ......زندگی ہے	جھوٹ،نفسانفسی،قتل وغارت،
قانون کی پابندی......زندگی ہے	لڑائی جھگڑے،عورت کی بے حرمتی،دھوکہ
انصاف کرنا......زندگی ہے	فراڈ،جعلسازی،جعلی ادویات
ہر فرائض اور معاملے میں دیانتداری ...... زندگی ہے۔ (سرکاری ، غیر سرکاری، کاروباری یا ملازمت)	دونمبری کے اعمال، ہر قسم کے جرائم قانون کی خلاف ورزی
	غربت،امارت کی تفریق......درندگی ہے

☆☆☆

کچھ لوگ اپنی بے عزتی آپ ہوتے ہیں

اپنے بول سے......اپنے عمل سے......اپنے تکبر اور غرور سے

اپنی دولت،طاقت کے اور اختیارات کے ناجائز استعمال سے

ان میں ادارے اور ملک بھی شامل ہوجاتے ہیں

☆☆☆

معاشرے دا چلنا

چلنا پُٹھیاں راہواں تے
تے امید رکھنی خوشیاں دی
سوہنے روپ تے اندروں گندے
کہنا انصاف تے وچوں بے انصافیے
بولنے جھوٹ تے دعوے سچ دے
کرنیاں سازشاں تے امیداں بھلائی دیاں
لبھنیاں نوکریاں رشوت دے کے
تے کہنا خدمت حلال نال کیتی
قانون دی خلاف ورزی دے نال ایکسیڈنٹ ہو جاوے تے کہنا
غلطی قانون تے چلن والے دی
کرنے ویٹو تے بننا امن دے بچاری

☆☆☆

ملک پیارا ہے......ملک سے پیار کیجئے

ملک سب کا ہے......سب سے پیار کیجئے
ملک آپ کا اپنا ہے......اپنے آپ سے پیار کیجئے
ملک سے پیار کیجئے

☆☆☆

بیمار نظام کے سانچے میں ڈھالے گئے نیم مردہ ذہنوں کو جگانے کی ضرورت ہے

حوصلہ دیجئے......امید دیجئے

اعلانات سے نہیں ......اپنے عمل سے
وقت کی پابندی...... پہلے خود اپنے آپ کو پابند کیجئے
خود بھی ٹریفک کے سگنل کی پابندی کیجئے...... پروٹوکول ختم کیجئے
ملک کے آدھے مسائل ختم ہو جائیں گے
عورت کی عزت لوٹنے والوں کو فوری سزا دیجئے
گلیوں بازاروں میں لوٹنے والوں کو فوری سزا دیجئے
ملکی معیشت کو نقصان پہنچانے والوں کو فوری نقصان دیجئے
قاعدے قانون بنایئے اور ان پر عمل کرنے کی معیاد مقرر کیجئے
مردہ ذہن جاگ جائیں گے
حوصلہ اور امید کی روشنی میں بدل جائیں گے
اب پرانے زمانے کی ڈھکوسلہ بازی نہیں چلے گی
عوام کے چہروں پر اور نظروں میں لکھا نظر نہیں آ رہا تو تیار رہیے
کہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔

☆☆☆

کم عقلی اور ناسمجھی ایک نفسیاتی مرض ہے

کچھ پیدائشی ماحول کی وجہ سے ہوتے ہیں
کچھ معاشرتی بندشوں کے باعث ہوتے ہیں
اور کچھ دولت کی کثرت، طاقت اور اختیارات کے غلط استعمال کرنے سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔
کم عقلی اور ناسمجھی ایک نفسیاتی مرض ہے۔

☆☆☆

مزدور کی عظمت کو سلام کہنے والے اہل اقتدار و اختیار

مزدور کی تنخواہ کا بھی احترام کیجئے

مہنگائی کے اس دور میں

☆☆☆

ذات کی انا اور دانش کی جنگ

زندگی کی ہر سطح پر اور ہر شعبے میں......

اداروں کے درمیان اور کاروبار

جس جگہ عقل و دانش سے کام لیا جاتا ہے وہ پُر امن، سلامتی، تحفظ ترقی کے ساتھ انسانیت کے سفر میں کامیاب رہتے ہیں۔

☆☆☆

اختیارات اور طاقت سے ریٹائرڈ لوگ

اختیار اور طاقت سے ریٹائرڈ لوگوں کی کوئی ''انا'' نہیں رہتی۔ وہ قومی خزانے سے پنشن کی لائن میں لگ جاتے ہیں۔

دانشور میں ''انا'' Ego آجائے تو وہ دانشور نہیں رہتا

عاجزی میں عظمت ہے۔

☆☆☆

اسلحہ کی سمگلنگ کرنے والے......انسان بھائی جان

اسلحہ کے استعمال سے بے گناہ مرنے والے انسان بھائی، انسان بہنیں، انسان بچے

جان سے مارنے والا انسان بھائی جان کیسے؟

وہ کسی انسان بھائی جان کا بیٹا کیسے؟

وہ کسی انسان بھائی جان کا بھائی کیسے؟

وہ کسی انسان بھائی جان کا باپ کیسے؟

وہ انسان کا بچہ کیسے؟

شاید قدرت کی طرف سے کوئی ہدایت آجائے۔

☆☆☆

ملک کی بہتری کیلئے ایک عام شہری کی سوچ

اگر اس ملک سے سرحدوں، سمندروں اور ائیر پورٹس کے ذریعے اسمگلنگ بند ہو جائے۔ اشیائے ضروریات کے سرکاری نرخ اور بازاری نرخ برابر ہو جائیں۔ دفاتر میں کام کرنے والے 9 بجے حاضر ہونا شروع ہو جائیں اور ہر قسم کی کرپشن پر کنٹرول ہو جائے۔ دوکاندار دودھ اور خوراک میں ملاوٹ بند کر دیں۔ دو نمبری اشیاء فروخت کرنا بند کر دیں۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہونی بند ہو جائے۔ ٹریفک اصولوں اور قانون کے مطابق چلنا شروع کر دے۔ عدالتوں میں انصاف کی فراہمی جلد از جلد ہونی شروع ہو جائے۔ امتحانی مراکز میں نقل کروانی بند ہو جائے۔ ٹرینیں فلائٹ وقت کے مطابق چلنا شروع ہو جائیں۔ پینے کا پانی صاف ملنا شروع ہو جائے۔ سیوریج کا نظام بہتر ہو جائے۔ ہسپتالوں میں ایک نمبر دوائیں اور صحیح علاج معالجہ شروع ہو جائے۔ تعلیم کے بعد میرٹ پر ملازمت ملنی شروع ہو جائے۔ ہر ادارہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر کام کرنا شروع کر دے۔ اجتماعی دانش کو عزت اور احترام ملنا شروع ہو جائے۔ تو ملک جلد ہی ترقی کی منزلوں پر پہنچ جائے گا۔

☆☆☆

قوم کی دولت لوٹنے والے

قوم کی دولت لوٹنے والے زندگی کے آخری حصے میں ہوتے ہیں

کتنی دیر ذہنی عیاشی کر لیتے ہوں گے

بعد میں یہ دولت ان کے بچے عیاشوں میں اڑا دیتے ہیں

قوم کی دولت لوٹنے والے چند روز کے مزے

عوام کی ساری عمر کی بددعاؤں کا شکار
نسلیں بھی......معاشرے میں ایسے بے شمار لوگ ذلیل وخوار ہوتے نظر آتے ہیں

☆☆☆

ہر انسان کو انسان سمجھنے کا سفر

انسان سیاروں پر جانے کیلیئے اربوں ڈالرخرچ کرتا ہے۔
لیکن انسان دوسرے انسان کو اپنے جیسا انسان سمجھنے کا ایک لمحہ کا سفر مفت طے کرنے کو تیار نہیں۔
امید ہے نئی نسل یہ سفر جلد ہی طے کرلے گی۔

☆☆☆

انسان کے زندہ رہنے سے منسلک ہر شے عبادت ہے

انسان کے زندہ رہنے سے منسلک ہر شے عبادت ہے۔
سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت، سرحدوں کی حفاظت اور خزانوں کی حفاظت
کاروباری یا کاشتکاری یا مزدوری
عدالتی یا پنچائتی......دوستی اور مدد......عزت، محبت اور احترام
صحت وعلاج اور معالجہ......صفائی اور ستھرائی
خالص اور دیانتداری
امن وامان کے تمام شعبہ جات

انسانیت لئی اِک پیغام

پیدا ہوون تے وڈا ہوون توں بعد
کوئی صدر بن داتے کوئی وزیر تے وزیر اعظم بن دا
کوئی جج بن داتے کوئی افسر اعلیٰ بن دا
کوئی کاروبار کر کے امیر بن دا

کوئی سرمایہ کاری کر کے مِل دا مالک بن دا
اونہاں وچوں بس اکو ای گھاٹے دا سودا کر دا
جیہڑا دوجے بندے نوں اپنے جیا ایک بندہ نئیں سمجھدا
جیہڑا آپ ای نئی بندا ہوندا
اونھے دوجے نوں بندا کیہ سمجھنا
جدوں بڈھا ہوندا......اودھے نیانے اوہنوں بندا نہیں سمجھدے
سمجھ، سمجھ دی گل اے
ہر کوئی بندے نوں بندا ای سمجھے
بڈھا ہو یا غریب ہووے
سب توں چنگی گل اے
رب دا بندا ہوون دی اِک مثال بنے
انسانیت لئی اِک پیغام

☆☆☆

اختیارات برانڈ صابن

استعمال......غربت کا دھونا

دنیا کے بے شمار ملکوں میں چھوٹی بڑی ہر سطح پر اختیارات برانڈ کے صابن سے متعلقہ لوگ اپنی غربت دھوتے ہیں۔اس بات کی گواہی اندرون بیرون ملک جائیدادیں اور بینک بیلنس دیتے ہیں۔

☆☆☆

انسانیت کے جاری رہنے کی ضمانت

انسانیت کے جاری رہنے کی ضمانت انسانیت کے اتحاد اور آپس میں محبت میں ہے۔انسانوں کے درمیان نفرت، حسد، جنگ، لڑائی جھگڑے اور ایک دوسرے کو بے وقوف بنانے اور ایک دوسرے کو لوٹنے اور استحصال میں نہیں۔

اجتماعی دانش

جولوگ اجتماعی دانش (Collective Wisdom) کی افادیت کونہیں سمجھتے انہیں وقت اور حالات سمجھادیں گے۔ان کی ضدی انا کی وجہ سے معاشرے کونقصان پہنچ جاتا ہے جس کا مداوایا واپسی ممکن نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جمہوری عمل میں رکاوٹیں ڈالنے والے

جمہوری عمل میں رکاوٹیں ڈالنے والے اپنی ناسمجھی کے باعث اپنی آنے والی نسلوں کیلئے مصیبتیں، تکالیف اور طرح طرح کے دُکھ چھوڑ جاتے ہیں۔نئی نسل بے چارگی کی ٹھوکریں کھاتی رہتی ہے۔

☆☆☆

انسان کی پیدائش......رب کا کام

انسان کی پیدائش......رب کا کام

انسان سے نفرت یا محبت کرنا......انسان کا کام

فیصلہ انسان کا

☆☆☆

تکبر......دماغی بچھو......ایک خلیہ

یہ خلیہ سائز میں ایک جیسا ہوتا ہے۔یہ خلیہ انسانوں کے ہر گروہ اور ملکی سطح پر پایا جاتا ہے۔

جس انسان یا قوم قبیلہ ملک میں تکبر پایا جائے اُس سے خیر کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔تکبر اور شر لازم وملزوم ہیں۔

☆☆☆

ملک ہوتو ایسا ہو......وگرنہ ملک چلانے والے نااہلی کا شکار

ناجائز اسلحہ سے پاک ملک

ڈاکوؤں، لٹیروں چوروں سے پاک ملک

دہشت گردی سے پاک ملک

آئین قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے پاک ملک

ناجائز دولت سے پاک ملک

ملکی دولت، غیر ملک میں جمع ہونے سے پاک ملک

ملک کی سلامتی کے دشمنوں سے پاک ملک

ناانصافی کے نظام سے پاک ملک

بچے، بچیوں کے اغوا، ظلم، زیادتی کے جرائم سے پاک ملک

خواتین سے زیادتی، عصمت آبروریزی سے پاک ملک

اغواء برائے تاوان سے پاک ملک

صحت کے علاج، تعلیم کی دستیابی، سہولیات میں کمزوری سے پاک ملک

☆☆☆

ووٹ مقدس امانت ہے۔ استعمال کے بعد اس کا تقدس

انسان رب کا تحفہ......معاشرے کی بہتری بھلائی کے لیے

انسان کی مثبت رائے، رتبہ، حیثیت، پاکیزگی

الیکشن میں ووٹروں کی اظہار رائے کے بعد

اس کے تقدس کا احترام، آئین قانون کے مطابق

عملدرآمد ہونے کے ذریعے کیا جاتا ہے

ووٹ کے تقدس کو آئین، قانون کے خلاف عمل کرنے سے پامال کیا جاتا ہے

اگر ووٹروں، شہریوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مہیا نہ کی جائیں

جمہوری عمل کو روک دیا جائے، معطل کر دیا جائے تو

ووٹ کے تقدس کی بے حرمتی ہوتی ہے

ایسا عمل کرنے والوں کی اپنی نسلوں کے اس بُرے نتائج اور نقصانات کا تا زندگی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔
احترام......نیکی ہے عزت ہے خوشحالی ہے

☆☆☆

دباؤزدہ جمہوریت اور خود مختار جمہوریت

متعدی مفاداتی جمہوریت	آزادانہ حقیقی جمہوریت
بہتری بھلائی خواص کی	بہتری بھلائی عوام کی
جمہوری سوچ پر پابندی	جمہوری سوچ کی پرورش
نوجوانوں کو غیر تعمیری راہ پر ڈالنا	نوجوانوں کے عظیم مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا
نفرت حسد کی فضا کو برقرار رکھنا	عزت واحترام،محبتِ انسان
فطری سوچ پر غیر ضروری رکاوٹیں کھڑی کرنا	
شخصیات پرستی کی وجہ سے نئی لیڈر شپ ابھرنے کے مواقع کم ہوجاتے ہیں	نئی لیڈر شپ کا ارتقائی سفر جاری رہنا جس میں ایک عام ورکر بھی بڑے عہدے تک پہنچ جاتا ہے۔

☆☆☆

کب ایسا ہوگا......سوالیہ نشان

انسان کی مکمل ہوش مندی کی جانب سفر جاری ہے جب عقل ہوش کے سفر کی منزلیں طے کرے گی۔

1- دنیا میں ہر انسان کو دوسرے سب انسان اپنے جیسا ایک انسان تسلیم کریں گے، سمجھیں گے، خیال کریں گے، یقین کریں گے۔

2- نہ جانے کب اسلحہ سازی، فروخت سازی اور منافع کمانے کی صنعت سے پانچ ٹریلین کا کاروبار ختم ہوگا۔ جن سے جنگوں کے جنون میں ہوش آئے گا۔

3- نہ جانے کب دنیا میں مذہبی رواداری قائم ہوگی۔

4- نہ جانے کب ملکوں میں بالا دستی کی دوڑ ختم ہوگی۔

5- نہ جانے کب علاقہ، عقیدہ، مذہب، قوم، ملک اور مختلف بنیادوں پر ایک دوسرے سے نفرت ختم ہوگی۔

6- نہ جانے موسمی تبدیلیوں سے متعلقہ اقدامات کرنے کیلیئے سب اکٹھے جدوجہد کریں گے۔

7- نہ جانے کب دنیا کی پوری آبادی کو بھوک، ننگ سے نجات ملے گی۔

8- نہ جانے کب 1% امیر اور 99% غریب کا فرق ختم ہوگا۔

9- نہ جانے کب عورت پر ظلم وستم ختم ہوگا۔

10- نہ جانے کب دنیا کے تمام انسان سلامتی، امن کے تحت زندگی گزاریں گے

11- نہ جانے کب بچے بچیاں محفوظ ماحول میں زندگی گزاریں گے

12- نہ جانے کب دنیا مثبت سوچ کے لحاظ سے ذہنی بالغ ہونے کا ثبوت دے گی۔ کسی کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔

☆☆☆

نفرت اور لالچ کا گہرا تعلق اور سماجی معاشرہ

دنیا کے تمام مما لک میں وطن کے دفاع کے لیے فوج کو ٹریننگ کے دوران ایک خیالی دشمن کے خلاف جنگ کیلیئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ اگر دشمن ہے تو اس کے خلاف نفرت کا جذبہ بھرا جاتا ہے۔ جس میں دشن کو ایک حقیر شے گردانا جاتا ہے۔ اسی طرح عوامی معاشرتی ماحول میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو قانون، سماج کا دشمن قرار دیا جاتا ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ کرپٹ ملک میں ایسے سارے جذبے کمزور پڑ جاتے ہیں اور ملک میں سماجی معاشی بدحالی کے بُرے اثرات نمایاں ہوجاتے ہیں اور ملک اپنی تباہی کے سفر میں مزید تنزلی کا شکار ہوجاتا ہے۔

☆☆☆

نفرت پھیلانا......کمائی کا ذریعہ

نفرت پھیلا کر لڑائی، مار کٹائی، قتل و غارت کرانا، جنگیں کرانا

معصوم انسانوں کے ناحق خون سے

اپنے اور اپنے خاندان کو کھانا کھلانا

انسانوں کی قربانی سے اپنا مال بنانا

مقامی عالمی مفاد پرستوں کی وجہ سے نفرت زندہ رہتی ہے، بکتی ہے

نفرت پھیلانا ایک مکروہ عمل......سب سے بُرا عمل

☆☆☆

وی آئی پی پروٹوکول

جب تک دنیا میں وی آئی پی اور پروٹوکول کلچر جاری رہے گا

اس وقت تک دنیا میں امن قائم ہونا ناممکن ہے۔

کیا تکبر خوشی کا ماحول پیدا کر سکتا ہے......سوالیہ نشان

نفرت کے خلاف جہاد/ جنگ

دنیا کے ہر انسانی معاشرے میں ہر جگہ، ہر سطح پر نفرت کا ماحول پایا جاتا ہے

اس کے خلاف کبھی کسی طرف سے کوشش، جدوجہد، جنگ یا جہاد کی تحریک مقامی یا عالمی سطح پر نظر نہیں آتی

''نفرت''، اختلافات جھگڑوں کی بنیادی وجہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

عالمی طاقتیں حکومتی اقوام متحدہ اور تمام مذاہب کے متعلقہ لوگ مقامی سطح پر معاشرے لوگوں کی توجہ کیلئے ضروری پہلو۔

☆☆☆

لوگوں کو دانستہ جھوٹ بولتے دیکھ کر اُن کی ذہنی پختگی پر ہنسی آجاتی ہے

لوگوں کو دولت کے ہونے کے باوجود لالچ کرتے دیکھ کر اُن کی ذہنی پختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔
لوگوں کو ایک دوسرے کو ماں باپ کی گالیاں دیتے ہوئے دیکھ کر اُن کی ذہنی پختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔عوام کے نمائندوں کو اسمبلیوں میں بدتمیزی، اخلاق سے گری، بیہودہ گفتگو کرتے دیکھ کر اُن کی ذہنی پختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔
دولت مندوں کو دولت کا غروراور گھمنڈ کرتے ہوئے دیکھ کر اُن کی ذہنی ناپختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔
غنڈوں کو غنڈہ گردی کرتے دیکھ کر اُن کی ذہنی ناپختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔
کچھ لوگوں کو جھوٹے وعدے کرتے اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہوئے (وعدہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے) اُن کی ذہنی پختگی پر ہنسی آجاتی ہے۔

☆☆☆

ملک کی ترقی بہتری بھلائی کیلئے

ملک کی ترقی بہتری بھلائی کے لیےقومی محبت کا جذبہ لازم ہے
ملک میں نفرت پھیلنے یا پھیلانے سے ملک اور قوم ترقی نہیں کرسکتی
دیدہ دانستہ یا دانستہ طور پر ایسے عناصر ملک کی بہتری میں رکاوٹ بنتے ہیں
قومی محبت ایک خزانہ ہے کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

دنیا میں خوف کی فضا

دنیا میں 193 ملک ہیں۔ایک دوسرے کے حملے کے ڈر اور خوف پر تقریباً تین سے پانچ ٹریلین ڈالر جو دوسرے ملکوں کی کرنسی کے لحاظ سے کھربوں جبکہ 8ارب انسانوں کی خوراک رہائش اور دیگر بنیادی سہولتوں پر چند ہزار ارب ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ ہر وقت خوف کی ذہنی بیماری میں مبتلا انسانیت کی دنیا کیسے کہلاتی ہے۔جس میں 80% انسان خوراک کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔آٹھ سوملین انسان رات کو

بھو کے سو جاتے ہیں۔

نوجوانوں کے لیے ایک چیلنج

☆☆☆

زندگی......محبت

زندگی محبت سے شروع ہوتی ہے

بچے کی پیدائش پر ماں سے محبت ملتی ہے

بڑے ہونے کے بعد ایک زندگی کا آغاز ہوتا ہے

ہر زبانوں کی ڈکشنریوں میں الفاظ ہیں۔

☆☆☆

انسانیت کیلئے چھوٹی چھوٹی باتیں

عوام کی اجتماعی دانش پر اعتماد کرنا سیکھیے

کوئی بھی انسان اپنے لیے بُرا نہیں سوچتا

انسانوں کی، ملکوں کی بھلائی کا راستہ انسانوں کی مشترکہ دانش کے ذریعے ہی طے ہوتا ہے۔

یہ ایک ارتقائی سفر ہے

☆☆☆

اپنی ذمہ داری کو پہچانیے۔ نہ ایک انچ اِدھر نہ اُدھر

وگرنہ ٹھوکریں مقدر بن جاتی ہیں۔

☆☆☆

سب انسان برابر کا احساس کیجیے۔

سب انسانوں کی عزت کرنا سیکھیے......اچھے عمل کی عزت کیجیے

بُرا عمل تو خود ایک بے عزتی ہے

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

انسانیت کیلئے چھوٹی چھوٹی باتیں

بُرا عمل خود اپنے اندر مذمت کا عنصر رکھتا ہے

لوگ کسی خوف یا لالچ کے باعث برملا مذمت نہ کریں تو الگ بات ہے۔

☆☆☆

ظلم کرنے والے اوران کے ساتھی درندے ہوتے ہیں انسان نہیں

انسان تو ایک ہمدرد، مدد کرنے والا ہوتا ہے۔

☆☆☆

جب حاکم ہی قانون کی خلاف ورزی کرے تو پیچھے خلاف ورزیاں ہی رہ جاتی ہیں۔

جب منصف ہی انصاف سے مذاق کرے تو عدل کیسے ہوسکتا ہے؟

☆☆☆

ملاوٹ شدہ خوراک اور جعلی ادویات کی فروخت

پورے نظام کے ساتھ ایک مذاق

انسانی ماحول کی خرابی کا ذمہ دار کون؟

گھر کا ماحول بدتمیز اور ڈھیٹ بچہ خراب کرتا ہے

ملک کا ماحول کون خراب کرتا ہے......سوالیہ نشان؟

عالمی دنیا کا ماحول کون خراب کرتا ہے......سوالیہ نشان؟

نوٹ: انسانوں پر مشتمل ملک بھی ایک گھر ہوتا ہے۔

دنیا بھی انسانوں کا ایک عالمی گھر ہے۔

☆☆☆

پروٹوکول......خرچہ عوام کے ٹیکسوں سے

پروٹوکول کا سلسلہ بادشاہی سسٹم میں شروع ہوا تھا۔ اکیسویں صدی میں پروٹوکول ایک مصنوعی نظام لگتا ہے۔ جمہوریت میں ملکی حکومتی سربراہ و دیگر نمائندے ادارے اور تمام آفیشل عہدیدار، سب کی

ذمہ داری عوام کی سلامتی، تحفظ، بہتری، بھلائی کیلئے کام سرانجام دینے ہوتے ہیں۔

عوام کی خدمت کرنا اور پرانے شاہی نظام کی باقیات پروٹوکول کا استعمال متضاد باتیں ہیں۔ پروٹوکول کا خرچہ عوام کے ٹیکسوں سے ہوتا ہے۔اس سلسلے کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ترقی یافتہ ملکوں میں ایک وزیر اپنی گاڑی خود چلا کر دفتر جاتا ہے۔

اب زمانہ برابری کا ہے......صدر، وزیراعظم، افسر، عوام سب برابر

☆☆☆

جمہوریت کی مختلف اقسام

حقیقی خودمختار جمہوریت	شرائط شدہ جمہوریت
دباؤزدہ جمہوریت	کنٹرولڈ جمہوریت
گڈا جمہوریت	

چھوٹی سی بات

کسی معاشرہ میں جب تک ناجائز اسلحہ موجود رہے گا اُس وقت تک اندھی اور آنکھوں والی (ٹارگٹ کلنگ) گولیاں چلتی رہیں گی۔ بچے یتیم، عورتیں بیوہ اور بوڑھے والدین بےسہارا ہوتے رہیں گے۔

☆☆☆

نظریۂ ''المفادات''

حقوق سے زیادہ لالچ ......اس کے حصول کے لیے لاکھوں معصوم جانیں ضائع کردی جاتی ہیں۔ اس کے تحت بےشمار قسم کے جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے۔

''نظریہ المفادات'' طاقت کی سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتا۔

طاقت......دولت کی ہو یا اسلحہ پاور کی ہو

☆☆☆

اپنے اوپر لعنت بھیجنے والے لوگ

کسی بے گناہ پر ظلم کرنا، تشدد کرنا، تکلیف دینا، اذیت دینا اور دیگر ایسے اعمال قابل مذمت ہیں۔

ایسا عمل کرنے والا اپنے اوپر لعنت بھیج رہا ہوتا ہے۔

نوٹ: کسی بھی شخص (عورت، مرد، بچے، بچیوں) پر ظلم وتشدد کرنے والا بھی اپنے آپ پر لعنت ہی بھیج رہا ہوتا ہے۔

ایسا حکم دینے والا شخص بھی اِسی زمرے میں آتا ہے۔

ایسا کرنے والا چاہے کوئی ایک انسان ہو، گروپ ہو۔

یا پھر ملک ہو۔

☆☆☆

پنگے باز......غیر ضروری شرارت کرنے والے

مقامی یا عالمی دنیا کے ماحول میں پنگے باز گروپ ہر وقت سرگرم رہتا ہے۔ امن سے بیٹھے بٹھائے غیر ضروری شرارت یعنی پنگے بازی کرتے ہیں۔ جس سے روزمرہ کا معاشرتی ماحول درہم برہم ہوجاتا ہے۔ لوگ پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

☆☆☆

اختیار (Authority) اور اس کا استعمال

مشاہدے میں آتا ہے کہ بعض افراد کسی حکومت میں، ادارے میں یا دولت کی وجہ سے کوئی اختیار مل جانے پر اپنے آپ کو زیادہ عقلمند اور دانش والا خیال کرنے لگتا ہے۔ اسی تصور میں اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں اس طرح وہ ابنارمل کردار کی شخصیت بن جاتے ہیں۔ دنیاوی زندگی میں یا معاشرتی زندگی میں کوئی بھی اختیار انسانیت کا اچھا خیال رکھنے، بہتری بھلائی اور خدمت کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

دنیا میں معاشرے ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ابنارمل ہوتے ہیں۔ عالمی درجہ بندی اسی حساب سے ہوتی ہے۔ معاشرے کا نظام جتنا اچھا اتنا ہی درجہ اچھا۔ معاشرہ مقامی ہو یا ملکی ہو۔

ملکی نظام بگڑنے کا ذمہ دار

ملک میں جو بھی بڑے یا چھوٹے عہدے پر آیا، فارغ ہونے پر سب نے یہی کہا کہ اس نے ملک کی بہت خدمت کی، یہ اچھے کام کیے، وہ اچھا کام کیا۔

سمجھ سے بالاتر ہے کہ سب کے اچھے کام کرنے کے باوجود سماجی، معاشی، سیاسی، انصافی نظام کیسے بگڑا۔

عوام ہر زمانے میں یہی سنتے آئے ہیں کہ ''ملک خطرے میں ہے، ملک کو خطرے سے بچا لیا'' ساتھ میں ملک کی سلامتی کا فکرمندی کا اظہار بھی جاری رہتا ہے۔

رب ہی جانے......نظام کیسے بگڑا؟

قانون کی خلاف ورزی......کرپشن کی پہاڑی

کرپشن کی اس پہاڑی سے برائی کی ندیاں نکلتی ہیں۔

جو معاشرتی زندگی کے ہر شعبے میں برائی کا سیلاب لاتی ہیں۔ جن میں چھوٹا بڑا سب نہاتے ہیں۔ بے چاری دانش بھی اس میں غوطے کھاتی ہے۔ کبھی سطح پر نمودار ہوتی بھی ہے تو برائی نیچے سے کھینچ لیتی ہے۔

اس کا واحد حل ایک ہی ہے کہ پہاڑی سے نکلنے والی ندی صاف، شفاف اور نیکی خاصیت کی رکھتی ہو۔ پہاڑی ملکی نظام زندگی کے لیے سب سے بالائی سطح کو تصور کیا جاتا ہے۔ بالائی سطح کے تمام ادارے اس میں شامل ہوتے ہیں۔

☆☆☆

عوام کے ووٹ......عوام ہی بلیک میل

عوام بڑی محبت، لگن اور جوش جذبے کے ساتھ اپنی پسند کے لیڈروں کو لمبی لمبی لائنوں میں لگ کر اپنی بہتری بھلائی کے لیے ووٹ دیتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ لیڈر حضرات کے نام شوگر ملوں اور بجلی کے پیداواری پلانٹس کے مالکان کی فہرست میں نظر آتے ہیں جو عوام کو مہنگی چینی اور مہنگی بجلی مہیا کرتے ہیں۔

معصوم عوام کے ووٹ بھی اور محنت کی کمائی بھی

رب کرے عوام کی حالت میں درستگی اور بہتری ہو

باقی رب جانے اور عوام کی ہوشمندی جانے

☆☆☆

چھوٹی دانش اور بڑی دانش میں فرق

بڑی دانش	چھوٹی دانش
تعداد میں زیادہ لوگوں کی دانش	تعداد میں چند لوگوں کی دانش
تعداد میں زیادہ لوگوں کی رائے سے منتخب شدہ دانش	ملازمت میں ترقی کر کے بڑے عہدوں پر فائز چند لوگوں کی دانش

دنیا میں ہر طرح کے ملکی معاملات چلانے کیلئے دانش کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

سادہ عقل کی دانائی	طاقت کی دانائی
کھلے معاشرتی ماحول کی دانائی	محدود اختیاراتی ماحول کی دانائی
معاشرتی ماحول کی سادہ عقل کا سفر جاری رہتا ہے۔	مخصوص شبہ کی ملازمت کا سفر ریٹائرمنٹ پر ختم ہو جاتا ہے۔
	صرف ملازمت کے تجربے کی عقل باقی رہ جاتی ہے

☆☆☆

شخصیات......خصوصیات اور مختلف شبہ جات

سیاسی لوگ......کچھ سیانے......باقی درمیانے

طاقت والے......کچھ سیانے......زیادہ درمیانے

معاشرتی نظام کے شعبہ جات......کچھ سیانے زیادہ درمیانے

پڑھے لکھے...... کچھ سیانے......زیادہ درمیانے

ان پڑھ...... کچھ سیانے......زیادہ درمیانے

دیہاتی لوگ......کاشتکاری میں سارے سیانے......دنیاداری میں کچھ سیانے......باقی درمیانے

دفتر میں کام کرنے والے......سیانے بھی فنکار بھی......باقی درمیانے

مزدور کسان مستری دیہاڑی دار......سب سیانے

انسانیت کونقصان پہچانے والے......بلونگڑے......بچونگڑے

بلیک میلر......ناجائز منافع خور...... پرلے درجے کے بچونگڑے

دیانتدار، ایماندار......سیانے ہی سیانے

قدرت نے سب انسانوں کو عقل و دانش سے نوازا ہے۔استعمال کا اختیار انسانوں کو دیا ہے۔ جو انسان انسانیت کی صحت، سلامتی، تحفظ جان، امن و امان، بہتری بھلائی کا کام کرے گا۔عقل کا مثبت استعمال کرے گا وہ سیانا ہوگا۔عمر کی کوئی حد نہیں۔چھوٹا ہو یا بڑا

اچھے والدین، اساتذہ کرام بچوں کی خصوصی تربیت کرتے ہیں۔ جاپان میں بچوں کو شروع زندگی کے پہلے پانچ سال کوئی قاعدہ کتاب نہیں پڑھاتے ہیں۔صرف اخلاقی تربیت دی جاتی ہے۔سڑک کیسے پار کرنی ہے، پیدل سائیڈ پر ہو کر چلنا، بڑوں کے سامنے یا ایک دوسرے کے سامنے جھک کر سلام کرنا، خیر کی دعا کرنا، سچ بولنا، دیانتداری، گفتگو آہستہ آواز میں، چیخنا چلانا نہیں، گالم گلوچ نہیں کرنا، ایک دوسرے پر آوازے نہیں کسنے۔ صفائی کا سب سے زیادہ خیال رکھنا، جوتے گھر کی دہلیز پر اتارنے۔ وغیرہ وغیرہ

☆☆☆

عوام کی رائے سے منتخب لیڈر......نرسری لیڈر

قدرت نے انسان کو تخلیق کیا، وقت کے ساتھ ساتھ انسانوں نے اپنے معاشرتی نظام کو چلانے کیلئے نمائندے اور لیڈر منتخب کرنا شروع کیے۔ یہ ایک ارتقائی نظام ہے۔

لیکن دنیا کے بعض علاقوں میں کچھ مخصوص لوگوں نے لیڈروں کی اپنی ہی نرسری بنالی ہے۔ وہاں سے منظور شدہ لیڈر عوام پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر اپنی مرضی کا ایک کھیل کھیلا جاتا ہے۔قدرت کے

نظام کی خلاف ورزی اوراُس سے ٹکراؤ کا مصنوعی نظام بنایا جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں ہمیشہ بگاڑ ہی پیدا ہوا ہے۔

قدرت کی طرف سے عطا کی گئی عوام کی عقلی خصوصیات کی مدد سے وضع کیے گئے معاشرتی نظام میں ہر کچھ عرصہ کے بعد انتخابات کے ذریعے نیا لیڈر منتخب کیا جاتا ہے جس سے عوام کی مرحلہ وار اچھائی سے مزید اچھائی کا نظام بنتا جاتا ہے۔عوام کی خوشیوں ،امن وامان ،سکون تحفظ کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ نرسری کے پیش کردہ لیڈر کسی بڑی سطح کے حکم کے تابع کام کرتے ہیں۔

دریا کی مچھلی کا ذائقہ اور فارمی مچھلی کے ذائقے میں فرق ہوتا ہے۔

آزادانہ رائے عوام کا منتخب کردہ لیڈر اور نرسری لیڈر کی کارکردگی کا فرق الگ الگ ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھ سکا

کوئی کسی سے بالاتر نہیں......انسانوں کا عمل ظاہر کرے

علم،عقل،طاقت،فن،پیشہ،امیر غریب،افسر ماتحت،مذہب،عقیدہ،سب لوگ ایک دوسرے کی عزت کرکے جیو۔

اگر دربان دروازہ کھولے تو اُس کا بھی شکریہ ادا کرو کہ اُس نے آپ کے لیے دروازہ کھولا۔

پیر حضرات بھی اپنے مرید کے ہاتھ کو بوسہ دیں کیونکہ وہ بھی کچھ سفر طے کرکے اُن سے کچھ غرض کیلئے آتا ہے۔

☆☆☆

اے حاکمان وقت......نمائندگان وقت......

اسمبلیان وقت......افسران وقت......ماتحتان وقت......شہریان وقت......انسانیان وقت......

ملازمان وقت......کاروباران وقت......

کسی ایک کو جرأت کیسے ہوئی کہ وہ دوسرے انسان مرد عورت،بچے،بچی یا معصوم بچگان کی زندگی

ختم کرے۔ والدین کو بھی اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ قانون ایسا بنایا جائے کہ ایسے درندہ قسم کے لوگوں کی زندگی کو بھی فوری ختم کیا جائے۔ وگرنہ المناک واقعات ہوتے رہیں گے۔

اگر تمہارا ایمان ہے کہ اس بات کا جوابدہ بڑی عدالت میں ہونا پڑے گا سب کو۔ اس کے لیے اس دنیا میں انصاف کا قانون بنانا پڑے گا۔

سسٹم کو کھیل نہ سمجھو

اس کو کھیل کھیلتے سسٹم ختم ہو جاتا ہے

سسٹم کے ہر کردار کو اپنے دائرہ میں رہ کر اپنے فرائض ادا کرنے سے سسٹم چلتا رہتا ہے۔ بلکہ بہتر ہوتا جاتا ہے۔

سمجھ اپنی اپنی۔

☆☆☆

جلسے اور جلوس

جلوس کے راستے میں صبح سے ناکے

جلسے کے علاقے میں صبح سے ناکے

شاہراہ بند......مسافر رُل جاتے ہیں

لیڈر خوش ہوتے ہیں......پھولوں کے ہار پھل پتیاں

دیہاڑی دار......ریڑھی والے بیروزگار ہو جاتے ہیں

اس بات کو کیا لکھا جائے

لخ لخ دی مبارکاں!

☆☆☆

دنیا میں کہا جاتا ہے سمجھا بھی جاتا ہے

دنیا میں کہا جاتا ہے......سمجھا بھی جاتا ہے

تعلیمی اداروں کی ایک دن کی غیر ضروری بندش کی وجہ سے ملک کی نئی نسل دنیا کی دوسری نسلوں سے پیچھے رہ جاتی ہے۔

بندش ہڑتال کی وجہ سے...... جلسے جلوس کی وجہ سے

احتجاجی مظاہرے کی وجہ سے......اور دیگر وجوہات کی وجہ سے

تعلیمی اداروں کا بند ہونا افسوسناک ہے

تعلیم بہتر اور اچھے مستقبل کا بہترین راستہ ہے

ماضی میں کچھ ترقی پذیر ملکوں میں مہینوں تعلیمی ادارے بند رہے ہیں۔اس بندش سے طالب علموں کے مہینوں نہیں سالہا سال ضائع ہوئے ہیں۔اس بات سے دشمن خوش ہوتے ہیں۔

جن ملکوں میں تعلیم سے بھگوڑے لیڈر بنتے ہیں وہاں تعلیم کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا

پرانے زمانے کے ان پڑھ بزرگ تعلیم کے اداروں کے قیام پر زور دیتے رہے ہیں۔اس وقت سے کچھ جاگیر مخالفت بھی کرتے تھے کہ غریب کا بچہ ان کے برابر نہ آجائے۔

''ایک شہاب نامہ کتاب کا ریفرنس''

☆☆☆

غیر مسلم طاقت کا مسلمانوں کو اسلحہ مفت دینا

اگر کوئی غیر مسلم طاقت، مسلمانوں کو اسلحہ مفت میں دے تو اس کا واحد مقصد ہوتا ہے کہ کہ مسلمان، مسلمان کو مارے۔دنیا میں زیادہ مسلمان ہی کیوں شہید ہو ہے ہیں......سوالیہ نشان؟

وگرنہ اسلحہ تو ایک منافع بخش کاروبار ہے۔اسلحہ تیاری میزائل تیاری کے کارخانوں کے مالکان غیر مسلم لوگ ہیں۔

کیا مسلمان صرف اسلحہ چلا کر ہی خوش ہو جاتے ہیں۔

وہ بھی اپنے مسلمان بھائیوں، بہنوں اور بچوں پر

اگر مسلمان خریدتے ہیں تو بھی آمدن غیر مسلم کو ہی جاتی ہے

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

معاشرتی نظام کی ناکامی

جس ملک میں جب تک ایک عام انسان کی اہمیت کونہیں سمجھا جاتا وہاں ملکی معاشرتی نظام کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتا۔

کوئی بھی طریقہ استعمال کرلیں......ناکام ہوگا۔

اجتماعی دانش(Collective Wisdom)ہی بہترین نظام کی بنیاد ہے۔

☆☆☆

خیال اپنا اپنا

دنیا کے ملکوں میں جب خاص،خواص اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر کے اپنے دفتر جائیں گے۔انسانیت کو درپیش مشکلات اور مسائل بہت حد تک ختم ہو جائیں گے۔

نوٹ: کچھ عرصہ پہلے جنیوا سوئٹرز لینڈ میں منعقدہ ایک امن کانفرنس میں وزیر خارجہ بطور مہمان خصوصی تقریر کرنے کیلئے آیا۔گاڑی عام پارکنگ میں کھڑی کی اور آ کر تقریر کی اور پھر جا کر گاڑی خود کھولی، سٹارٹ کی اور ڈرائیو کر کے اپنے دفتر واپس چلا گیا۔

ترقی پذیر ملکوں میں ایسا عمل کرنا اپنی توہین سمجھا جاتا ہے۔

خیال اپنا اپنا۔

☆☆☆

عام عوام،خاص......خواص کے محسن ہوتے ہیں

اگر عام عوام نہ ہوں تو خاص،خواص آپس میں لڑ جھگڑ کر ختم ہو جائیں،

لڑلڑ کر مر جائیں۔

عام عوام کو خاص خواص انتظار میں کھڑے رکھتے ہیں

ایک وقت یہ بھی آئے گا کہ غیر حاضر افسر کے دفتر کا ائیر کنڈیشنڈ اہلکار چلانے سے انکار کر دے گا۔ سرکاری کار گھریلو استعمال سے ڈرائیور انکار کر دے گا۔مراعات سے زیادہ مراعات کا حکم ماننے سے انکار

ہوگا۔ایئر پورٹس پر VIP استقبال کا رواج ختم ہو جائے گا۔

چھتری بیگ خود پکڑنے کا اصول قائم ہوگا

حقیقی روشنی ذہنوں پر آشکار ہوگی۔

☆☆☆

عقل و دانش کا بہترین استعمال

ایک دوسرے کی مدد اور احترام کے ساتھ جینا

ایسے جذبے سے قانون کی پابندی بھی ہوگی

انصاف بھی ہوگا

کاروبار میں دیانتداری بھی ہوگی

سب کو خوراک بھی ملے گی

بیماری کی صورت میں علاج بھی ہوگا

تعلیم بھی ملے گی......روزگار بھی ہوگا

جب ایک دوسرے کی مدد اور عزت کے جذبے کے ساتھ جئیں گے

☆☆☆

پنجابی زبان کا ایک محاورہ...... چور اُچکے تے غنڈی رن پردھان

انسانی تاریخ میں کتنے نیک مرد پردھان آئے

جن کے زمانے میں انسانوں کی اکثریت غریب نہیں تھی

کتنا امن وامان تھا، جن کے زمانے میں کوئی لڑائی یا جنگ نہیں ہوئی

لوٹ مار نہیں ہوئی

کیا کیپٹلزم......نیک نظام ہے

چور اُچکے تے غنڈے پردھان

عالمی امن تے غربت دا حال......سوالیہ نشان

عورت ایک نیک نام......نیک مقام

دنیا میں اس کے ذریعے......سارے آئے انسان

☆☆☆

یہ ایک ناممکن بات ہے کہ

دنیا کی 8 ارب آبادی کی آزادانہ اجتماعی رائے ہو اور دنیا میں انسانوں کی اکثریت، عدم تحفظ، سلامتی، امن، بھوک، ننگ، افلاس اور دیگر قسم کی مشکلات اور مسائل کا شکار ہو۔ اس کے برعکس جنگ قتل و غارت، تباہی بربادی، بچے یتیم، عورتیں بے سہارا اور مرد حضرات کو موت کا سامنا کرنا پڑے

8 ارب انسانوں کو دنیا کے شیطانوں، درندوں سے آزادی دلائی جائے۔

دنیا بھر کے عوام کے نام ایک پیغام

☆☆☆

دنیا میں طاقتور ترین ادارے ملکوں کی Establishment ہوتی ہیں نہ جانے کیوں......؟

انسانوں کی آزادانہ رائے سے کیوں ڈرتے ہیں

خوف زدہ رہتے ہیں......

حالانکہ عوام کے ٹیکسوں سے ہی اپنی تنخواہ کے ذریعے زندگی گزارتے ہیں

بلکہ انہیں اپنی آئندہ نسلوں کے لیے عوام کی رائے کا احترام کرنا چاہیے

ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی نسلوں سے مخلص نہیں ہیں

نسلوں کو دولت نہیں......اچھا نظام وراثت میں دو

خود بھی اور نسلیں بھی......اچھے طریقے سے رہیں

☆☆☆

گذارہ نہ ہونے کا شکوہ کرنے والوں کیلئے

بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو روزگار ملنے کا فکر مند ہوتا ہے۔

روزگار ملنے پر خوش ہوتا ہے۔ پھر شادی کر لیتا ہے

شادی کے بعد خوشی سے گذارہ کرتا ہے۔ ایک دو بچوں تک خوش رہتا ہے۔ پھر جب زیادہ بچے

ہوں تو پریشان ہوتا ہے کہ گذارہ نہیں ہوتا۔

رب نے عقل دی روزگار دیا

عقل سے کام لے کر اپنے روزگار کی حد میں رہو

رب نے سب کیلئے رزق رکھا ہے

اس کا مطلب یہ نہیں کہ غربت کا شکار ہو جائے۔

☆☆☆

ایک معمہ حل ہو گیا...... مذاہب کیسے سکڑ جاتے ہیں

جب ان کے ماننے والے

انسانوں کو بیہمانہ طریقوں سے قتل کرتے ہیں۔

رہائشی عمارتیں، سکول، ہسپتال، سڑکیں تباہ کرتے ہیں۔

انسانوں کو گھروں سے بے گھر کرتے ہیں

پانی خوراک، علاج سے محروم کرتے ہیں

ان حالات میں چند لوگوں تک محدود رہ جاتے ہیں

جب فطرت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

☆☆☆

عزت اور بے غیرتی کا فرق

جب کسی لڑکی کی عزت بکتی ہے......تو

خریدار ایک بے غیرت ہوتا ہے۔

جب کسی لڑکی کی عصمت لُٹتی ہے......تو

عصمت لوٹنے والے ایک ماں کی عصمت لوٹتا ہے۔

عصمت لُٹنے والی لڑکی مستقبل کی ماں ہوتی ہے......تو......

عصمت لوٹنے والا ایک ماں کا بیٹا ہوتا ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

سسٹم کا گھوڑا

دنیا بھر میں سسٹم کا گھوڑا

چارہ بھی پورا کھائے

دولتیاں بھی مارے

☆☆☆

تاریخ جو میری نظر سے گذری

دنیا میں ایسا بھی ملک ہے جو دو عمارتوں پر مشتمل تھا۔ جب سے آزاد ہوا ہمیشہ خطرے میں رہا۔ گذشتہ 77 سال سے۔ شروع میں نو سال ہر کچھ عرصہ کے بعد مستری تبدیل ہوتے رہے۔ پھر ایک بڑا انجینئر آیا۔ دس سال وہ اس کو خطرہ سے بچاتا رہا۔ اس نے ایک دفعہ حقیقی خطرے سے بچایا تھا۔ لیکن اس کو بھی جانا پڑا۔ پھر ایک اور انجینئر آیا اس نے بچانا کیا تھا۔ بلڈنگ ہی آدھی گنوادی۔ پھر ایک اور مستری آیا چار سال کے بعد وہ تختہ دار پر لٹک گیا۔ پھر دس سال ایک انجینئر کوشش کرتا رہا لیکن وہ بھی خطروں سے کھیلتا رہا۔ پھر وقفہ وقفہ سے مستری آتے گئے اور چلتے گئے لیکن کنٹرول انجینئرز کا ہی رہا۔ چھوٹے چھوٹے

مستری آتے گئے، ملک کو خطرے سے بچانے کی کوشش میں رخصت بھی ہوئے، پابند سلاسل بھی ہوئے، ملک ابھی تک خطرے میں ہے کے خوف سے چل رہا ہے۔ بلڈنگ کے کچھ اہلکار اندر سے چونا لگاتے رہے اور ابھی تک چونا گری جاری ہے۔اوپر کی منزل سے لے کر نچلی منزل تک، دیکھ بھال کے نام پر چونا لگاتے رہے۔

نہ جانے خطرے کا یہ خوف کب تک طاری رہے گا۔

اس کے عوام پر کب رحم کرے گا۔جلد رحم کی دعا ہے۔آمین

☆☆☆

ملک چلتے ہیں......اجتماعی دانش کے ساتھ

ملک چلتے ہیں اجتماعی دانش کے ساتھ

قانون کی حکمرانی کے ساتھ سب برابر کے اصول کے ساتھ

دوسرے تمام طریقے اور نظام محض عوام کو طفل تسلیاں، ڈھکوسلے اور بہانے ہیں۔جس ملک میں قانون کی حکمرانی نہیں، سب برابر کا اصول نہیں وہاں اجتماعی دانش، جمہوریت ایک نمائشی فقرات ہیں۔ عوام کے ساتھ مذاق ہے، دھوکہ ہے۔

عوام کی توہین ہے، عوام ہر شے پر ٹیکس دیتے ہیں۔

پھر بھی دفاتروں، ہسپتالوں میں میرٹ کے اصولوں میں روزگار کے شعبوں میں مذاق ہے، دھوکہ ہے۔

☆☆☆

صفائی کیلئے کوڑا کرکٹ اٹھانے والے گندے ٹرک خود صفائی کے محتاج ہیں

شہروں میں کوڑا کرکٹ اٹھانے والے ٹرک، ٹریکٹر، ٹرالیاں خود صفائی کی محتاج ہیں۔ اوورلوڈ ٹرالیاں خود گندگی پھیلاتی جاتی ہیں۔ جو سڑک پر چلتی ٹریفک مزید پھیلا دیتی ہے۔امید ہے کوئی ذمہ دار خیال کرے گا۔

کرپشن کے حمام

کرپشن کے حمام کی کوئی چھت نہیں ہوتی
کھلا میدان ہوتا ہے
سب بغیر پردے کے ہوتے ہیں۔
کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

اے آدم انسان

کیا دنیا میں ہمیشہ طاقتور کی بدمعاشی چلے گی
یا
کبھی شرافت بھی لاؤ گے
آدم انسان تمہاری اصل اور بنیادی ذمہ داری
انسانی ماحول میں شرافت کا ماحول قائم کرنا
اور ہر قسم کی بدمعاشی سے پاک کرنا ہے
یہ کیسا آدم انسان ہے جو شرافت قائم نہیں کرسکتا
دعویٰ تو کرتا ہے کہ میں انسان ہوں......سوالیہ نشان

☆☆☆

اے آدم انسان

کیا تمہیں صرف طاقتور بننے کا شوق ہے
کیا تمہیں دوسروں کو خوف کی فضا میں رکھنے کا شوق ہے
کیا تمہیں دولت مند بننے کا شوق ہے
کیا تمہیں غریبوں کو غریب رکھنے کا شوق ہے

کیا تمہیں دوسروں پر ظلم کرنے کا شوق ہے

کیا تمہیں دوسروں کو محتاج رکھنے کا شوق ہے

کیا تمہیں دوسروں کو قرضوں میں جکڑ کر رکھنے کا شوق ہے

کیا تمہیں بیمار اور مریضوں کو علاج سے محروم رکھنے کا شوق ہے

کیا تمہیں غریب بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کا شوق ہے

کیا تمہیں بے بس، معصوم بچے، بچیوں خواتین اور مرد حضرات کو گولیوں، بموں، میزائلوں سے مارنے کا شوق ہے

کیا تمہیں عمارتوں، شاہراہوں، سکولوں، ہسپتالوں کی عمارتیں تباہ کرنے کا شوق ہے

کیا تمہیں عورتوں بچیوں کی عصمت لوٹنے کا شوق ہے

تمہارا دل کب اس قسم کے شوق سے بھرے گا

کیا تم اور تمہارے ساتھی ......آدم انسان ہو بھی یا نہیں

یا کوئی اور مخلوق ......درندے ......Master

☆☆☆

اتفاقیہ گولی چل جانا

اکثر ایک خبر ٹی وی، سکرین اور اخبارات میں نظر آتی ہے۔ بندوق یا پستول صاف کرتے ہوئے اتفاق سے گولی چل گئی اور عورت جاں بحق ہوگئی۔ بیچاری عورت ہی اس کا نشانہ کیوں بنتی ہے۔

بندوق یا پستول غیر ملکی برانڈ کا ہوتا ہے۔ اتفاق سے اسمگل ہو جاتا ہے۔ پھر مختلف ذرائع سے ہوتا ہوا دیہاتوں، شہریوں اور بستیوں میں پہنچ جاتا ہے اور پھر اتفاق کی اخبار سامنے آجاتی ہے۔ دنیا میں سب کچھ اتفاق سے ہی ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر کرپشن بھی اتفاق سے ہی ہوتی ہے۔

معاشرے کی تمام برائیاں بھی اتفاق سے ہوتی ہیں۔ 80% غریب بھی اتفاق سے ہو جاتے ہیں کسی کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔

ہمسایہ ملک میں گھروں میں اسلحہ نہیں ہوتا۔ نہ اسلحہ کی صفائی کے دوران اتفاق سے گولی چلتی ہے نہ

کوئی عورت مرتی ہے۔خوش نصیب۔

☆☆☆

ملک پاکستان......نعمتوں سے مالا مال......رب کا تحفہ

ملک پاکستان......نعمتوں سے مالا مال......رب کا تحفہ

ملک کا نظام اچھے طریقے سے چلانے کیلئے نوجوانوں سے چند سوال:

آئین اور قانون کی پابندی سے یا اس کی خلاف ورزی سے۔

میرٹ انصاف کی علمبرداری سے یا یرٹ کی خلاف ورزی اور ناانصافی سے۔

عوام خواص سب برابر۔یا چند خواص موج کریں باقی سب مختلف قسم کی خواری کریں۔

شہروں،گلیوں میں صفائی ستھرائی ہو یا سوریج کے کھڑے پانی،گندگی غلاظت کے ڈھیر ہوں

ٹریفک کے قوانین کی پابندی سے یا خلاف ورزی سے۔

ہر شہری کی عزت واحترام بالخصوص خواتین بچیوں کی عصمت کا حفاظت کا نظام ہو یا اس کے برعکس ہو

کاروبار میں دیانتداری ہو یا دونمبری۔

ہر شہری، ہر نوجوان اپنے آپ سے سوال کرے کہ اس پر عمل کیسے ہو۔

جیسے طریقے عمل کریں گے ویسا ہی ملک کا نظام ہوگا۔

اچھا یا بُرا......رونا کس بات کا

آپ کا نظام......آپ کی مرضی اور عمل پر

☆☆☆

کیا جرائم اُگتے ہیں یا کیے جاتے ہیں

کیا جرائم اگتے ہیں یا کئے جاتے ہیں۔

کیا ناانصافی اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا ظلم زیادتی اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا دہشت گردی اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا دھوکہ بازی------دو نمبری اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا ملاوٹ اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا کرپشن اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا بدانتظامی اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا آئین کی خلاف ورزی اگتی ہے یا کی جاتی ہے۔

کیا جرائم کی سرپرستی ہوتی ہے یا آٹو میٹک ہوتے ہیں۔

کیا کچے کے ڈاکو آٹو میٹک ہوتے ہیں۔

کیا ان سب چیزوں کے بیج بازاروں میں بکتے ہیں یا عمل پذیر ہوتے ہیں۔

جس کے ذریعے ایسے عمل ہوتے کیا وہ عہدے دار ہوتے ہیں یا عام انسان ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بدتمیز روڈ (سڑک)

ترقی یافتہ مما لک میں مقیم پاکستانیوں کی فیملی چھٹیوں میں پاکستان میں اپنی فیملی کو ملنے آجاتے ہیں۔ایسی ہی ایک فیملی کے بچے نے ایک ادھوری انڈر کنسٹرکشن روڈ پر سے گزرتے ہوئے اسے نام دیا ''بدتمیز روڈ''۔

دنیا کے تمام ترقی پذیر مما لک ایسی سڑکوں سے بھرے پڑے ہیں۔اگر روڈ بدتمیز ہے تو اسے ادھورا چھوڑنے والے ذمہ داروں کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

برائی پر بروقت قابو نہ پایا جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ گلے پڑ جاتی ہے۔

سمجھ اپنی اپنی

☆☆☆

جمہوریت دنیا بھر میں

دنیا بھر میں جمہوریت کے نظام سے پہلے بھی اداروں کی حکومت ہوتی تھی۔ جمہوریت کے نظام نافذ ہونے کے بعد بھی اداروں کی حکومت چلتی ہے۔ امریکہ میں جمہوری نظام کو نافذ کرنے کی بات ہو رہی ہے تو سرمایہ داروں نے کہا کہ جب عوامی نمائندوں کے ماتحت کام کریں تو آئین بنانے والوں نے کہا کہ آپ صبر کریں ایسا نہیں ہوگا۔ امریکہ کا نظام سرمایہ داروں کے مفادات کے تحت کام کرتا ہے۔ وہاں بھی جمہوریت ایک نعرہ ہے۔ نظام نہیں۔ دنیا کے دوسرے جمہوری ملکوں کے حالات بھی ایسے ہی ہیں۔ تاریخ واقعات سے بھری پڑی ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ جب بھی کسی ملک میں کسی سیاسی لیڈر کو پھانسی دی گئی، گولی ماری گئی۔ کسی سازش کے تحت اقتدار سے نکالا گیا۔ وہ ملک عدم استحکام کا شکار رہا۔ جو ایک نہ ختم ہونے والی لعنت ہے۔ نسلی لعنت مسلسل ہے۔

نئی نسلوں سے امید ہے کہ اپنے بہتر اور اچھے مستقبل کیلئے بہتر فیصلہ کر سکیں۔

☆☆☆

خوف پھیلانے کے جرم سے اپنے آپ کو بچاؤ

روشن جمہوریت، سایہ دار جمہوریت، جس طرح پودے کو پھلنے پھولنے کیلئے سورج کی روشنی چاہیے ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی معاشرتی نظام جمہوریت کو بھی خودمختاری کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔

جمہوریت کے نظام پر کسی قسم کا سایہ ہو، طاقت کا، دباؤ، کنٹرول ہو، شخصیت کا سایہ ہو تو جمہوریت کا نظام کمزور ہی رہے گا۔ ملک کے ہر شعبے پر بالخصوص عوام کے حقوق پر برا اثر پڑے گا۔

جمہوریت ...... جمہوریت سے مضبوط ہوتی ہے ...... اگر وہ حقیقی ہو۔

کنٹرولڈ جمہوریت کے تحت کام کرنے والے یا کم اہل ہوتے ہیں یا اقتدار کے لالچ زدہ لوگ ہوتے ہیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ ایسے لوگوں کی اپنی جائیدادوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عوام بیچارے کے بیچارے ہی رہتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی خدمت...... بھلائی کیلئے دعا

کسی دوسرے کیلئے صحت سلامتی، بہتری بھلائی کیلئے دعا کرنا بھی انسانی خدمت ہے۔ انسان دعا تو کر سکتے ہیں۔ کسی کو دعا دیجئے......خدمت لسٹ میں نام درج کیجئے۔

☆☆☆

امت مسلمہ کیلئے ایک سبق آموز واقعہ

1966ء میں میرے والد صاحب رانا غلام صابر خاں (مرحوم) جو اُس وقت قومی اسمبلی ممبر تھے، نے ایک پارلیمانی وفد کے ہمراہ چین کا دورہ کیا۔ چیئرمین موضع تنگ اور وزیراعظم چواین لائی سے ملاقات کی۔ میرے والد صاحب نے چواین لائی صاحب سے پوچھا کہ آپ نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔ اتنی جلدی ترقی کیسے کرلی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم نے آپ کی Holy Book قرآن سے راہنمائی حاصل کی۔ میرے والد صاحب کی نظریں جھک گئیں کہ ہم قرآن کو ماننے والے مسلمان دنیا بھر سے پیچھے رہ گئے ہیں اور غیر مسلم قرآن پر عمل کرتے ہوئے ہم سے آگے نکل گئے۔

آج 2024ء میں چین عالمی سطح پر ایک سپر طاقت کے طور پر موجود ہے اور دنیا بھر کیلئے ایک مثال ہے۔

☆☆☆

دعویٰ اعلیٰ انسان کا......حرکات کیسی؟

چھوٹی سی خوبصورت دنیا ہے......آٹھ ارب انسان رہتے ہیں۔

ہر وقت آپس میں لڑتے رہتے ہیں یا لڑنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

کہیں اسلحہ کے ساتھ لڑتے ہیں اور......شاید بنانے والے لڑاتے ہیں

کہیں دنیا میں بالادستی کیلئے لڑتے ہیں۔

کہیں سیاست کے میدان میں اقتدار کیلئے لڑتے ہیں۔

مختلف قسم کے مفادات پر لڑتے ہیں۔ کبھی عقیدوں پر لڑتے ہیں

ملکوں کی سرحدوں پر آمنے سامنے فوجیں ہر وقت لڑائی کیلئے تیار رہتی ہیں

ملکوں کے سالانہ بجٹ میں عوام کے ٹیکسوں سے خطیر رقم 3 سے 5 ٹریلین سالانہ لڑائی کیلئے مختص ہوتی ہے۔لڑائی کیلئے ایسے نیوکلیئر بم بھی تیار کرتے ہیں جو پوری دنیا کو یکلخت تباہ کردیں۔

لاکھوں کروڑوں انسان آپس میں لڑائی سے اسی المیہ کا شکار ہو چکے ہیں۔قدرت نے انسان کو عقل و دانش سے نوازا ہے اور انسان ان کا استعمال منفی انداز میں کرتا ہے۔

عقل و دانش کا یہ کیسا استعمال

غیر عقلی اور حیوانی استعمال

اب اسی عقل کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ عقل کیوں زندہ ہے اس کو بھی ختم کردو۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

بعض ترقی پذیر ملکوں میں میڈیا پر خبروں کے انداز بیان سے لگتا ہے کہ ملک ہر وقت پریشانی کی کیفیت سے دوچار ہے اور Panic کی حالت سے گزر رہا ہے۔

☆☆☆

امن بیچارہ......بے بسی کی حالت میں

سپر پاور کا حمایت یافتہ ملک

جنگ بندی کیلئے نہ کسی کی سنے نہ مانے

امن بیچارہ......مارا مارا پھرے

☆☆☆

ہر حکومت عوام سے ڈرتی ہے

کہیں اس کے خلاف نہ اُٹھ کھڑے ہوں

اور عوام حکومتی مشینری سے ڈرتے ہیں

عالمی دنیا میں بھی یہی نظام رائج ہے

طاقتور کمزور سے ڈرتا ہے......کمزور طاقتور سے ڈرتا ہے۔

کرامت حنیف صاحب کا تبصرہ

گذشتہ دنوں جناب رانا احتشام ربانی صاحب کی کتاب (انسانیت اور دانش) کا مسودہ پڑھنے کا موقع ملا۔اس کتاب میں مصنف نے جس تجربے، مہارت اور خوبصورتی سے نافذ شدہ بوسیدہ نظام حکومت اوراس کے نتیجے میں پستی ہوئی غریب عوام اوراس کے معاشی حالات ومسائل کو قلمبند کیا ہے۔ وہ واقعی ہی نہایت قابل تعریف ہے۔ جوں جوں کتاب کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں تو ورطہ حیرت میں پڑ کر دل ودماغ کی کھڑکیاں کھلتی چلی جاتی ہیں۔کتاب کے ہر صفحے پر لکھی ہر ایک عبارت ہمارے انسانی معاشرے، نظام حکومت اور عدل وانصاف کی کڑوی اور تلخ سچائی کو عیاں کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔انسانی اور خاندانی رشتوں کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے مصنف کا ہاتھ معاشرے کی نبض پر نظر آتا ہے۔مصنف نے ہر چیز کو نہایت مہارت اور آسان الفاظ سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

میری نظر میں یہ کتاب ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتی ہے جو موجودہ اور آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ ہوگی۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو حکمت اور دانائی کے اور زیادہ خزانے سے معمور کرے۔آمین۔

دعا گو

کرامت حنیف

ہاؤس بیرہ (پرائیویٹ کلب)

شاہراہِ قائداعظم، لاہور

Disparity in Humanity

Developed World - Non Developed World

Literacy Rate +
Good Governing Social System
Education +
Justice +
Health Care +
Jobs +
Insurance +
Rule of Law +
Accountability +
High Tech +

Ruling Elite :
Non-developing countries
Politicians, Generals
Bureaucracy
Top Traders

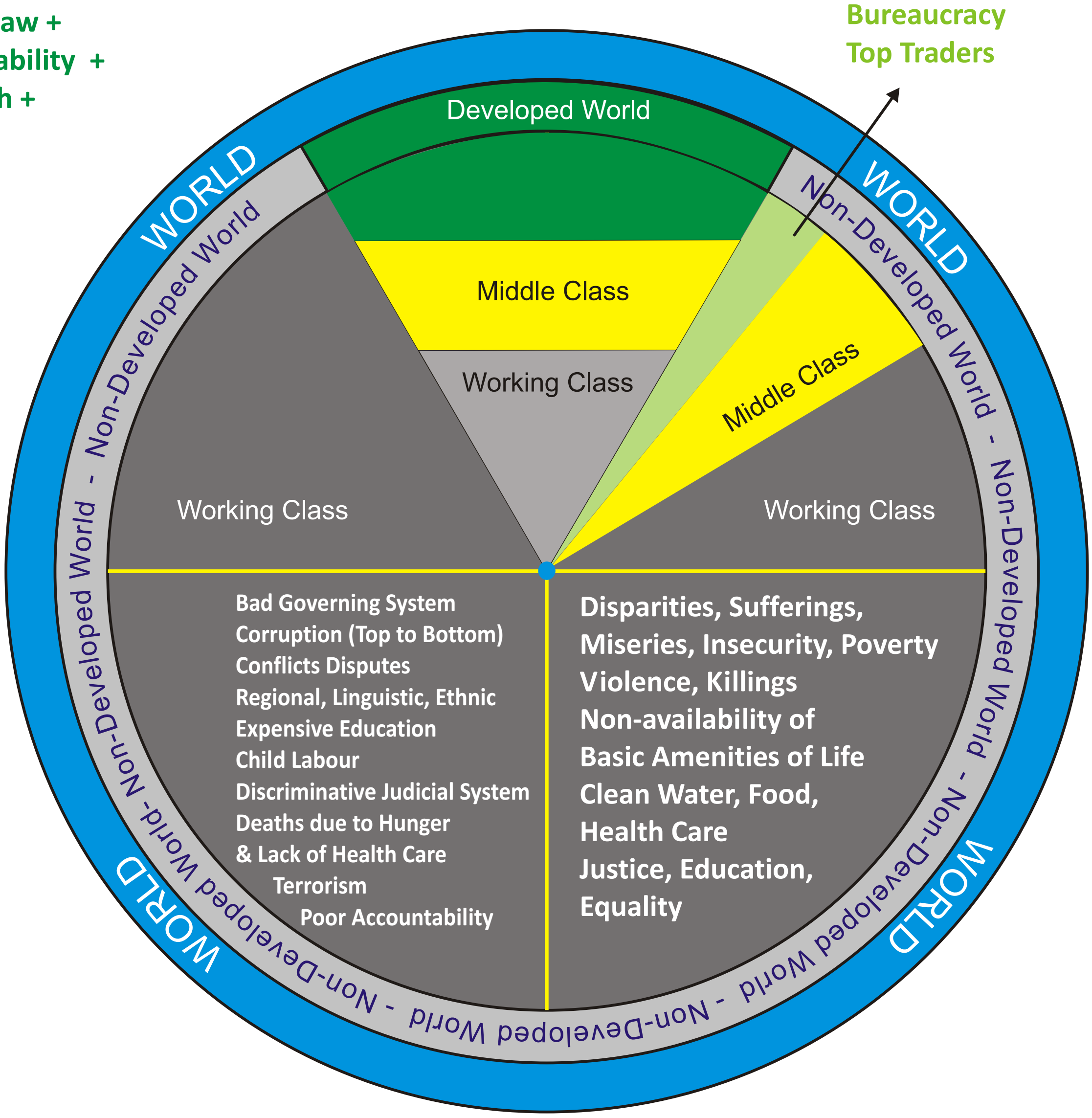

Barriers in Growth of Developing Nations
Brain Drain
Debt Enslavement
Financial Institution
Restrictions & Conditions
Non Sharing & Non Transference of
Knowledge of Science & Technology

Developed World
Middle Class
Working Class
Non-developed World

Rana Ehtisham Rabbani
President
Peace & Humanity Foundation, Lahore - Pakistan
Cell: +923009424927, www.humanityworld.com

Cycle of Debt

World Financial System is controlled by "Elite" Corporations

Elite

Financial Institutions

Corporations

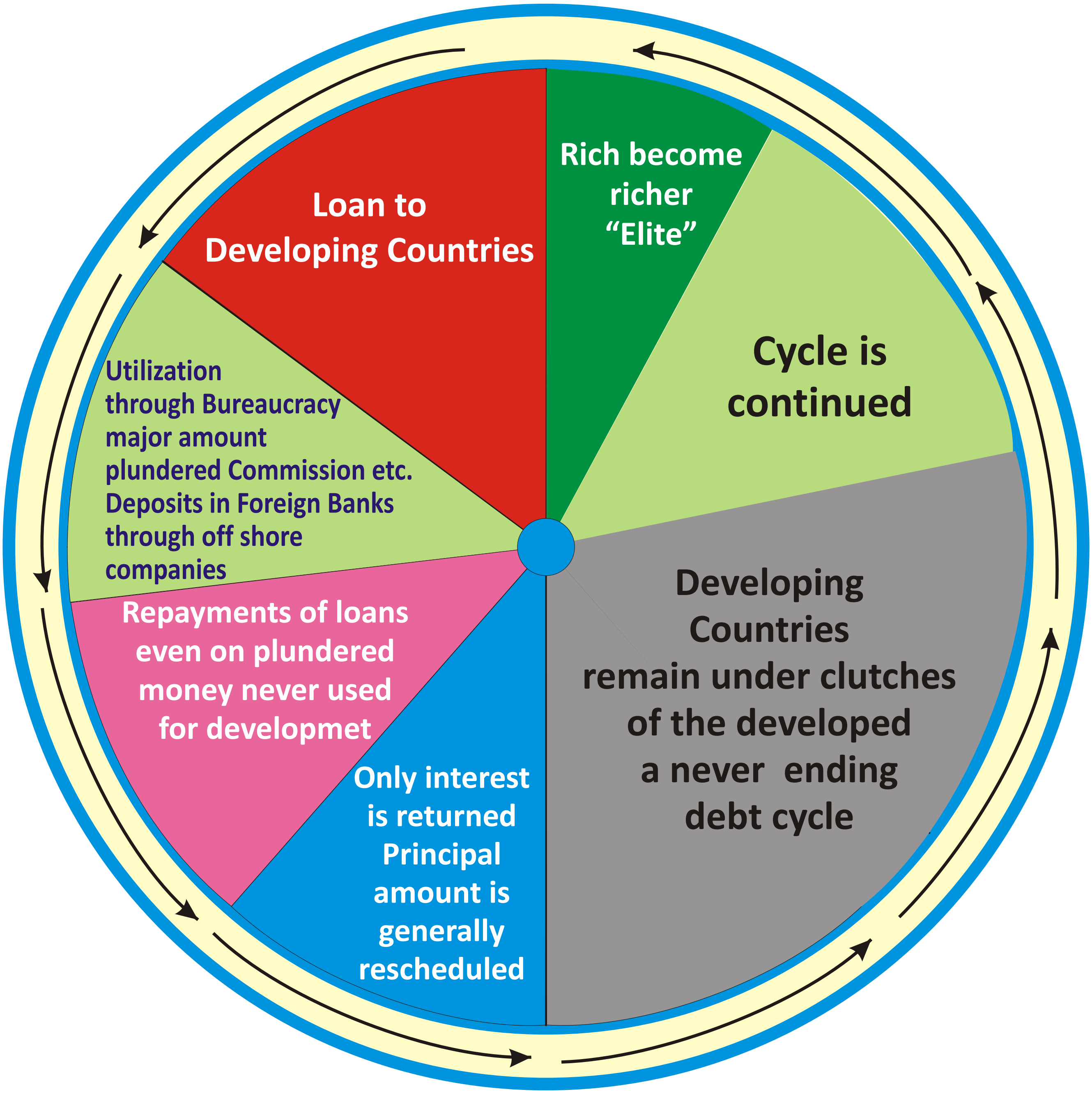

Rana Ehtisham Rabbani

President

Global Alliance for Ministry and Infrastructure of Peace (GAMIP) Geneva Switzerland

Peace & Humanity Foundation, Lahore - Pakistan

Cell: +923009424927, www.humanityworld.com

PEACE HOUSE

Planet Earth

ALL FOR ALL

<u>Nuclear Weapon - Highway to Hell</u>

Deliberate or accidental explosion
Millions of Innocent Children Men & Women
Vanish in Few Seconds
Threat for survival of humanity
Climate disaster

<u>Blast Effects - 1945</u>
Wind speed 8000 km per hour
Infrared, ultra violet rays
Ground temperature 3000 C
Radiation
Vaporization
Uninhabitation for
hundreds of year
Electro magnetic pulse
All communications off
Ionizing radiations
Radioactive fall out
2021
Hundreds of times
more disasters

<u>In Nuclear War</u>
<u>Attacks and Retaliations</u>
<u>Most Vulnerable and Unsafe</u>
<u>Citizen on Earth</u>
Inhabitants of major cities of
Nuclear Power Countries

Trillions of public money
being spent on nukes
Wisdom demand investment on
Well being of humans

Fate and life of 7 billions cannot be given
in the hands of few Nuclear power countries
Youth to rise and strive
for total elimination of nukes
Before it eliminates all humans

Rana Ehtisham Rabbani
President: Peace & Humanity Foundation Pakistan

In War between two Hostile Countries
Innocent human beings are killed, infrastructure destroyed on both sides
because of lack of wisdom of leadership on both sides

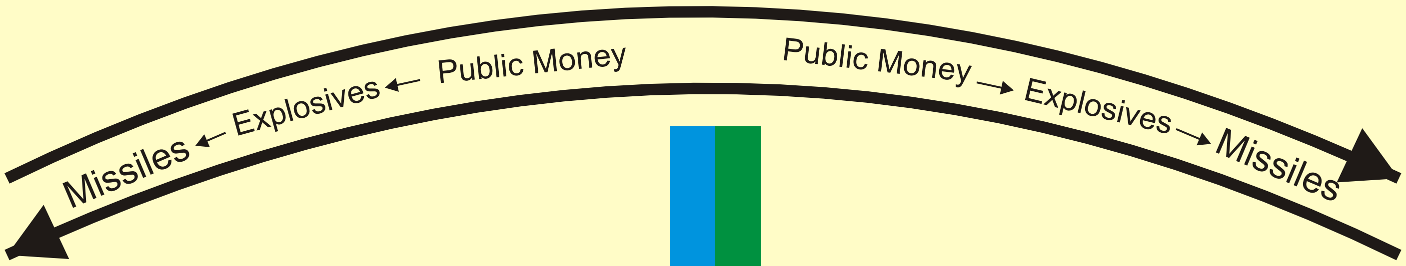

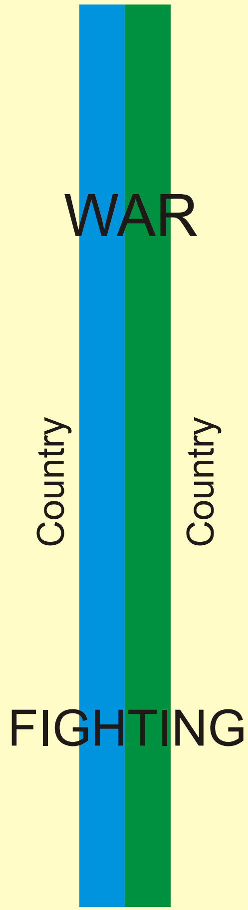

Child Birth is a Natural Phenomenon
Children are born in all parts of world
Humans pay taxes to live
In peaceful environment
Not to die in unnatural way
Territorial disputes and conflicts must be resolved
Through dialogues and wisdom

Territorial disputes and
conflicts must be resolved
Through dialogues and wisdom

People to elect Leadership
Capable of resolving disputes to save human life
and expenditures on war.

None has the right to kill innocent human beings
Most henious crime on Earth - Killing innocents

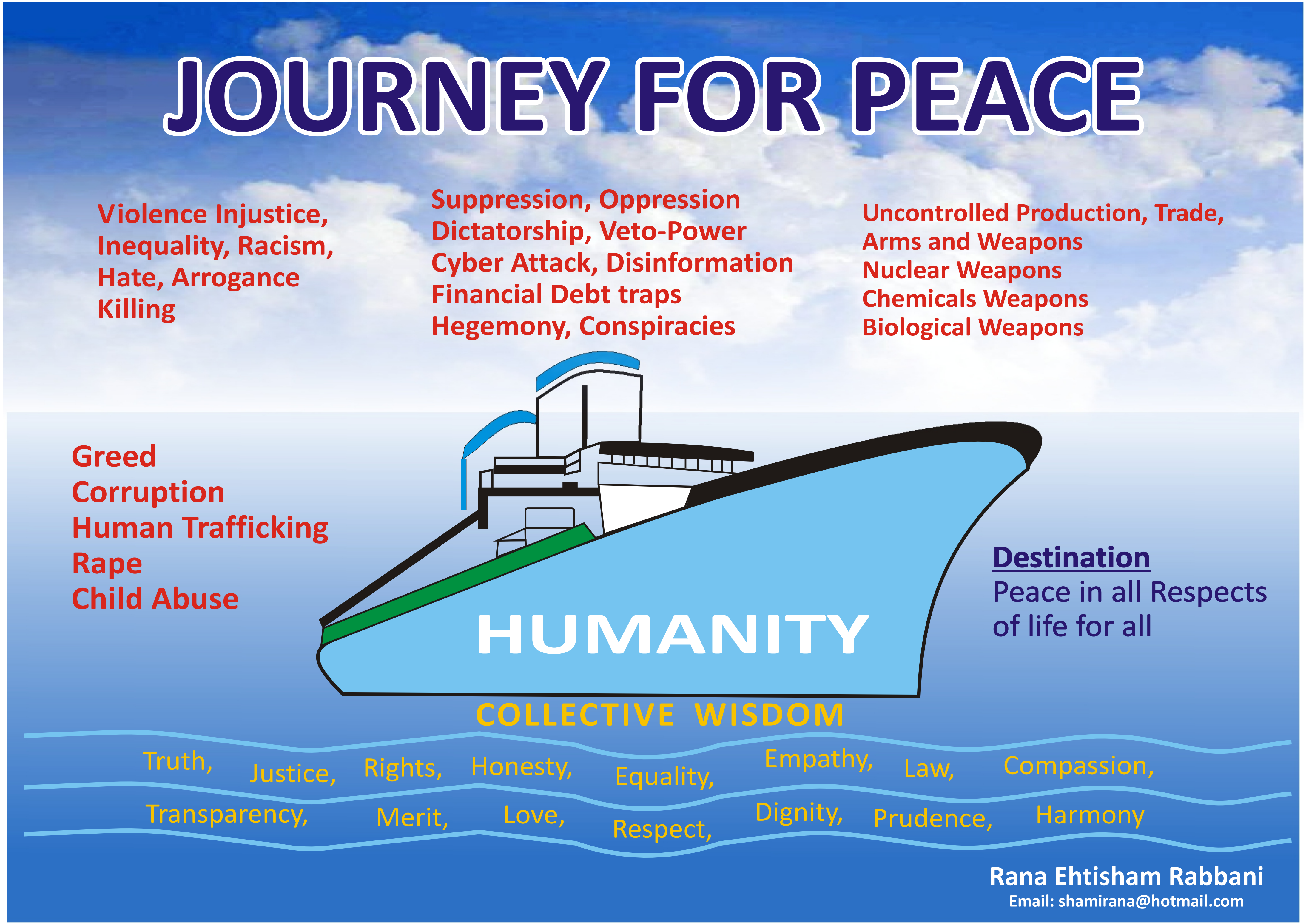
JOURNEY FOR PEACE
Violence Injustice, Inequality, Racism, Hate, Arrogance Killing
Suppression, Oppression Dictatorship, Veto-Power Cyber Attack, Disinformation Financial Debt traps Hegemony, Conspiracies
Uncontrolled Production, Trade, Arms and Weapons Nuclear Weapons Chemicals Weapons Biological Weapons
Greed Corruption Human Trafficking Rape Child Abuse
HUMANITY
Destination
Peace in all Respects of life for all
COLLECTIVE WISDOM
Truth, Justice, Rights, Honesty, Equality, Empathy, Law, Compassion,
Transparency, Merit, Love, Respect, Dignity, Prudence, Harmony
Rana Ehtisham Rabbani
Email: shamirana@hotmail.com

Happy - Cheerful World

Note: CURRENTLY 2023 Collective Wisdom is controlled by the vested interest of various kind of groups, lobbies and powers globally causing sufferings, misery, disruptions, displacing, homelessness, disparities, hunger, killings and like..Hope on youth to make this world happier for coming generations..

Rana Ehtisham Rabbani
President
Peace & Humanity Foundation, Lahore - Pakistan
Cell: +923009424927

For Safe Survival of All

One
Voice
Sovereignty of
Collective Wisdom
All Over

Humans World

Rana Ehtisham Rabbani
President
Peace & Humanity Foundation, Lahore - Pakistan
Cell: +923009424927, www.humanityworld.com

For Safe Survival of All

One
Voice
Sovereignty of
Collective Wisdom
All Over

Humans World

Rana Ehtisham Rabbani
President
Peace & Humanity Foundation, Lahore - Pakistan
Cell: +923009424927